شمس العارفین ؒ | توفیقِ ہدایت ؒ | اسرارِ قادری | محک ؒ الفقر خورد

جواہرِ سلطانی

حصّہ دوم

سلطان العارفین حضرت
برہان الواصلین
سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

باھو پبلشرز
بالمقابل وگن سٹینڈ
ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

نام کتاب : جواہر سلطانی (حصہ دوم)

مصنف : حضرت سلطان باہو قدس سرہ

ترتیب : شاہد القادری

کمپوزنگ : سجاد کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ فون:82250

صفحات : 608

اشاعت سوم : مئی 1997ء

ناشر : باھو پبلشرز۔ عقب فرجکو نزد دین پلازہ'
جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ فون:250738

ہدیہ : 200 روپے

نصرت پریس، پرنٹرز پبلشرز ۹۔ سرکلر روڈ، لاہور

ملنے کے پتے

( ) مکتبہ سلطانیہ 'دربار حضرت سلطان باھو قدس سرہ۔ ضلع جھنگ

( ) مکتبہ سلطانیہ 'جی ٹی روڈ گکھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ فون:260691

( ) باھو پبلشرز 'عقب فرجکو 'نزد دین پلازہ 'جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ فون:250738

تقسیم کار

شبیر برادرز 'اردو بازار۔ لاہور

marfat.com

نذرانۂ عقیدت

سُلطانُ العارفین حضرت شیخ سُلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفاتِ مبارکہ
کا یہ خُوبصُورت مجمُوعہ بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ "جواہرِ سُلطانی" حصہ دوم
نُورِ دیدۂ باہُو سُلطانُ الوقت قِبلۂ عالم

حضرت الحاج سُلطان غلام جیلانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین دربار شریف

اور

قبلہ حاجی سُلطان محمد عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کی خدمت میں بصد ادب و احترام پیش کرتے ہُوئے خصُوصی
دُعاؤں میں یاد رکھنے کی اِستدعا کرتا ہُوں ع

گر قبُول اُفتد زہے عزّ و شرف

حافظ محمد عبدالرشید شاہد القادری

marfat.com

فہرست

جواہر سلطانی حصہ دوم	593
شمس العارفین	609
توفیق الحدایت	721
اسرار قادری	921
محک الفقراء خواد	1014

marfat.com

انتساب

اپنے جد امجد

مجمع علوم روحانی، مورد فیوض سبحانی **غلام حیدرؒ** رحمتہ اللہ علیہ
مخزن فیضان سلطانی، حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ

خلیفہ مجاز سلطان الاولیاء حضرت شیخ سلطان نور احمد رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار شریف

——— کے نام ———

جنہوں نے

حضور سلطان العارفین شیخ سلطان باہو قدس سرہ کی فارسی کتابوں کی خطاطی کیلئے
سلطان الاولیاء حضرت شیخ سلطان نور احمد رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے فرزند دلبند
غوث زمان حضرت شیخ محمد امیر سلطان رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ اور مہربانی سے

☆ حضرت پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ قادری سروری سلطانی
☆ حضرت فقیر نور محمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ قادری سروری سلطانی (مصنف عرفان)
☆ حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ قادری سروری سلطانی (میرے جد بزرگوار)
☆ حضرت فقیر ولی محمد رحمتہ اللہ علیہ قادری سروری سلطانی

جیسے بزرگوں کو خطاطی سکھا کر نامور خطاطان کتب سلطان العارفین کی عظیم جماعت تیار کی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

محمد عبدالرشید شاہد القادری

marfat.com

لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ

رَّسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

marfat.com

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں نازل ہوں

میرے جد بزرگوار، مخزن فیضان سلطان العارفین **محمد ابراہیم** رحمتہ اللہ علیہ
عاشق خانوادہ باھو، پیر طریقت حضرت مولانا قادری سلطانی

خصوصی فیض یافتہ و مرید خاص حضرت شیخ محمد امیر سلطان رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار شریف و خلیفہ مجاز حضرت شیخ سلطان محمد نورالحسن رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین شور کوٹ شریف

---------- پر ----------

جو روزانہ بطور وظیفہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کی فارسی قلمی تصنیفات کی بڑی خوبصورت کتابت فرمایا کرتے اور کتاب مکمل ہو جانے کے بعد اپنے ہاتھوں سے خوبصورت جلد کرکے حضور قبلہ سجادہ نشین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ پیش فرماتے۔

بلاخوف تردید تلوم تحریر آپ سے زیادہ خوبصورت، خوشخط، اغلاط سے پاک حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کی کوئی قلمی فارسی کتاب دستیاب نہیں ہو سکی۔ بارگاہ سلطانیہ کی طرف سے یہ آپ کا بہت بڑا اعزاز ہے۔ مجھے کتب سلطانی کی اشاعت کا ذوق انہی کی تربیت و حوصلہ افزائی سے حاصل ہوا۔

محمد عبدالرشید شاہد القادری

marfat.com

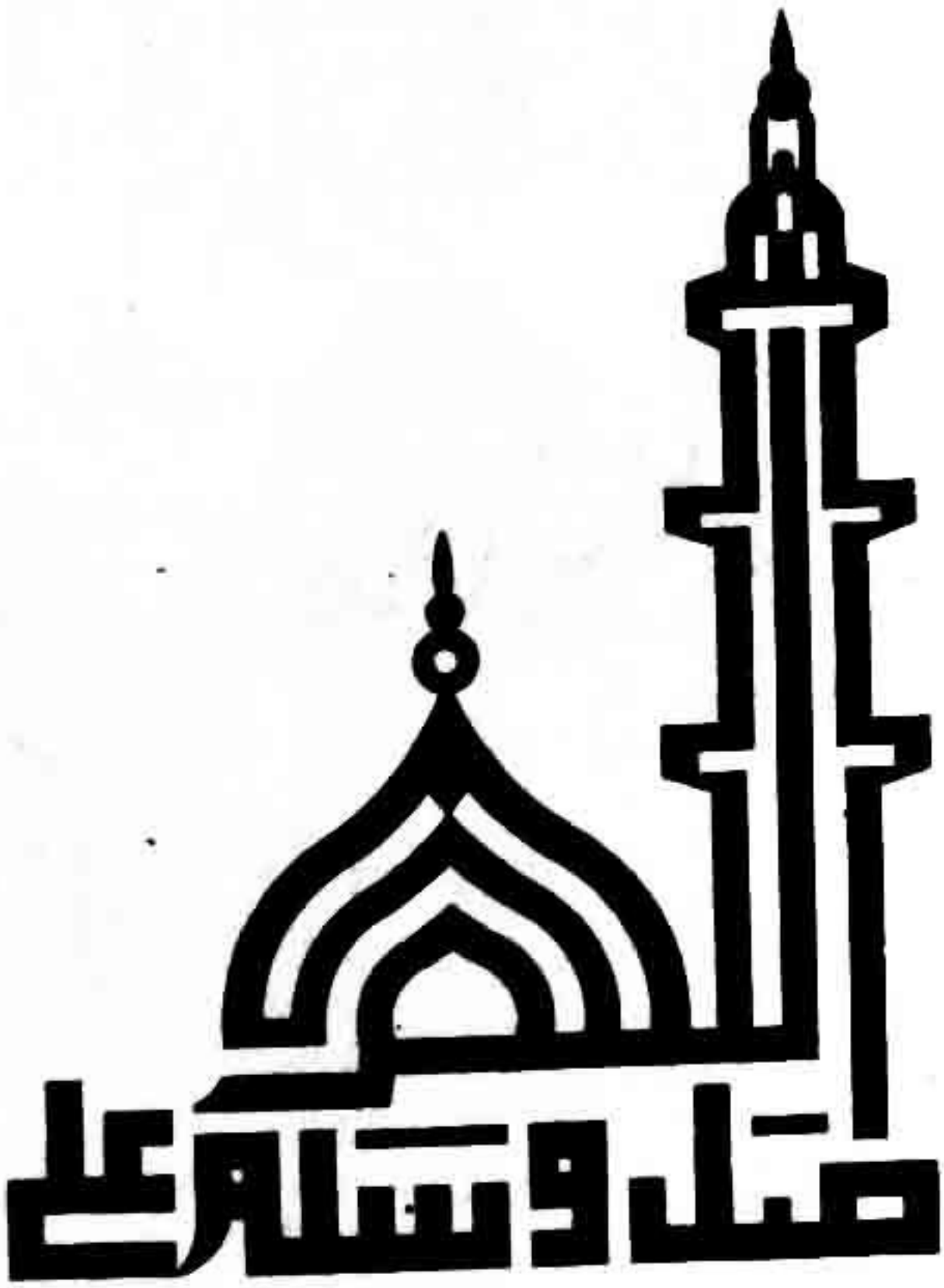

marfat.com

حق باہُو

ہر کہ طالبِ حق بُود من حاضرم

از ابتدا تا انتہا یک دم برُم

طالب بیا، طالب بیا، طالب بیا

تا رُشانم روزِ اوّل با خُدا

از کلام

حضرت سُلطان باہُو رحمۃُ اللہ علیہ

marfat.com

فرمودہ باہو
رحمۃ اللہ علیہ

جو شخص اس کتاب کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھے گا اور اس پر عمل کرے اور پورے ذوق وشوق سے اس کو پڑھے تو اس کو حضورُ نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوگی۔ جو کہ لاکھوں برس کی عبادت سے بہتر ہے اور جو کمال مرتبہ فقر ہے اس سے زیادہ اور کوئی فقر نہیں ہے۔ اور اسی کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ فقر میرا فخر ہے فرمایا ہے۔

marfat.com

سلطان العارفین

حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت شیخ سلطان باہو قدس سرہ اولیائے کرام و مشائخ عظام میں نہایت ممتاز و برگزیدہ ہستی اور قادری سروری سلسلہ کے بزرگ ہیں۔ آپ امیرالمومنین سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ یعنی علوی ہاشمی۔

آپ مادرزاد کامل ولی اللہ تھے۔ سلطان العارفین (عارفوں کے بادشاہ) آپ کا مشہور و معروف لقب ہے۔ آپ کی نظر کرم اور توجہ باطنی سے بیشمار طالبان حق خدا رسیدہ ہوئے۔ اس دار فانی سے پردہ فرما چکنے کے بعد بھی بدستور آپ کی قبر انور سے فیض کا یہ سلسلہ جاری ہے اور آج بھی لاکھوں خوش نصیب لوگ آپ کے روضہ انور کی زیارت اور فیض حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اور بامراد واپس لوٹتے ہیں۔

پیدائش

صحیح روایت کے مطابق آپ ۱۰۳۹ھ میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت سلطان بازید محمد قدس سرہ حافظ قرآن متشرع اور نہایت صالح متقی و پرہیزگار تھے اور ساتھ ہی خاندان مغلیہ کے منصب دار بھی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا بھی کامل ولیہ خدا تھیں۔ ایک تو آپ خود مادرزاد ولی اللہ تھے' دوسرے اس قسم کی ماں کی آغوش تربیت آپ کو میسر تھی جنہوں نے بچپن ہی میں تمام مقامات سلوک طے کرادیئے۔ اور جسمانی روحانی' ظاہری و باطنی کمالات کو نقطہ عروج پر پہنچا دیا۔ آپ نے اپنی کتابوں میں والدہ ماجدہ کا نام کثرت سے لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

رحمت حق بروان راستی
راستی از راستی آراستی

marfat.com

آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کے باطنی کمالات کو بچپن ہی میں معلوم کرلیا اور آپ کا نام باھو رکھا جو یقیناً الہامی نام تھا۔ آپ اپنی کتابوں میں جابجا اپنے نام کو اس طرح لکھتے ہیں۔ "فقیر باہو فنافی عین ذات یاہو" ایک جگہ فرماتے ہیں۔

تو نمے دانی کہ باہو باخدا ست

ایک اور مقام پر فنافی الذات ہو کر رمز اور اشارہ فرماتے ہیں۔

ہرچہ خواہی طالب از باہو بیاب
اسم باہو چیست یعنی گنج وہاب

بچپن

بچپن میں ہی آپ کے روحانی کمالات کے ظہور سے آئندہ زندگی کی تصویر نمایاں تھی۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ رمضان المبارک میں سحری سے لے کر شام تک نہیں پیتے تھے یعنی اپنے والدین کی طرح روزہ دار رہتے تھے۔ آپ کی بچپن کی کرامات سے یہ ایک مشہور کرامت ہے کہ جب دایہ آپ کو سیر و تفریح کے لئے گھر سے باہر لے جاتی تو آپ کے نورانی چہرہ پر جس ہندو کی نظر پڑ جاتی وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔

بیعت

باطنی طور پر آپ کی بیعت سب سے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ
فرزند خود خواندست مارا مجتبیٰ

پھر حضور علیہ السلام نے باطن ہی میں آپ کو حضور غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ آپ نے باطنی تلقین فرمائی۔

لیکن اس کے باوجود آپ کی والدہ ماجدہ اس بات پر مصر تھیں کہ ظاہری پیرو مرشد کی بیعت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ آپ پورے تیس سال ظاہری مرشد کی

marfat.com

تلاش میں پھرتے رہے۔ بالآخر دہلی میں سید السادات حضرت پیر عبدالرحمٰن قادری دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑی بڑی لازوال باطنی نعمتوں سے مالا مال اپنے وطن میں تشریف لے آئے۔

آپ کی تصانیف مبارکہ

چونکہ آپ مادرزاد ولی اللہ تھے اور بچپن میں ہی انوار ذات حق تعالیٰ اور تجلیات الہیہ میں محو اور مستغرق رہتے تھے اس لئے آپ ظاہری علم حاصل نہ کر سکے لیکن نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم لدنی کی پرورش سے آپ کے باطنی علم کی فتوحات اس قدر تھیں کہ کئی دفتروں میں نہ سما سکیں۔ آپ کا ارشاد ہے

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جاں گشتہ طاہر

چنانچہ آپ نے علم تصوف میں ایک سو چالیس کتابیں بزبان فارسی تحریر فرمائیں۔ جو اہل تصوف کے نزدیک بے حد مقبول ہیں۔ آپ کی تصانیف کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پڑھنے کے ساتھ ہی ان کی تاثیر بھی شروع ہو جاتی ہے اور ان میں سے کسی ایک کا بلاناغہ مطالعہ ہی طالب اللہ کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ آپ کی تصانیف مبارکہ میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

محک الفقرا کلاں، عین الفقر، عقل بیدار، کلید التوحید، امیر الکونین، شمس العارفین، اسرار قادری، قرب دیدار، جامع الاسرار، مفتاح العارفین، محبت الاسرار، کشف الاسرار، رسالہ روحی وغیرہ۔ ہم نے ان میں سے آٹھ کتابیں کلید التوحید خورد، تیغ برہنہ، مفتاح العارفین، مجالستہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، کلید جنت، قرب دیدار، جنت الاسرار، اور نگ شاہی، جواہر سلطانی (حصہ اول) کے نام سے محبان سلطان باھو کی خدمت میں پیش کر دی ہیں اور اب شمس العارفین، توفیق الہدایت، اسرار قادری، محک الفقر اخورد، جواہر سلطانی (حصہ دوم) کے نام سے پیش کی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ قارئین کرام انہیں بھی پہلے حصہ کی طرح پسند فرمائیں گے۔ انہیں میں سے آپ کا مشہور و معروف پنجابی کلام، "الف اللہ چنبے دی بوٹی" بھی

marfat.com

ہے جو طالبان حق کے لئے مشعل راہ اور خواص و عوام کے نزدیک بے حد پسندیدہ و مقبول ہے۔ پنجابی ادب کا یہ انتہائی قیمتی سرمایہ اکثر رسائل میں شائع اور ریڈیو و ٹیلی ویژن پر نشر ہو کر طالبان حق کے دلوں کو منور کرتا رہتا ہے۔

وصال شریف اور مزار پاک

یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ (جمعہ کی رات تین پہر گزرے) آپ کا وصال شریف ہوا۔ آپ کا مزار مقدس ضلع جھنگ کی تحصیل شورکوٹ میں تھانہ گڑھ مہاراجہ سے دو میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ مقام دربار حضرت سلطان باہو کے نام سے مشہور ہے۔

marfat.com

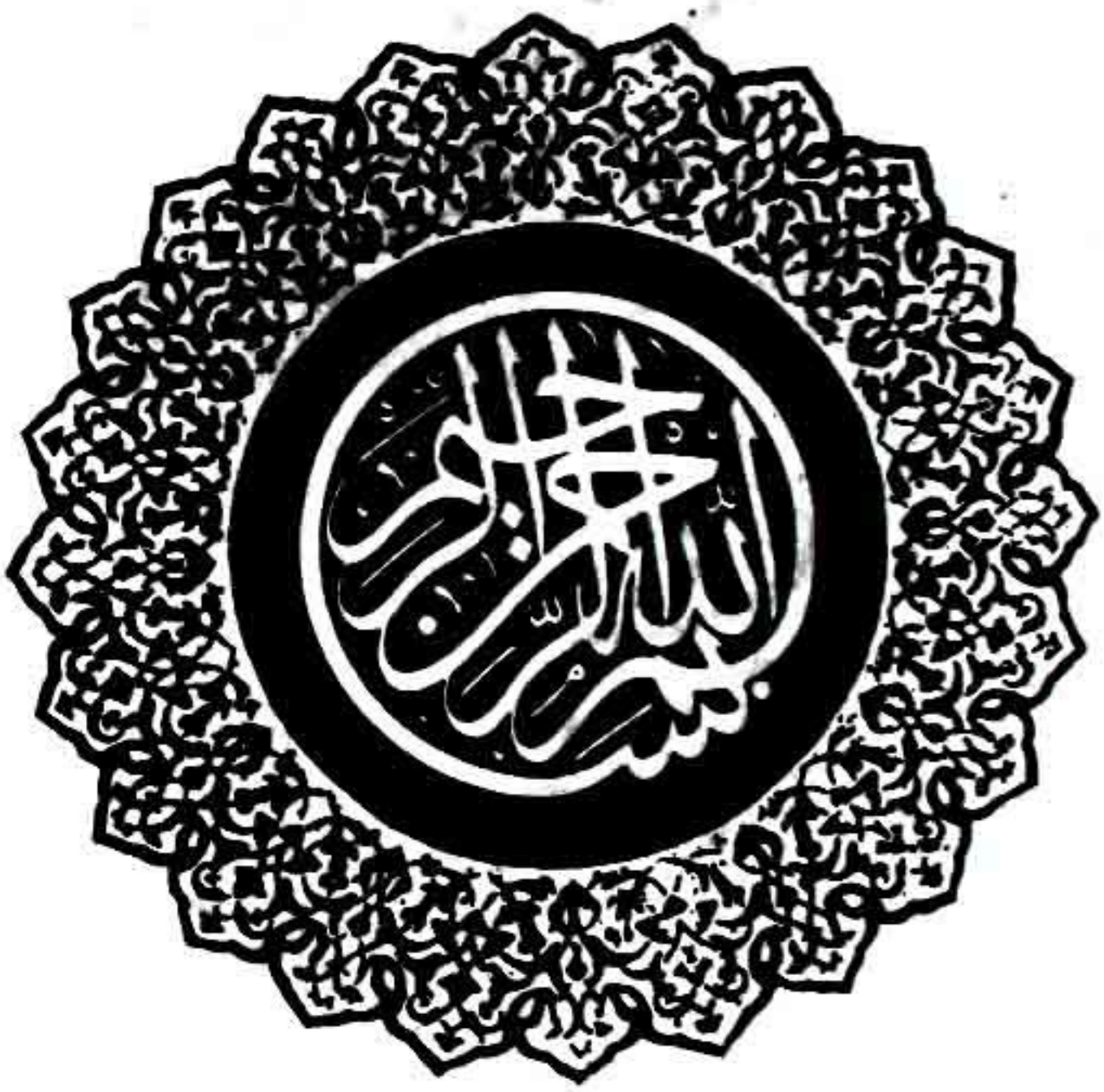

marfat.com

تصنیف
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
تحقیق
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
تخریج
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
تقریظ
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
تصحیح
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
تعلیق
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
ترتیب
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

marfat.com

سلطان العارفین

محمد یاسین

مجلہ ۲۵

محکمہ تعلیم

32779

مئی جون 1995

کا خاص نمبر

شمس العارفین

سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت

سلطان باھو

رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

شاھد القادری

ناشر مکتبہ سلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ پاکستان

marfat.com

لَا إِلٰهَ إِلَّا

مُحَمَّدٌ

رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

شمس العارفین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر ہے پاک پروردگار کا جس نے عارفوں کے دلوں کو ہدایت اور خدا شناسی کے نور سے منور کیا۔ اور صادقوں کے سینوں کو صدق اور یقین سے کھولا۔ اور درود اور سلام ہو اس کے رسول محمد نبی آخرالزمان اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر جو صاحب مغفرت و رضوان ہیں۔ اب میں مدد الٰہی سے اس رسالے کا بیان شروع کرتا ہوں۔ جو مفصلہ ذیل کتابوں سے منتخب کیا گیا ہے۔ کلید التوحید' قرب دیدار' مجموع الفضل' عقل بیدار' جامع الاسرار' نور الہدے' عین النما' فضل اللقاء جو کہ ہمارے شیخ سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفات سے ہیں۔ اور یہ کتاب علم تصوف اور صاحب احسان خدا کی طرف پہنچنے کے بارے میں قادری طریقہ کے موافق لکھی گئی ہے۔ اور اس کا نام شمس العارفین رکھا گیا۔ اور مشکل کشا اور حضور نما اس کو خطاب دیا گیا ہے۔

marfat.com

باب اول۔ اس کتاب پر عمل کرنے اور اس کے پڑھنے کی فضیلتوں کے بارے میں

باب دوم۔ ذکر اور فکر کے شروع کرنے اور تصور کی ترتیب اور وجودی مشق اور اس کے مقامات اور ایسے سیاہ دل کا علاج جس میں اسم اللہ کی تاثیر نہ ہو۔

باب سوم۔ مکاشفہ اور مراقبہ اور ان کے حالات کے بیان میں۔

باب چہارم۔ فنافی الشیخ اور فنافی الرسول اور فنافی اللہ تعالیٰ کے بیان میں۔

باب پنجم۔ مجلس محمدی میں ملازم اور مشرف ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں۔

باب ششم۔ اہل قبور پر دعوت پڑھنے کی ترکیب کے بارے میں جو سب دعوتوں سے افضل اور اولیٰ ہے۔

باب ہفتم۔ متفرقات

واضح رہے کہ قادری مرید پر عین فرض ہے کہ پہلے اس رسالے کا شروع سے اخیر تک مطالعہ کرکے طریقے کی تحقیق کرے۔ اور بعدازاں باطن میں توفیق سے حق میں مشغول ہو جائے۔ اور جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ خود فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ اَیْ لِيَعْرِفُوْنَ (خدا نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں۔ یعنی اسے پہچانیں۔

marfat.com

باب اول

اس کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلتوں کے بارے میں

اگر کسی شخص کا نفس شریر ہو۔ اور اس کے دل میں شیطان کے موافق اور خدا کے مخالف خواہشیں پیدا ہوتی ہوں۔ اور کسی علاج سے گناہوں سے باز نہ آئے اور ہرگز خدا کی طرف نہ لوٹے۔ اور مردہ دل زیادتی غفلت کے باعث شیطانی قید میں ہو۔ اور زندہ نہ ہوتا ہو۔ اور اسم اللہ کی تاثیر دل میں پیدا نہ ہوتی ہو۔ اور غریب اور مظلوم اور عاجز اور پریشان اور دنیاوی روزگار سے ہلاک ہو۔ اور مالدار اور مستقیم الاحوال نہ ہو۔ اور قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور فاقہ اور فقر میں بسر کرتا ہو۔ اس کو چاہئے کہ اس کتاب سے جس میں تمام دینی و دنیوی خزانے موجود ہیں۔ ہر ایک ظاہری و باطنی خزانے کو حاصل کرے اور مطالعہ کرے تو خلقت اس کی خادم ہو جائے گی۔ اور اس سے ہر قسم کا مطلب حاصل ہو گا۔ اور تمام الٰہی خزانے اس کے ہاتھ لگیں گے۔ اور علم تصوف اور تصدیق حقیقی کے طریقے کھل جائیں گے۔ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اور اس پر عمل کرے وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں اسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور تمام اولیاء اور انبیاء کی ارواح اس سے ملاقات کرتی ہیں۔ اور کوئی ظاہر اور پوشیدہ چیز اس سے چھپی نہیں رہتی۔ اور یہ طریقہ محمدی علیہ الصلوۃ والسلام اور

marfat.com

عطائے الٰہی اور فضل خداوندی محقق ہے۔ اس کتاب میں ابتدا اور انتہا کے سارے طریقے مندرج ہیں۔ اگر جاہل پڑھے تو عالم فاضل ہو جاتا ہے۔ اور صاحب تفسیر اس سے چار علم حاصل کر سکتا ہے۔ علم کیمیا، علم دعوت اور تکسیر، علم الٰہی اور روشن ضمیری اور علم استغراق اور تاثیر صاحب نظر بر نفس اسیر۔

یہ کتاب سچے مریدوں اور تصدیق کے طالبوں اور تحقیق کے عارفوں اور واصلان حق اور باتوفیق علماء اور فنافی اللہ فقراء کے لئے جو دریائے عمیق وحدت میں غرق ہوں۔ کسوٹی کا کام دیتی ہے۔ جس نے اس کتاب سے اسم اعظم اور بے رنج خزانہ حاصل نہ کیا۔ سوال اس کی گردن پر وبال ہے۔

اور علم پر تصرف حاصل کرنا اس بات کا نام ہے کہ اگر وہ ان مراتب پر پہنچ گیا ہو تو فرش سے لے کر عرش تک ستر ہزار مرتبے سب اس پر روشن اور واضح ہو جائیں۔ اور لوح محفوظ اس کی ظاہری آنکھ کے مطالعہ میں رہے۔ اور اس کی نگاہ سے مٹی چاندی اور سونا بن جائے۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات کشف و کرامات سے معلوم ہو جائیں۔ اور قبروں پر جائے تو اہل قبور فوراً حاضر ہو جائیں۔ اور اگر خشک درخت کی طرف نگاہ کرے تو فوراً سرسبز ہو کر اسی وقت شگوفہ نکالے۔ اور پکا میوہ کھانے کے لائق اس میں لگ جائے۔ اور اگر زمین سے پانی طلب کرے تو اسی وقت بادل چھا جائے۔ اور حسب خواہش مینہ برسنے لگے۔ اور اگر پانی کی طرف دیکھے تو سارا گھی بن جائے۔ اور اگر ریت کی طرف دیکھے تو شکر بن جائے وغیرہ وغیرہ۔

marfat.com

اور یہ مراتب فقیر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ بعید نہیں۔ اور مرشد اور پیر ایسا صاحب نظر چاہئے۔ جیسا کہ میرے پیر شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ جنہوں نے ہزار ہا مریدوں کو ایک ہی نظر میں الا اللہ کی معرفت میں غرق کر دیا۔ اور بعض کو محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری عنایت کی۔ ایسا گنج بخش پیر چاہئے جو کہ بغیر ریاضت اور تکلیف کے نظر ہی سے دل کو ذکر الٰہی سے چاک کر دے۔ اور نفس کو ہلاک کرے۔ اور اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے۔ اور شیخ محی الدین جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی جناب میں رجوع کرے اور کہے اَحْضُرُوْا لِمَلِکِ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَ الْحَیِّ وَالْحَقِّ۔ اور تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچائے۔ تو پیر صاحب علیہ الرحمتہ تشریف لے آتے ہیں۔ اور آواز دیتے ہیں۔ اور اس مشکل کو حل کر دیتے ہیں۔ جو صاحب عقل و انش ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی نظر رحمت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے لکھی گئی ہے۔

سالک کو چاہئے کہ پہلے کامل مرشد کو جو عالم' عامل صاحب شریعت اور قادری سروری ہو تلاش کرے اور اس سے دست بیعت کرے۔ پھر سلوک کی راہ میں قدم رکھے۔ کیونکہ قادری طریقے کی ابتدا کو بھی کسی طریقے کی انتہا نہیں پہنچ سکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پر سر مارا کرے۔ قادری مرشد جامع اور مجمل ہے۔ اور اس کا ظاہر و باطن ذکر و فکر میں مشغول ہوتا ہے۔ اور قادری طریقہ میں الا اللہ کی معرفت' ظاہری اور باطنی قرب اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ

marfat.com

وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور زندگی میں کفر اور شرک سے نجات پا کر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی نظر عنایت اور برکتوں سے مشرف ہوتا ہے۔ آپ چنانچہ ہر روز پانچ ہزار مریدوں کو معرفت میں مشاہدہ اور وحدانیت کے نور میں غرق کرتے۔ اور ان میں سے تین ہزار کو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ کے مرتبے پر پہنچاتے اور دو ہزار مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتے تھے۔ یہی طریقہ اسم اللہ کے حاضرات کی باطنی توجہ اور حضوری سے کلمہ طیب کا ذکر ضربی اور ذوق اور تصور، اور تصوف کی سخاوت قادری طریقہ میں ایک سے دوسرے کو قیامت تک پہنچتی رہے گی۔ اوپر آفتاب کی طرح دونوں جہان میں اس کی روشنی چمکتی رہے گی۔ اور اس سے فیض حاصل ہوتا رہے گا۔

کیمیائے گنج مفلس رانمود
ہر کہ را اعقل است خاصل کرد زود

باھو نے کیمیا کا خزانہ مفلس کو دکھا دیا ہے۔
جس کو عقل ہو گی وہ جلدی حاصل کرے گا۔

اسم اعظم انتہا باہو بود
ورد باہو روز شب باہو بود

اس اعظم ھو سے ختم ہوتا ہے۔ باھو کا ورد دن رات ھو کے ساتھ ہے

کور چشمے کے بہ بیند آفتاب
کور را از آفتابش صد حجاب

اندھی آنکھ آفتاب کو کب دیکھ سکتی ہے۔ اندھے کو اس کے آفتاب

marfat.com

سے سو پردے ہیں۔

واضح رہے کہ جو قادری ہو کر کسی دوسرے صاحب طریقہ سے رجوع کرے گا۔ وہ بے برکت اور گنہگار ہو گا۔ اور اس کے مراتب سلب کئے جائیں گے۔ لیکن سالک کو مرشد پکڑنا ضروری ہے۔ جو شغل مرشد کی رہنمائی کے بغیر کیا جائے۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی سالک اس سے کسی مرتبے پر پہنچتا ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔

اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ (پہلے رفیق کی تلاش کرو پھر رستہ پر چلو) اگر قادری مرشد نہ مل سکے تو لازم ہے کہ دن رات اس کتاب کا مطالعہ رکھے۔ اور اخلاص سے پڑھے اور یقین صادق رکھے۔ تو اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو جائے گی۔ اور جلد ہی اس پر اسرار الٰہی منکشف ہونگے۔ اور زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔ اس کتاب کے پڑھنے والا عارف حق اور رہنمائے خلق ہو جاتا ہے۔ اور جو محتاج اسے پڑھے وہ اولیائے لایحتاج میں سے ہو جاتا ہے۔ اگر مفلس پڑھے تو غنی ہو جاتا ہے۔ اور اگر پریشان پڑھے تو صاحب جمعیت ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک پڑھے گا۔ اس کو بیعت کی ضرورت نہ رہے گی۔ اگر صاحب رابطہ

marfat.com

پڑھے گا تو رجعت سے خلاص ہو گا۔ اگر مردہ دل پڑھے گا۔ تو زندہ دل ہو جائے گا۔ اور حی و قیوم کے احوالات کے علوم کو پہنچ جائے گا۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات معلوم کر سکے گا۔

اصل یقین است یقین یار کن
محرم اسرار شوے کن ز کن

یقین ہی جڑ ہے تو یقین کر۔ اور محرم اسرار بن کے ہو جا

اصل یقین است یقین گر شود
کار تواز ہفت فلک بگزد

یقین ہی اصل ہے اگر تجھے یقین آ جائے۔ تو تیرا کام ساتوں آسمانوں سے بڑھ جائے

مطلب یہ ہے کہ مرشد کامل کو چاہئے کہ طالب اللہ کو پہلے اسم اللہ کا تصور شروع کرا کے فنافی اللہ کے مراتب کو پہنچا دے۔ اور مشاہدہ تک پہنچا دے۔ تاکہ طالب کو چلے یا ریاضت کی حاجت نہ رہے۔ اہل حضور لایحتاج کو اس بات کی احتیاج نہیں کہ ورد و وظائف میں مشغول ہو۔ انسان ہرگز نفس اور شیطان کی قید سے رہا نہیں ہوتا۔ اور اس کا دل دنیا سے سرد نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ کامل مرشد نہ پکڑے۔ اور اسم اللہ ذاتی کے تبرکات میں مشغول نہ ہو جائے۔ اور اسم ذاتی کے تصور سے ربوبیت کے ذکر میں غرق نہ ہو جائے۔ طالب اللہ کو ہر منصب نور حضور سے دکھائی دیتا ہے۔ اور ظاہر و باطن میں لوح محفوظ اس کے ضمیر میں رہتی ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ کے تصور کے حاضرات سے پاک ذکر اسے

marfat.com

نصیب ہوتا ہے۔ اور یہ طالب اللہ کو دونوں جہان میں بہرہ ور بنا دیتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کے لئے ان سات چابیوں سے ساتوں قفل حاضرات کے کھولتا ہے۔ اور ایک دم ایک قدم سے طالبوں کو دونوں جہان کے مقصود دکھا دیتا ہے۔ اور مرشد کامل قادری سروری جامع اور مجموع الفضل مندرجہ ذیل تصرف اور مراتب بغیر ریاضت اور تکلیف اٹھانے کے دے سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ظاہری' باطنی' ازلی' ابدی' دنیا' عقبیٰ' غرق' فنافی اللہ اور توحید معرفت کے تصرفات جو ایک دوسرے سے اعلیٰ اور برتر ہیں۔

۱۱ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فقیروں کو جو اسم اللہ کے حاضرات کے صاحب ہیں۔ یہ قوت عطا کی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو غیب الغیب کے موکل اور علم کیمیا کے موکل سنگ پارس کو جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔ لا کر اسے دے سکتے ہیں لیکن وہ اہل اللہ و فقراء جو ہمیشہ ظاہر میں غنی دل اور باطن میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں۔ وہ موکلوں کے مراتب' قوم دین کیمیا اور سنگ پارس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اگرچہ وہ فقر و فاقہ سے خون جگر کھاتے ہوں۔ کیونکہ دنیا لعنتی ہے۔

سنو! ایک دفعہ اصحابون اور یاروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ یا حضرت وہ کونسی اچھی چیز ہے۔ جس سے دنیا اور آخرت میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ کونسی بری چیز ہے۔ جس کے ذریعے دنیا اور عاقبت میں خدا سے دوری حاصل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ معرفت الٰہی اور

marfat.com

فقیروں کا دوست رکھنا۔ یہ دونوں نعمتیں دونوں جہان میں سرفرازی اور فخر کا باعث ہیں۔ اور دنیا کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھو کیونکہ یہ شیطان کی مطیع ہے۔

۱۰؎ اے عزیز! جب تک اسم اللہ ذات کی مشق کی آگ نہ جلے۔ نفاق باہر نہیں نکلتا۔ اور نہ ہی دل کا زنگار دور ہوتا ہے۔ اور بغیر ذکر کے دل زندہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی نفس مرتا ہے۔ خواہ ساری عمر کیوں نہ تلاوت قرآن اور مسائل فقہ میں خرچ کی جائے۔

اور بال کی طرح باریک ہو جائے۔ اور خواہ کتنا ہی زہد اور ریاضت کرنے سے پیٹھ کبڑی ہو جائے۔ اور بال کی طرح باریک ہو جائے۔ دل کی سیاہی اسی طرح رہتی ہے۔ اور اسم اللہ کے تصور کی مشق کے بغیر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ ریاضت کا سر پتھر پر کیوں نہ پٹکے۔ اور اسم اللہ کے تصور کی مشق کرنے والا ان مرغوب مراتب کا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب حاصل کر لیتا ہے۔ اگر زمین کو طے کرنا چاہے تو آدھے قدم میں طے کر سکتا ہے۔ اور وہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبہ شریف میں پڑھتا ہے۔ اور ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتا ہے۔ اور علم کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اور حضرت خاتم النبین سے لے کر قیامت تک کے تمام صوفیا اور اولیاء اللہ اور صاحب مرتبہ اشخاص اور مومن مسلمانوں کے ارواح کے ساتھ مصافحہ ملاقات اور مجلس کرتا ہے۔ اور ہر ایک روح کا نام جانتا ہے۔ اور اسے پہچانتا ہے۔ اور روئے زمین پر

marfat.com

جس قدر صاحب ورد و وظائف اور اہل دعوت اور حافظ اور تلاوت قرآن کرنے والے قاری جو دن رات باطہارت قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ یا وہ شخص جو ساری دنیا کو قبضے میں لا کر دن رات فی سبیل اللہ خرچ کرے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ ان سب چیزوں سے بڑھ کر اسم اللہ کے تصور کے تصرف میں غرق ہونا اور مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشرف ہونا ہے۔

۴۱ جاننا چاہئے کہ انسان کو کسی دم یاد الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ حدیث میں آیا ہے۔

اَلَّا اَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ تَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ۔ گنتی کے سانس ہیں اور جو سانس بغیر یاد الٰہی نکلتا ہے۔ وہ مردہ ہے۔

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق
زیر پائش عرش کرسی ہر طبق

جو ذکر حق کا دیوانہ ہو۔ اس کے پاؤں کے نیچے عرش کرسی اور ہر طبقہ ہوتا ہے۔

ہر کہ غافل مے شود از ذکر خدا
نفس او فربہ شود از کفر و ریا

جو یاد الٰہی سے غافل ہو۔ اس کا نفس موٹا تازہ اور ریائے کفر بڑھ جاتا ہے۔

marfat.com

باب دوم

ذکر کے شروع کرنے کے بیان میں ۱۱

واضح رہے کہ مرشد کامل کا پہلا فرض یہ ہے کہ طالب کو خوف و رجا، کشف قبور اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کا مشاہدہ کرائے۔ اور بعدازاں اسے علم معرفت تلقین کرے۔ چنانچہ پہلے اسے ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف میں ہرگز مشغول نہ کرے۔ پہلے اسے اسم اللہ کا تصور سکھائے کیونکہ اس تصور سے باطن معمور ہوتا ہے۔ اور مرشد کامل کو چاہئے کہ پہلے اسم اللہ کو خوش خط لکھ کر طالب اللہ کے ہاتھ دے۔ اور کہے۔ اے طالب۔ اسم اللہ دل پر لکھ۔ جب طالب دل پر لکھ لے۔ اور دل پر نقش جم جائے۔ اوز قرار پکڑ جائے تو طالب کو کہے کہ اے طالب! اسم اللہ کے حرفوں سے آفتاب کی طرح نور چمکتا ہے۔ اور یہ کہ دل کے گرد ملک لایزال اور میدان جو کہ چودہ طبقوں سے وسیع ہے۔ اور اس میدان میں دل کالے دانے کی مانند ہے۔ اور اس میدان میں ایک روضہ ہے۔ جو طالب کو نظر آتا ہے۔ اور اس روضہ کے دروازوں پر کلمہ طیبہ کا قفل ہے۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ جس کی چابی اسم اللہ ہے۔ اور جب وہ اسم اللہ کو پڑھے اور قفل کھل جائے۔ اور طالب اندر آ جائے۔ تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس عظیم کو دیکھے گا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اصحاب کبار دیکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور مرشد کامل کی عنایت سے قرب حبیب حاصل ہو گا۔ اور اگر کوئی چاہے کہ دل کو جو شیطانی

marfat.com

وسوسوں اور نفسانی توہمات اور خطرات کے سبب سیاہ اور مردہ اور پژمردہ ہو گیا ہو۔ اسے درست کرے۔ تو مرشد کامل کو چاہئے کہ اسم اللہ کے تصور کا حکم کرے۔ اور اسم اللہ اور کلمہ طیب کے حروف فکر اور توجہ سے طالب کے دل کے گرد لکھے۔ ان کے لکھنے سے سر سے پاؤں تک نوروں کی آگ پروردگار کے دیدار کی معرفت کے قرب سے بھڑک اٹھے گی۔ اور تمام توہمات وغیرہ جل جائیں گے۔ اور اس کے بعد طالب حقیقی مسلمان صفات القلب اور تصدیق الیقین ہو جائے گا۔ اور جو دریائے توحید میں غرق ہو وہ کفر اور شرک سے بیزار ہوتا ہے۔

اے میری جان! تیرے بائیں پہلو میں نفس کا مقام ہے۔ اور تیرے دائیں پہلو میں شیطان کا مقام ہے۔ اور دونوں دشمنوں سے جنگ ضرور شروع ہو گی۔ پس جو شخص دو ایسے دشمن پہلو میں زخم تیر کی طرح اندرون خوار رکھتا ہو۔ اسے خواب و خورش سے کیا سروکار۔ اے دانا۔ اب تو ہر وقت خبردار رہ۔ کیونکہ زحمت اور موت کا کیا اعتبار ہے۔ کہ کس وقت آ جائے۔ پس طالب کو مناسب ہے کہ اسم اللہ کے تصور میں مشغول رہے۔ اور اس سے اسم اللہ کے حروف سے انوار کی تجلی کا شعلہ پیدا ہو گا۔ اور ان انوار میں غرق ہو کر پروردگار کے دیدار سے ایسا مشرف ہو گا کہ نہ اسے بہشت کی خواہش اور نہ دوزخ کا ڈر ہو گا۔ ایمان خوف اور امید کے درمیان واقع ہے۔

جب فقیر اسم اللہ کی مشق میں مشغول ہوتا ہے۔ تو اس کے بدن کا ہر بال زبان کھولتا ہے۔ اور جوش میں آکر اللہ اللہ کہتا ہے اور اس کا دل نعرہ مار کر ہو ہو پکارتا ہے۔ اور روح ہو الحق کی فریاد کرتی ہے۔

marfat.com

اور نفس اس ورد میں مشغول ہوتا ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا۔ اور اسم اللہ کے وجود کی مشق محبوبی اور معشوقی مرتبہ رکھتا ہے۔ انسان کے وجود میں دو دم ہیں۔ ایک وہ جو اندر جاتا ہے۔ دوسرا جو باہر آتا ہے۔ ان دونوں پر دو فرشتے موکل ہیں۔ جب انسان اندر کی طرف دم لیتا ہے۔ تو موکل اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتا ہے کہ پروردگار! میں اندر دم قبض کروں یا پھر باہر جانے دوں۔ اور دم جب باہر آتا ہے تو بھی یہی عرض کرتا ہے۔

اور وہ دم جو اسم اللہ کے تصور سے باہر نکلتا ہے۔ وہ نورانی صورت میں بارگاہ الٰہی میں چلا جاتا ہے۔ اور مثل موتی کے ہو جاتا ہے۔ کہ جس کی قیمت کا مقابلہ دونوں جہان کے اسباب بھی نہیں کر سکتے۔ اور وہ بے بہا موتی ہے۔ اسی واسطے فقیروں کو اللہ کا خزانچی کہتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

طالب کو چاہئے کہ اول وضو کرے اور کپڑا پاک پہن کر خالی جگہ میں قبلہ کی طرف منہ کرکے قعدہ کی صورت بیٹھے۔ جب اسم اللہ کا شغل کرنا چاہے تو دونوں آنکھیں بند کرکے مراقبہ کرے۔ اور اسم اللہ کا تفکر کرے۔ لیکن شروع کرنے سے پیشتر شیطان کے ظاہری اور باطنی راستے بند کردے۔ اور نفسانیت کے خطرے کو اپنے سے دور کر دے۔ پہلے تین مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے پھر تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اور تین مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ اور تین مرتبہ چاروں قل اور تین مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اور تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور بعد میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

marfat.com

پڑھے اور پھر ہزار مرتبہ استغفار پڑھے۔ اور تین تین مرتبہ کلمہ شہادت اور کلمہ طیب پڑھے۔ اور اپنے بدن پر پھونکے۔ پھر اسم اللہ کا تصور شروع کرے۔ فکر سے اسم اللہ دل پر لکھے۔ اس کی تاثیر سے سینہ صفائی پکڑ جائے گا۔ اور خناس ملعون مر جائے گا۔ پھر آنکھ میں تصور کرے ۔ اور پھر پرواز کرکے اس وسیع میدان میں جو دل کے گرد ہے۔ جائے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو جائے اس وقت لا حول اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور درود شریف پڑھے۔ تاکہ اسے حکم ہو کہ اے صاحب تصور یہ خاص مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ یہاں آسکے۔ پھر طالب اس کے سچا جھوٹا ہونے میں تحقیق کرے۔ معائنہ تحقیق کرنا اس طرح پر ہے۔ کہ دل کے گرداگرد چار میدان ہیں۔ میدان ازل کا مشاہدہ' میدان ابد کا مشاہدہ' عرش سے فرش تک کے طبقات کے میدان کا مشاہدہ اور عقبیٰ کے میدان کا مشاہدہ' دل میں قلب اور قلب میں سر ہے۔ اور سر میں مشاہدہ نور۔ حضور معرفت' وہاں پر پروردگار کا دیدار ہوتا ہے۔ کامل مرشد طالب صادق کو پہلے ہی دن مشاہدہ دل کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ اور ناقص مرشد دن رات چلوں اور ریاضتوں میں مشغول رکھتا ہے۔ اور تب کہیں جا کر دل کی صورت نظر آتی ہے۔ کامل مرشد دل کا میدان کھول دیتا ہے۔ اور اس کے بعد اسم اللہ اور اسم محمد کا تصور کراتا ہے۔ اور پھر توحید الٰہ کے دریا میں غوطہ دیتا ہے۔ اور ذکر اللہ کی تجلیات میں غرق کر دیتا ہے۔ اور پھر اسے اپنے آپ کی سدھ بدھ نہیں ہوتی۔ جیساکہ اللہ

marfat.com

تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔ ٹھیک اس کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور وہ دونوں اسم شریف یہ ہیں۔

اللہ
محمّد

واضح رہے کہ معرفت کی بنیاد روحانی ملاقات کی محبت، حضوری، قرب اسرار ربانی کے مشاہدے، فقر کے مراتب، فنا فی اللہ، بقا باللہ اب شروع سے لے کر آخیر تک توحید سبحانی؛ اسم اللہ کے مشق کنندہ کے موکل، توجہ، تصرف، تفکر، تصور پر منحصر ہیں۔ طرح طرح کے حضوری ذکر اور کلمات ربانی کے علم اور الہام اسم اللہ کی مشق کی تاثیر سے ہیں۔ تفکر سے انگلی کے ساتھ اسم اللہ دل پر لکھتا ہے۔ اور اس اسم سے علم معلوم ہو جاتا ہے۔ اور وہ علم یہ ہیں۔ جیسا کہ "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" (سکھائے آدم کو سب کے نام) اور جیساکہ "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔" (پڑھ ساتھ نام پروردگار کے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے) "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" (رحمٰن نے قرآن سکھایا پیدا کیا آدمی کو اور اس کو بولنا سکھایا) اور جیسا کہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ" (بے شک ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی) اور جیسا کہ "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔" (اور اس زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں) اور جیسا کہ "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا۔" (اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا۔ اور رجوع ہو جا طرف اس کے رجوع ہونا پورا) اور جیسا کہ "وَذَكَّرْ

marfat.com

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی" اور اس نے یاد کیا نام اپنے پروردگار کا اور نماز پڑھی۔

علم دو ہیں۔ ایک علم معاملہ اور دوسرا علم مکاشفہ۔ علم مکاشفہ سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اور علم معاملات کا علم مکاشفات ہی میں آجاتا ہے۔ اس واسطے کہ اسم اللہ کے تصور کی مشق سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اور نیز علم ظاہری اور کلمات الحق کا علم اس سے حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔"

(کہو اگر دریا سیاہی ہو واسطے باتوں پروردگار میرے کے البتہ تمام ہو جاوے دریا پہلے اس سے کہ تمام ہوں باتیں رب میرے کی۔ اور اگرچہ لادیں ہم برابر اس کے مدد)

اسم اللہ کے تصور کی مشق سے نفس کی پاکیزگی اور دل کی صفائی اور روح کی روشنی اور سر کا تخلیہ حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا قالب قلب کا لباس پہنتا ہے۔ اور قلب روح کا لباس پہنتا ہے۔ اور روح سر کا لباس پہنتا ہے۔ جب ہمہ تن ایک ہو جاتا ہے۔ تو برے اوصاف بالکل اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ اور حواس خمسہ ظاہری بند ہو کر باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ بعد ازاں وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کے علم کو پہنچ جاتا ہے۔

جب پہلے پہل آدم علیہ السلام کے وجود معظم میں روح عظیم داخل ہوئی۔ تو داخل ہونے کے بعد جب پہلی مرتبہ اللہ کا نام لیا۔ تو

marfat.com

بندے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہ رہا۔ اگر قیامت تک بھی اس کے پردے اٹھتے رہیں۔ تو بھی اسم اللہ کی انتہا کو نہ پہنچیں گے۔

ہرچہ خوانی اسم اللہ را بخواں
اسم اللہ باتو ماند جاوداں

جو کچھ تو پڑھتا ہے۔ اللہ کے اسم سے پڑھ۔ کیونکہ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

وہ فقیر جو علم ظاہری سے دوستی نہیں رکھتا۔ وہ باطنی مجلس انبیا سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور کسی مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ اور جو عالم کہ ظاہر و باطن میں کامل فقیر سے معرفت الٰہی اور ذکر اللہ کی طلب نہیں کرتا۔ وہ بھی آخر کار معرفت الٰہی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ کی طلب کے بغیر دنیاوی محبت کبھی دل سے نکل نہیں سکتی۔

از دل بدر کن خطرات را
تابیابی وحدت حق ذات را

پہلے خطرات کو دل سے نکال۔ تاکہ تجھے ذات حق کی وحدت معلوم ہو۔

حدیث "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ"

(بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔)

اسم اللہ کے تصور کی مشق دل کو ایسا زندہ کرتی ہے۔ جیسا کہ باران رحمت کے قطروں سے خشک زمین اور خشک گھاس زندہ اور

marfat.com

سرسبز ہوتی ہے۔ اور زیادہ تصور کرنے سے بدن کا ہر ایک بال اللہ اللہ پکارتا ہے۔ اور ذکر کنندہ عمر بھر شیطان اور اہل شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اور دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کے لئے قبر ایک عمدہ خواب گاہ بن جاتی ہے۔ اور منکر نکیر بھی اسے دیکھ کر ادب سے اندر آتے ہیں۔ اور حیرانگی سے چپ کھڑے رہتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ آفرین ہو تو بڑا خوش آیا ہے۔

اس اسم کا ذکر کرنے والا راہ فقر اور سلوک کا خاصہ ہے۔ اور ہر نبی اور ولی کی روح سے مجلس میں ملاقات کرتا ہے۔ بعض جن کو وہ جانتا ہے۔ اور جن کو وہ نہیں جانتا۔ اس وقت مجلس میں ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ولی اللہ ہیں۔ اور ذکر جلالیت اور حال سے شور اور جوش کرنے والے ہیں۔ اور جن کو وہ نہیں جانتا۔ وہ اللہ کی قبا کے نیچے پوشیدہ ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ۔" میرے ایسے دوست بھی ہیں۔ جو میری قبا کے نیچے ہیں۔ اور جن کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا اور اس ذکر کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سالہ راہ کے فاصلے مطابق دور رہتی ہے۔

واضح رہے کہ اسم اللہ میں چار حرف ہیں۔ ا' ل' ل' ہ۔ پس چاروں ملک اسی اسم میں ہیں۔ اول ازل۔ دوم ابد۔ سوم دنیا۔ چہارم عقبیٰ

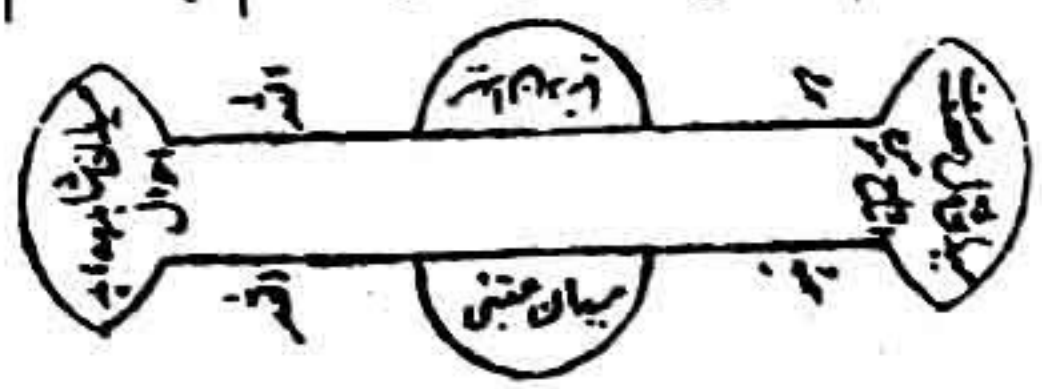

marfat.com

جس شخص کو اسم اللہ کے الف سے دل میں روشنی پیدا ہو گئی۔ اس کا دل جام جہاں نما اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے۔ اور صفائی پکڑ جاتا ہے۔ اور اٹھارہ ہزار عالم اسے نظر آتے ہیں۔ اور وحدانیت کو پہنچ جاتا ہے۔ اور پہلے لام سے مقام لاہوت اور دوسرے لام سے لانہایت ملک یعنی لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔ اور گلے سے صاحب ہدایت اور ہدیٰ ہو جاتا ہے۔ جس میں یہ احوال نہ پائے جاتے ہوں۔ اس پر گویا اسم اللہ نے تاثیر ہی نہیں کی۔ اور اسے اسم اللہ کی خبر ہی نہیں۔ اور جب طالب اللہ کے وجود میں اسم ذات تاثیر کر جاتا ہے۔ تو اس کا وجود معرفت کا رنگ پکڑتا ہے۔ اور دوئی اس کے وجود سے نکل جاتی ہے۔ اور مراد کو پہنچ جاتا ہے۔ قل کی طرف سر سے لے کر قدموں تک ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہے۔ کہ ہر بال پر اسم ذات سارے وجود پر لکھا ہوا ہے۔ اور اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ کہ اس کے گوشت پوست ہڈیوں پٹھوں اور مغز تک ہر جگہ اور شہر اور بازار کے در و دیوار پر اسم ذات لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور درختوں وغیرہ غرضیکہ جس چیز کی طرف نظر کرتا ہے۔ ظاہراً اسے اسم ذات ہی نظر آتا ہے۔ جو کچھ سنتا یا کہتا ہے۔ اسم ذات ہی کی آواز سنتا ہے۔ اور دوزخ اس سے ستر سالہ راہ کے موافق دور بھاگتا ہے۔ اور بہشت اتنا ہی اس کے استقبال کو آتا ہے۔

اسم ذات کی مشق چھ قسموں پر منقسم ہے۔ اسم ذات اللہ، اسم للہ، اسم لہ، اسم ہو، اسم محمد، اور کلمہ طیب۔

جب کوئی اسم ذات اور اسم سرور کائنات اور کلمہ طیب میں محو ہو

marfat.com

جاتا ہے۔ اس کا ہر گناہ نابود ہو جاتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے نور کے لباس میں وہ رہتا ہے۔ اس تمامیت "اِنَّمَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" کو بھی سروری قادری مرشد کامل جو "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" کے موافق اول روز ہی سے عارف باللہ ہوتا ہے۔ پہنچاتا ہے۔ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" اسے کہتے ہیں۔ کہ جو مراتب موت کے ہیں۔ وہ زندگی میں دیکھ لے۔ یعنی زندگی کیا چیز ہے۔ اور موت کے مراتب کیا ہوتے ہیں۔ موت کے مراتب یہ ہیں۔ کہ جان کنی کے وقت جو حساب کتاب کیا جائے۔ اس کا عذاب و ثواب اس سے گزر جائے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوری ہاتھ سے حوض کوثر سے شَرَابًا طَهُوْرًا کے پیالے پیئے۔ اور پانچ سو سال حضرت رب العالمین کے حضور میں سربسجود رہے۔ اور بعد ازاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں کہ جس میں ہر روحانی صفت پائی جاتی ہے۔ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ذکر اور رب العالمین کی رویت یعنی دیدار سے مشرف اور منور ہو۔ اور ظاہری اور دلی آنکھ سے ہمیشہ لقا کے دیدار کو دیکھتا رہے۔ اسی واسطے اِنَّمَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا حکم ہوا۔

اسم ذات کے حاضرات کے تصورات کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دکھائی دیتے ہیں۔ مرشد جامع سروری قادری ہونا بھی ایسا ہی چاہیے۔

اے عزیز! ذکروں سے ذکر ثابت نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ ذکر کی کنجی

marfat.com

حاصل نہ کی جائے۔ وہ چابی اسم ذات کا ذکر ہے۔ جس کے تصور سے اس قدر ذکر نکلتے ہیں۔ کہ جن کا حساب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جتنے بال ہیں۔ ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ ذکر اللہ کا ایک ایسا نعرہ نکلتا ہے۔ کہ سر سے لے کر پاؤں تک گوشت پوست اور رگیں منور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام ہڈیاں جوش و خروش میں آتی ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور والے کا یہ مرتبہ ہے۔ کہ ہاتھ سے لے کر مغز تک سب اعضا ذکر میں مشغول رہیں۔

ذکر بغیر ان چار چیزوں کے ثابت نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ ہیں۔ مشاہدہ غرق فنافی اللہ' حضور مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ماسوی اللہ سے نکلنا۔ اور بقا باللہ کو پہنچنا۔ چاروں مراتب حسب ذیل ذکروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ذکر خفیہ عین العیانی' ذکر عالم نفس فانی روح کی فرحت' ذکر سلطانی سے اور دل کی زندگی' ذکر قربانی سے اور ذکر مجموع العلم رحمانی جو بے حساب ہے۔ اور جو شخص ذکر سے دیوانہ ہو جائے۔ اس کے بدن پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں۔ اگر اس کا وجود گرم انگاری کی طرح ہے۔ تو سمجھو کہ وہ معرفت الا اللہ کے مشاہدہ میں ہے۔ اگر اس کا وجود سرد ہو تو گویا وہ مجلس انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کی ملاقات سے مشرف ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں مراتب توحید کی وجہ سے ہیں اور جو وجود نہ گرم ہو نہ سرد بلکہ آہ و فغاں میں مشغول ہو۔ وہ اہل تقلید سے ہے۔

جب دل جنبش میں آتا ہے تو صاحب قلب اللہ کے تصور سے قلب کے سر پر اسم اللہ ذات کا نقش کیا ہوا دیکھتا ہے۔ اور اسم ذاتی

marfat.com

کے ہر ایک حرف سے آفتاب کے نور کی طرح نور کے شعلے نکلتے ہیں۔ اور دل کے ارد گرد چمکتے ہیں۔ اور سارا قلب نور ذات کی تجلیات میں آتا ہے۔ اور زبان سے کَاللّٰہُ کَاللّٰہُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہتا ہے۔ جس وقت دل پر ہر مرتبہ اللہ کا نام لیتا ہے۔ کلمہ طیب پڑھتا ہے۔ اسے ستر ہزار ختم قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے۔ بلکہ اس کا ثواب بے شمار ہے۔ اور جب ایسا صاحب قلب اسم اللہ کے تصور سے آنکھ بند کرکے مراقبہ میں قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو وہ ذات کی تجلیات اور مشاہدہ ربوبیت کے نور میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور کراماً کاتبین کے دفتر سے اس کے ۵۳ سالہ گناہ منسوخ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے امر اور اسم اللہ کی عظمت کے نور کی برکت اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی برکت سے پوشیدہ اور بے ریا ہے۔ اور ہمیشہ خدا کے مدنظر رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمیشہ دل کی طرف ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ جب اسم اللہ ذات کے تصور والا کلمہ طیب کی ترتیب کے موافق آنکھ بند کرکے مراقبہ کرتا ہے۔ اور اسم ذات کے تصور کی تلوار ہاتھ میں لیتا ہے۔ تو اپنی عمر بھر کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں اور نفس اور شیطان کو قتل کر دیتا ہے۔ اور تمام روئے زمین کے خناس، خرطوم اور تمام خطرات کو قتل کر دیتا ہے۔

حدیث "اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔"

(ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مراقبہ حضور اور

marfat.com

تفکر تمام میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس آیت "اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ" (بے شک نیکیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں) کے موافق آپ کو مجموع الحسنات کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ جب ذاکر ذکر خفی آنکھ بند کر کے مراقبہ غرق میں متوجہ ہوتا ہے۔ تو پہلے آواز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے۔ جو اس نعمت عظمیٰ کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ رحمانی ذاکر اور حافظ ہو جاتا ہے۔ اور جو اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔ وہ سیاہ دل رہتا ہے۔ اور خطرات شیطانی میں مبتلا رہتا ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان بھی دل ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہے تو انسان ہے۔ نہیں تو حیوان ہے۔ انسان اسے کہتے ہیں۔ جو ظاہر میں عبودیت اور باطن میں مشاہدہ دل سے معرفت الٰہی کے نور کو حاصل کرے۔ یہ دونوں حالتیں اس میں ہوں۔

واضح رہے کہ ہر ایک اعمال ظاہری کا سلک سلوک چراغ کی طرح ہے۔ اور سلک حضوری کی راہ میں حاضرات اسم اللہ ذات کا تصور آفتاب کی طرح ہے۔ جب وہ آفتاب نور توحید ذات سے شعلہ مارتا ہے۔ تو اس روشنی سے ہمارا قلب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ جب اسم اللہ کی چمک لوح دل پر پڑتی ہے تو صاحب لوح کا نام علم معرفت الٰہی میں لکھا جاتا ہے۔ اور اس کو علوم حی قیوم کی تحصیل اور توحید کے مقامات کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت لوح ضمیر مثل آئینہ کے صاف ہو جاتی ہے۔ اور مجلس محمدیؐ کی برکت سے جو علم اور حقیقت لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ سب لوح ضمیر پر لکھا جاتا ہے۔

marfat.com

اور اس کلام الٰہی کا مقابلہ جو لوح محفوظ لکھا ہوا ہے۔ لوح ضمیر سے کرتا ہے۔ اگر ظاہر و باطن میں کلام الٰہی کے موافق ہو تو تحقیق ہے۔ اور اگر موافق نہیں۔ تو تحقیق نہیں۔ چونکہ خداوند تعالیٰ کو عرش و کرسی اور لوح محفوظ مدنظر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر لوح ضمیر پر ہے۔ اس لئے وہ صاحب لوح ضمیر جو نفس پر قادر اور اطاعت اور بندگی میں چست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جنوں اور انسانوں کے پیدا کرنے سے غرض اپنی عبادت تھی۔ جب اس کا دل ذکر الٰہی سے جنبش کرتا ہے تو وہ نور حضوری کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور معرفت الٰہی اس پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایسا دل خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور پھر کعبہ دل عرش کے گرد بموجب آیۃ کریمہ کے طواف کرتا ہے۔

تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں سے کسی نام کو تصور کرکے تصرف میں لائے۔ تو اس نام کی برکت سے اس کے دل کی سیاہی اور کدورت اور زنگار دور ہو جاتا ہے۔ اور جو دل اس طرح معرفت الٰہی کی روشنی سے منور ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ نظر کے لائق ہو جاتا ہے۔ "إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" فقیر اس مرتبے پر پہنچ کر الہام اور جواب باصواب سنتا ہے۔ اے خام! مغرور نہ ہو جانا۔ کیونکہ یہ مقام بھی مبتدی کا ہے۔

marfat.com

واضح رہے کہ دل گھر کی مانند ہے۔ نور وہ نور کا خانہ جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مد نظر رہتا ہے۔ وہاں پر حسب ذیل سات الٰہی خزانے ہیں۔ ایمان، علم، تصدیق، توفیق، محبت فقرا اور معرفت اللہ و توحید اور خانہ دل کے گرد ساتوں خزانوں کی حفاظت کے لئے سات قلعے ہیں۔ اور ہر قلعے میں ستر لشکر ہیں۔ نور الٰہی ان ساتوں قلعوں پر حاکم ہے۔ اور دل کا اردگرد سات دن میں آراستہ کیا گیا۔ جس میں زندگی اور موت میں شیطانی اور نفسانی خطرات اور توہمات اور وسوسے اور دنیا اور آخرت کے حادثے ہیں۔

حافظ ربانی کی دعوت کے عامل کے یہ مراتب ہیں۔ کہ اس کا دل زندہ اور نفس فانی ہوتا ہے۔ اور روحانی فرحت اسے حاصل ہوتی ہے اور جو اس طریقے سے دعوت پڑھے۔ وہ قبور کا عامل ہے۔ اور حضوری میں کامل دعوت یہی ہے۔ ہو اور یہ تمام مراتب اس جوہر شناس کے لئے جمعیت بخش ہیں۔

جب کوئی شخص اسم اللہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرتا ہے۔ تو وہ ہر ایک بات میں حضور پرنور سے لب کھولتا ہے۔ اور لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور جس میں اسم محمدیؐ تاثیر کرتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ صاحب قلب سلیم ہو جاتا ہے۔ اور سیدھی راہ پر آ جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمدم، ہمقدم، ہم جسم اور ہم جان اور ہم زبان ہو جاتا ہے۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم گویائی، ہم بینائی اور ہم شنوائی ہو جاتا ہے۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور اسم محمدیؐ کا صاحب تصور نہ دم

marfat.com

ملتا ہے۔ اور نہ خوش کرتا ہے۔ اور اسے نہایت رجوع الی حاصل ہوتی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرف میم سے معرفت الٰہی کے مشاہدہ کا تصور حاصل ہوتا ہے۔ اور ح سے مجلس محمدی ظاہر ہوتی ہے۔ اور دوسرے میم سے دونوں جہان کا تماشا عمل میں آتا ہے۔ اور دال سے سب مقصد حاصل ہوتے ہیں۔ چاروں حروف کافروں اور یہودیوں کے لئے بمنزلہ کاٹنے والی تلوار کے ہیں۔ یہ ہے محمد

جو اسم فقر کا تصور کرے۔ اسے کوئی احتیاج نہیں رہتی۔ اور اسے دنیا اور عاقبت کے تمام خزانوں کا تصرف مل جاتا ہے۔ اور جس چیز کو کہتا ہے۔ کہ اللہ کے حکم سے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ اور تصور اسے سلطان الفقرا کے مرتبے تک پہنچاتا ہے۔ اور اسے جزو کل حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور فنافی اللہ بقاباللہ کا مرتبہ اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس آیت کے بموجب "وَکُنْ بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔" یہ ہے فقر

جو کوئی کلمہ طیب کا تصور کرتا ہے۔ اس پر تمام علوم ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن شریف سے اسے اسم اعظم معلوم ہو جاتا ہے۔ اور تمام ولیوں کی روحیں اس سے ملاقات کرتی ہیں۔ اور زمانہ گذشتہ حال اور آئندہ کی حقیقت اس سے ملاقات کرتی ہے۔ اور پہاڑ سے وہ سنگ پارس کو دریافت کر سکتا ہے۔ اور تمام جن اور انسان اور فرشتے اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور اسے کسی قسم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر کلمہ طیب کے تصور والا زمین پر چلے تو درخت اور گھاس وغیرہ سب اس سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور نیز دریا بھی۔ اگر مٹی اور

marfat.com

پہاڑ کی طرف توجہ کرکے کہے کہ سونا ہو جا تو وہ فوراً سونا ہو جاتا ہے۔ اگر چاہے کہ آگ تو ر پانی پیدا ہو جائے تو فوراً ہو جاتا ہے۔ اگر کافر کی طرف توجہ کرے تو مسلمان ہو جاتا ہے۔ اگر جاہل پر توجہ کرے تو عالم ہو جاتا ہے۔ اگر کام کی طرف دیکھے تو اسے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ غرض جو چاہے اسے مل سکتا ہے۔ تمام چیزوں کی چابی کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہے۔

ذکر قلبی یہ ہے کہ قلب کے اندر سات کلے ولایت کے ہیں۔ اور ساتوں الٰہی خزانے جو ولایت قلب میں موجود ہیں۔ بغیر تکلیف اور محنت کے قبضے میں لائے۔ ایسے شخص کو ولایت قلب کہتے ہیں۔ حدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ (ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے)

جو شخص نفس کے خوف کے مقام میں آتا ہے۔ وہ گناہوں سے استغفار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ "رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا" اور جب مقام رجا میں آجاتا ہے۔ جو نفس اور روح کا درمیانی مقام ہے۔ جسے مقام قلب بھی کہتے ہیں۔ تو قالب قلب ہو جاتا ہے۔ اور ہفت اندام نوری لباس پہنتے ہیں۔ اور جب خوف اور رجا دونوں مدنظر ہوتے ہیں۔ تو اولیاء کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔"

(بے شک اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں)

اور اولیاء اللہ اسے کہتے ہیں۔ کہ سر سے پاؤں تک ایمان،

marfat.com

صدق اور تصدیق سے رحمت الٰہی میں لپٹا ہوا ہے۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر ایمان کے ان چار رکنوں کا مجموعہ ہے۔ اہل ایمان کو نصیب ہو۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ جو شخص ایمان لے جاتا ہے وہ گویا سینکڑوں خزانے لے جاتا ہے۔ اور جو بے ایمان ہو کر جاتا ہے۔ وہ مفلس ہو کر مرتا ہے۔

واضح رہے کہ ذکر کی چار قسمیں ہیں۔ زبانی' قلبی' روحی اور سری۔ زبانی ذاکر سیف زبان ہوتا ہے۔ اور قلبی ذاکر کے دل میں محبت الٰہی کا ایسا داغ ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے ذکر الٰہی کے اسے کسی سے الفت اور محبت نہیں رہتی۔ اور اس کا قلب تصدیقی ذکر سے زندہ ہو جاتا ہے۔ اور زندگی اور موت میں ہرگز نہیں مرتا۔ اور روحی ذاکر ہمیشہ انبیا اور اولیاء کی روحوں کا ہم مجلس رہتا ہے۔ اور اسے نفسانی مجلس نہیں بھاتی اور سری ذاکر پر ظاہری اور باطنی تجلیات کے مشاہدے اس طرح برستے ہیں۔ جیسے باران رحمت کے قطرے۔ اور جب یہ چاروں ذکر یک بارگی ہوتے ہیں۔ تو عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور خاک ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ جب اسم ذات کے صاحب تصور کو اسم اللہ کے حروف کا استغراق حاصل ہوتا ہے۔ اور اسم اللہ کے حروف ساتوں زمینوں ساتوں آسمانوں اور عرش کرسی اور لوح و قلم سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔ تو وہ گویا معرفت مطلق اور توحید اور فنافی اللہ اور بقا باللہ تجرید اور تفرید کے مقام میں آگیا۔ اور اسم ذات کے حروف سے واقف ہو گیا۔ اور وہ ذات پاک اور وجود مطلق سے واصل ہوتا ہے۔

marfat.com

جو اسم ذات کے حروف کا مخمور ہے۔ اسے قیامت تک کے حساب کتاب کا کیا ڈر ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ" جو شخص اسم اللہ کے حروف کا عارف ہو جاتا ہے۔ تو جو کچھ دنیا اور آخرت میں ہے۔ سب اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ خلقت کے نزدیک وہ حقیر اور برا ہوتا ہے۔ لیکن باطن میں نبیوں اور ولیوں اور اہل بہشت کی روحوں اور زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشتاق ہوتا ہے۔ ایسے عارف کو عارف باللہ ذات حروف کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ کی نشست و برخاست اور ہر کام حکم حضوری خدا سے ہوتا ہے۔ اور اس کا دینی اور دنیاوی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ "فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ (حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا) اس پر دال ہے۔ اسے ہر حال و قال اور ہر امر فعل میں معرفت الٰہی کا وصال حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا اصل اصول اسم اللہ ذات کے تصور پر ہے۔ ان کا ہر ایک کام اصل مطلق سے ملا ہوتا ہے۔ اگرچہ ان کا کام خلقت کی نگاہ میں گناہ ہو۔ لیکن خالق کے نزدیک ثواب اور راستی پر مبنی ہے۔ جیسا کہ سورہ کہف میں حضرت خضر علیہ السلام کے کشتی کو توڑنے' دیوار بنانے اور بچے کو مار ڈالنے کا ذکر ہے۔

واضح رہے کہ سمندر اور جنگل اور خشکی اور تری کی کوئی چیز جو توحید کے متعلق ہو۔ ایسی نہیں جو قرآنی آیات سے باہر ہے۔

واضح رہے کہ بعض بزرگوں نے بارہ اور چالیس سال تک ریاضت کرکے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور پھر عرش تک پہنچے

marfat.com

ہیں۔ اور عرش کے اوپر پہنچ کر عرش سے اوپر ہزار ہا مقام طے کر کے غوثی اور قطبی درجہ حاصل کیا ہے۔ عزت اور مرتبے اور نعمت اور تنگ کے طالب نے کشف و کرامات اور موکلات زیر کئے ہیں۔ اور مراتب کو معرفت الٰہی سمجھا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے قلبی ذکر سے لوح ضمیر کے مطالعہ میں غرق ہو کر الہام سے معرفت اور توحید کو اختیار کیا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے سر میں دماغ کی جنبش کو جو بہ سبب روحانی تجلیات کے ہو۔ اور مشاہدہ کے چراغ کو ہی توحید اور معرفت سمجھا ہے۔ ان مراتب سے ہر ایک مخلوق کے لئے درجہ ہے۔ اور اہل تقلید کے درجات فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ترین ہیں۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ابتدا کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ اس کی انتہا کو کوئی پہنچا ہے۔ پس معرفت کیا چیز ہے۔ اور توحید کسے کہتے ہیں۔ اور مشاہدہ قرب حضوری کیسا ہے؟

اے سالک مسلوک معرفت الٰہی سن! حضوری مشاہدہ کے قرب کی توحید کا مطلب یہ ہے کہ اسم ذات اور کلمہ طیب کے ہر حرف سے نور کی تجلیات اہل تصور کو لپیٹ کر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان پر لے جا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنظر کر دیتا ہے۔ اور وہاں پر دریائے وحدانیت میں طرح طرح کی لہروں سے وحدۃ وحدۃ کے نعرے نکلتے ہیں۔ جو اس دریائے وحدت کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک سے پکڑ کر اس دریا میں غوطہ دیتے ہیں۔ وہ دریائے وحدت میں غوطہ خور ہو جاتے ہیں۔ اور فنافی اللہ کے درجے کو

marfat.com

پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض غوطہ خور سالک مجذوب سالک صاحب و اہل توحید ذات ہو جاتے ہیں۔ اور ذات محبوب کے مراتب کے بعض اہل درجات جو لامکان میں پہنچتے ہیں۔ نور توحید کے دریا میں غرق ہوتے ہیں۔ اس واسطے وہ مقام ہمیشہ کے لئے بندگی میں غرق رہنے کا ہے۔ شیطان کو لامکان میں دخل نہیں۔ اور نہ ہی اس جگہ دنیا کی گندگی ہے۔ اور نہ وہاں نفسانی خواہشوں کی ناپسندیدگی ہے۔ یہاں ہمیشہ بندگی میں غرق رہتے ہیں۔ شیطان میں یہ طاقت ہی نہیں کہ اس مکان تک پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول "فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" کا مطلب یہی ہے۔ کہ لامکان میں جس طرف تو دیکھے توحید ہی کا نور ہے۔ یہ مراتب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفاقت اور شریعت اور کلمہ طیب کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ لامکان کی راہ تحقیق ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ جب تک طالب چاروں ذکروں' مراقبوں اور چاروں فکروں میں پختہ نہ ہو جائے۔ اس کا وجود محمدیؐ مجلس کے لائق نہیں ہوتا۔ وہ چارون ذکر حسب ذیل ہیں۔

اول۔ ذکر زوال۔ اس ذکر کے شروع میں ادنیٰ و اعلیٰ خلقت کا رجوع ہوتا ہے۔ اس کے طالب اور مرید بے شمار ہوتے ہیں۔ جب ذکر زوال اپنی تمامیت کو پہنچ جاتا ہے۔ اور مرید اور طالب سارے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ذکر اور ذاکر کے فکر سے ہزار بار استغفار ہے۔ پس وہی صادق مرید ہو جاتا ہے۔ جو کہ حال پر قائم رہ کر انتہا کو پہنچ جائے۔ اور معرفت الٰہی کا وصال حاصل کرے۔

marfat.com

دوم۔ ذکر کمال۔ اس کے شروع میں فرشتوں کا رجوع ہوتا ہے۔ اور جب ذکر کمال ختم ہوتا ہے۔ تو فرشتوں کے لشکر کے لشکر اور کراماً کاتبین نیکی بدی کا الہام دیتے رہتے ہیں۔ اور گناہ سے باز رکھتے ہیں۔

سوم۔ ذکر وصال۔ اس کے شروع میں اولیاء اور انبیاء کی مجلس کا وصال باطنی ہوتا ہے۔ جب وصال باطنی حاصل ہو جائے۔ تو یہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

چہارم۔ ذکر احوال۔ اس میں تجلیات حاصل ہوتی ہیں۔ اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ جب ان چاروں سے گزر جائے پھر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائق ہوتا ہے۔

اے عزیز! جس کو ارشاد و تلقین اور تعلیم کا اثر نہ ہو اور دل ذکر الٰہی میں مشغول نہ ہو۔ اور اسم ذات اس کے دل پر قرار نہ پکڑتا ہو۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اسم اللہ کا وجودی تصور لازم پکڑے۔ اور اسم اللہ کو مدنظر رکھ کر زبانی مشق بھی کرے۔ اور دونوں کانوں اور دونوں آنکھوں اور دل اور ناف پر اسم اللہ کی مشق کرے۔ اور سینے پر اسم اللہ و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشق کرے۔ اور دونوں کندھوں اور ناف پر اسم اللہ ذات کی مشق کرے۔ اور ناف کے آگے پیچھے دائیں بائیں اسم ذاتی کی مشق کرے۔ ارد گرد پہلوؤں کی طرف اسم ذات کی مشق کرے۔ اور سر اور دماغ میں اسم ھو کی مشق کرے۔ جب ان تمام مشقوں کو کرلے گا تو صاحب تصور اسم ذاتی ہو جائے گا۔ جس سے اس کے ساتوں اعضا نورانی ہو جائیں گے۔ اور اس کے وجود

marfat.com

پر اسم ذاتی غالب آ جائے گا۔ اور اسم اللہ کی چابی کی تاثیر اس کے وجود میں ظاہر ہو گی۔

اگر کوئی چاہے کہ میں ہر حالت میں باایمان رہوں۔ اور میرا باطن زیادہ روشنی اختیار کرے۔ اور کبھی یہ روشنی سلب نہ ہو۔ اور ہمیشہ معرفت الٰہی کا مشاہدہ حاصل رہے۔ تو اسے چاہئے کہ ہمیشہ اسم ذاتی کا تصور کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسم ذاتی کے تصور میں غرق رہا کرتے تھے۔ اگر کسی کے وجود میں اسم اللہ سکونت اور قرار نہ پکڑے تو اسے چاہئے کہ دن رات فکر سے دل، سینے اور دماغ اور آنکھ پر اسم اللہ لکھے۔ چند روز کے بعد ساتوں اعضا پر اسم ذاتی قبضہ کر لے گا۔ اور سر سے پاؤں تک تجلیات موجزن ہوں گی۔ اور اسم ذاتی سکونت کر جائے گا۔ اور پھر اس سے کبھی جدا نہ ہو گا۔ اور وہ شخص مجلس محمدیؐ سے مشرف ہو گا۔ اور اس سے تمام مطلب حاصل ہونگے۔ اور اگر یقین ثابت کر کے مندرجہ ذیل مشقوں کا تصور دماغ میں کرے۔ تو سر سے لے کر پاؤں تک اس کا وجود قلب ہو جائے گا۔ اور تمام جسم سے نور کی تجلیات ظاہر ہوں گی۔ اور اس کا باطن معمور ہو جائے گا۔ اور ہمیشہ اللہ مدنظر رہے گا۔ اور جو کچھ دیکھے گا۔ کلمہ طیب سے دیکھے گا۔ اور اسے قدرت الٰہی کے نور کا مشاہدہ اور ہمیشہ کی آگہی اور حضوری حاصل ہو گی۔ اور "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" کا علم اس پر منکشف ہو جائے گا۔ جو اس قسم کی توجہ کو اللہ کے حضور کا قرب خیال کرے۔ اس کی توجہ روز قیامت تک قائم رہے گی۔ دائرہ دماغ یہ ہے۔

marfat.com

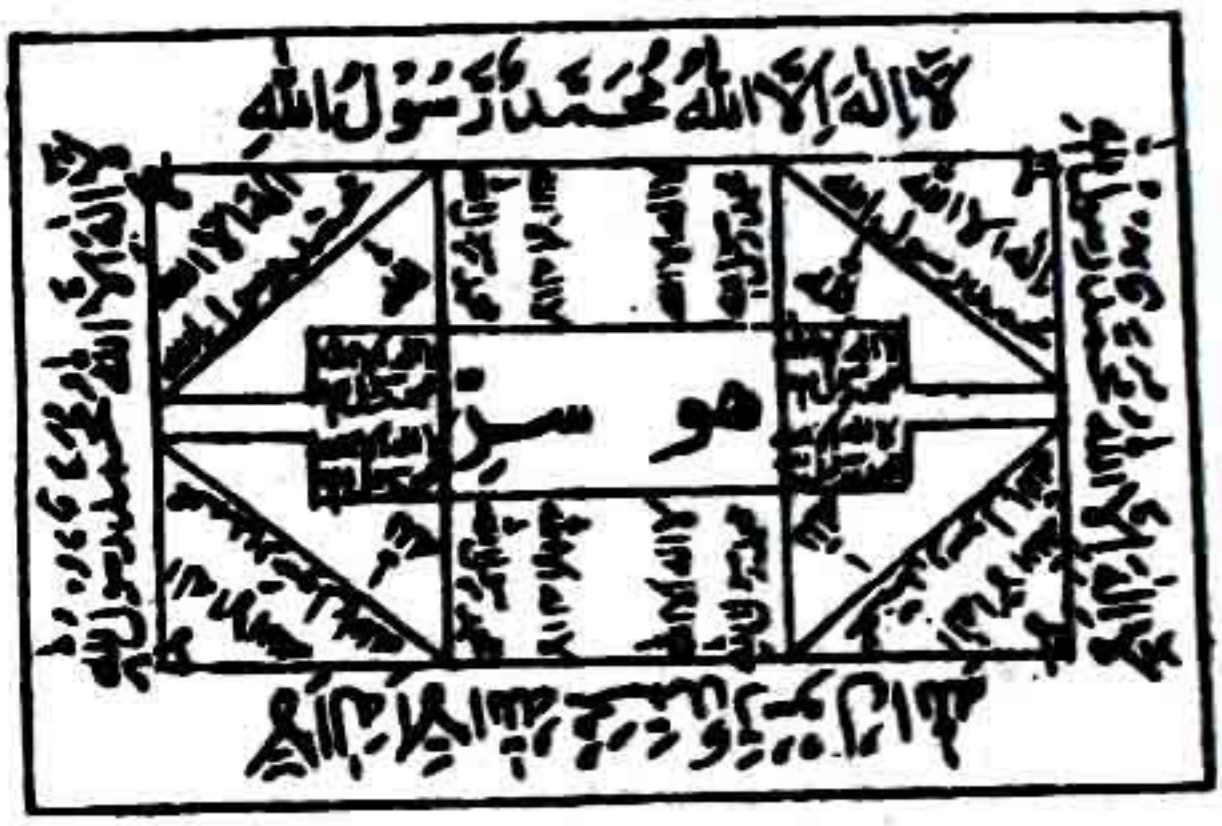

نقل ہے کہ درویش کی پانچ قسمیں ہیں۔
اول۔ صاحب کشف القلوب' جو دلوں کی خبریں جانتا ہے۔
دوم۔ صاحب کشف القبور۔ جسے دونوں جہان کی خبر ہو۔
سوم۔ اوتاد۔
چہارم۔ قطب جسے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی خبر ہو۔
پنجم۔ غوث۔ جو عرش کے اوپر ستر ہزار پردوں کی خبر رکھتا ہو۔
ایک قطب چھ اوتاد کا سا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور ایک غوث چھ قطبوں کا سا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور ایک اور روایت ہے کہ ہر رات کو تین سو ساٹھ غوث ہوتے ہیں۔ قطب نیم پیر ہوتا ہے۔ اور غوث مکمل پیر ہوتا ہے۔ اگر غوث اور قطب کے سوا کوئی اور پیری کا دعویٰ کرے تو وہ قیامت کو شرمندہ ہو گا۔
جس شخص کا نفس سرکش ہو گیا ہو۔ اور اس کے مکر شیطان کے

marfat.com

موافق ہوں۔ یا مفلس ہو' یا ظاہر میں اس کا دل غنی ہو' یا باطن میں اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہ ہو۔ یا فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ یا گھبراہٹ ہو یا کسی کامل مرشد سے اسے جواب مل گیا ہو۔ یا دائم المریض ہو۔ اور بیماری کی سختی سے ایسا بے قرار ہو کہ نہ دن کو چین اور نہ رات کو نیند آتی ہو۔ اور طبیب لا دوا کر چکے ہوں۔ یا دعوت کے پڑھنے سے رجعت میں آگیا ہو۔ اور دیوانہ ہو گیا ہو۔ یا کوئی فقیر جو علیین کے مرتبے سے بچپن کے رتبہ کو پہنچ گیا ہو۔ اور سلک سلوک بند ہو گیا ہو۔ یا کوئی کسی سے دشمنی رکھتا ہو۔ اور وہ صلح نہ کرتا ہو۔ یا جس پر مرشد ناراض ہو گیا ہو۔ اور اس کا روشن دل تاریک ہو گیا ہو۔ اور وصال کی معرفت سے زوال کے مراتب میں آ گیا ہو۔ یا کسی نے دعوت رواں کی ہو۔ اور قبض سے بسط حاصل نہ ہوتی ہو۔ یا ہوس کے لشکر سے خلاصی نہ ہوتی ہو۔ یا خواب اور مراقبہ میں کافروں کو دیکھتا ہو۔ اور اہل بدعت کی مجلس میں بیٹھا ہو۔ یا اس پر نیند غالب آتی ہو۔ اور دل کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ یا فسق و فجور اور ظلم و ستم اور شراب خوری وغیرہ سے باز نہ آسکے۔

ان مذکورہ بالا باتوں کا علاج یہ ہے کہ اسم ذاتی کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کے تصور سے ہر ایک کا حال تحقیقاً معلوم ہو جاتا ہے۔ اور علاج ہو سکتا ہے۔ دعوت اہل قبور اور اسم ذاتی کی برکت سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ جس کو یہ طریقہ معلوم ہے۔ وہ اپنے ہر ایک مطلب کو حاصل کر سکتا ہے۔ عام لوگوں سے اس کے خزانے تصرف میں آسکتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات

marfat.com

کے تصور کا طریقہ وحدانیت ہے۔ یہ راہ عطائے الٰہی ہے۔ ریاضت سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہ بے مشاہدہ اور بے مجاہدہ فضل الٰہی ہے۔ یہ فضل الٰہی محبت کرنے پر منحصر نہیں۔ اور یہ گنج الٰہی محنت سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ معرفت اور محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کی رحمت کی راہ ذکر سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ حضوری قرب سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ خدا کے لطف کی راہ فکر سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ نفس کو فنا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ اولیاء اللہ کے شرف کی راہ مردار دنیا کی طلب سے نہیں ملتی۔ بلکہ ذکر اللہ میں مشغول ہونے سے۔ یہ دعوت کی راہ نہیں بلکہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشرف ہونے کی راہ ہے۔ یہ رجعت کی راہ نہیں بلکہ جمعیت کی راہ ہے۔ اس سے تمام مقامات ذات منکشف ہوتے ہیں۔ تصور سے ہزار مشق ناف سے نفس تک اور قلب سے دماغ تک تفکر کی انگلی سے لکھتا ہے۔ اوز تمام لوگوں کا حال اس پر واضح ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا مشق کے سبب نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وجود روشن ہوتا ہے۔ اسم ذات اور کلمہ طیب کے تصور سے معرفت اور توحید معبود حاصل ہوتی ہے۔

اسم اللہ میں چار حروف ہیں۔ ہر ایک کا وجود ایک دریا ہے۔ یعنی ہر ایک سے ایک دریا ظاہر ہوتا ہے۔ اول توکل کا دریا۔ دوسرا برکت کا' تیسرا معرفت کا' چوتھا دریائے توحید۔ جو شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ لگائے وہ فقیر عارف باللہ ہوتا ہے۔ ایسے مراتب عارف قادری کو بہ سبب ضرب قدرت کے حاصل ہوتے ہیں۔ جس کو ان کا

marfat.com

تصور حاصل ہو گیا وہ غالباً دونوں جہان میں امیر کبیر ہو گیا۔ تصور آفتاب سے بڑھ کر روشن ہے۔ اور علیات کا کوئی حجاب اس کے سامنے نہیں رہتا۔ اس سے نفس تابع اور فرمانبردار غلام بن جاتا ہے۔ وجود ہی میں بات کرتا ہے۔ اور جواب اسے مل جاتا ہے۔ اور نیز اس تصور سے اپنے نفس کی شناسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔" (جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ اس نے خدا کو پہچان لیا) یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا۔ اس نے رب کو بقا سے پہچانا۔

اور تصور قلبی سے قرب الٰہی کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ اور روحی تصور سے ذات الٰہی کا نور حاصل ہوتا ہے۔ اور نفس کی قید سے روح آزاد ہو جاتی ہے۔ اور علیات میں پروردگار کے قسم قسم کے مشاہدے اور اسرار و انوار نظر آتے ہیں۔ اور وہ مایحتاج سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اسم ذات اور اسم محمدؐ اور کلمہ طیب کے تصور والے پر بھی دو علم واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔ اول علم ظاہری یعنی عبادت اور معاملات کا دوسرا باطنی یعنی معرفت توحیدات نور ذات اور مشاہدات کا علم۔ علم دراصل دو ہی ہیں۔ علم معاملہ اور علم مکاشفہ' ان سے ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے۔ جس کو نقشہ ذیل کی توجہ فرش تک سب زیر و زبر کر دے۔ اور اس کے بتدریج پڑھنے سے فقر حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ملک اور ولایت پر غالب اور مالک ملک اور صاحب اختیار ہو جاتا ہے۔ جس کو چاہے ولایت دے۔ جسے چاہے نکال دے۔

marfat.com

یہ نقشہ ہے۔

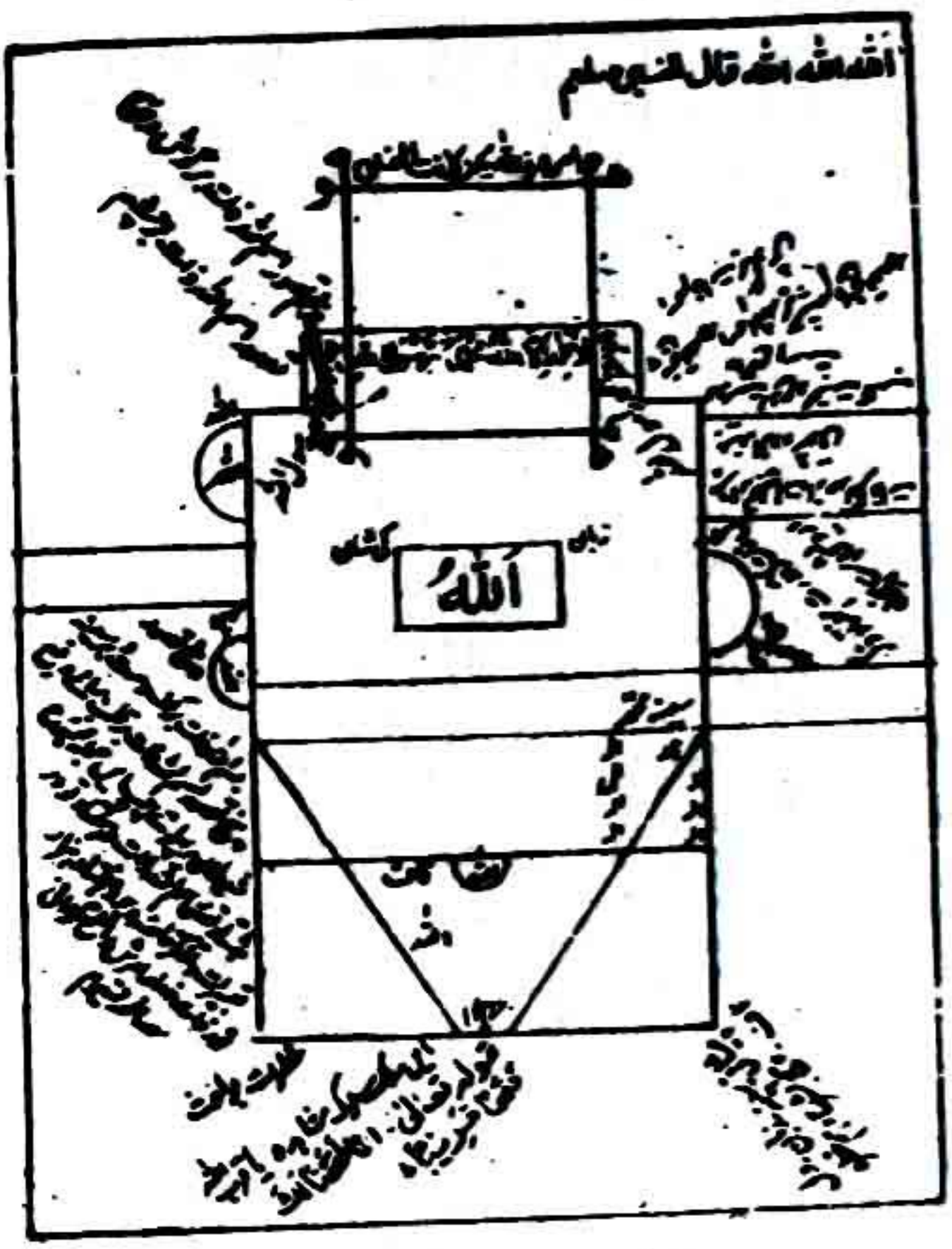

اور یہ خدمات اسم ذات کے فکر والے کے ذمے ہوتے ہیں۔ جو فنافی اللہ ہو۔ جو تصرف اور دولت کا خزانہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ کہ اس نقش کامل سے کھل جاتا ہے۔ یقین جاننا کہ یہ نقش اولیاء اور انبیاء کے تابع کا مقام ہے۔ اور وہ نقش یہ ہے۔

marfat.com

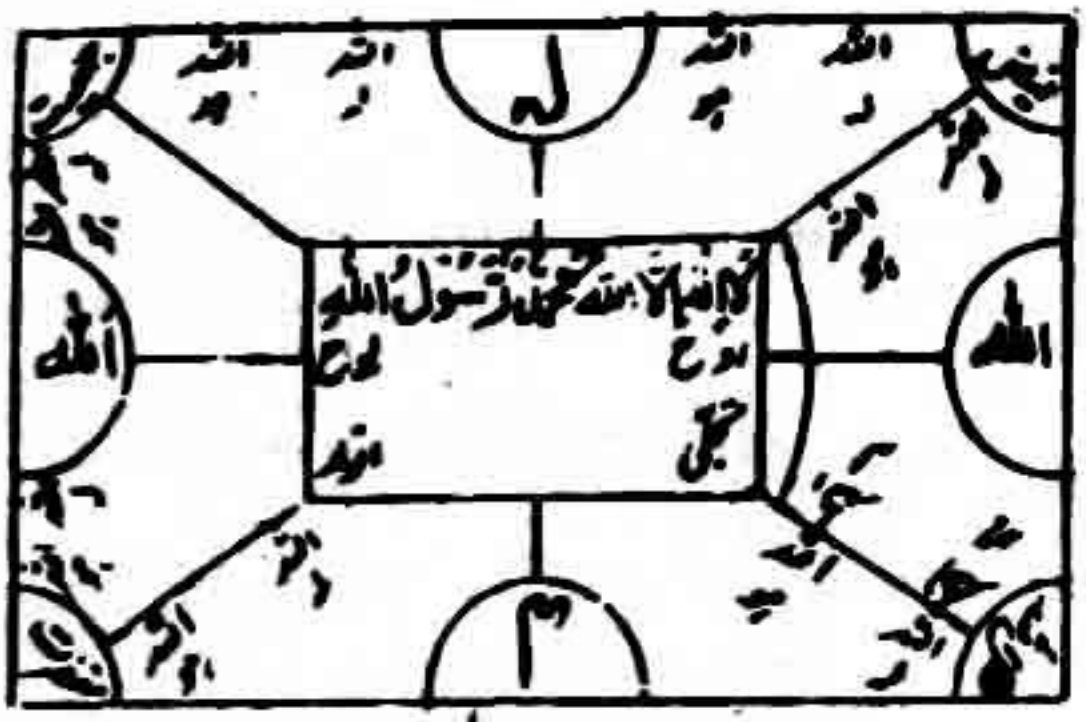

اگر کوئی شخص عمر بھر میں ایک دفعہ اسم اللہ ذات کے اس نقش کو وجود میں باتفکر تصور مرقوم کی مشق کرے گا۔ تو روز قیامت تک اسم اللہ ذات اس کے ساتوں اعضا سے جدا نہیں ہو گا۔ اور یہ ایسا عمل دے گا۔ کہ اس کی زندگی اور موت ایک ہو جائے گی۔ جو شخص اس نقش کا داغ دماغ میں دے۔ تو اسے اسرار محبت اور مشاہدہ حضوری اور مراقبہ' معراج واصل ہونگے۔ اور یہ عمل اس اسم ذاتی کے نقش میں ہے۔ کہ اس سے نفس کی پاکیزگی دل کی صفائی اور روحانی تجلیات اور سر کی تجلیات معلوم ہوتی ہیں۔ اور عارف بالیقین ہو جاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

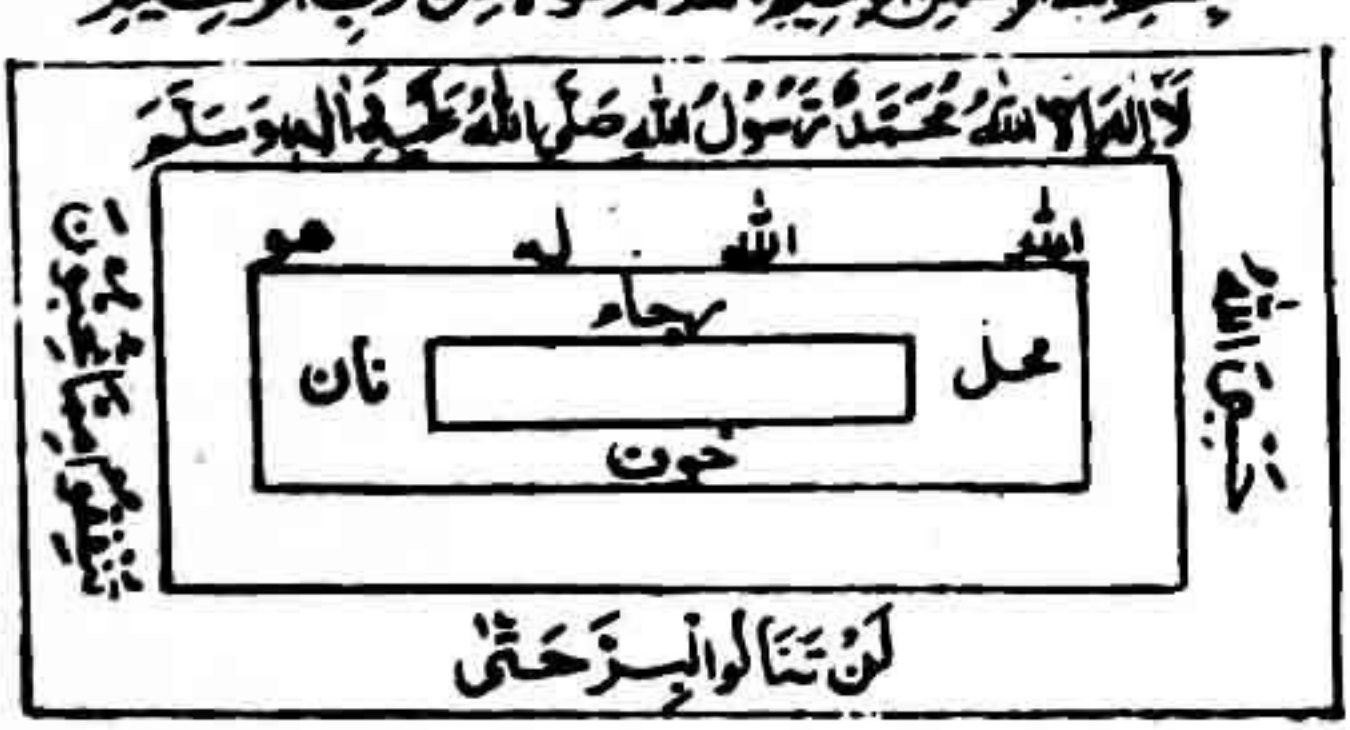

marfat.com

اسم اللہ ذات اسم اعظم ہے۔ اور اسم للہ معظم ہے۔ اسم لہ اور اسم ھو اسم عظمت العظمیٰ ہیں۔ جو اس کو ایک مرتبہ کر لے۔ وہ خدا کے حضور میں پہلے روز حضوری مرتبہ پاتا ہے۔ بغیر رجعت اور غم کے خاتم ختم اس نقش میں ہے۔

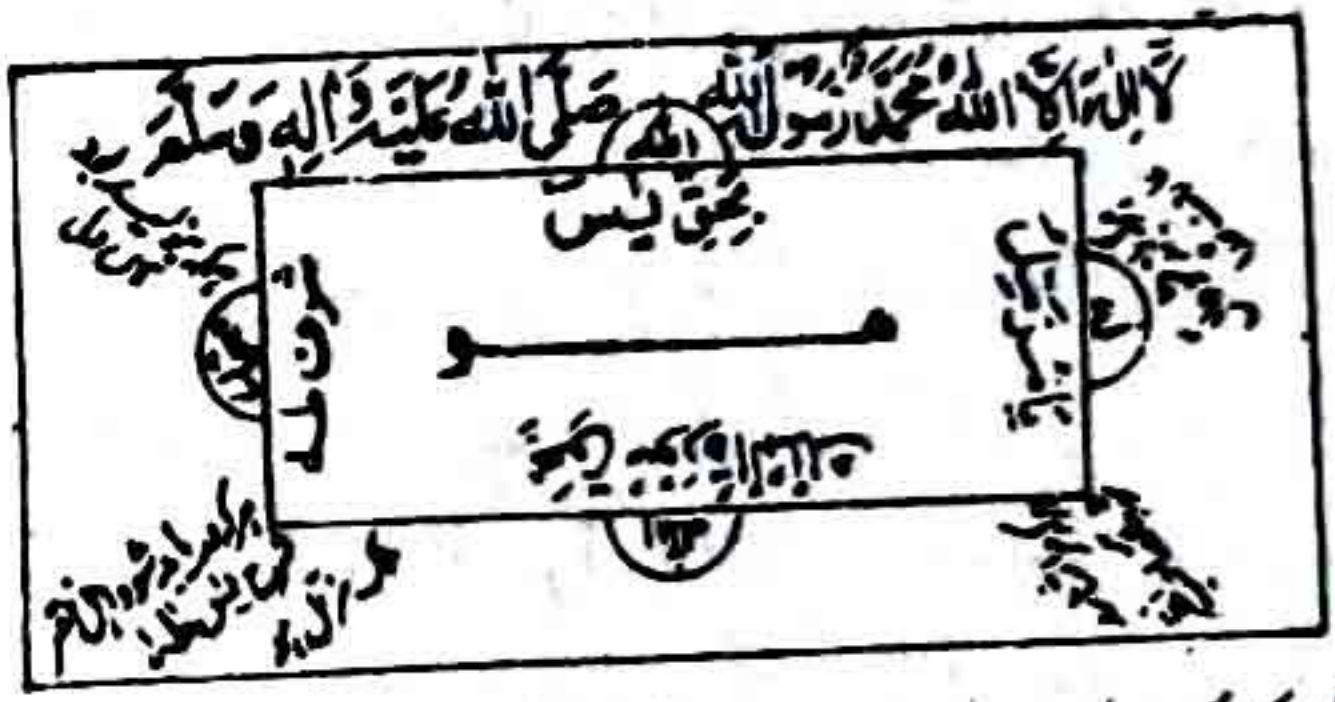

اگر کوئی پہلے ہی روز قطب یا غوث کے مرتبہ پر پہنچنا چاہے اور عرش سے لے کر فرش تک کے طبقات کی واقفیت حاصل کرنا چاہئے۔ تو اس نقش کی مشق دونوں پہلوؤں میں کرے۔ نقش یہ ہے۔

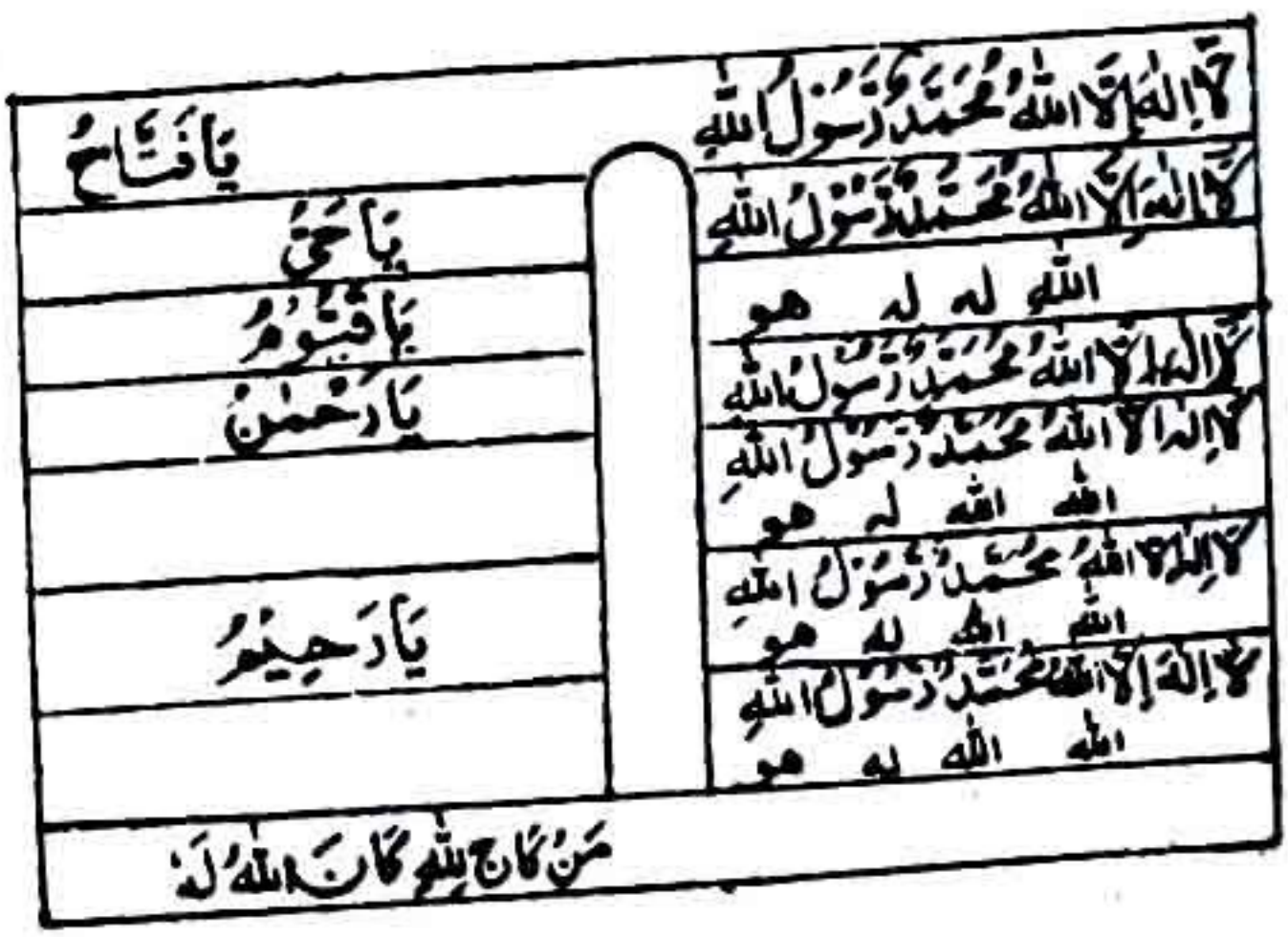

marfat.com

باب سوم

در ذکر مراقبہ

مراقبہ دل کی نگہبانی کو کہتے ہیں۔ تاکہ غیر حق دل میں نہ آئے۔ جیسا کہ خطرات نفسانی اور شیطانی وغیرہ وغیرہ۔ مراقبہ اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ اسے مشاہدہ خاص نما بھی کہتے ہیں۔ اور مراقبہ محبت محبوب کو کہتے ہیں۔ اور اسے محرم اسرار بھی کہتے ہیں۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی مراقبہ ہوتا ہے۔ اور تجلی ذات کے مراقبہ کو نور الہدیٰ کہتے ہیں۔ مراقبہ کی شرح حسب ذیل ہے۔

پہلے پہل جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور محبت سے مجلس حاصل ہوتی ہے۔ اور اس مجلس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلوٰت اللہ وسلامہ تک کی ارواح کو دیکھتا ہے۔ یہ علم مراقبہ کا ابتدائی سبق ہے۔ مراقبہ کو محرم اسرار بھی کہتے ہیں۔ اور اسم ذاتی کے مراقبہ کو مشاہدہ ذات حضور نما بھی کہتے ہیں۔ اور یہ مراقبہ لاہوت اور لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ جو ذکر فکر اور حبس دم میں حیران پریشان اور نادان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر کیا جانے۔ اور نیز مراقبہ کی شہج موت کے قرب کے متعلق ہے جو اسم ذات کا تصور اور مراقبہ کرتا ہے۔ اس کو مرتبہ موت کے حالات کا مشاہدہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ جان کنی، قبر کی حقیقت، منکر نکیر کے سوال اور قیامت کے سوال گاہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے۔ مختصر یہ کہ اہل مراقبہ واصل اور حق الیقین کے مرتبے کو پہنچ جاتے ہیں۔

marfat.com

گر بگویم شرح ایں احوال را
ہر کہ غیرت خورد شد عارف خدا

ان احوال کی شرح یہ ہے کہ جس نے اپنے بدن سے سفر کیا۔ وہی عارف باللہ ہو گیا۔

مراقبہ ایمان کا موتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں اس کا مقرب ہے۔

واضح رہے کہ مراقبہ چار چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ چار چیزیں چار میم ہیں۔ اول مراقبہ محبت کا میم اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مراقبہ محبت سے پروردگار کے اسرار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ اسم اللہ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ دوم معرفت کا میم اس کے مراقبہ سے انوار الٰہی کی توحید نمودار ہوتی ہے۔ یہ بھی اسم اللہ کے تصور سے پیدا ہوتا ہے۔ سوم معراج کا میم۔ اسے مراقبہ صلوات اللہ کہتے ہیں۔ یہ دل سے نکلتا ہے۔ اس سے ہمیشہ ذکر جاری رہتا ہے۔ اور دل کو شوق ذوق اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ وجود کے اعضا اور بالوں سے اسم ذاتی کی آواز نکلتی ہے۔ یہ بھی اسم اللہ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ چہارم مجموع الوجود کا میم کہ جس میں سر سے لے کر پاؤں تک عجیب و غریب انوار کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔ اور نفس اور شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور ان پر قادر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تک مجلس انبیاء اور اولیاء کی ملاقات نہ کرے۔ مراقبہ سے باہر نہیں آتا۔ ایسا شخص ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ اور باطن میں مراقبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بدن سے مراقبہ کے وقت ہر عضو سے ستر ہزار

marfat.com

صورتیں اللہ اللہ کرتی نکلتی ہیں۔ اور جب صاحب مراقبہ' مراقبہ ختم کرتا ہے۔ تو پھر وہ صورتیں غائب ہو جاتی ہیں۔ ایسے شخص کو بعض صاحب مراقبہ کہتے ہیں۔ اور بعض نہیں کہتے۔ یہ مراقبہ اسم ھو کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ اسم ھو سے چار منتہی ذکر حاصل ہوتے ہیں۔ جن کو محض حضور اور غرق نور کہتے ہیں۔ پہلے ذکر حائل حاصل ہوتا ہے۔ یہ مرشد کامل سکھلاتا ہے۔ دوسرا ذکر سلطانی۔ اس سے لاہوت اور لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔ سوم ذکر قربانی۔ اس میں خطرات شیطانی سے خلاص ہو جاتا ہے۔ چوتھے ذکر خفی۔ جس سے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ کے لئے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اس ذکر کو جانے اور مراقبہ کرے۔ اور اس کی مراد دنیا کو طلب کرنا ہو۔ اس کا دل بھی سیاہ نہیں رہتا۔ اور دنیاوی عزت اور مرتبہ اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس کی نظر آخرت پر ہو۔ وہ دنیا نفس اور شیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اور وہ صاحب وصف کریم ہو جاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

صاحب مراقبہ کے مراتب نہایت عظیم ہیں۔ صاحب مراقبہ کو سیدھی راہ مل جاتی ہے۔ مراقبہ صاحب مراقبہ پر ثابت نہیں ہوتا لیکن اسم اللہ سے

یہ اور بھی مراقبہ خاص الخاص ہے۔ کہ صاحب مراقبہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ اور اس میں اولیاء اور انبیاء کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے۔ جو مراقبے پر دو گواہ نہیں رکھتا۔ اس کا مراقبہ غلط ہے۔ اور مراقبہ اسے راہ نہ دے گا۔ اور مراقبہ نفسانی

marfat.com

خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور منزل بمنزل اور مقام بمقام پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسا صاحب مراقبہ طریقے سے ہر وقت ملازم حضور رہتا ہے۔ اور عارف باللہ کا درجہ اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا خاتمہ خیر سے ہوتا ہے۔ اور اس کا باطن معمور رہتا ہے۔

واضح رہے کہ تین چیزیں کبھی پوشیدہ نہیں رہتیں۔ خواہ ہزاروں پردوں میں انہیں چھپایا جائے۔ اول آفتاب' دوم دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشبو دار مشک۔ سوم معرفت اللہ عارف باللہ۔

واضح رہے کہ جو شخص خواب یا مراقبہ میں بہشت کے اندر آئے۔ اور بہشتی کھانا کھائے۔ اور غربت کی ندی کا پانی پیئے۔ اور حور و قصور کا تماشا دیکھے۔ تو جب وہ خواب یا مراقبہ سے باہر آئے گا۔ اسے عمر بھر کھانے پینے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور بھوک پیاس اس کے وجود سے دور ہو جائے گی۔ اور عمر بھر اسے نیند نہ آئے گی۔ اور ایک ہی وضو سے ساری عمر گزار دے گا۔ اور اطاعت کی توفیق اسے اس قدر حاصل ہو گی کہ دن رات سجدہ سے سر نہ اٹھائے گا۔ اور دن بدن موٹا ہوتا جائے گا۔ لوگ سردی گرمی میں ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن اسے سردی گرمی سے لذت حاصل ہو گی۔ یہ بھی درویش کے لئے ایک ادنیٰ سے مراتب ہیں۔ فقیر اس کو کہتے ہیں کہ اسے ان مراتب سے شرم و حیا آئے۔ یہ باتیں محمدی فقیر سے بعید ہیں۔ اس کا انتہا یہ ہے کہ مراقبہ یا خواب میں لقائے رب العالمین سے مشرف ہو۔ اور ظاہر میں بند نہ رہے۔ اور ہر وجود سے اسے اسم اعظم کی آواز

marfat.com

آئے گی۔ اور اسم ذاتی کے تصور سے اس میں کچھ ایسی آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ دن رات وہ نفس کو عتاب کرتا ہے۔ اور اس سے قہر اور غضب کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور شریعت میں کوشش کرتا ہے۔ اور یہ پڑھتا ہے۔ "تفکروا فی نعمائہ ولا تفکروا فی ذاتہ" (اس کی نعمتوں کو سوچو نہ کہ اس کی ذات کو) سب سے بڑی نعمت معرفت توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صورت شکل اور آنکھ بابت نہ سوچ۔ کیونکہ وہ بے مثل اور بے مانند ہے۔ بلکہ ذکر کی آگ اپنے آپ میں ایسی پیدا کرے۔ جو اس طرح جلا دے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے۔ اور اگر ذرہ بھر اس جلالیت حضوری کی آگ کا زمین و آسمان پر پھینکا جائے۔ تو وہ فوراً جل جائے۔ آفرین ہے۔ اس پر جو آگ سے جلتا ہے۔ اور دم نہیں مارتا۔ اور اس سے قیامت تک خلاصی نہیں پاتا۔ اس ریاضت سے سخت اور کوئی ریاضت نہیں۔ بعض ان مراتب میں کافر اور مشرک ہو گئے۔ اور بعض دیوانے اور بعض مجنوں اور جو شریعت کا لباس پہن لے۔ وہ پھر باخبر اور ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اور خلقت کو نہیں ستاتا۔ اور ہزارہا مجذوب اس آگ میں جل گئے ہیں۔ اور ہزاروں رحمت کے پانی سے سرد ہو گئے۔ اور مجذوب کے مراتب کو پہنچ گئے۔ افسوس میری حالت پر۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح رہے کہ زمین اور آسمان کے طبقات جو بے ستون کھڑے ہیں۔ یہ سب اسم ذاتی کے آداب سے قیامت تک اسی طرح اسم اللہ کی طرف متوجہ رہیں گے۔ اور جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ وہ

marfat.com

اسم اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔" (جو چیز زمین اور آسمان میں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا۔"

ہم نے زمین آسمان اور پہاڑوں کو امانت رکھنے کے لئے کہا لیکن وہ اس کے اٹھانے سے ڈرے۔ مگر انسان نے جو ظالم اور جاہل ہے اسے اٹھالیا۔

خواب اور مراقبہ کے احوال ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ لیکن مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہے۔ چنانچہ اونچی آواز سے پکار کر سوئے ہوئے کو جگا سکتے ہیں۔ لیکن جو شخص مراقبہ کے وقت مشاہدہ وحدانیت اور نور حضور میں غرق ہو۔ اگر اس کی گردن بھی الگ کر دی جائے تو بھی اسے خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ مراقبہ موت ہے۔ کیونکہ موت میں انسان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

مراقبہ معرفت اللہ سے عارفوں کو سرفرازی ملتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ اور وہ اس سے راضی ہیں) اور نیز فرماتا ہے۔ "اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔" اپنے پروردگار کی طرف لوٹ راضی ہو کر۔ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر بہشت میں داخل ہو۔

marfat.com

مراقبہ محرم اسرار الٰہی ہوتا ہے۔ صاحب مراقبہ کو بیداری خواب اور خواب میں ہوشیاری حاصل ہوتی ہے۔ اور ماسوی اللہ کے مشاہدہ سے وہ استغفار کرتا ہے۔ صاحب مراقبہ کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔ مراقبہ سے مردہ' مردود اور مجرم دل بھی درست ہو جاتا ہے۔ مومنوں کے لئے محمدی حضوری کا مراقبہ بمنزلہ معراج کے ہے۔ "اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (نماز مومن کی معراج ہے)

"لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔" لیکن حضوری قلب کے سوائے نماز نہیں ہوتی"

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے لئے بمنزلہ پر وبال کے ہیں۔ جس سے ہمیشہ اس کی نظر معرفت مولیٰ پر رہتی ہے۔

مراقبہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ چنانچہ جب مراقب اسم ذات آنکھ بند کرکے مراقبہ میں سر دونوں گھٹنوں کے درمیان نیچے جھکاتا ہے۔ اور اسم ذاتی کا تصور کرتا ہے۔ تو باطن میں وہ آخرت کی طرف اس طرح پرواز کرتا ہے۔ اور دار الفنا سے دارالبقا کو پہنچ جاتا ہے۔ گویا کہ وہ بالکل مردہ ہو۔ اور اس میں اسم ذاتی کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جان کنی کی تلخی دیکھ چکا ہے۔ اور لوگ اس کے نہلانے والے کو لے آئے ہیں۔ اور اسے غسل دے کر لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھ لیا ہے۔ پھر دماغ میں ایک ہڈی ہے۔ جسے ولیت الدین یا سفید ہڈی کہتے ہیں۔ جو زمین اور آسمان سے وسعت میں زیادہ ہے۔ اس میں روح کو لا کر فرشتوں نے ستر ہزار سوال پوچھے۔ اور اس نے

marfat.com

ں کا جواب دیا۔ اور ایک لحظہ میں جنازہ اٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ اسے
قبر لے گئے۔ پھر اسے قبر کے اندر لحد میں رکھا۔ جس کی فراخی زمین
اور آسمان سے زیادہ ہے۔ اس میں منکر اور نکیر نے سوال پوچھے اس
سے خلاصی پا کر اسے کہا گیا۔ کہ تو اس میں سویا رہ۔ پھر رمان نام
فرشتے نے اسے جگایا۔ اس نے انگلی کو قلم اور لعاب دہن کو سیاہی اور
منہ کو دوات اور کفن کو کاغذ بنا کر نیکی بدی اس کے کفن پر لکھی۔ اور
اس کو تعویذ کی طرح اس کے گلے میں باندھ دیا۔ اور غائب ہو گیا۔ قبر
میں اسے ہزار ہا سال گزر گئے۔ پھر اسرافیل کی کرنا کی آواز سنی۔ تو مردہ
نباتات کی طرح زمین سے نکل آیا۔ اور اٹھارہ قسم کی مخلوقات قیامت
کے میدان میں جمع ہو گئی۔ اور اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دے کر
برے اعمال اس سے لے کر پل صراط سے پار کر دیا۔ پھر وہ بہشت میں
داخل ہوا۔ اور پاک شراب کے پیالے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے پیئے۔ اور پیتے وقت کلمہ طیب
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھا۔ اور پھر خدا
کی طرف متوجہ ہو کر پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجود میں
گزارے۔ اور پھر سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اور انبیاء علیہم السلام کی صف
کے پیچھے دیدار الٰہی سے مشرف ہوا۔ جب اس طرح لقائے الٰہی کرنے
کے بعد ہوش میں آیا۔ تو بے مثل بن گیا۔ پس جس وقت وہ باطن کی
طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور ہر لحظہ
اسے دنیاوی لذتیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے

marfat.com

گفتگو کرتا ہے۔ لیکن باطن میں اسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" یہی مراتب واصلوں اور عارفوں کے ہوتے ہیں۔ اور کلام الٰہی کی آیتوں اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ" (جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا) یہ مراتب ان عالموں کے ہیں۔ جو دست بیعت کرے۔ عامل بھی ہیں۔ اور فقر کے طالب بھی ہیں۔ صاف دل فقیروں کی ہنسی نہیں اڑانی چاہئے۔ کیونکہ خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ " سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ" (قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے) پس دوسرے کی کیا مجال ہے کہ ان کے سامنے دم مارے جو ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ دونوں جہان میں خراب اور پریشان ہوتا ہے۔

خدا اور بندے کے درمیان نیاز کا پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو تیرے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور اگر نہ آئے تو خدا بے نیاز ہے۔

واضح رہے کہ بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا۔ اور ہر ایک کام اس کی مرضی سے نہیں ہوتا۔ حدیث "فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ" (حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں) پس بہتر یہی ہے کہ تو اپنے کام خدا کے سپرد کر دے۔ اور خود دخل نہ دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ" (میں اپنے کام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے)

marfat.com

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ بے مثل اور بے مثال ہے۔ اور اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور اَحَدٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ صورت غیر مخلوق ہے۔ جو مراقبہ یا خواب کی حالت میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ بھی محبوب کے دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اگر جاگے اور ہشیار ہو جائے۔ تو توحید کے نور سے اس کے وجود میں ایسی گرمی پیدا ہو کہ جل کر مرجائے۔ اور زبان پر مہر خاموشی رہے۔ اور اگر دن رات سجدہ سے سر نہ اٹھائے۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنے۔ اور شریعت میں کوشش کرے۔ اور بے مثل صورت کی مثال قائم نہ کرے تو پھر مشاہدہ حضوری کی اس قدر نعمت حاصل ہو کہ شمار میں نہ آسکے۔ اور وہ عارف اور واصل ہو جائے۔ یہ مراتب بھی اسم ذاتی کے حاضرات اور کلمہ طیب کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور کلمہ طیب کا طریقہ تحقیق ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نفس کا سوال مقام اور آواز اور احوال اور ہے۔ اور قلب کی آواز۔ سوال اور مقام اور احوال اور ہے۔ اور روح کا سوال مقام اور آواز اور احوال اور ہے۔ نفس کی آواز دنیا ہے۔ اور اس کا مقام خواہش اور دل کی آواز ذکر ہے۔ اور اس کا حال محبت الٰہی اور شق اور اس کا مقام صفائی باطن ہے۔ اور روح کی آواز کلام اللہ یعنی قرآن اور حدیث اور اس کا مقام جمعیت ہر ایک گروہ کے مقام سے معلوم کرلینا چاہئے۔ کہ آیا یہ اہل نفس ہے۔ یا اہل دل یا اہل روح۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

باب چہارم

فنافی الشیخ فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے بیان میں

مرید کو تین مرتبے طے کرنے پڑتے ہیں۔ پہلا فنافی الشیخ کا جس میں شیخ کی صورت کا اس طرح تصور کرنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھے شیخ ہی شیخ دکھائی دے۔ دوسرا مراقبہ فنافی الرسول کا۔ جس میں صورت اسم محمد کا اس طرح تصور کرنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھے اسے مجلس محمدی نظر آئے۔ تیسرا مراقبہ فنافی اللہ کا جس میں اسم اللہ کا تصور اس طرح کرنا پڑتا ہے کہ جس طرف دیکھے اسم اللہ کی بے شمار تجلیات اسے نظر آئیں۔ اسی کو لامکان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کسی خاص مقام یا مکان میں تصور کرنا کفر کا موجب ہے۔

واضح رہے کہ قرب کے بھی تین مرتبے ہیں۔ کہ ان سے تین تصور یعنی فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ حاصل ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ تمام مخلوقات نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئی ہے۔ اور نور محمدیؐ نور الٰہی سے۔ جو مرشد روز وحدانیت کے نور کی صورت نہ بنا دے۔ اسے مرشد نہیں کہہ سکتے۔ جو اسم ذاتی کے تصور سے نفس کی پاکیزگی اور دل کی صفائی اور روح کی تجلیات اور سرؔ کے نور مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ نور موجب اس حدیث کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ہر ایک چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے) کے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

راہ حضوری کی ابتداء فنافی الشیخ ہے۔ اور متوسط فنافی اللہ ہے۔

marfat.com

اور انتہائے راہ حضوری فنافی الرسول ہے۔ جو شریعت محمدیؐ اور امر معروف اور نص حدیث کی خلاف ورزی کرے۔ وہ مردود اور خبیث ہے۔

واضح رہے کہ جب طالب اسم اللہ کے تصور پر تصرف کر لیتا ہے۔ اور اسم ذاتی کا نقش اس کے دل پر قرار پکڑ جاتا ہے۔ اور دل سے اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو دل کے گرد آگ کا ایک شعلہ سا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ نور کی طرح ہوتا ہے۔ اور جب طالب خیال کرتا ہے۔ کہ وہ تجلی حضور ہے۔ اس شیطانی آگ سے شیطان آواز دیتا ہے۔ کہ تو میرا یار ہے۔ اور میں تیرا یار ہوں۔ اب ظاہر و باطن میں بندگی کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسی صورت میں استغفار پڑھنی چاہیے۔ اس تجلی کے بعد شیطان لڑکے کی صورت میں اور پھر جوان کی صورت اور پھر بوڑھے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور پھر شیطانی صورت میں کہتا ہے۔ کہ یہی فقیری کے مراتب ہیں۔ پھر وہ شیطان اندر سے ماضی۔ حال اور مستقبل کی خبریں دیتا ہے۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے۔ لیکن یہ مراتب اندرونی شیطان کا استدراج ہے۔ اس سے باخبر ہونا چاہیے۔ جب ایسی شیطانی صورت ہمکلام ہو۔ تو کلمہ طیب اور لاحول پڑھنی چاہیے۔ فوراً شیطانی صورت دفع ہو جائے گی۔ پھر نورانی صورت کی تجلیات ۔ اسم اللہ کے حروف سے نکلیں وہ قرآن حدیث کے موافق ہیں۔ اس وقت امنا و صدقنا کہہ۔ جو باطن شریعت کے مطابق نہ ہو۔ وہ باطل ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک حدیث ہے۔

marfat.com

"کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاہِرٍ فَھُوَ بَاطِلٌ۔"

جو باطن کہ ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے) کیونکہ فنافی الشیخ کے مراتب کا تعلق اسم اللہ اور حضوری نور کے مشاہدات اور تجلیات اور مجلس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے ہے۔ جو فنافی الشیخ ہوتے ہیں۔ وہ نفس پرست مغرور اور ناقص شیخ کے مرید ہوتے ہیں۔ ایسے مرید بے شمار ہوتے ہیں۔ لیکن فنافی الشیخ کے طالب روشن ضمیر اور معرفت الا اللہ کے لائق اور حضوری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کے لائق ہوتے ہیں۔ وہ شریعت میں ہشیار ہوتے ہیں۔

تصور فنافی الشیخ کا مفصل حال

تصور شیخ کی زیادتی سے جو وجود میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ صورت علم کی فضیت بیان کرتی ہے۔ کہ قرآن' حدیث' فقہ' فرض' سنت' واجب اور مستحب کو بجالانا چاہئے۔ اور کبھی وہ صورت ذکر اللہ میں غرق ہوتی ہے۔ تو اس صورت کے وجود سے آواز نکلتی ہے۔

سِرّھُو سِرّ ھُوَ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوَ۔"

اور کبھی وہ صورت زمانہ گذشتہ زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کے حالات ایک ایک کرکے ظاہر کرتی ہے۔ اکثر وہ صورت اپنے تئیں دن رات نماز طاعت اور بندگی سے فارغ نہیں رکھتی۔ اور ہمیشہ وہ صورت شریعت کی پابند رہتی ہے۔ اور کبھی بھول کر خلاف شرع کام اس سے ہو تو ہو۔ ورنہ کبھی کفر یا شرک یا بدعت کا کلمہ اس سے ظاہر

marfat.com

نہیں ہوتا۔ اور کبھی وہ صورت معاملات میں نفس کا محاسبہ کرلیتی ہے۔ اور نفس کو کہتی ہے۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ۔" مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ" (جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اور جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا۔ اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔ اور نفس کو پہچانا۔ فنافی الشیخ کے مرتبے میں وہ صورت وجود کے اندر غائب رہتی ہے۔ اور وجود گناہوں سے تائب رہتا ہے۔ ایسی صورت صفائی تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ صورت نفس کو ملامت کرنے کے لئے اسے "الست بربکم قالوا بلی۔" یاد دلاتی ہے۔ تاکہ سرکشی اور انحراف چھوڑ دے۔ اور راستے پر آجائے۔ یہ مراتب طفلان شناسی نفس کہلاتا ہے۔ شیخ کامل کو الہام پیغام سے نہیں آزمانا چاہئے۔ جس میں معرفت اور فقر کا پیغام نہ پایا جاتا ہو۔ تو اس پر دھوکا نہ کھانا چاہئے۔ کامل مرشد کی یہ نشانی ہے۔ کہ اسے قرب الٰہی حاصل ہو۔ اور خدا کی حضوری کا منظور ہو۔ اور اس کا باطن معمور ہو۔ اور عشق میں مسرور ہو۔ اور ناقص مرشد یہ ہے۔ وہ مخنث صورت بے شرع بے اثر اور اہل بدعت ہو۔ ایسا مرشد کسی کام کا نہیں۔ اگر صاحب فنافی الشیخ گناہ کی طرف رجوع کرے۔ تو شیخ صورت اس کو منع کرتی ہے۔ اور گناہ سے بچاتی ہے۔ اور حرص اور شہوت کے غلبوں سے روکتی ہے۔ اور اگر سو جائے تو وہی صورت توفیق الٰہی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر الا اللہ کی توحید میں غرق کرتی ہے۔ اور اگر مراقبہ کرے۔ تو وہی صورت ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتی ہے۔ اور مراتب دلاتی

marfat.com

ہے۔ اور ایسے شخص کا باطن نہایت صاف ہوتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظْمَتِ وَالْهَیْبَتِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔"

اور وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا مراتب صاحب فنافی الشیخ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور ان کا باطن صفا ہوتا ہے۔ اور مقام فنافی الشیخ کا یہ ہے۔ کہ جب طالب اللہ شیخ کی صورت کا باطن میں تصور کرتا ہے۔ تو شیخ کی صورت اسی وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتی ہے۔ ایسے شخص کو یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ کہتے ہیں۔

اور فنافی الرسول یہ ہے۔ کہ جس وقت اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک بمع اصحاب صاحب تصور کو فرماتے ہیں۔ کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ آپ کا دست مبارک پکڑتے ہی اسے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود زبان مبارک سے تصور کی بابت فرماتے ہیں۔ پس بیعت کرنے والا پیغمبر خدا صلی اللہ عیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دست بیعت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے) مجھ کو ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو معرفت الٰہی کے نور سے باطنی

marfat.com

لذت حاصل نہیں کر سکتے۔ اور فقرائے اللہ کو مومن اللہ خیال کرتے ہیں۔

مقام فنافی اللہ سے مراد یہ ہے۔ جو اسم اللہ کا تصور کرے تو اسم اللہ کی تاثیر اسے الا اللہ کی معرفت بخشتی ہے۔ اور غیر حق کو اس کے دل سے دور کرتی ہے۔ جو اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ توحید معرفت الٰہی کے دریا سے پیالہ پیتا ہے۔ اور شریعت کا لباس سر سے پاؤں تک پہنتا ہے۔ اور شرعی احکام بجالاتا ہے۔ اور جو بال بھر بھی معرفت الٰہی دیکھتا ہے۔ اسے جائل کے روبرو بیان نہیں کرتا۔ اور نہ جوش و خروش کرتا ہے۔ اور ڈینگیں نہیں مارتا۔

تاتوانی خویش را از خلق پوش
عارفانے کے پسندند ایں خود فروش

(ترجمہ) جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو اپنے آپ کو خلقت سے چھپا۔ ریاکار کو عارف کب پسند کرتے ہیں۔

باب پنجم

دربیان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں داخل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ جب طالب کے دل پر اسم اللہ کا تصور اچھی طرح منقش ہو جائے۔ اور ٹھیک طور پر سکونت اور قرار پکڑ جائے۔ اور باطن میں اسم اللہ کو درست دیکھے۔ تو اسم اللہ سے آفتاب کی روشنی کی طرح نور

marfat.com

نکلے گا۔ اور معرفت الٰہی کے نور کی تجلیات کے شعلوں سے شیطانی وسوسوں اور خطرات کی تاریکی سیاہی اور اندھیرا دور ہو جائے گا۔ اس وقت مرشد کو لازم ہے۔ کہ طالب کو کہے کہ تو اسم اللہ باطنی تصور اور تفکر سے دل سے ارد گرد دیکھ۔ کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ اگر دل کے ارد گرد دیکھنے سے طالب باطن میں غرق ہو جائے تو سمجھے کہ اس کے باطن میں معرفت الٰہی کا نور ہے۔ اور ارد گرد باطن باطن میں باشعور ہے۔ تو اسے کہے کہ دیکھ دل کے گرد ایک وسیع میدان ہے۔ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر طالب اسم اللہ کی طرف دل سے متوجہ ہو جائے۔ اور مراقبہ سے نکل کر کہے کہ اس میدان میں روضے کی شکل کا ایک گنبد ہے۔ اور اس کے دروازے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ جب تالا کھل جائے اور طالب روضہ کے اندر آ جائے تو اسے خاص مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دکھائی دے گی۔ اور اس مجلس میں قرآن حدیث کا ذکر اذکار ہوتا دکھائی دے گا۔ پس اسے معلوم ہو گا۔ کہ یہی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ مجلس محمدی سے نو مقام حاصل ہوتے ہیں۔

اول مقام ازل' دوم مقام ابد' سوم مقام دنیا اور دنیا میں بھی چار مقام حاصل ہونگے۔ چنانچہ ایک مقام حرم مدینہ میں روضہ مبارک کی مجلس میں' دوسرا حرم کعبتہ اللہ میں اور دو اور مقام آسمان کے اوپر اور حضوری مجلس عرش کے اوپر ہیں۔ لیکن کامل فقیر وہ ہے جو صحبت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہم مجلس ہو۔ اور ایک گہرے دریا میں جسے دریائے توحید مطلق کہتے ہیں۔ جو نور الٰہی سے موجزن ہے۔ اور

marfat.com

ایک مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامکان میں ہے۔ جس کی مثال نہیں دے سکتے۔ یہ کلمہ طیب کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسا صاحب حضور جس مجلس میں جاتا ہے۔ وہ مراقبہ اور ذکر الٰہی میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ گویا وہ مردہ ہے۔ اس مراقبہ سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ جب ظاہر و باطن ایک ہو جائے تو عارف باللہ کامل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ کاملوں کے لئے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اور مجلس کا طالب اس کے حضور میں اس ذرے کی طرح رہتا ہے۔ جو آفتاب سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ طالب اللہ ظاہر میں خواہ کتنا ہی ورد و وظائف میں مشغول رہے۔ وہ باطن میں کبھی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ کوئی مرشد اس کی رہنمائی نہ کرے۔ کامل مرشد کی مدد سے ایک لحظہ میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ اور واصل خدا بن سکتا ہے۔

واضح رہے کہ امت پیروی کو کہتے ہیں۔ اور پیروی کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلا جائے۔ اور اپنے آپ کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچائے۔ مجھے ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو حضوری کی راہ کو نہیں جانتے۔ اور عارف باللہ سے اس راہ کی طلب نہیں کرتے۔ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور نظر نہیں۔ خواہ وہ مومن مسلمان، فقیر، درویش، عالم اور فقیہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی پیروی جائز

marfat.com

نہیں۔

واضح رہے کہ محمدی حضوری ہدایت کا سر ہے۔ اور ہدایت در ہدایت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

"مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔"

(جس نے مجھے دیکھا۔ اس نے گویا خدا کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔

واضح رہے کہ جو شخص باطن میں محمدی حضوری میں دینی کام کے لئے التماس کرتا ہے۔ تو حکم ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کے لئے دعائے خیر کی جاتی ہے۔ اور وہ کام ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ ایسے طالب اللہ کو واضح رہے کہ وہ ابھی درجہ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ ابھی بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے۔ ایسے طالب اللہ کو مشکل پیش آئے۔ تو باطن میں نعم البدل سے خوش ہوتا ہے۔ ایسا ترقی کا مرتبہ اسے مبارک ہو۔ اگر طالب جاہل ہے یا مراد دنیا کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کرتا ہے۔ تو اس کو نالائق خیال کرکے مجلس سے باہر نکالا جاتا ہے۔ اور مرتبے سے گرا دیا جاتا ہے۔ جن کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔ اس کی ترقی کا مقام ہمیشہ وہی ہے۔ اس کا مرتبہ ترقی نہیں کرتا۔ جو توحید میں لے آئے اس کے لئے توحید الٰہی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقام یہ ہیں۔ کہ درجہ بدرجہ اور مقام بمقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ

marfat.com

وسلم تمام ہوتی ہے۔ دو مقام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تیسرا مقام مدینہ کے روضہ مبارک کا حرم' چوتھا خانہ کعبہ یا حرم خانہ کعبہ یا جبل عرفات کی صفت میں جو دعائے حج کے لبیک کی قبولیت ہے۔ پانچویں عرش کے اوپر چھٹا مقام قاب قوسین' ساتواں مقام بہشت میں۔ جو اس مقام میں کھائے پیئے اسے تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی اور نہ آنکھوں میں نیند آتی ہے۔ آٹھواں مقام حوض کوثر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے پاک شراب پیتا ہے۔ تو اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ اور ترک توکل' توحید' تجرید و تفرید اور توفیق بحق اس کی رفیق ہو جاتی ہے۔ نواں مقام مشرب دیدار الٰہی کے انوار میں غرق ہونا۔ جو اپنے آپ سے فنا ہو جائے۔ وہ معرفت میں انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص ان نو مقاموں اور مجلسوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیا یا اہل دنیا کی غرض کرتا ہے۔ وہ مجلس کے مرتبے سے گر جاتا ہے۔ اور مردود ہو جاتا ہے۔

جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا نفس نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جو شخص پہلے پہل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں حسب ذیل چاروں نظروں کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں۔ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے۔ اور کبر اور نفاق اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ دوسرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اور خطرات اور حرص

marfat.com

و ہوائے نفسانی اس کے وجود سے نکل جاتی ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں ادب اور حیا پیدا ہوتا ہے۔ اور بے ادبی اور بے حیائی اس کے وجود سے نکل جاتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں علم ہدایت، فقر اور تقوی پیدا ہوتا ہے۔ اور جہالت اور دنیاوی محبت اس کے وجود سے اٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسے بیعت کرتے ہیں۔ اور پھر اسے مرشدی مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ محمدیؐ مجلس کسوٹی کی طرح ہے۔ بعض طالب جو دیدار محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوتے ہیں۔ وہ صادق اور صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ترک توکل، غرق فی التوحید اور ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں رہنے کے تمام مطالب انہیں حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کاذب اور منافق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس مجلس میں ذکر وردو وظائف اور نص حدیث سے بہ سبب نفاق دلی مجلس محمودہ سے مرتد اور مردود ہو جاتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

اس مجلس سے وہ نیک احوال اور فضیلتیں وجود میں اثر کرتی ہیں جو کہ وجود کے تانبے کو اکسیر بنا دیتی ہیں۔ چنانچہ محمدی ذوق اور شوق اور معرفت اور وصال اور جمعیت وصال تمام وجود کو اپنے قبضے میں لے آتی ہیں۔ اور وہ شخص رضائے محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آ جاتا ہے۔ اور اس سے ناشائستہ کام کبھی نہیں ہوتا۔ اور ظاہری باطنی سب مراتب سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا

marfat.com

ہے۔ تو دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ اس کو شرم آتی ہے۔ کیونکہ اہل حضور کو التماس سے کیا کام۔ اور وہ دعا یا بد دعا اور اظہار مطلب اور کشف و کرامات سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ کیونکہ اہل حضور کو خود کشف و کرامات حاصل ہیں۔ اس واسطے کہ ان کی نگاہ و نظر اسم ذات پر ہے۔ اور اہل حضور کو وحدانیت سے مقام وہم حاصل ہوتا ہے۔ جب کسی مشکل کا خیال کرتے ہیں۔ وہ فوراً حل ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ ظاہر اور پوشیدہ ہوتا ہے۔ سب ان کو معلوم ہو جاتا ہے۔ جس بات کا خیال انہیں آ جائے وہی پورا ہو جاتا ہے۔ اہل حضور کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل نور کے فکر میں غرق ہو۔ اور صاحب باطن عارف باللہ حضوری میں ہر لحظہ استغراق میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ اور شوق میں ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ اس کا ابتدائی مرتبہ مومن ہوتا ہے۔ چنانچہ اَلْمُؤْمِنُ مرتبۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ واقع ہوا ہے۔

واضح رہے کہ عامل علما یا ان کے شاگردوں کو ہر رات یا جمعرات کو یا ماہ بماہ یا سال بسال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار پرانوار ہوتا ہے۔ بعض کو معلوم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں۔ اسی واسطے علماء اور حافظ قرآن کا ادب ملحوظ رکھنا چاہئے۔ جو اہل معرفت اور صاحب قرب اور مشاہدہ اور نور حضور اولیاء اللہ ہمیشہ صحبت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص الخاص ہیں۔ ان کی سات نشانیاں ہیں۔

اول یہ کہ ان کے وجود سے جو خوشبو نکلتی ہے۔ وہ کستوری سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود

marfat.com

میں نفس امارہ نہ تھا۔ اور نیز طمع' حرص اور خواہش بھی آپ کے وجود مبارک میں نہ تھی۔ اور ہمیشہ فنافی اللہ میں غرق رہا کرتے تھے۔ آپ نے مٹی کے پانی سے پرورش نہیں پائی۔ بلکہ آپؐ کی پرورش کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام بہشت سے ایک میوہ لایا کرتے تھے۔ جسے شجرۃ النور (نوری درخت) کہتے ہیں۔ آپؐ کے وجود مبارک کی خوشبو تمام جہان میں مشہور ہے۔

دوسرے ظاہر و باطن میں غنی دل ہو۔ تیسرے جو بات کہے۔ وہ قرآن و حدیث کے موافق ہو۔ چوتھے لباس شرعی پہنے۔ پانچویں سنت و جماعت کو اپنے اوپر لازم جانے۔ چھٹے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ ساتویں سخاوت میں بے نظیر ہو۔ اور ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرے۔ اور باطن میں فنافی اللہ میں غرق ہو۔

باھو ہر کرا ازو کشاید چشم نور
شد حضوری فی اللہ باخدا

ہو جس کو اس کی طرف سے نور حاصل ہوا' فنا کے ساتھ حضوری میں فنافی اللہ ہو گیا

عرش و کرسی در دل اوست لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آں را نیست غم

عرش کرسی لوح قلم سب اس کے دل میں ہے۔ جس نے دل کو پا لیا اسے کوئی غم نہیں

جو فوائد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا بیان نہیں کر سکتے۔

marfat.com

باب ششم

قبروں پر دعوت پڑھنے کے بیان میں

جو شخص علم دعوت کو توجہ کے ساتھ ارواح کو تصرف میں لانے کے واسطے پڑھے۔ تو تمام اولیاء اور مومنوں کی روحیں اس کے گردا گرد حلقہ باندھیں گی۔ اور ان کی مدد سے پھر علم دعوت پڑھے گا۔ ایسی دعوت ایک قدم میں مشرق سے مغرب تک کو اپنے حال کے قبضے میں لے آتی ہے۔ اور اس کو استجاب الدعوات کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص علم دعوت اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصور کے نور کی زبان سے پڑھے۔ تو بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک مع اصحاب کبار و صغار پڑھنے والے کے گرد حلقہ باندھیں گے۔ اور آیات قرآنی سے اس کی مدد کے لئے علم دعوت پڑھیں گے۔ اس دعوت کو اگر عمر بھر میں ایک دفعہ بھی پڑھ لیا جائے تو کافی ہے۔

شرع دعوت یہ وہ دعوت ہے کہ جس کے پڑھنے سے ہزار ہا دشمن کافر اور راہزن حیرت اور غیرت میں آتے ہیں۔ اور دست بستہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول کرتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ اسم اللہ اور قرآن کے پڑھنے سے تمام دشمن اور حاسد اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور صلح کے طالب ہو کر حضور میں آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں۔ تو ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ قرآن پڑھنے سے تمام دشمن دیوانے اور

marfat.com

از خود رفتہ ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے آپ کا ہوش ہوتا ہے نہ گھر کا اور نہ بول سکتے ہیں۔ اور حیران اور پریشان اور خراب حال ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک وہ دعوت پڑھنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ لیتے انہیں جمعیت اور ہوشیاری حاصل نہیں ہوتی۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ قرآن پڑھنے سے تمام جن' انسان اور فرشتے اور موکل قبضے میں آ جاتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ جس کے پڑھنے سے تمام پوشیدہ خزانے نکال کر صرف کر سکتے ہیں۔ اور مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام بادشاہ حلقہ بگوش غلام اور مرید اور تابع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ اسم اعظم کا ورد پڑھ کر اگر کنکر یا مٹی کے ڈھیلے پر دم کیا جائے تو وہ سونا یا چاندی بن جائے۔ اگر کوئی علم دعوت کو اپنے عمل میں لائے تو ورد وظائف رواں ہو جاتے ہیں۔ اور موکل فرشتے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور کلام الٰہی وجود میں تاثیر کرتا ہے۔ اور نفع دیتا ہے۔ اور دل کو جمعیت بخشتا ہے۔ اور تمام مخلوق اس کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی ہر مشکل باآسانی سرانجام ہوتی ہے۔ اور تمام خزانے اس کے قبضے میں آ جاتے ہیں۔

طریقہ دعوت یہ ہے کہ پہلے وضو کرے۔ اور غسل کرے۔ اور کسی جنگل میں جا کر ریت یا مٹی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی شکل بنائے۔ اور اس کے گرداگرد روضہ مبارک کا نمونہ بنائے اور قبر کے اوپر انگلی سے بڑا خوشخط کر کے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھے۔ شروع کرنے سے پیشتر یہ پڑھے

marfat.com

اور پھر روضہ کے گرد لکھے۔

"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"

اور یہ تین مرتبہ کہے۔ کہ خدا کے واسطے محمد بن عبداللہ حاضر ہو۔ اتنا کہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک روح بے شک حاضر ہو گی۔ اس کے بعد سورہ ملک یا مزمل یا سورۃ یٰسین یا سورہ انا فتحنا پڑھے۔ اور نو دفعہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچائے۔ اس کے بعد درود اور لاحول پڑھے۔ اور آنکھ بند کر کے مراقبہ کرے۔ یہاں تک کہ خواب اور بیداری ایک ہو جائے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مع لشکر اصحاب کرام پڑھنے والے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کریں گے۔ اور اس کی مہم کو سرانجام کریں گے۔ اس دعوت کو تیغ برہنہ (ننگی تلوار) کہتے ہیں۔ دعوت قبور کا نقش حسب ذیل ہے۔

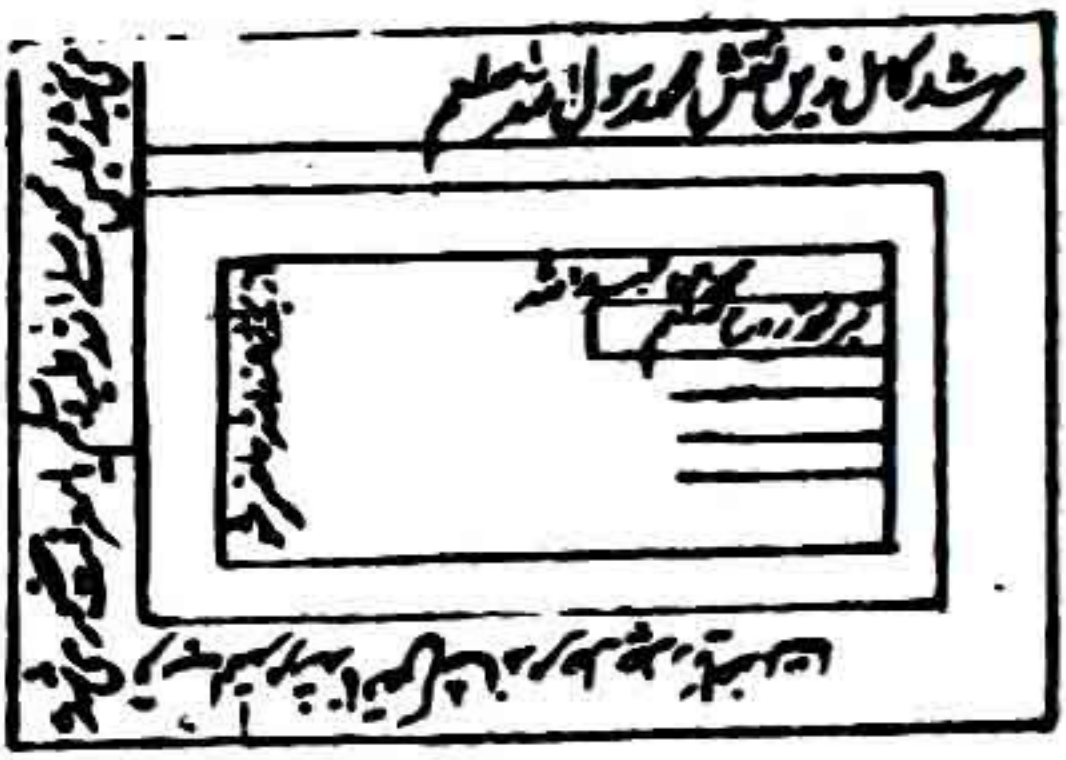

جب صاحب دعوت کسی ولی اللہ کی قبر پر جائے۔ تو پہلے وضو

marfat.com

کرکے دوگانہ ادا کرے۔ اور نزدیک بیٹھ کر سورہ ملک یا سورۃ یٰسین یا سورۃ مزمل پڑھے یا جو کچھ قرآن شریف سے اسے حفظ ہو۔ پڑھے۔ اور دل سے روحانی کی طرف توجہ کرے۔ اگر اس دعوت کے پڑھنے والا غالب ہے۔ تو پڑھتے وقت روحانی دست بستہ اس کے سامنے ادب سے کھڑا ہو کر قرآن سنے گا۔ اور اگر پڑھنے والا ناقص ہے۔ تو روحانی اس کے بالمقابل ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر باادب بیٹھ کر قرآن شریف سنے گا۔ اور اس وقت پڑھنے والا روحانی کو باترتیب قید میں لائے گا۔ اور اس کی قید سے عمر بھر نہیں رہا ہو سکتا۔ جس جگہ وہ چاہے۔ روحانی حاضر ہو جاتا ہے۔ صاحب باطن اور عارف باللہ کی روح میں وہ طاقت اور توفیق ہوتی ہے۔ کہ تمام جنوں اور انسانوں اور فرشتوں اور تمام روئے زمین کی چیزوں پر غالب آ سکتی ہے۔ اگر صاحب دعوت' دعوت کو باترتیب پڑھے۔ تو تمام انبیاء اولیاء' عارف' واصل' مومن' مسلمان۔ جو حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہوئے ہیں۔ اور قیامت تک ہونگے۔ سب کی روحیں پڑھنے والے کے گرداگرد صف باندھ کر سنیں گی۔ اور تمام ارواح کے ساتھ وہ مصافحہ کرے گا۔ اور مجلس کی ملاقات اس کو حاصل ہو گی۔ ساری عمر میں ایسی دعوت کا ایک دفعہ پڑھنا کافی ہے جس کو اس دعوت کے پڑھنے کا طریقہ یاد نہیں اسے اس کے پڑھنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ جو فقیر کامل اور اہل حضور' اہل قبور کی ارواح کو تکلیف دے گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں خراب ہو گا۔

marfat.com

شرح دعوت ۔ اس کا منتہی شہسوار ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوتا ہے۔ اور حکم الٰہی سے وہ ذوالفقار کی طرح غازی مرد اور کافروں کا قتل کرنے والا ہوتا ہے۔

دعوت پڑھنے کی قسمیں

واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کی پانچ قسمیں ہیں۔ اول دعوت وسیلہ ازل' جو ازل کے مقام پر پہنچاتی ہے۔ دوسری دعوت ابد' جو مقام ابد میں پہنچاتی ہے۔ تیسری وہ دعوت جو مشرق سے مغرب تک ساری روئے زمین کو قبضے میں لاتی ہے اور دنیا کی تمامیت کو پہنچاتی ہے۔ چوتھی دعوت وسیلہ عقبے جو آخرت کو پہنچاتی ہے۔ پانچویں دعوت وسیلہ معرفت مولیٰ جو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مقام معرفت الٰہی اور مشاہدہ نور ناتناہی میں پہنچاتی ہے۔

واضح رہے کہ دعوت کے پڑھنے کے لائق وہ شخص ہوتا ہے۔ جو عالم عامل کامل اور عارف باللہ ہو۔ کیونکہ رجعت سے سلامت رہنا غالب اولیاء اللہ کا کام ہے نہ کہ نفس مغرور اور حرص و ہوا والے کا۔ جو شخص باترتیب اچھا وضو کرکے ایک رات کے اندر دو رکعت میں قرآن شریف ختم کرے۔ اور اسی طرح متواتر تین دن رات کرے تو قیامت تک اس کا عمل باز نہیں رہے گا۔ ایسا شخص اولیاء اللہ پر غالب ہوتا ہے۔ اور نیز دونوں جہان پر بھی۔ لیکن عامل اور کامل کی اجازت کے بغیر دعوت رواں نہیں ہوتی۔ جو دوگانہ نہ ادا کرے۔ اور قرآن اسے حفظ نہ ہو۔ وہ سورہ مزمل پڑھے۔ وہ ایک ہفتہ میں کامل ہو

marfat.com

جائے گا۔ .

ترتیب دعوت۔ دعوت کی ابتدائی اور انتہائی ترتیب یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید کی دعوت کرے۔ جو دونوں جہان کا معتبر رہنما اور پیشوا ہے۔ اور خشکی تری اور بر و بحر کے تمام ظاہری اور باطنی الٰہی خزانے اور تمام مخلوقات کی حقیقت اور ذات وصفات کی توحید سب کچھ قرآن مجید میں موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "لَا رَطْبٍ وَّ لَا يٰبِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔" (کوئی چھوٹی بڑی بات نہیں جو اس میں درج نہ ہو) اگر کسی شخص کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو چار روز تک رات کے وقت اولیاء اللہ کی قبروں میں جا کر ایک مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھے۔ فوراً مقصود حاصل ہو گا۔ لیکن ہر ایک آیت کی تحقیق کر لینی چاہئے۔ کیونکہ ان میں دینی اور دنیاوی کاموں کے واسطے الگ الگ بے شمار خاصیتیں موجود ہیں۔ چنانچہ بعض آیتیں امر معروف اور نہی منکر انبیاء کے قصوں اور وعدہ وعید اور ناسخ منسوخ پر مشتمل ہیں۔ اور بعض دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہیں۔ لیکن مرشد کامل کی اجازت بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ اجازت اور دعوت دونوں میں کامل ہو جائے گا۔ جو باکمال ہو کر دعوت پڑھے۔ اسے نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ ہی زوال آتا ہے۔ اور اس سے دینی اور دنیاوی مشکل کام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دعوت کے شروع میں حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حکم ہوتا ہے۔ ایسی دعوت کے دو طریق ہیں۔ ایک وہ جو اسم اللہ ذات کی حضوری سے کی جائے۔ اور دوسری وہ جو اولیاء اللہ کی قبر سے کی جائے۔ جسے ان دونوں طریقوں کی خبر نہیں وہ دعوت

marfat.com

پڑھنے کے لائق نہیں۔ اور علم تکسیر سے مراد تکسیر دعوت ہے۔ اور دعوت میں چار حرف ہیں۔ ہر ایک حرف کی بزرگی اور شرف الگ الگ ہے۔ ان کی دعوت باطاعت و شرائط ہونی چاہئے۔ وہ حرف دع و ت ہیں۔ حرف دال سے دائرہ دل کو ہمیشہ کے ذکر الٰہی کر کے پاک رکھے۔ اور ہمیشہ کا ذکر پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔ اور حرف عین سے علم غیبی لاریبی اور روحانی موکل اور غائب علم سے ہر ایک کا حال اسے معلوم ہو۔ اور حرف واؤ سے وظائف کلام اللہ باترتیب اور بادب اور باعزت اور بااعتقاد پڑھے۔ اور ت سے اس چیز کو ترک کرے جسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ترک کیا ہو۔ اور نیز اصحابو نے ترک کیا ہو۔ ایسی دعوت ابتدائی ہے۔ لیکن یقین ہے کہ کامل مرشد کے بسوا پارہ کشتہ نہیں ہو گا۔ اور دعوت عمل میں نہیں آئے گی۔ کاملوں کو اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ناقصوں کو اس کے پڑھنے سے ہمیشہ رجعت اور رنج حاصل ہوتا ہے۔ کاملوں کو اس سے محمدی حضوری اور جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ جو صاحب دعوت' دعوت میں خود کامل ہو۔ اسے زکوۃ نصاب' قفل' دور مدور ختم' وقت کی پہچان اور تقرری اور رجعت اور اعداد حساب نیک و بد اور حیوانات جلالی یا جمالی کے ترک کرنے کی کیا ضرورت۔ یہ بے شمار وسوسے اور خطرات ہمیشہ ناقصوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ انہیں دعوت کی ابتدا اور انتہا کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام حَسْبِیَ اللّٰہُ بیچ میں نہیں لاتے۔

marfat.com

واضح رہے کہ کل و جزو اور ذکر و فکر اور الٰہی نور کی تجلیات اور منتہی کی دعوت ان دو آیتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسم کے ساتھ ملا کر پڑھنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ففروا الی اللہ" یعنی خدا کی طرف آؤ۔ ہر ایک کام کو اللہ تعالیٰ جاری کرتا ہے۔ اس کی توجہ وہم اور خیال سب وصال کی خاطر ہے۔ جو اس آیہ کریمہ سے حاصل ہوتا ہے۔

"اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔"

(اللہ ایمان والوں کا مالک ہے۔ ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے)

یہاں ظلمات سے مراد ازل' ابد' دنیا اور عقبیٰ ہے۔ اگرچہ ظلمات میں آب حیات ہے۔ لیکن ذات الٰہی کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ عارف وہ ہے۔ کہ جو اس ظلمات کی لذتوں کو چھوڑ کر معرفت الٰہی کی لذت حاصل کرے۔ اور ذات الٰہی کی وحدانیت میں غرق ہو جائے۔ یہ خاصوں کا رتبہ ہے کہ معرفت مولیٰ کے نور کی روشنی تک پہنچتے ہیں۔ اور اس کے سوا اور کونسی چیز بہتر ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا چہرہ اللہ کی شنوائی کی طرف لائے۔ اوز اپنے دینی اور دنیاوی کام خدا کے سپرد کرے۔

"وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔"

(اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کا نگہبان ہے)

عارف باللہ کے معرفت الٰہی میں سات مرتبے ہوتے ہیں۔ اول

marfat.com

مراتب نفی لَآ اِلٰہَ دوسرے مراتب اثبات اِلَّا اللہ۔ تیسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تصدیق سے پڑھنا۔ چوتھا قرآنی آیتوں کا پڑھنا۔ پانچواں وظائف اور دعائے سیفی کا پڑھنا۔ چھٹا اسمائے باری تعالیٰ یعنی لِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کا پڑھنا۔ ساتواں اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں غرق ہونا۔ یہ سات خزانے ہیں۔ ان ساتوں میں سے ہر ایک سے ستر خزانے اور کھلتے ہیں۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔ جو اس انتہا سے دعوت پڑھے۔ وہ عارف باللہ اور عامل کامل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی نظر کامل ہو جاتی ہے۔ اور اس کی زبان سیف اللہ ہو جاتی ہے۔ کامل کی بات منہ سے نکلتے ہی پوری ہو جاتی ہے۔ اور اسے سب مطلب حاصل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں ایک حدیث ہے۔ "لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔" (فقیروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے) عارف کی زبان اس وقت تک سیف نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ دعائے سیفی اولیاء کرام کی قبر کے پاس بیٹھ کر نہ پڑھے۔ اور اسے دعوت پڑھنے کی ترتیب معلوم نہ ہو۔

شہسوار قبر کامل شد فقیر
شہسوار قبر عالم ملک گیر

کامل کی قبر کا شہسوار فقیر ہے۔ اور عالم کی قبر کا شہسوار ملک گیر ہے

ہر کہ را قوت بود اہل القبور
صاحب دعوت چنیں باشد حضور

جسے اہل قبور کی قوت حاصل ہو۔ ایسا صاحب دعوت حضوری ہوتا ہے۔

marfat.com

ہر کہ واقف میشود از دعوت قبر
ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

جو شخص دعوت قبر سے واقف ہوا۔ اس نے نیچائی اونچائی کی حقیقت معلوم کرلی

دعوت تیغ برہنہ دستگیر
قتل موذی راکند فی اللہ فقیر

تیغ برہنہ کی دعوت ہاتھ میں لے کر' فِی اللہ فقیر موذی کو قتل کرتا ہے

اگر کوئی شخص قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ تو کلام الٰہی کی برکت سے اس روحانی کا مرتبہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی ناقص اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھے گا عامل ہو جائے گا اور قیامت تک دریا کی طرح باز نہیں رہے گا۔

لیکن تین کاموں کے لئے پڑھے۔ اول کسی مسلمان بادشاہ کی مہم کے لئے۔ جو مذہبی لڑائی لڑ رہا ہو۔ اور دوسرے خاص و عام مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے لئے۔ اور تیسرے اہل بدعت اور ملحدوں کو دور کرنے کے لئے۔ اگر تینوں کاموں کے لئے دعوت کرے تو اسے چاہئے کہ رات کے وقت اکیلا قبروں کی طرف جائے۔ اور قبر بھی کسی باعظمت شخص کی ہو۔ جیسا کہ غوث' قطب' شہید یا اولیاء اللہ کی لیکن پڑھنے والا پہلے اپنے گرد حصار کرے۔ اول قبر کے گرد آہستہ یہ پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

یہ اذان پڑھتے ہی روحانی قبر کے گرد آ جائیں گے۔ اگر پڑھنے والا بہت غالب ہے۔ تو قبروں پر پاؤں مارے۔ اور ہاتھ سے اشارہ کرکے کہے۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ) اور ذکر کرتے ہوئے بے ہوش ہو جائے۔ جب ہوش میں آئے گا۔ تو روحانی جواب باصواب دے گا۔ اس کا ہر کام اسی وقت رواں اور جاری کر دے گا۔ اگر قبر کے گرد اذان پڑھنے۔ اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے کہنے سے روحانی غالب معلوم ہو تو پھر روحانی کو نہ ستائے بلکہ (اسے خوش کرنے کے لئے) قرآن پڑھے۔ چونکہ اسے قرآن شریف کے پڑھنے سے دولت اور نعمت حاصل ہو گی۔ اس لئے روحانی اس کی مدد کرے گا۔ پس صاحب دعوت کو چاہئے کہ روحانی کو قید میں لائے۔ اور عاجز کرے۔ چنانچہ اس کی پائینتی بیٹھ کر اور بھی قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ اس عمل سے اسی وقت روحانی فریاد لے کر پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں جائے گا۔ اور خدا اور رسول اسے حکم دے گا کہ اس کی مدد کرکے اس کا کام کر دو۔ پھر جو مطلب ہو گا اسی وقت حاصل ہو جائے گا۔ جیسا کہ

"اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَلْتَسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔" واقع ہے۔ (یعنی جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ۔ تو اہل قبور سے استمداد کر لو) ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ اور نیز دعوت کی مہمات میں عاجز نہیں ہو گا۔ ایک رات اولیاء اللہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنا چالیس

marfat.com

چلوں کی ریاضت سے بڑھ کر ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ مجھے دولت، نعمت، عظمت اور بزرگی حاصل ہو۔ اور دینی دنیاوی الٰہی خزانے بغیر محنت و مشقت مل جائیں۔ اور نفس امارہ میری قید میں آجائے۔ اور شیطان ملعون دور ہو جائے۔ اور تمام جہان میرا محکوم ہو جائے۔ اور تمام مخلوقات مسخر ہو جائے۔ تو اسے چاہئے کہ قرآن شریف سے اسم اعظم معلوم کرے۔ تو موکل اسے خود علم تکسیر علم تاثیر روشن ضمیری اور علم کیمیائے نظر سے بذریعہ الہام سکھائیں گے۔ اور نقش اللہ کا علم کا لکھ کر ہر کام کے لئے اس کے ہاتھ میں دیں گے۔ اور نیز اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ضرور حاصل ہو گی۔ اور اسے اصحاب کرام سرفراز کریں گے۔ پہلے طالب کو چاہئے کہ اپنے وجود کو غیر حق سے پاک کرے۔ اور حوصلہ وسیع اور پختہ رکھے۔ اور پوشیدہ راز کسی کے آگے بیان نہ کرے۔ جو کہ اسے مرشد کی حضوری سے معلوم ہوں۔ تو اس کو تمام زمینی خزانوں کی اطلاع ہو جائے گی۔ اور علم الٰہی کا خزانہ اس کے قبضے میں ہو گا۔ جو شخص فقر کے ان مراتب کو پہنچ جائے۔ وہ محتاج نہیں رہتا۔ اگرچہ ظاہر میں عاجز ہو۔ لیکن باطن میں وہ صاحب معرفت اور وصال ہو گا۔ اولیاء اللہ کی قبر کے پاس دعوت پڑھنے کے لئے پہلے اپنے وجود کو پاک کرے۔

دعوت پڑھنے کی دوسری ترتیب یہ ہے۔ کہ جس کے پڑھتے وقت اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام اس کی قید میں ہوتے ہیں۔ وہ مکرم و معظم دعوت یہ ہے کہ قرآن مجید پر اعتبار کرکے اسے اپنا پیشوا اور شفیع قرار دے۔ اور قرآن پڑھتے

marfat.com

دریا میں غوطہ لگائے۔ تو اس وقت چاروں مقرب فرشتے یعنی جبرائیل عزرائیل' میکائیل' اسرافیل علیہم السلام زمین کو پیٹھ پر اٹھالیں گے۔ اور ہر ایک پاک روح حیرت میں ہو گی اور دست بدعا ہو گی کہ اے پروردگار! ایسے حاجت مند کی حاجت کو روا کر۔ تاکہ میں اس پڑھنے والے کی قید سے رہا ہو جاؤں۔ اس دعوت سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں۔

ایک اور دعوت قرآنی جو دریا کے کنارے یا اولیاء کی قبر کے پاس پڑھی جاتی ہے۔ اس سے پہلے زمین جنبش میں آتی ہے۔ چنانچہ مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام شہر ہل جاتے ہیں۔ اس وقت ایک سو موکل فرشتے ایک ایک اشرفی لا کر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور آواز دے کر غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد بے شمار فرشتے اس کا کام پورا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ علم دعوت کی آزمائش ہے۔ علم دعوت کیمیا سے بڑھ کر ہے۔ اس دعوت میں سورہ مزمل پڑھنی چاہئے۔ تاکہ کامل ہو جائے۔ اور علم کیمیا اور اکسیر حاصل ہو۔ اور علم تکسیر حاصل ہو۔

شرح دعوت۔ اگر کوئی شخص جو صاحب دعوت ہو تو وہ مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے۔ کافر کو مسلمان کرنا' رافضی اور خارجی کی بیخ کنی کرنا اور ملک بدر کرنا' کسی کی جان کنی یا بیمار کرنا۔

اور اگر وہ چاہے تو مشرق سے مغرب تک تلقین کر سکتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کرا سکتا ہے۔ اگر کسی کو چاہے کہ وہ اس کا طالب ہو جائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اور صاحب

marfat.com

فضیلت اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں جہان کو زیر و زبر کر سکتا ہے۔ اور اہل معرفت مردہ کو ایک ہی دم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح زندہ کر سکتا ہے۔ اس راہ کی صفت ان اسماء کے تصور کی توفیق اور تصرف باطنی کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اسماء مبارک یہ ہیں۔

اللہ

محمدؐ

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح پاک کے تصور سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔ اسم محمد کا تصور کرے تو سلطان الفقرا حاضر ہوتا ہے۔ اگر شیخ کا تصور کرے تو شیخ حاضر ہوتا ہے۔ الہام اسمی کا تصور کرے تو اسرافیل حاضر ہوتا ہے۔ اور ایک دم میں جس ملک پر ناراض ہو اسے اسرافیل کے دم سے ایسا فنا کرتا ہے کہ پھر قیامت تک ویران ہی رہتا ہے۔ اور کبھی آباد نہیں ہوتا۔ پھر عزرائیل حاضر ہوتا ہے۔ اور خبر دیتا ہے۔ اور فوراً مار ڈالتا ہے۔ یا

marfat.com

وہ دشمن بیمار ہو جاتا ہے۔ اور پھر تندرست نہیں ہوتا۔ لیکن چار موذیوں کا مارنا ثواب میں داخل ہے۔ اول نفس موذی کو' دوسرے وہ موذی جو مومنوں کو ایذا دے' تیسرا موذی کافر' چوتھا وہ موذی جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف ہو گیا ہو۔ اور عالموں' عاملوں اور کامل فقیروں کا دشمن ہو۔ پس جس کو قرآن اور قبور کی ایسی دعوت منظور نہیں اسے دعوت کے حضور کے تصرف اور تصور کا دم نہیں مارنا چاہئے۔ اگر وہ کرے تو نادان ہے۔

دوسری قسم۔ طالب اللہ رات کے وقت کسی زندہ ضمیر کے پاس جائے جس کی خاک ذکر الٰہی کی فریاد کر رہی ہو۔ اور صاحب عظمت اور تیغ برہنہ ہو۔ اور اس کی قبر پر اس طرح سوار ہو جس طرح گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں۔ اور پھر جو کچھ قرآن سے یاد ہو پڑھے۔ تو انشاء اللہ ظاہری اور باطنی مطلب حاصل ہو جائیں گے۔ اور صاحب قبر پڑھنے والے کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔ یا توحید باری تعالیٰ میں غرق کر دیتا ہے۔ یا ذکر قلبی جاری کرے تو دونوں کانوں سے ذکر الٰہی نکلے گا۔ اگر دائیں کان سے نکلے تو ازلی آواز ہے۔ اگر بائیں کان سے نکلے تو ابدی ہے۔ ہر ایک حکمت سے خالی نہیں۔ اگر اس عمل میں فرحت ہو تو قرآن بلند آواز سے پڑھنا چاہئے یا کشتی میں سوار ہو کر رات دن قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہونا چاہئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں مشکل آسان ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ زندگی اور موت میں وجود کی پاکیزگی ہی اصل مدعا ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے اسم اللہ کو باطنی تفکر سے ہمیشہ دل پر

marfat.com

لکھے۔ جب دل کو بہت لکھائی حاصل ہو گی۔ تو اس سے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کی آواز نکلے گی۔ پھر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل پر لکھے۔ پھر غوث کی قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو جائے گا۔ جب اس طریقہ سے دعوت کی انتہا ہو گی۔ تو فقیر کی توجہ اور وہم سارے جہان کو مسخر کر لے گی۔ اس واسطے کہ جب صاحب دعوت' دعوت ختم کرتا ہے۔ تو اس کے گرد چار باطنی لشکر نگہبانی کرتے ہیں۔ اگرچہ ظاہری آنکھ سے اسے دکھائی نہیں دیتے۔ وہ باطنی لشکر یہ ہیں۔ اول نظر الٰہی کا' دوسرا نظر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا' تیسرا موکل فرشتوں کا' چوتھا شہیدوں کے ارواح کا۔ اگر ایسا صاحب دعوت کسی پر ناراض ہو تو اس کی ناراضگی کے سبب اس کے دشمن کو غیب سے زخم ملے گا۔ اور اسی زخم سے مرجائے گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ خلق خدا کا بوجھ نہ اٹھائے اور کسی کو نہ ستائے۔ اور ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

باب ہفتم

متفرقات میں

جمعیت کی شرح۔ واضح رہے کہ جمعیت کے پانچوں وقتوں میں ہر ایک کا تصور کرنے سے خاص قسم کا مقام اور تصرف حاصل ہوتا ہے۔ جس سے بہت سی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان پانچوں مقاموں کو صاحب جمعیت اپنے قبضے میں لاتا ہے۔ تو اسے کسی قسم کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور نہ اسے افسوس ہو گا۔ اور جو کچھ چاہے گا اسے

marfat.com

مل جائے گا۔ اور مقام جمعیت حَیّ قَیُّوم کے تحقیق علم کا جامع العلوم ہے۔ اور وہ پانچ خزانے جو اس مقام کی بدولت تصرف میں آتے ہیں۔ یہ ہیں۔ مقام ازل' تصرف ازل' نعمت ابد' تصرف ابد اور گنج ابد۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں جو روئے زمین پر ہیں۔ سب تصرف میں آ جاتی ہیں۔ عقبیٰ کا تصرف اور نعمت اور خزانہ اور وحدانیت کا قرب۔ اور فنافی اللہ اور بقاباللہ اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشد تحقیق کی باتیں بیان کرتا ہے۔ اور ناقص مرشد اہل زندیق شریعت کے خلاف باتیں اور لاف زنی کرتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

اخلاص کی ضرورت۔ واضح رہے کہ رحمانی اور شیطانی کام میں تاخیر اور تعجیل کا فرق ہے۔ مجھے ان لوگوں سے تعجب آتا ہے۔ کہ عام و خاص کی زبان میں اسم ذاتی ہے۔ اور حافظ قرآن ہیں۔ اور تلاوت کرتے ہیں۔ اور مسائل فقہ کے عالم ہیں۔ اور پھر ان کے دل سے جھوٹ نفاق نہیں نکلتا۔ اور کیوں ان کے وجود سے حرص' حسد اور کبر نہیں دور ہوتے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے۔ اور کلام الٰہی للہ نہیں پڑھتے۔ اور باد صرصر کی طرح ھو' اللہ اکبر کہہ جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسم اللہ اور کلام الٰہی اخلاص سے پڑھے یا سنے تو اس کا نفس فنا ہو جاتا ہے۔ اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہمیشہ کے لئے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس کے روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ناخن میں دونوں جہان دیکھ سکتا ہے۔ اور اگر پورے اخلاص سے پڑھے تو معرفت کی گیند صدق کے بلے سے دونوں جہان سے لے جاتا ہے۔ اللہ کا نام وہ

marfat.com

باعظمت ہے کہ اس کے ابتدا اور انتہا میں معرفت کا نور ہی نور ہے۔ لیکن اسم الٰہی کا بااخلاص پڑھنا دل کے مطلب میں غرق ہوتا ہے۔ جس طرح علماء کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہوتے ہیں۔ عارفوں کے لئے یہ بمنزلہ پر و بال کے ہیں۔

بردر درویش رو ہر صبح و شام
تا ترا حاصل شود مطلب تمام

تو صبح شام درویش کے دروازے پر جا' تاکہ تیرے سارے مطلب حاصل ہو جائیں

گر ترا برسر زند سر پیش نہ
آنچہ داری در ملک با درویش نہ

اگر وہ تیرے سر پر مارے تو تو سر آگے رکھ' اور جو کچھ تیرے پاس ہے۔ اس کو درویش کی ملک میں دے دے

دادہ درویش یابی جاوداں
از نظر درویش شدی شاہ جہاں

جو کچھ تو درویش کو دے گا وہ تجھے ہمیشہ مل سکے گا۔ اور درویش کی نظر کی برکت سے تو جہان کا بادشاہ ہو جائے گا۔

ہر کہ مقبول است درویش از نظر
شد مراتب اوز بالا عرش تر

جو مقبول ہوا وہ درویش کی نظر سے ہوا' اور اس کے مرتبے عرش سے بھی زیادہ بلند ہو گئے

جمعیت کے جوہر کے دو نشان ہیں۔ ظاہر میں امور شرعی میں

marfat.com

ہوشیار ہو۔ اور باطن میں مراقبہ میں غرق رہے۔ اور مشاہدہ ربوبیت سے مشرف ہو۔

علماء اور فقرا کا فرق

واضح رہے کہ آسمان اور زمین کی مخلوقات کو قیامت تک پہنچنے کے لئے پچاس ہزار سال کا وقفہ ہے۔ اس پچاس ہزار سال کو دنیا کی ایک رات کہتے ہیں۔ اور قیامت کا حساب گاہ پچاس ہزار سال کا ہے۔ اسے دن کہتے ہیں۔ وہ رات کے لباس میں اور یہ دن کے لباس میں ہے۔ اور دن کمانے کے لئے ہوتا ہے۔ یعنی ذکر فکر اور معرفت الٰہی میں مشغول رہنا اور عالم لوگ صاحب عبودیت ہوتے ہیں۔ اور فقیر لوگ صاحب ربوبیت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (رات کو ہم نے لباس بنایا اور دن روزی کمانے کے لئے)۔ پس جو اہل شب ہیں۔ ان کی نگاہ دنیا پر ہے۔ ان کے ظاہری اعمال دنیا کے مطابق ہیں۔ اور اہل دن کی نظر قیامت پر ہے۔ اور سوائے حق کے کچھ نہیں چاہتے۔ علماء اور فقرا میں یہ فرق ہے۔ کہ علما غصے کے وقت "ورانا منی" کے علم کی جلالیت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور فقرا غصے کے وقت معرفت اِلَّا اللّٰہُ کی جلالیت کی وجہ سے "منی" سے باہر نکلتے ہیں۔ جو عامل علما کی ابتدا ہے۔ اس کی انتہا اور نتیجہ درویش کامل ہے۔

واضح رہے کہ علم عین سے ہے۔ اور دو عینوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ جو عالم عامل ہو۔ وہ کامل فقیر ہوتا ہے۔ جو علم کو اپنی

marfat.com

قید میں لاتا ہے۔ اس کے وجود میں چار الہام پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسے غیب الغیب کہتے ہیں۔ جب عالم حجاب سے نکلتا ہے۔ تو وہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا پیشہ بناتا ہے۔ اور الہام کا حکم ل سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قدرت سبحانی کے نزدیک ہے۔

دوسرا الہام اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے جو راستی سے آگاہ کرتا ہے۔ اور تیسرا الہام کراما کاتبین اور تمام فرشتوں کا جو نیک و بد کام اور ماضی حال اور مستقبل کی خبر آواز بلند سے دیتے ہیں۔ حدیث "حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔" ابرار کی نیکیاں مقربوں کے ہاں برائیوں کے برابر ہوتی ہیں۔

واضح رہے کہ نص اور حدیث کے عالم فاضل کا مرتبہ اور ہے۔ اور وردو وظائف والے کا مرتبہ اور ہے۔ خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا فکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید سے نور توحید الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی تفکر ہی کے سبب سے ہے۔ اور علم تلاوت قرآن مجید سے دل میں نیک اعمال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی تفکر ہے۔ اور وہ بھی تفکر ہی ہے۔ جو دنیا کی بابت کیا جائے۔ لیکن اس سے دل میں سیاہی جمع ہوتی ہے۔ اور شیطانی منصوبہ بازی بڑھتی ہے۔ دنیا میں اہل دنیا سے بدتر کوئی نہیں۔ ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو اس بدتر کو دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر جانتے ہیں۔ مسلمان مومن وہ شخص ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرت سے غالب اور حاضر و ناظر خیال کرے۔ یہ فرض عظیم جب ادا ہوتا ہے۔ تو یہ سب فرضوں سے

marfat.com

بڑھ کر فرض عین ہے۔ اور جو سنت سب سے بزرگ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ گھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دیا جائے۔ تاکہ بڑی سنت ادا ہو جائے۔ اس فرض اور سنت کو اہل اللہ علم میں لاتے ہیں۔ جو شخص مردہ دل والے اہل دنیا سے کنارہ کرتا ہے۔ اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نفس مطلق مرجاتا ہے۔ اور نفس کے مرنے یا قتل ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ شرک و کفرو حرص و ہوا اور تکبر کو چھوڑ دے۔ اگر ایسی صورت ہو۔ تو سمجھو کہ نیک عمل والے مرد کا نفس دنیاوی لذتوں سے پاک ہو گیا۔ اور اہل دنیا کی مجلس سے اس نے توبہ کر لی۔ اور صفائی قلب سے پاک روحوں اور معرفت کی عبادت میں مشغول ہوا۔ اور نفس امارہ نے نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل کر لیا۔

حدیث۔ اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامٌ وَالْاِنْسَانُ فِیْهَا اِمَامٌ۔ دنیا کمان کی مانند ہے۔ اور اس کے حادثے بمنزلہ تیروں کے ہیں۔ اور انسان اس میں نشان گاہ ہیں۔

حدیث۔ "کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔"

دنیا میں تو اس طرح رہ کہ تو مسافر یا راہ رو ہے۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کر۔

اقسام تجلیات۔ ظاہری علوم اور باطنی معرفت الٰہی کے نقر کے مجموعہ کو ہم ایک نقطے میں بیان کرتے ہیں۔ اور وہ نکتہ ایک حرف میں ہے۔ یعنی ن میں۔ اس سے مراد ہے نیک نیت ہونا۔ اور حرص و ہوا سے درگزر کرنا۔ جو ان کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسے علم کل اور معرفت

marfat.com

حاصل ہو جاتی ہے۔ ان تینوں سے قطع تعلق کرنا فقیروں کا انتہائی رتبہ ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ صاحب قلب کو قلب سے فتوحات حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر ایک فتوح سے ستر ہزار فیض روشنی دیتے ہیں۔ انہیں وہی شخص اچھی طرح جانتا ہے۔ جو ان فیضوں سے روشنی حاصل کر چکا ہو۔ اور اس مقام میں صاحب یقین مرید کو ہرگز قرار نہیں ہوتا۔ اور نہ اسے نیند آتی ہے۔ کیونکہ ذاتی تجلیات اور ہیں اور اسمی تجلیات اور۔ اور حرفی تجلیات اور ہیں۔ اور ربانی تجلیات اور' اور تجلیات کی چار قسمیں ہیں۔ جن کو فیض عطائے قوت ذات الٰہی کہتے ہیں۔ جو کچھ اسم ذاتی کے حاضرات سے دیکھتا ہے۔ وہ توحید مطلق اور وحدانیت خدا ہوتی ہے۔ اسی کو معرفت الٰہی کہتے ہیں۔ اور اسماء کی تجلی دیکھتا ہے۔ ایسی تجلی کو نہ تو تجلی ذات کہتے ہیں۔ اور نہ تجلی صفات۔

ذات و صفات کی تجلی وہ ہے۔ جو نص اور حدیث سے دیکھے۔ ایسی تجلی کو چہار نفس کہتے ہیں۔ اور تجلی حروف بھی سے دیکھے۔ اسے حروف قلب المکشوف کہتے ہیں۔ اور تجلی مشق کرنے سے یقین اور تصور کے ساتھ بعینہ دکھائی دیتی ہے۔ کھلی آنکھ سے تجلی اور ہوتی ہے۔ اور بند آنکھ سے اور۔ تجلی میں آنکھ رکھنا عمر بھر کی زیارت سے بہتر ہے۔ اس سے فنافی اللہ کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور غرق ہونے کے سوا تجلیات کا دیکھنا خام خیالی ہے۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ اپنے آپ سے گزر جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پہنچ جائے۔ کیونکہ وہی علت غائی ہے۔ بعض نور الٰہی کے جامے کے پہننے کو جمعیت خیال کرتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

جو مرشد کہ اللہ تعالیٰ کے طالب کو معرفت الٰہی اور باقی مقامات کا سبق نہ دے۔ اور نہ عقدہ کشائی کرے اور نہ اسے دکھائے۔ وہ ناقص اور لاف زن ہے۔

ابیات

در تجلی ذات سوزم سربسر سرالٰہ
ایں تجلی ذات شد رہبر خدا را رہنما

میں سرالٰہی سے تجلی ذات میں سربسر جلتا ہوں۔ یہ تجلی ذات خدا کی طرف رہنما اور رہبر بنی۔

دیگراں گوناں نیا یند غرق نور
از ازل تا ابدمن باشم حضور

دوسرے اس سے نور میں غرق نہ ہوں یا نہ ہوں لیکن میری حالت تو یہ ہے کہ میں ازل سے ابد تک حضورئے خدا میں رہتا ہوں

از ازل تا ابد بودم مست حال
از ازال تا ابد باشم با وصال

ازل سے ابد تک میں حال میں مست تھا۔ اور ازل سے ابد تک باوصال رہوں گا۔

از ازل تا ابد از خود شدم جدا
از ازل تا ابد بودم با خدا

ازل سے ابد تک میں اپنے آپ سے جدا رہا' اس لئے ازل سے ابد تک میں خدا کے ساتھ رہا

marfat.com

دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ اور دن رات میں آدمی کو چوبیس ہزار سانس آتے ہیں۔ ہر ایک سانس کی خبر رکھنی چاہئے۔ اور چودہ تجلی اور چودہ الہام اور چودہ علم ہیں۔ جن میں سے بعض ربانی ہیں۔ اور بعض شیطانی اور بعض نفسانی اور بعض دنیاوی حادثے۔ بعض جنونیت کی وجہ سے اور بعض موکل فرشتوں کے سبب، بعض وجودی، قلبی، روحی اور سری کے۔ اگر توفیق الٰہی رفیق ہو۔ تو مرشد ان کی خبر دیتا ہے۔ اور ہر ایک مقام کی تحقیق کرکے سلامت رہتا ہے۔ ورنہ اس سے حال قال سب سلب ہو جاتے ہیں۔ اور اس مقام میں ہزار ہا گم ہو کر رجعت کھا کر خلاف شرع ہو کر مرے ہیں۔

حدیث "خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ۔" یعنی جو کچھ صاف ہے لے لو۔ اور جو برا ہے اسے چھوڑ دو۔

احوال پیدائش ارواح مخلوق

واضح رہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ میں کن فیکون کو بیان کروں تو اس نے فرمایا۔ "کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔" (میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ اور میں چاہتا تھا کہ پہنچانا جاؤں۔ پس میں نے خلقت پیدا کی) جب بائیں طرف جلالی قہر سے دیکھا۔ تو اس سے شیطانی آگ پیدا ہوئی۔ اور جب لطف و کرم سے دائیں طرف نظر کی تو نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوا۔ اور اس کی روشنی آفتاب سے بہتر ہو گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کن فرمایا۔ تو تمام مخلوقات کی روحیں موجود ہو گئیں۔ اور بڑے ادب کے ساتھ قطار در

marfat.com

قطار بلحاظ مرتبوں کے حضور میں کھڑی ہو گئیں۔ اور حکم کی منتظر تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کیا میں تمہارا پروردگار نہیں؟ تمام ارواحوں نے کہا۔ "بلیٰ" ہاں بیشک، تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ بعض تو ہاں کہتے ہی "ہاں" کہنے سے بڑے پریشان ہوئے کہ ہم نے ایسا کلمہ کیوں کہا۔ وہ مشرک، منافق اور کاذب تھے۔

اور بعض "ہاں" کہنے سے بہت خوش ہوئے۔ پھر ان روحوں سے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مانگو جو کچھ تم مجھ سے مانگنا چاہتے ہو۔ تاکہ میں تمہیں عطا کروں تمام روحوں نے کہا۔ "اے پروردگار! ہم تجھ سے تجھے ہی چاہتے ہیں۔" پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں طرف سے دنیا اور دنیا کی زینت روحوں کے سامنے کی۔ تو دنیا کی چیزوں میں شیطان اور نفس امارہ داخل ہوئے۔ جب شیطان نے دنیا دیکھی۔ تو بلند آواز سے چوبیس بانگیں دیں۔ ان بانگوں کے سننے سے بعض روحیں شیطان کی مرید ہو گئیں۔ وہ چوبیس بانگیں حسب ذیل ہیں۔

اول خوش آوازی کی بانگ۔ دوسرے حسن پرستی کی بانگ۔ تیسرے مستی اور حرص و ہوا کی بانگ۔ چوتھے شراب کی۔ پانچویں بدعت کی۔ چھٹے تارک الصلوۃ۔ ساتویں وہ جو سرود اور راگ اور رنگ کے متعلق چیزیں ہیں۔ جیسے طنبورہ، رباب، سرنائے، دف، ڈھولک لیرہ۔ نویں تارک الجماعت کی بانگ۔ دسویں غفلت کی بانگ۔ گیارہویں خود پسندی کی۔ بارھویں ریا۔ تیرھویں حرص۔ چوہویں حسد۔ پندرھویں کبر۔ سولھویں نفاق کی۔ سترھویں غیبت۔ اٹھارہویں شرک۔ انیسویں کفر۔ بیسویں جہالت۔ اکیسویں کذب (ج[illegible]۔

marfat.com

بائیسویں بد ظنی۔ تیسویں بد نظری۔ چوبیسویں طمع کی بانگ۔

جو ان صفات سے موصوف ہوں۔ ان کی روحیں اس قوم میں سے ہیں۔ جو اب تک شیطانی بانگیں سنتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔" شیطان تمہیں فقر سے منع کرتا ہے۔ اور برے کاموں کا حکم کرتا ہے۔ یا جو کچھ شیطان کے متعلق ہے۔ اور شیطان کی تابعداری سے دنیا کو پہنچ گیا۔ اور اسی میں غرق ہو گیا۔ ان تمام میں سے نواں حصہ روحیں اللہ تعالیٰ کے رو برو کھڑی رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر لطف و کرم سے فرمایا۔ "اے روحو! مانگو؟ جو کچھ مانگتی ہو۔" انہوں نے کہا۔ "اے پروردگار! تجھ سے تجھی کو چاہتے ہیں۔" پھر اللہ تعالیٰ نے دائیں طرف سے بہشت اور حور و قصور اور بہشتی نعمتوں کی لذت بڑی آب و تاب اور زیب و زینت سے روحوں کے سامنے کی۔ تو ان میں سے نو حصے بہشت میں چلی آئیں۔ وہ متقی پرہیزگار اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر غالب تھیں۔ اور باقی ایک حصہ روحیں اللہ تعالیٰ کے رو برو کھڑی رہیں۔ کہ جنہوں نے نہ دنیا کی آواز سنی اور نہ آخرت کی۔ وہ نور الٰہی میں فنا فی اللہ رہیں۔ وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت سے عارف باللہ کی روحیں تھیں۔ انہیں کے بارے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی۔" فقر میرا فخر ہے۔ اور فقر مجھ سے ہے۔ اہل عقبیٰ پر دنیا حرام ہے۔ اور اہل دنیا پر عقبیٰ حرام ہے۔ اور طالب مولیٰ پر دونوں

marfat.com

حرام ہیں۔

حدیث۔ مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ جس کا خدا ہے اس کا سب کچھ ہے۔

(کتاب شمس العارفین بہ عنایت الٰہی تمام ہوئی)

ترتیب نماز برائے زیارت النبی علیہ الصلوۃ والسلام

چاہئے کہ جمعرات کو وتروں سے پہلے فرض اور سنت ادا کرکے غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہنے اور بدن پر خوشبو ملے۔ اور خلوت میں جاکر دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور سلام کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ" درود شریف کے بعد سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ دس مرتبہ پڑھ کر سر شمال کی طرف اور منہ قبلے کی طرف کرکے سو جائے۔ چند جمعرات تک اسی طریقہ سے پڑھے۔ تو بفضل الٰہی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو گی۔ اس کی اجازت مولنا مخدوم محمد غوث قریشی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔

marfat.com

مدیر سلطان العارفین کے جد بزرگوار حضرت مولانا غلام حیدر سلطانی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر فرمودہ شمس العارفین کا ایک صفحہ سیلاب میں بھیگ جانے کی وجہ سے سیاہی کے دھبے جا بجا نظر آ رہے ہیں۔

ہزاران ہزار مریدان و طالبان را بیک نظر بعضے را غرق بمعرفت
انا اللہ آور ■ بعضے را مشرف حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم آورد انچنین پیر باید گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
کہ بانظر دل بذکر اللہ چاک و نفس چاک و روح پاک موفق
رحمان و مخالف شیطان اگر کسی را مشکل پیش آید و
بجناب محی الدین رحمت اللہ علیہ رجوع آورد و بگوید
اُحْضُرْ وَا یَا مَلِكَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَیِّ الْحَقِّ شَیْخَ
عَبْدَ الْقَادِرِ حَاضِرْ شو و سہ بار کلمہ طیب بر دل ضرب
زند ہمو ندیم پیر صاحب امداد کند و سر انجام رساند کسی را
کہ عقل و دانش و شعور تمام ست کہ اینکتاب بحکم اللہ و نظر
رحمت اللہ مرقوم منظور و باجازت محمد رسول اللہ قدم حضور
شدہ سالک را باید کہ اول مرشدی کامل مکمل عالم عامل صاحب
شریعت قادری سروری باشد از و دست بیعت گیرد

marfat.com

مدیر سلطان العارفین کے والد محترم حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سلطانی کے
تحریر فرمودہ شمس العارفین کے دو صفحات

۴

وجامع الاسرار و نور الہدیٰ و عین نما و فضل اللقا
من تصانیف سلطان العارفین شیخنا حضرت
سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در علم تصوف
و وصول الی اللہ الملک المنان از طریقہ قادریہ علیہ الرحمۃ
والغفران بنام شمس العارفین و مشکلکشا و
حضور نما خطاب دادہ شد و مشتمل بر ہفت باب
باب اوّل در فضائل خواندن اینکتاب و عمل بران
باب دوم در بیان شروع کردن ذکر فکر و
ترتیب تصور مشق وجودیہ و مقامات آن و علاج دل
سیاہ کہ در و تاثیر اسم اللہ پیدا نشود باب سوم
در مراقبہ و مکاشفہ و احوالات آن باب چہارم

marfat.com

فنافی الشیخ وفنافی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و
فنافی اللہ تعالےٰ باب پنجم در شرف و ملازم
شدن مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم وفضائل
آن باب ششم در ترتیب خواندن دعوت بر اہل قبور
کہ از ہمہ دعوت ہا اولیٰ و افضل باب ہفتم در
متفرقات بدانکہ بر طالب مرید قادری فرض عین است
کہ اول این رسالہ را از ابتدا تا انتہا در مطالعہ آورد
طریق تحقیق کند و بعدہٗ در باطن با توفیق بحق رفیق شود
ایں عزیز بندہ را پیدا کرد از برائے عبادت و معرفت
خود قولہٗ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ای لِیَعْرِفُوْنَ ۔

marfat.com

طریقہ تصور اسم ذات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مبتدی طالب کو چاہئے کہ اسم کا تصور اس طرح کرے کہ زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نکلے۔ اور باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ اور اس حال پر قائم رہے۔ اور جو شیطانی اور نفسانی احوال ہیں۔ وہ غائب اور دفع ہو جائیں۔ ایسی راہ کونسی ہے۔ جس میں مذکورہ بالا اوصاف ہوں۔ وہ اسم ذاتی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر ہے۔ ان سے صاحب تصور کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ کہ اس کی جان ان کے قبضے میں آ جاتی ہے۔ اگر دیکھ لے گویا مردہ ہے۔ اور اگر نہ دیکھے تو پریشان حالت رہتا ہے۔ آخر مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص اس تصور کا شغل رکھے۔ اس کے ساتوں اعضاء نورانی اور لائق حضوری ہو جاتے ہیں۔ مشق وجودیہ حسب ذیل ہے۔ اگر ہر طرف تین بار کلمہ طیب کہا جائے تو بہتر ہے۔ دائرہ یہ ہے۔

marfat.com

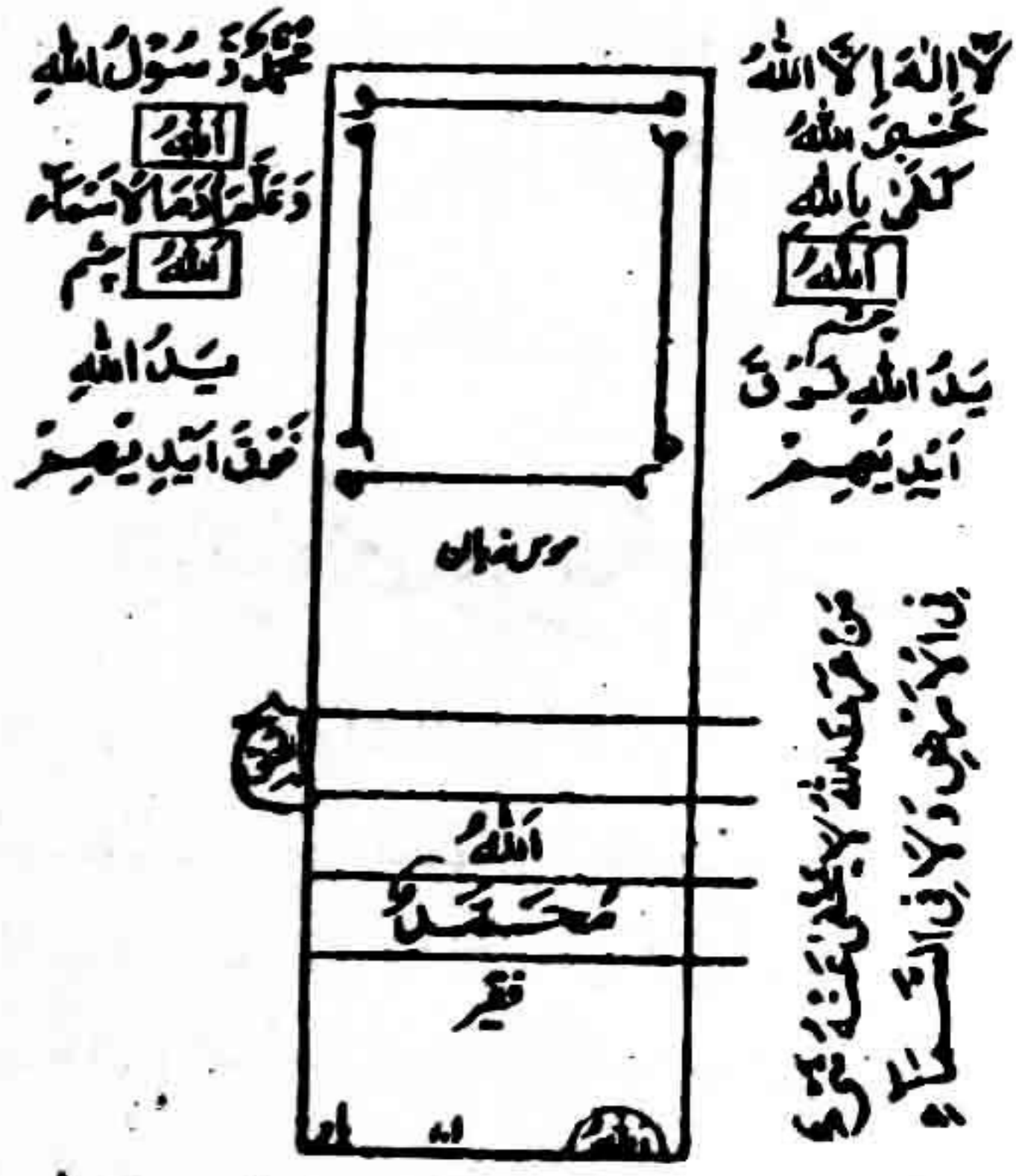

نقش وجودیہ مراتب غوث اور قطب جو ذکر قربانی جانی اور فانی سے بند ہوتا ہے۔ جسم کا بند بند جدا ہوتا ہے۔ اسی کو مراتب قرب و حیاتی کہتے ہیں۔ اور یہ طفل فقیر کا ابتدائی قاعدہ ہے۔ کہ عرش سے اوپر جانے کی طلب میں تین ہزار مقام طے کرکے اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ اور اسے لوح محفوظ کا مطالعہ ہمیشہ کے لئے حاصل ہوتا ہے۔

وہ نقش وجودیہ جس سے خدا کے ذکر سے بند جدا ہوتا ہے۔ یہ ہے۔ اس میں بے حساب ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کی معظم و مکرم شکل یہ ہے۔

marfat.com

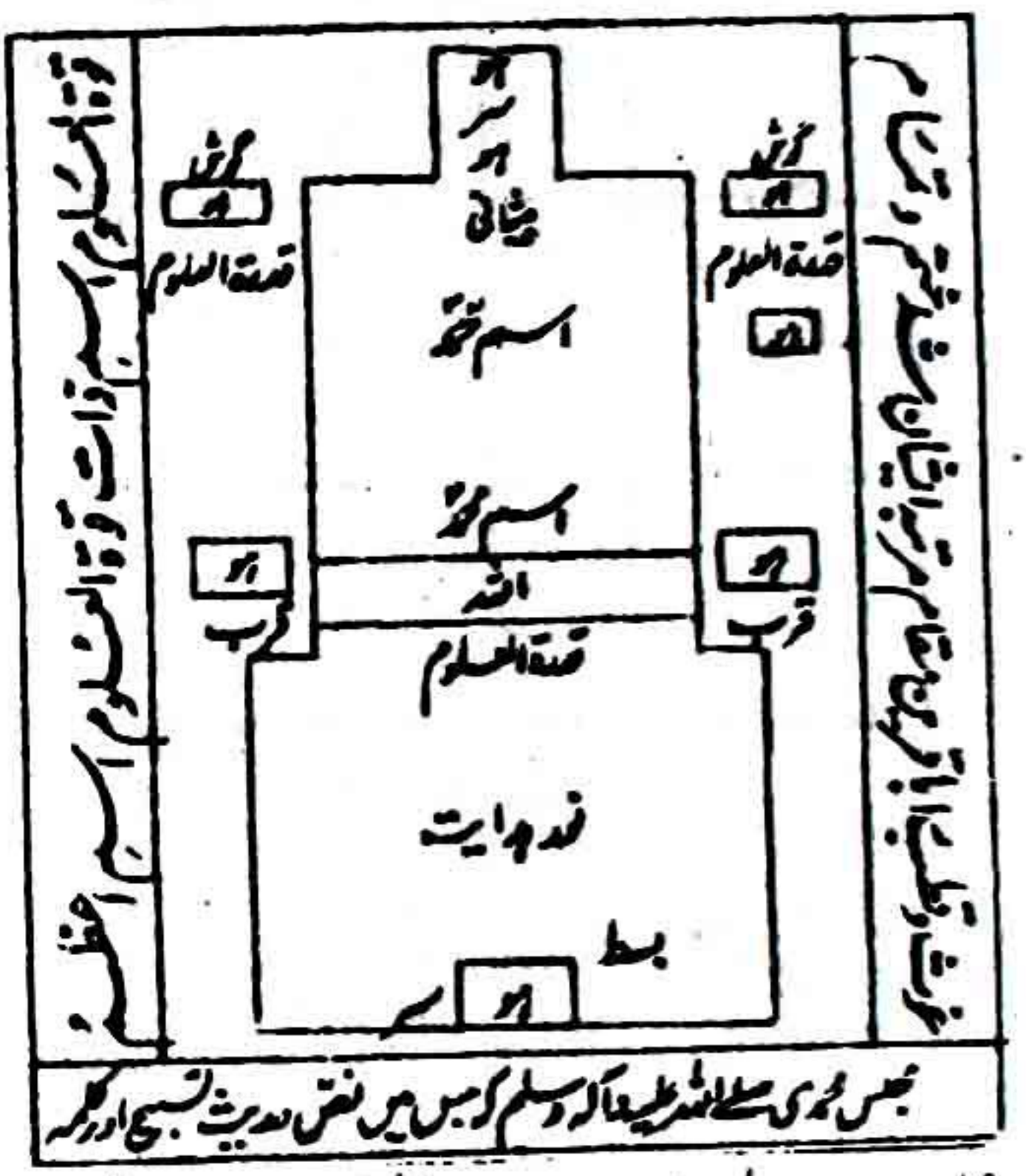

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس میں نص حدیث تسبیح اور کلمہ طیب یا ورد کا ذکر مذکور ہوتا ہے۔ اس کے دیدار پرانوار سے مشرف کا مقصود یہ ہے۔ کہ چشم اعتبار سے شفع کو دیکھ لیا جائے۔ اور وصال حاصل ہو۔ اور عین جمال اور عارف باللہ کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔ اور وہ دائرہ یقین حسب ذیل ہے۔

marfat.com

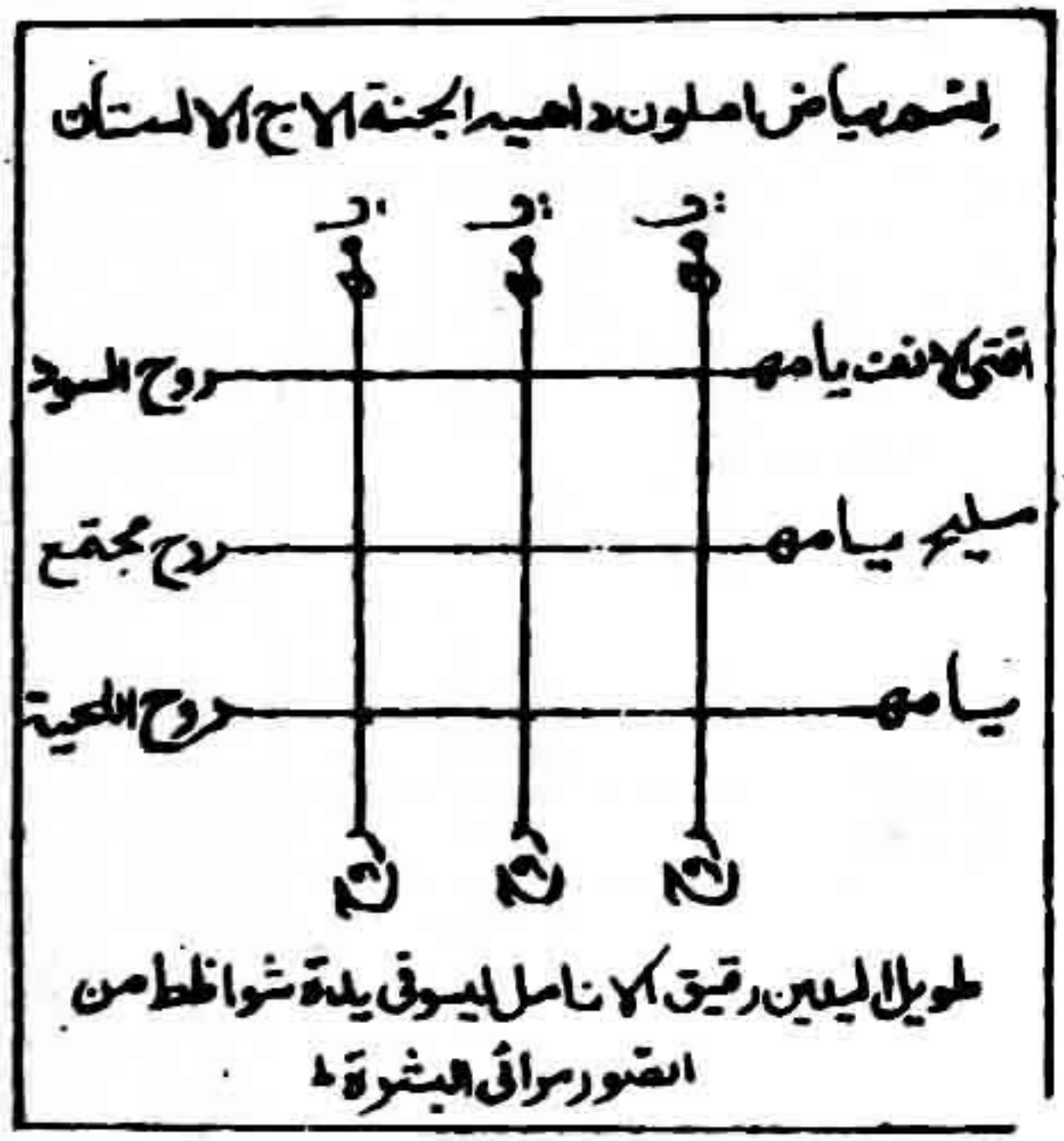

ذکر زوال' ذکر کمال' ذکر حال اور ذکر اجوال۔ ذکر زوال تمامیت اسے کہتے ہیں کہ مشرق سے مغرب تک کی تمام مخلوقات خاص و عام. اہل دنیا' بادشاہ دین' امرا سب اس کے طالب اور مرید اور فرمانبردار غلام ہو جائیں۔ یہ مراتب بھی فقیری کی نظر میں بہت حقیر اور کمینے ہیں۔ اس کو ولی خلق کہتے ہیں۔

ولی اللہ صاحب ذوق ذکر کمال اسے کہتے ہیں کہ زمین و آسمان کے تمام فرشتے اور عرش کے اٹھانے والے اور چاروں مقرب فرشتے اور موکل سب اس کے حکم کے تابع ہوں۔ اور کام میں مدد کریں۔ اور توجہ باطنی سے دیکھے کہ فرشتوں کے لشکر اس کے گرد پھر رہے ہیں۔ یہ مراتب فقیر کی نظر میں کم درجے کے ہیں۔

تیسرا ذکر حال' ذکر حال اسے کہتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ اور اہل اللہ

marfat.com

اور مومنوں اور مسلمانوں کی روحیں ازل سے ابد تک اس کے ساتھ مصافحہ کریں۔ اور اسے مجلس میں ان کی ملاقات نصیب ہو۔ یہ ولی کے مراتب ہیں۔ لیکن وہ روحانی ولی ہوتا ہے۔ نہ کہ ولی اللہ۔

چوتھے ذکر احوال اسے کہتے ہیں۔ جو توحید الٰہی میں غرق ہو جائے۔ اور اس کے زوال مراتب کو پہنچے جائے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے طالب معرفت الٰہی اور معرفت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائق ہو جاتے ہیں۔ وہ پہلے روز ذرا انہیں تعلیم اور تلقین کرتا ہے۔ اور تلقین سے مراد مشاہدہ غرق لامکان اور سر سبحانی ہے۔ یہ ولی اللہ عارف باللہ، فقیر فنافی اللہ لازوال اور بقا باللہ محی الدین قدس سرہ کے واسطے کچھ مشکل نہیں۔ صاحب عیان جدھر نظر کرتا ہے۔ اٹھارہ ہزار اقسام کی مخلوقات کو حاضر دیکھتا ہے۔ اور دائرہ جس کے وسیلے سے دونوں کی روشن ضمیری اور فنافی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ حسب ذیل ہے۔

مِنْ لَّدُنِّیْ

اللہُ	اللہُ	لَہٗ
ھو	مُحَمَّدٌ	فقر
فیض	فضل	جامع

ایست

صحتی لوح

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

marfat.com

وہ علم حضوری سے ایک دن رات یا ایک دم میں سب کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو اسم ذات کے نقش کا حاصل جو اس دائرہ میں ہے۔ اس کے تصور کے وسیلہ سے ہر مقام اور ہر طرف کی سیر کرا دیتا ہے۔ اور یہ دائرہ حاضرات بے شک ذات و صفات کے درجات کو پہچا دیتا ہے۔ اور اس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس میں نص' حدیث یا تسبیح یا کلمہ طیب یا ورد کا مذکور ہوتا ہے۔ حاصل ہوتی ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے انوار کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ وہ دائرہ معظم و مکرم یہ ہے۔

فقر	محمدؐ	ہُو	لا	اللہ	اللہ
ایمان	جمعیت	نور	حضور	قرب	دیدار
ہویدا	ہویدا	سودا	توحید	خوف	رجا
وجز	تنزل کل	تحقیق فقر	کلید	غرق	نفس
لامکان	لاہوت	ستر	رُوح	قلب	عیاں

اے اللہ کے طالب! اگر تجھے مولا مطلوب ہے۔ تو موت کو اختیار کر۔ اور موت کا پیالہ پی' اور موت کا پیالہ یہ ہے کہ جب اس کو اللہ کا طالب پی لیتا ہے۔ تو اس سے اس کا نفس مرجاتا ہے۔ اور دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اور روح نفس سے خلاصی پا جاتی ہے۔

marfat.com

ساغر موت۔ جب طالب مولا ان مرتبوں سے گزر جاتا ہے۔ یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔" (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کا مرتبہ طے کر کے آگے بڑھتا ہے۔ تو اسے ایک دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ جس پر دائیں بائیں دو شیروں کی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ اس وقت ایک فرشتہ غیبی آواز دیتا ہے۔ کہ اے طالب مولیٰ۔ اگر تو شیروں سے بچ نکلے گا۔ تو فقیری کے مراتب کو پہنچ جائے گا۔ دروازہ شیراں یہ ہے۔

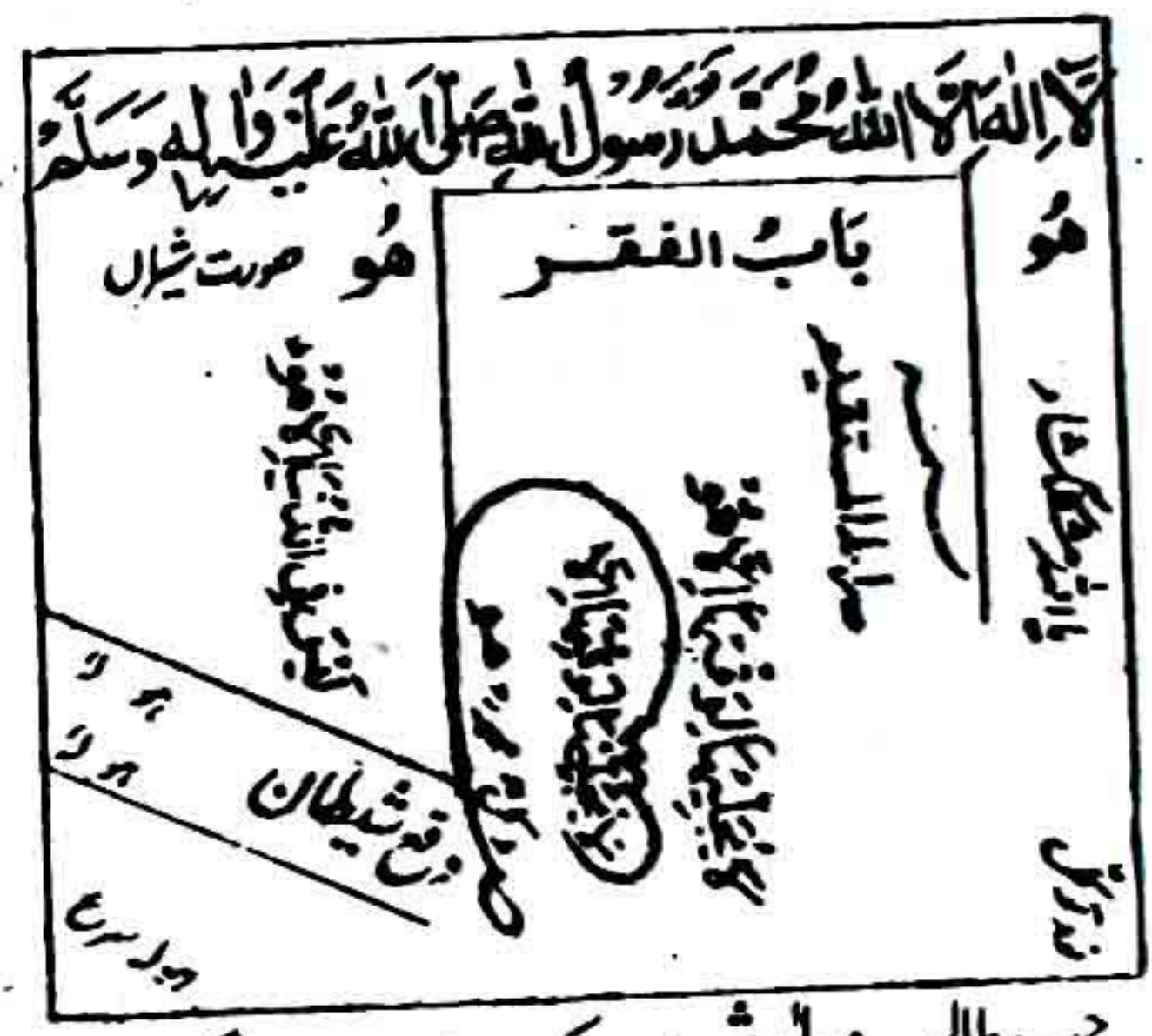

جب طالب مولیٰ شیروں کے دروازے سے گزرتا ہے۔ تو اسے ایک دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ جس پر آدمی ننگی تلواریں لئے قتل کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت غیبی فرشتہ آواز دیتا ہے۔ کہ اے طالب مولیٰ! اگر تو فقر چاہتا ہے۔ تو سربدن اور گردن سے جدا کر اور بے سر ہو جا۔ جب تک تو بے سر نہ ہو گا۔ راہ نہیں پائے گا۔ اور تجھے فقر الٰہی حاصل نہیں ہو گا۔ وہ دروازہ مع موکلوں کے حسب ذیل ہے۔

marfat.com

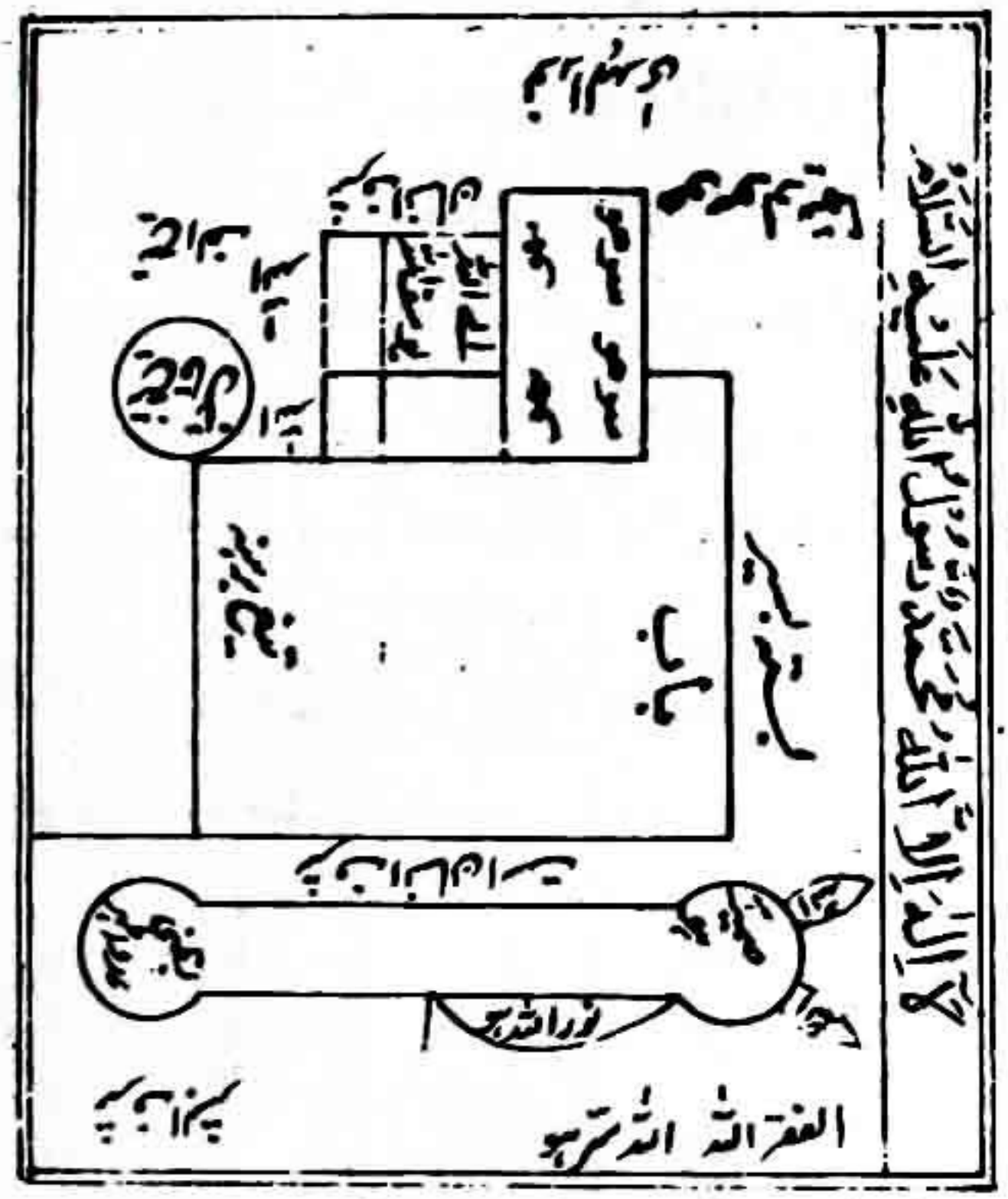

نور کے چار چشمے۔ نور کے چار چشمے ہیں۔ اول ذوق' دوم شوق' سوم صبر' چہارم شکر ان چاروں چشموں سے رحمت' جمعیت' سردی اور گرمی کا پانی بند ہوتا ہے۔ وہ چار چشمے یہ ہیں۔

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
ذوق	شوق	لہ ہو	لا ہو شکر ہو
اللہ	اللہ	لہٗ	ھو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جب اس کا نور بند ہوتا ہے۔ تو رحمت الٰہی کے اس پانی کے پینے کے لئے آتا ہے۔ اور اس کی بد خصلتی کے امراض سب کلیتہ دفع ہو جاتے ہیں۔ جب ان چاروں چشموں پر اس کا گزر ہوتا ہے۔ تو دو اور چشمے نور کے یعنی چشمہ فنا اور چشمہ بقا ملتے ہیں۔

marfat.com

اَللّٰہ	اَللّٰہ
چشمۂ قضا	چشمۂ رضا
اللہ اللہ ہو	اللہ

جب فقیر نوازش سے گزرتا ہے۔ تو پھر اس کے سامنے ایک گہرا دریا آتا ہے۔ جس کو انوار توحید کہتے ہیں۔ اس میں ایسے نور شعلے مارتے ہیں۔ کہ جن کی مثال نہیں دے سکتے۔ اس مقام میں جس کا ہاتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑیں۔ اور دوسرے دست مبارک سے اس کی گردن پکڑ کر اس کو گہرے سمندر میں غوطہ دیں۔ تو وہ شخص جسے غوطہ مل جاوے اسے ترک توکل، تجرید، تفرید اور سارے کا سارا فقر حاصل ہو جاتا ہے۔

صیاے ژرف کا نقشہ یہ ہے:۔

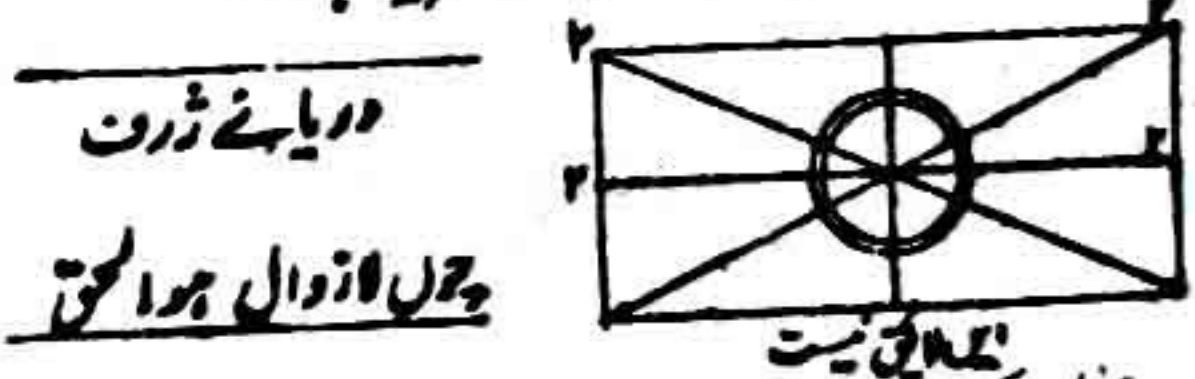

جب اسے حاصل کر لیتا ہے۔ تو مقام پیر سے واصل ہو جاتا ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی ہو گا۔ جو اس مرتبے کو پہنچتا ہے۔ مگر جان باز عاشق اس سے بھی گزر جاتا ہے۔ تو پھر اسے ایک چشمہ سیاہی بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کہ وہ چشمہ "جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ" کا ہے۔ وہاں پر غیب سے آواز آتی ہے۔ کہ اے طالب مولیٰ! اس ازلی سیاہی سے تھوڑی سی زبان پر مل۔ جب وہ تھوڑی سی سیاہی زبان پر ملتا ہے۔ تو اس کی زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ وہ صاحب سخن اور صاحب لفظ ہو جاتا ہے۔ اس کی زبان سیف اللہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ "لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ

marfat.com

الرَّحْمٰنِ" واقع ہے۔

جب طالب مولیٰ رضاء اور قضا کے مرتبے سے گزر جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی وحدت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو قرب الٰہی سے ایک صورت پیدا ہوتی ہے۔ جو حور و قصور بہشت سے کہیں بڑھ کر خوبصورت ہوتی ہے۔ اور اس صوت کا نام سلطان الفقرا ہوتا ہے۔ اور جو عاشق ہوشیار اور بیدار ہوتا ہے۔ وہ اسے بغل میں لے لیتا ہے۔ اور سر سے پاؤں تک لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور اس کے وجود میں دنیا اور عقبیٰ کا غم اور فکر نہیں رہتا۔

سلطان الفقرا کی صورت یہ ہے:-

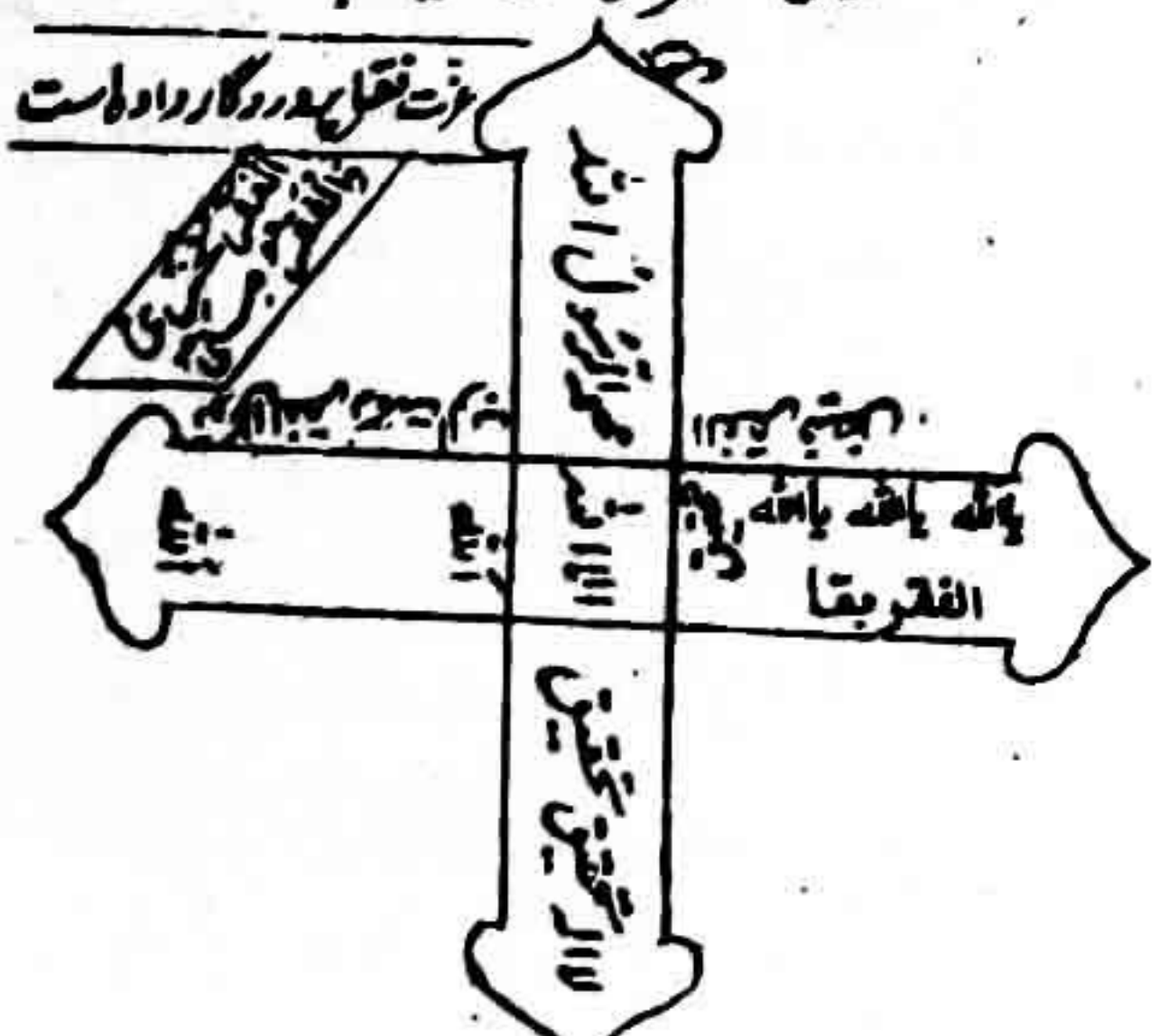

جب طالب مولیٰ اس چشمے سے بھی گزر جاتا ہے۔ تو پھر اس ایک چشمہ خون کا بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اس وقت فرشتہ غیبی آواز دیتا ہے۔ کہ اے طالب مولیٰ! یہ پرخون چشمہ عاشقوں کے جگر کا خون ہے۔ جو اسی کو کھا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس لئے تو بھی اسی کو کھا کر

marfat.com

زندگی بسر کر۔ جو ہمیشہ خون جگر کھاتا ہے۔ وہی عاشق خدا ہوتا ہے۔ اسے ریاضت چلے اور خلوت کی کوئی ضرورت نہیں۔ دائرہ روشن ضمیر دوجہان یہ ہے۔

جس شخص کے وجود میں اسم اللہ اور اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاثیر کرے اس کو لاہوت اور لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ اور دونوں جہان اس کے تصور میں آجاتے ہیں۔ اسم اللہ کا تصور ایک دم میں اللہ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ دائرہ یہ ہے۔

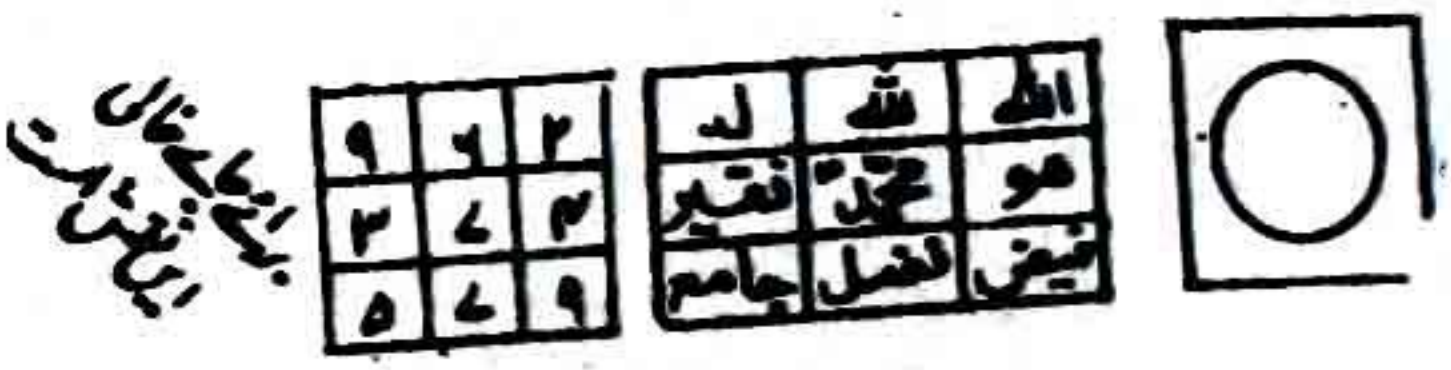

اول سالک کو تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے باز آنا چاہئے۔ اور استغفار کرنا چاہئے۔ اور دل میں پشیمان ہونا چاہئے۔ یہاں تک کہ توبہ کا تصور حاصل ہو جائے۔ اور صلوۃ التبی ادا کرے۔ اور دن میں ایک ہزار ورد کرے۔ اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ فتح ابواب تک کہ اس سے حیات ابدی ظاہر ہو گی۔ اور جب ذکر میں مشغول ہونا چاہے۔ تو پہلے ظاہری اور باطنی طہارت کرے۔ طہارت ظاہری تو ظاہر ہی ہے۔ اور طہارت باطنی کا یہ مطلب ہے۔ کہ دل کو کدورت اور ظلمات سے خالی کرے۔ اور اخلاص میں کوشش کرے۔ اور غیر کا دل میں خیال نہ لائے۔ پھر کسی خالی جگہ میں آئے۔ اور قاعدہ مروج کے موافق بیٹھے

marfat.com

در مرشد اور پیر کی شکل کا تصور دل میں کرے۔ اور حصار کرلے۔ تاکہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے۔ پھر نفی اثبات کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلم) راز کی مدد سے ناف کے نیچے سے دائیں طرف اوپر لے جا کر سینے کی ہڈی میں ختم کرے۔ اور چہار الفی یا شش الفی مد کھینچے۔ اور اس وقت اسی مقدار سے ہاتھ کی چار انگلیاں یا چھ انگلیاں بند کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اذان کو دائیں ہاتھ میں لائے۔ اور توجہ کی نفی اثبات کا ملاحظہ نگاہ رکھے۔ جب پان سو بارہ (۵۱۲) بار ہو چکے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور سینے پر کرے۔ پھر مذکورہ ترتیب میں مشغول ہو جائے۔ اور جب ذکر سے فارغ ہو جائے۔ تو بارہ مرتبہ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص اور سورہ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے۔ اور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے سلسلہ کے پیروں کی ارواح پاک کو بخشے۔ اور ان سے مدد طلب کرے۔ ہر روز اسی طرح مشغول ہووے۔ یہاں تک کہ اس کا سینہ کھل جاوے۔ اور تکلیف دور ہو جاوے۔ اور صفائی قلب حاصل ہو جائے۔ جب سینہ کھل جائے تو پھر اسم ذات میں مشغول ہو جائے اور شروع کرتے وقت مذکورہ بالا قاعدے کا خیال رکھے۔ اور اَللّٰہُ ھُوَ زبان سے ادا کرے۔ نماز کے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کو دائیں طرف سے شروع کرے۔ اور لفظ اللہ کہتے وقت سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ اور عَلِیْمٌ کا خیال دل میں پختہ کرے اور ایسا خیال کرے کہ میں اللہ کے حضور میں حاضر ہوں۔ اور درمیان میں کوئی پردہ نہیں۔ اور مرغوب و مودب بیٹھا ہوں پھر منہ بند کرکے دل سے

marfat.com

اسم اللہ ھُوْ کہے۔ یہاں تک کہ دل حرکت میں آئے اور پھر بلند آواز سے یا اللہ ہو کہے۔ پھر اس کے بدن میں جتنے بال ہیں۔ سب کی زبان کھل جائے گی۔ اور نفی سری' اور روحی کا ذکر حاصل ہو گا۔ چند روز تک اسی طرح کرے اور مشغول رہے۔ نماز کی نیت کے بعد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور مربع بیٹھے۔ اور دل کی توجہ خدا کی طرف کرے اور خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ اور تصور یا تفکر کرے۔ ہاتھ کی انگلی سے اسم اللہ ذات کی ضرب دل پر پہنچائے اور اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشق سینے پر کرے۔ اور مراقبہ کرے۔ اس سے ذوق اور شوق اور محبت اور معرفت زیادہ ہو گی۔ اور ظاہری اور باطنی دشمن مغلوب ہوں گے۔ مراقبہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر اپنے پیروں کی روحوں کو بخشے۔ پس طالب کو ذکر اور فکر میں ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دم ذکر الٰہی سے غافل نہ رہے۔ اور مراقبہ اسے کہتے ہیں کہ ذات و صفات کے تمام مقامات دل میں رکھے۔ اور توحید کے دریا میں غرق ہو جائے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دے۔ مراقبہ کی شرح زبان سے بیان نہیں ہو سکتی۔ اور وہ دائرہ میں ظاہر کی جائے گی۔

وہ دائرہ اسم اللہ ذات اور محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے۔

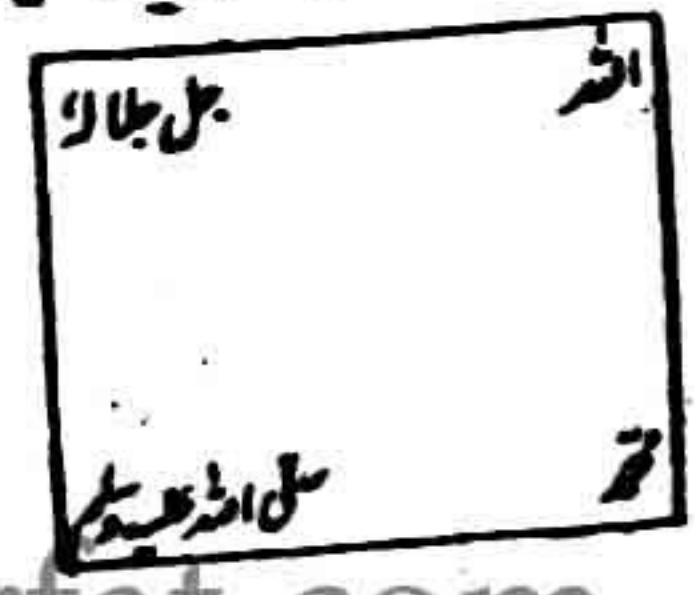

marfat.com

فقیر کامل اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم صحبت کی یہ پہچان ہے۔ کہ جو بات اس کے منہ سے نکلے وہ نص اور حدیث کے مطابق ہو۔ اور جو شخص نماز حضوری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے ظاہری نماز کی حاجت نہیں۔ وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے۔ تو عارفوں کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز ادا کرنے کے لئے حکم ہوتا ہے۔

ابیات

چناں غرق گشتم بدریائے صفا
زخود . خود نیا بم بجز مصطفیٰ

میں دریائے صفا میں ایسا غرق ہو گیا ہوں کہ سوائے مصطفیٰ کے مجھے اپنا بھی نہیں ملتا

وآنجا ذکر و فکر و نے مقام است
فنائی ذات وحدت حق تمام است

وہاں پر ذکر اور فکر اور مقام کا کچھ تذکرہ نہیں وہاں پر ذات وحدت حق میں فنا ہے۔

رفت قلبش روح و نفس و سرمرا
نور نورم نور باشم غرق فی اللہ باخدا

میرا قلب روح نفس اور سر جاتا رہا اب میں ہمیشہ نور ہی نور ہوں اور ہمیشہ خدا میں غرق رہتا ہوں۔

حدیث:۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ مَّعَ الْخَلْقِ (جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان کو لیا۔ پھر اس کو خلقت کے ہمراہ کچھ لذت نہیں رہتی) فنا فی اللہ اسے کہتے ہیں جو مرتبہ بقا باللہ کو پہنچ جائے۔ یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ہو جائے۔

حدیث قدسی:۔ جَسَدُ اٰدَمَ الْمُضْغَتَہٗ وَفِی الْمُضْغَتَہٖ قَلْبٌ وَّفِی

فُؤَادٌ وَّ فِی الْفُؤَادِ سِرٌّ وَّ فِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَّ فِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَ فِی الْاَخْفٰی اَخْفٰی

(انسان کا جسم گوشت کالوتھڑا ہے۔ اور لوتھڑے میں دل اور دل میں منہ اور منہ میں سر اور سر میں خفی اور خفی میں اخفی اور اخفی میں اخفی۔

لیکن جو شخص اعتقاد اور اخلاص سے یہ کہے۔ یَاشَیْخْ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ تو اس کے کہنے سے اس کی ابتدا اور انتہا روشن ہو جاتی ہے۔ اور ہدایت کی معرفت اور ولایت حاصل ہوتی ہے۔ محی الدین کے نام میں مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ قادری مرید کو چلے اور ریاضت کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگر پیر کے قادری مرید کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو اخلاص سے فریاد کرے اور سو بار یہ کہے۔ یَاشَیْخْ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ حاضر شو۔ اور تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر لگائے۔ اور دل میں کہے۔ تو آپ فوراً آموجود ہوں گے۔ اور اس کا کام سرانجام کریں گے۔ فقط تمام شد

marfat.com

غزل عبداللہ انصاری قدس سرہ

دلا تا کے تماشائے چمنہا شادماں بینی
بیا یکدم بگورستان کہ حال دوستاں بینی
کفن آلودہ تن فرسودہ اندر خاک و خوں خفتہ
مثال سرمہ واں از خاک پر ہراستخواں بینی
ہمہ اعضا جداگانہ زہند خویش بیگانہ
شدہ غلطاں بویرانہ سرو چشم و دہاں بینی
بسے گل رو و سنبل موئے مشکین بو و سیمیں تن
کہ از باد ازل گشتہ برنگ زعفراں بینی
فتادہ ناز نینے در مغاک کور تا پہلو
سیاہ ماراں نشستہ بربساط ارغواں بینی
بسے شاہان لشکر کش سلاطین سکندر وش
فتادہ سرنگوں اندر میان خاک واں بینی
بسے گردن فرازاں سرنگوں در گورہا یابی
بسے طبلے نوازاں قوت مار وکژد ماں بینی
بسر قدہائے جباراں بسے پنجالہا یابی
یہ تربت ہائے قہاراں سگاں شہ شہ کناں بینی
مشو مغرور اے غافل بمال و جاہ بے حاصل
کہ آخر چند روزے نہ ایں بینی نہ آں بینی
نصیحت ہائے عبداللہ کہ در دل دوستاں دارند
وگرنہ دشمناں ہر جاز نیکاں بدگماں بینی

marfat.com

ہدیۃ
سلطان العارفین
۳
32779

کا خاص نمبر

توفیق ہدایت

سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت

سلطان باھُو

رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

شاھد القادری

ناشر مکتبہ سلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ پاکستان

marfat.com

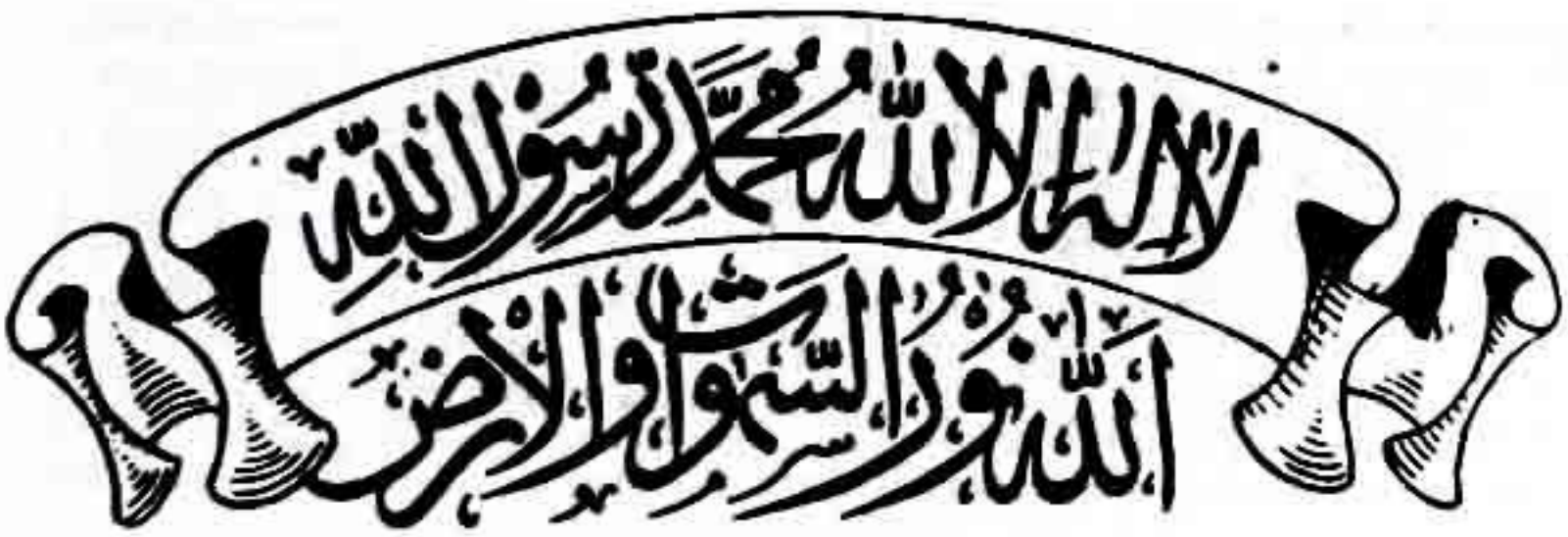
لا إله إلا الله محمد رسول الله
الله نور السموات والأرض

كان في القديم
سنة الله
السوء حسنة

ومن يتوكل على الله فهو حسبه إن الله بالغ أمره قد جعل الله لكل شيء قدرا

marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا

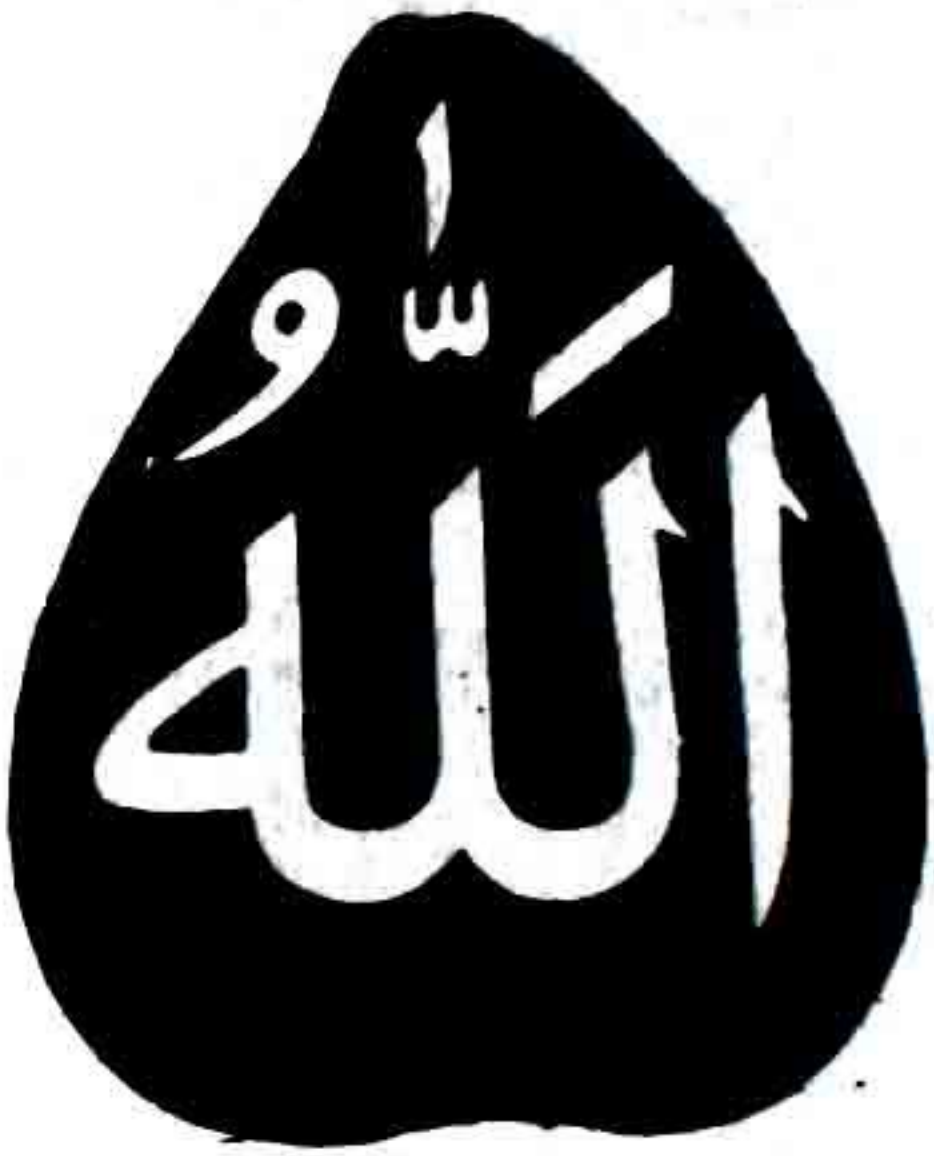

مُحَمَّدٌ

رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ
الشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا بعدہٗ
میگوید مصنف تصنیف فقیر ہُوَ مُحَمَّدٌ فنافی اللہ فنافی ہُو ولد بازید
عرف اعوان ساکن قلعہ شور کہ چند کلمات از ذات صفات
تصوّف صحیح شناس الحق معرفت باذکر تسبیح ہم رب
جلیس موافق قرآن نص حدیث کشتن نفس خبیث دفع ملعون
ابلیس عَلَیْہِ اللَّعْنَۃ مرقوم یافت کہ مطلق توفیق است قَوْلُہٗ تَعَالٰی
وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ این کتاب را توفیق الہدایت
نام نہادہ و تحقیق الہدایت قادری خطاب دادہ شد کہ
رفیق بر توفیق اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْق ابتداء فقیر فی اللہ

حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر فرمودہ توفیق الہدایت فارسی کا ایک صفحہ

marfat.com

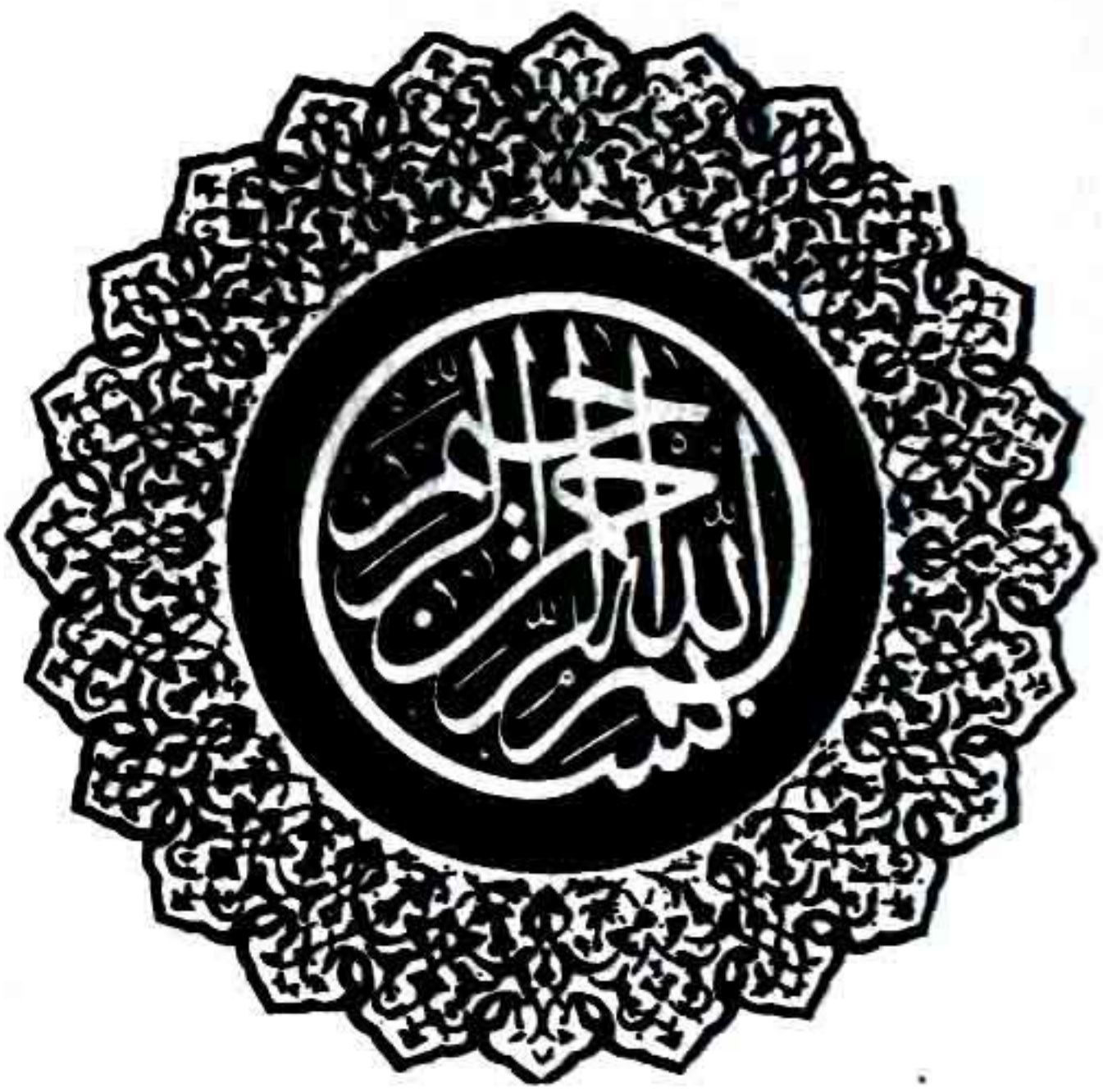

marfat.com

قد افلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون

والذين هم عن اللغو معرضون

marfat.com

توفیق الہدایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوَ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

دونوں جہان میں اس کے سوا اور کوئی موجود بالذات نہیں، درود نامحدود معبود کی وحدانیت کے سمندر میں مستغرق کرنے والے سردار عالم پر ہوں۔ جن کے سبب سے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی گئی۔ اور جس نے الان کما کان کے موافق ہدایت باہدایت ازلی کو رفیق باتوفیق بنایا۔ اور نعم البدل بانعم البدل، قہر باقہر، فضل بافضل، فیض بافیض، جمعیت باجمعیت، فعل بافعل اور عنایت باعنایت بخشی۔

قولہ تعالیٰ "فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ"

اس (قرآن شریف) میں ان پرہیزگاروں کے لئے سراسر ہدایت

marfat.com

ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

حدیث "کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ"

ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے' اور ہر ایک کو فیض فضلی کے مراتب کے موافق نصیبہ دیا۔

محمدؐ چو بینی بیابی خدا
خدا را مکن از محمدؐ جدا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو خدا کو دیکھ اور پالے گا۔ خدا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ سمجھو۔

کیونکہ لولاک اس کی نعت میں وارد ہے۔ اس واسطے کہ نور محمدؐ نور ذات احدی ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

قولہ تعالیٰ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا"

نبی' صدیق' شہید اور نیک آدمی اچھے رفیق ہوتے ہیں۔

بعد ازاں مصنف تصنیف فقیر باہو فنا فی ہو ولد بازید عرف، اعوان ساکن قلعہ شور عرض پرداز ہے کہ یہ چند ایک کلمات تصوف کی صفات' صحیح شناخت حق' معرفت اور ذکر کے بارے میں قرآن شریف اور حدیث کے موافق نفس خبیث اور شیطان ملعون کے دفعیہ کے لئے لکھے گئے ہیں۔ جو سراسر توفیق ہیں۔

marfat.com

قولہ تعالیٰ "وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِاللَّهِ"

اس کتاب کا نام "توفیق الہدایت" رکھ کر "تحقیق الہدایت قادری" خطاب دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ فقیر فی اللہ اور طالب اللہ کے لئے رفیق باتوفیق ہے۔ الرفیق ثم الطریق۔ پہلے ساتھی تلاش کرو۔ پھر راستہ چلو۔

کامل مرشد پر پہلے فرض عین ہے کہ وجود زندگی اور قلب محمود کی زکوۃ دیکر طالب اللہ کو اسم اللہ ذات کے تصور سے مقصود تک پہنچائے اور نیز اسم اللہ ذات کے تصور سے اسے دنیا اور آخرت کی زندگی بخش دے۔ اور اسم اللہ ذات کے تصرفات سے طالب اللہ کو دس خزانے دکھا دے۔ اور اس پر منکشف کر دے۔ تاکہ اس کا دل دونوں جہان کے حوادث سے سرد ہو جائے۔ کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو دونوں جہان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے۔ تلقین کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ مرشد طالب کو دس خزانے عنایت کرے۔ تاکہ اس کا دل پریشان اور بے جمعیت نہ ہو۔ اول گنج کیمیا کے لئے ستر ہزار راہیں ہیں۔ اور ہر ایک راہ کی ستر ہزار علامتیں ہیں۔ پہلے یہ سب اس پر منکشف کرے۔ اور ایک لحظہ میں بغیر محنت و مشقت اسے عطا کر ے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالب ایسا روشن ضمیر اور صاحب نظر ہو جاتا ہے۔ کہ کیمیا کے ہر ایک مرتبے کو توفیق باطنی کے سبب عین بعین عیان کر دیتا ہے۔ یہ ابتدائی مراتب بھی اس کی

marfat.com

نگاہوں میں آسان ہیں۔ اگر جنگل اور پہاڑ میں کئی سنگریزوں اور کنکروں کو نگاہ سے سونا بنا دے تو بھی اس کے لئے آسان ہے۔ اگر زمین کے سارے غیبی خزانے اسے دکھائی دیں اور جن' انسان اور فرشتے اس کے تابعدار غلام بن جائیں۔ تو یہ بھی آسان ہے۔ لیکن مجلس نبویؐ اور استغراق مع اللہ دائمی طور پر حاصل کرنا سخت مشکل ہے۔ کامل مرشد وہی ہے۔ جو طالب کو پہلے روز ابتدائی مراتب میں یہ انتہائی مراتب بخش دے جس سے طالب لایحتاج ہو جائے۔ اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔ مرشدی اور طالبی کوئی آسان کام نہیں بلکہ یہ معرفت اور توحید پروردگار کے بڑے بھارے بھید ہیں۔ یہ مردوں کی راہ ہے۔ نہ کہ مخنثوں کی۔

اے خام کور چشم بے نظارہ! سن جن دس خزانوں کا ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ہزارہا خزانے ہیں۔ جن کو صاحب راز بلا دقت دوسروں کو بخش سکتا ہے۔ لیکن کم حوصلہ اور احمق کے لئے ان کا معلوم کرنا سراسر گناہ ہے کیونکہ یہ راہ توحید اسم اللہ ذات کے حاضرات کے سبب ایک چابی ہے ناقص لوگ خزائن الٰہی کی اس چابی سے بے خبر ہوتے ہیں کیونکہ وہ اہل تقلید ہوتے ہیں۔ سو اہل تقلید اور توحید کی ہمنشینی راست نہیں آتی۔ کلید سراسر جمعیت ہے اور تقلید بے جمعیتی اور پریشانی' بلکہ اہل تقلید جاہل اور حیوان سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ (اس تقلید سے فقہی مائل میں ائمہ

marfat.com

اربعہ کی تقلید میں سے کسی کی تقلید مراد نہیں بلکہ علم معرفت الٰہی میں لکیر کا فقیر ہو کر یا اپنے بزرگوں سلسلہ یا بزرگان خاندان میں سے کسی کے کمال معرفت پر قانع ہو کر خود محنت شفقت اور ریاضت وغیرہ سے جی چرا کر "یدرم سلطان بود" کا نعرہ لگانا مراد ہے۔)

حدیث "لَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَيَوَانِ وَ الْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ"

انسان اور حیوان میں صرف علم کا فرق ہے۔ اس علم سے مراد علم معرفت الٰہی ہے۔ اللہ بس ماسوے اللہ ہوس۔

اقسام پیر

پیر چار طرح کے ہوتے ہیں۔ عام' خاص' خاص الخاص اور اخص اگر پیر اخص ہے۔ تو اعتقاد کافی ہے۔ الیقین ھو اللہ' طالب فقیر پر پہلا فرض یہ ہے کہ علم تکسیر کو عمل میں لائے۔ اور پھر اس کے ذریعے علم تصور اکسیر اور پھر علم تکسیر اور علم تکسیر کے ذریعے علم تصور اسم ذات اور اسم اللہ ذات کے تصور کے ذریعے عین العلم علوم حی القیوم۔ جو شخص یہ چاروں علوم عمل میں نہیں لاتا۔ وہ عامل کامل نہیں بنتا۔ اور نہ فقر کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔ کیمیا تین ہیں۔ کیمیائے سیم و زر' کیمیائے تاثیر نظر اور کیمیائے امر۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ۔

ز ہجرت یکہزار و صدسہ کم بود
بشد تصنیف سر اسرار معبود

marfat.com

سنہ ایک ہزار ستانوے میں یہ تصنیف جو اللہ تعالیٰ کے اسرار پر مبنی ہے مکمل ہوئی۔

مطالعہ می در آید راز داند
توحیدش معرفت در نکتہ خواند

یہ کتاب جس کے زیر مطالعہ رہے گی۔ وہ راز دار معرفت ہو جائے گا۔ اور ایک نکتہ توحید سے معرفت حاصل کرے گا۔

بود آن عالم و عارف الٰہی
سنانش سیف شد ازلش سیاہی

علم و عرفان الٰہی نے ازل سے ہی اس کو سیاھی (گمراہی) سے بلندی اور روشنی (ہدایت) کے کنارہ پر کھینچ لیا تھا۔

دلش زندہ شود ہرگز نمیرد
شود فی اللہ فنا حق راز گیرد

اس کا دل زندہ ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں مرے گا۔ اور وہ فنا فی اللہ ہو کر حق تعالیٰ کے راز کو پالے گا۔

صادق طالب اللہ کو مرشد سے چار توفیقیں عطا ہوتی ہیں۔ جن سے طالب غلطی اور خطا نہیں کرتا اور ہمیشہ قرب و وصال الٰہی میں رہتا ہے۔ اور اس کو ہر حال میں جمعیت لازوال حاصل رہتی ہے۔ پہلی توفیق جو مرشد کی نگاہ سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ اسے زمین و آسمان کے تمام خزانے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ دوسرے اسم اللہ ذات

marfat.com

کے تصور سے مشرق سے مغرب تک کی ساری مخلوق اس کی فرمانبردار بن جاتی ہے۔ اور یہ بات مشق وجودیہ مرقوم سے حاصل ہوتی ہے۔

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

جس کسی کو اللہ تعالیٰ پسند فرما لے اور اپنا محبوب بنا لے اگر مخلوق اسے پسند نہ بھی کرے تو کیا ڈر ہے۔

قولہ تعالیٰ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا" بِالْقِسْطِ۔

شرح مشق

واضح رہے کہ مشق محبت الٰہی کا مغز اور معرفت الٰہی کا خلاصہ ہے۔ مشق ہی سے دائمی معراج اور شرف دیدار اور حضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتے ہیں۔ صاحب مشق دنیا اور آخرت میں لایحتاج ہوتا ہے۔ اولیاؤں کا سردار اور سرتاج اور مشاہدہ ربوبیت میں ہمیشہ غرق ہوتا ہے۔ مشق کے شروع کرتے ہی پہلے روز معرفت الٰہی کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ مشق مقرب رحمانی اور قدرت سبحانی ہے۔ اس سے روح و جسم میں دوری واقع ہوتی ہے۔ قلب زندہ اور نفس فانی ہو جاتا ہے۔ صاحب مشق ہمیشہ لامکانی اور عین العیانی ہوتا ہے۔ اس کی کئی علامتیں ہیں۔ وہ یہ کہ ہر ایک

marfat.com

روحانیت پر غالب ہوتا ہے۔ ایک لحظہ میں ہزارہا سال کی راہ طے کر لیتا ہے۔ جسے مشق کا طریقہ یاد نہیں۔ اسے فقرو معرفت کی خبر ہی نہیں۔ اور نہ وہ انہیں قائم رکھ سکتا ہے۔

ہر کرا راہ بود از مشق راز
عارف باللہ شود حق بے نیاز

جس کسی کو مشق کے ذریعے راز تک رسائی حاصل ہو جائے وہ عارف باللہ ہو کر یقیناً ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

ہر کہ صاحب مشق غرقش در وجود
ہر دم قاتل کند نفس یہود

جو کوئی صاحب مشق ہے وہ اس مشق میں غرق ہو کر ہر وقت نفس یہودی کو قتل کرتا رہتا ہے۔

طریق کی مشق باعث قرب حق ہے کیونکہ یہ اسم اللہ ذات کے تصور سے برحق ہے۔ جسے طریق قادری کی مشق حاصل نہیں۔ اسے معشوقی اور محبوبی کا طریقہ کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ مشق وجود میں وہی عمل کرتی ہے' جو سیاہی کاغذ پر۔

طریقہ قادری کی دو قسمیں ہیں۔ اول کامل مکمل اکمل' نور الہدی' عارف باللہ' باخدا نفس پر قہر کرنے والا۔ صاحب نفس مطمئنہ' روحانی' زندہ قلب فانی نفس' سروری' قادری' زاہدی قادری' جب یہ سب کچھ ایک میں جمع ہو۔ تو اسے جامع الجمعیت جوہر قادری کہتے

marfat.com

ہیں۔

ہر سخن مارا سرے است ازالہ
ہر سخن سرے است کہ از مصطفیٰ

میری ہر بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک راز ہے اور ہر بات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے راز اور عطیہ ہے۔

ہر سخن سرے است با اسرار راہ
ہر سخن سرے برد باحق نگاہ

ہر بات راہ سلوک کے اسرار میں سے ایک سر ہے اور ہر بات راز حق کی نگہداشت کرنے والی ہے۔

ہر کہ خواند عالمے عامل شود
ہر کہ داند عالمے کامل شود

اگر کوئی عالم اسے پڑھے گا تو عامل ہو جائے گا۔ اور عامل پڑھے گا اور جان لے گا تو کامل ہو جائے گا۔

نظر مرشد سے پہلی توفیق جو طالب کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ زمین و آسمان کے تمام خزانے اسے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ دوسری توفیق یہ کہ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے مشرق سے مغرب تک سب اس کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ تمام دنیا کی سیر کر سکتا ہے۔ خشکی اور تری اس کے لئے یکساں ہوتی ہے۔ نظر سے خاک کو سونا چاندی بنا سکتا ہے۔ اگر چاہے تو ٹکڑ گدا کو سات ولایتوں کا بادشاہ کر دے اگر

marfat.com

چاہے تو سات ولایتوں کے بادشاہ کو معزول کر دے۔ دیکھنے اور سننے میں فرق ہے۔ فقیر وہی ہے۔ جس کی آزمائش کر لی جائے۔ اور وہ معرفت کی انتہا کو پہنچا ہوا ہو۔ اس کی بات قیامت تک رد نہ ہو۔ اس کی ہر ایک بات کنہ کن سے ہو۔ جس چیز کو ہونے کے لئے کہے وہ دیر سے یا جلدی بحکم خدا ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ باتیں دعوت سے حاصل ہوتی ہیں۔ دعوت سے دو عین طلب کر۔ ایک عابد عارف باللہ ہو۔ دوسرے عاقبت بالخیر اور عرش سے تحت الثریٰ تک باخبر ہو۔ آسمان سے زمین تک کے سارے طبقات تک بقدرت الٰہی پہنچ سکے۔ ایسا شخص دعوت میں عامل کامل' ولی اللہ' اہل اللہ' بادشاہ پر غالب اور اولو الامر ہوتا ہے۔

marfat.com

شرح دعوت

اس کا طریق یہ ہے کہ رات کے وقت تنہا کسی تنگ برہنہ ولی اللہ کی قبر پر جا کر اس طرح سوار ہو جس طرح گھوڑے پر ہوتے ہیں۔ اور جس قدر قرآن شریف اسے یاد ہو پڑھے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ بزرگوں کا ادب ملحوظ رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قبر اور روحانی کے آداب اچھے یا قرآن شریف کا پڑھنا۔ کیونکہ اس طرح قرآن شریف پڑھنے سے صاحب قبر کی عزت، عظمت، شرف، مراتب اور فخر زیادہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی دعوت عامل، کامل، مکمل، مکمل جامع نور الہدیٰ اور عارف خدا قادری ہی پڑھ سکتا ہے۔ جسے قوت علمی کے سبب حی قیوم کے مرتبے پر پہنچنا نصیب ہو۔ اور دعوت سے ہر مشکل حل کر سکے۔

باہو فقیر دعوت را شناسد بانظر
گرچہ می پوشد لباس سیم و زر

باہو! اہل دعوت فقیروں کو نظر سے ہی پہچان لیتا ہے اگرچہ انہوں نے سونے چاندی کا لباس ہی پہن رکھا ہو۔

باہو کاملاں را میشناسد بانظر
گرچہ پوشد ہر لباسے از فقر

باہو کاملوں کو نظر سے ہی پہچان لیتا ہے۔ اگرچہ وہ فقر کے کسی بھی لباس میں ہوں۔

marfat.com

روحانی می برآید از قبر شد ہم سخن
درین مراتب عارفان از کنہ کن

روحانی قبر سے نکل کر ان سے ہم سخن ہوتا ہے۔ عارفوں کو یہ مراتب کنہ کن سے حاصل ہوتے ہیں۔

با دلیلش وہم یا سخن از خیال
یا بود الہام با قربش وصال

وہ روحانی خواہ دلیل، خیال یا وہم کے ذریعے اس کے ساتھ ہم سخن ہو یا الہام اور قرب و وصال کے ذریعے۔

یا بود آگاہ در نظرش نگاہ
یا بود عین العیان قرب ازالہ

یا تو وہ روحانی اس کی نظروں کے سامنے آکر آگاہ کرتا ہے یا اہل دعوت قرب خداوندی سے عین العیان ہو جاتا ہے۔

شد مراتب اہل دعوت دم زدم
اہل دعوت انتہا را نیست غم

اہل دعوت کو یہ مراتب دم بدم ہر وقت حاصل رہتے ہیں۔ منتہی اور کامل صاحب دعوت کو کوئی غم نہیں ہوتا۔

درد راز میشود زان ترتیب تر
دعوتے باشد چنین صاحب نظر

صاحب نظر کی دعوت اس طرح کامل اور مکمل ہونا چاہئے کہ جس سے

marfat.com

وہ راز کی حقیقت اور اصلیت کو پہچان سکے۔

تانخوانی ورد زان غیبی درود
خواندن دعوت نباشد ہیچ سود

جب تک تو اس غیبی درود سے ورد نہیں کرے گا۔ تجھے دعوت پڑھنے کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

ورد غیبی چیست آن ورد و ختام
از مصطفیٰ حاصل شود غیب از مقام

ورد غیبی کیا ہے۔ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری اور حضوری ہے اور اسی بارگاہ سے غیبی مقامات کی معرفت حاصل ہو گی۔

اسم اعظم گفت نبوی وا از کرم
ہر کہ دعوت خواند اعظم شد ختم

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے کرم سے اسم اعظم بیان فرما دیا۔ جو کوئی دعوت پڑھے گا وہ عظمت حاصل کر لے گا۔ اور فنا فی اللہ ہو جائے گا۔

صاحب دعوت عامل، کامل، کل الکلید، فقیر نور الہدیٰ اور سر خدا ہوتا ہے۔ دعوت کے لائق فقیر کا وجود ہوتا ہے۔ جو فقیر فقر کا دعویٰ کرے۔ اس سے دو گواہ طلب کر۔ اول فقر خاصہ راہ، دوم فقر فنائے نفس، نیز اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ دنیا اور شیطان کے

marfat.com

جھگڑوں بکھیڑوں سے فارغ ہوتا ہے اور بفضل خدا اس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی نگاہ حق پر ہوتی ہے۔ اور باطل سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ جو شخص دعوت کا دعویٰ کرے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ ایک تو عابد اور عارف باللہ ہو۔ دوسرے عاقبت بالخیر اور عرش سے تحت الثریٰ تک اور آسمان سے زمین تک کے سارے طبقات سے بقدرت الٰہی باخبر ہو۔ اس قسم کا اہل دعوت عامل' کامل' ولی اللہ' اہل اللہ' بادشاہ پر غالب اور اولی الامر ہوتا ہے۔ مہمات کے لئے ہزاروں خزانے خرچ کرنے اور لشکر سمیت چڑھائی کرنے اور طلسمات کرانے کی نسبت فقیر کی صرف ایک توجہ کافی ہے۔ یہ خدمت فقیر ولی اللہ کے سپرد ہوتی ہے۔

حمایت را کہن دامان درویش
بہ از سد سکندر صد مدد پیش

اگر تجھے حمایت کے لئے کسی کامل فقیر کا پھٹا پرانا دامن مل جائے تو وہ سکندر کی سو مضبوط دیواروں سے زیادہ تیرے لئے بہتر ہے۔

بادشاہ کی مہمات خواہ کیسی ہی سخت یا آسان ہوں۔ فقیر کی باطنی توجہ بغیر سر نہیں ہوتیں۔ مطلب یہ کہ اہل اللہ کی توجہ باطنی کا حصول بادشاہ کے لئے عین فرض ہے یقیناً بادشاہ اہل اللہ فقیر کے تابع ہوتا ہے۔ جس نے دونوں جہان کی بادشاہی پائی۔ فقیر اور درویش سے پائی۔ جو ان کا منکر ہے وہ ہمیشہ بے جمعیت اور پریشان رہتا ہے۔ فقیر کی

marfat.com

پہچان یہ ہے کہ دعوت کی توفیق میں کامل اور اہل قبور کا شہسوار ہو۔ اور اسم اللہ ذات کے تصور کی قوت رکھتا ہو۔ اور صاحب حضور ہو۔ جس فقیر کو انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحانیت کی ملاقات اور اسم اللہ ذات کی معرفت اور حضور حاصل نہیں۔ اسے فقیر نہیں کہہ سکتے۔ جو کشف و کرامت پر بہ سبب نفسانی خواہشوں کے مغرور ہو۔ وہ قرب و معرفت حق سے بعید ہوتا ہے۔ جو فقیر ہمیشہ غرق توحید ہے۔ اس کے ہاتھ میں چابی ہے۔ جس سے ہر مشکل کا قفل کھل سکتا ہے۔ تیسرے دعوت قبور کی توفیق۔ جس سے انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحوں کو اپنی قید میں لا سکتے ہیں۔ اور جس وقت چاہیں حاضر کر سکتے ہیں۔ چوتھے اسم اللہ ذات کو روان کرنا۔ ہمیشہ خون جگر پینا جسے یہ توفیق حاصل ہو۔ وہ ولی اللہ بن جاتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر رہتا ہے۔ اور جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس کی حضوری اسے حاصل ہوتی ہے۔

اے احمق بے شعور! یہ عارفوں کے ابتدائی مراتب ہیں۔ اس کو توفیق ابتداء بھی کہتے ہیں۔ کہ پانچوں تصرف ہاتھ میں لائیں۔ اور پھر انہیں چھوڑ دیں۔ صرف معرفت فقر اور توحید کو اختیار کریں۔ اس کو صاحب ترک توکل کہتے ہیں۔ جو فقیر درویش ایسے نہیں ہو مکار اور ٹکڑ گدا ہیں۔

○ مصرعہ ۔ از دست نار ساست کہ مکارہ پارسا است۔ فقیر مرد وہ

marfat.com

ہیں۔ جن کی نگاہ میں ہزاروں خزانے ہیں۔ لیکن طمع نفسانی کے واسطے ایک قدم بھی نہ اٹھائے۔

نفس را رسوا کنند بہر از گدا
بر ہر درے قدمش برند بہر از خدا

وہ نفس کو رسوا اور ذلیل کرنے کے لئے اسے در بدر لے جا کر اس سے بھیک منگواتے ہیں۔

فقر، معرفت، توحید، تجرید اور تفرید کی راہ نہ زبان زبان سے، نہ کان کان سے، نہ آنکھ آنکھ سے، نہ ہاتھ ہاتھ سے اور نہ پاؤں پاؤں سے حاصل کر سکتا ہے بلکہ باطنی راہ توفیق، تصدیق اور تحقیق ہے۔ جو قلب قلب سے، روح روح سے، سر سر سے، مشاہدہ مشاہدہ سے، تصور تصور سے، تصرف تصرف سے، اسرار اسرار سے، قرب قرب سے، معرفت معرفت سے، تجلیات تجلیات سے، نور نور سے، حضور حضور سے، فناء فناء سے اور بقاء بقاء سے حاصل کرتا ہے۔ یہ مجمل مجموعہ توحید ذات، وحدانیت استغراق باخدا اور کفر و شرک سے نکلنا ہے۔ اعضاء کے اعمال محض حرص و ہوا ہیں۔

حدیث۔ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ"

بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا۔ لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔ پس یہ

marfat.com

وقتی بھی اہم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ ظاہری دولت سے۔ چنانچہ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نیک لوگوں کو نیکیاں عطا کرنے کے لئے بمنزلہ بیان میں فرمایا ہے

ہم کباب کہ ہمدم سوختن ہمہ ایم
تو گفتم کہ دود سوزش است خاموشی

میں کباب نہیں ہوں کہ جلتے وقت رونے لگوں بلکہ میں تو گفتگو کی طرح جلتے وقت ہنستا رہتا ہوں۔

اور ہمیشہ بے خود رہنے خواہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت کریں۔ لیکن باطن میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم صحبت رہیں۔

حدیث "مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ"

جس نے مجھے دیکھا بیشک اس نے خدا کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اگر کسی کو اس پر اعتبار نہ ہو۔ تو وہ سنت دین ہے اور سورج کی طرح بے تعین، حاضر اور موجود اور سیاہ دل ہے اگر تعین نہیں ہو تو باطن میں آنحضرت کو جلوہ مبارک کے ساتھ ضرور دیکھے گا یہ مراتب بھی دراصل تحقیق ہو چکے ہیں۔ جو ان پر شک کرتا ہے وہ کافر اور بے دین ہے

ہر مرشد کی ہست مجلس جدا
مرشد باطن ہست خود خدا

marfat.com

جو مرشد کامل اور مرد ہوتا ہے وہ حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاتا ہے اور نامرد ناقص مرشد مرید کو اپنی کشف و کرامات دکھا کر مغرور ہو جاتا ہے۔

اے مردہ و سیاہ دل نابینا اور لبوں پر نفاق اور کہنے کا لباس پہنے ہوئے ایک علم ایسا ہے جسے عین العلم کہتے ہیں۔ اس سے مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ نفس مر جاتا ہے۔ اور وجود میں حرص و ہوا کا نام تک نہیں رہتا۔ یہ علم عارف لوگ طالبوں کو پہلے روز سکھاتے ہیں۔ یہ علم سینہ بسینہ ہوتا ہے۔ معرفت اس علم سے حاصل نہیں ہوتی۔ جو سینے میں ہو۔

علم رسمی سینہ صافاں رانمے آید بکار
چوں شود آئینہ روشن بے نیاز از جواہرات

رسمی اور ظاہری علم روشن سینوں اور صاف دلوں کے کسی کام کا نہیں جب آئینہ روشن ہو جاتا ہے تو جوہر سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ فقیری، معرفت الٰہی اور سلک سلوک علم ہی سے شروع ہوتی ہے۔ اور علم پر ہی ختم ہوتی ہے۔ اور شریعت، قرآن شریف اور احادیث نبوی کے علم سے باہر نہیں۔ جو باطن ظاہر کے موافق ہے برحق ہے کیونکہ منجانب اللہ ہے۔ اور جو باطن ظاہر کے مخالف ہے۔ وہ باطل ہے۔ فقیر عارف باللہ پہلے دس علم حاصل کرتا ہے۔ پھر کہیں تلقین و ارشاد و وسیلہ کے لائق ہوتا ہے۔ وہ علم یہ

marfat.com

ہیں۔ اول علم حدیث قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دوسرے علم تصوف یعنی تصدیق قلب' تیسرے علم روح القدس' چوتھے خلاف نفس اور محاسبہ باانصاف نفس۔ پانچویں علم سیر بے حجاب اللہ فنا از فنا' چھٹے علم معرفت اسرار' بقا از بقا' ساتویں علم زبان' حلال کھانا' سچ بولنا' اور ہر ایک بات حدیث کے موافق کرنا۔ اور ہر ایک کام محض للہ کرنا۔ آٹھویں علم عفو اور لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ۔ نویں علم قبور اور روحانیت مغفور کی ملاقات' دسویں علم حاضرات اسم اللہ ذات' اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالب ایک ہی دم میں تمام علوم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور پہلا سبق پڑھنے سے اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ جو کچھ وہ باطن میں دیکھتا ہے' جانتا ہے۔ اور پہچانتا ہے۔ اور ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ غیب نہیں' محض عطائے الٰہی ہے۔ باطن میں جو کچھ اسے فیض ہوتا ہے۔ اس سے وہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے ایسے باطن سے ظاہر میں کیوں گریز کیا جائے۔ خواہ حقیقت ماضی ہو۔ خواہ حال' خواہ مستقبل۔ کیونکہ صاحب شریعت کے لئے خواب اور مراقبہ الہام گاہ ہے۔ جو بادلیل اور عیان ہوتا ہے۔ قرب الٰہی سے استخارہ کرنا معرفت اور توحید ہے۔ اور یہ صحیح ہوتا ہے کیونکہ اس کی بنیاد اسم اللہ ذات کے تصور پر ہوتی ہے۔ اکثر اہل بدعت شریعت اور آیات قرآنی سے منحرف ہو کر طریقت سے مردود حقیقت سے محروم اور معرفت سے بے نصیب رہتے ہیں۔ اور دیدار

marfat.com

حق کو عکس ظاہری سے تشبیہہ دے کر اسے برحق کہتے ہیں۔ لیکن وہ دراصل سراسر باطل ہوتا ہے۔ بعض کے وجود میں شیطانی اور ناری تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔ یا یہ کہ نفسانی نار خوبصورت بچے کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اور وہ اسی کو دیدار حق اور واصل حق برحق کہتے ہیں۔ یہ بھی سراسر باطل ہے۔

بعض سرود وغیرہ سننے سے دیوانے ہو جاتے ہیں۔ اور خط و خال پر فریفتہ ہو کر اسی کو قرب' وصال اور معرفت الٰہی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہے یہ بھی باطل' بعض اپنے باطن میں نار بمثل انوار ہزارہا دیکھ کر اسی کو معراج خیال کرتے ہیں لیکن یہ بھی باطل محض ہے۔ کیونکر یہ شیطانی معراج ہے نہ کہ رحمانی۔

واضح رہے کہ جن مراتب کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے وسیلے سے بھی معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ الٹا توحید مطلق اور فقر محمدیؐ سے محروم اور دور ہو جاتے ہیں۔ دوسرے اگر کوئی ایک جسم سے ہزار جسم میں آئے اور پھر ہزار جسم سے ایک میں چلا جائے۔ جیساکہ پارہ کبھی بکھر کر ذرہ ذرہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر ایک ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب بھی سانپ کا کینچلی بدلنا ہے ایسے لوگوں سے توبہ بھلی' یہ محض بازیگری ہے۔ یہ طریقہ سراسر فقر محمدیؐ اور معرفت اور توحید الٰہی سے دور ہے۔ بعض لوگ بارہ سال یا ایک سال کا روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن باطن میں انہیں معرفت و وصال الٰہی کی

marfat.com

مطلق خبر نہیں ہوتی۔ یہ بھی ان کی خام خیالی ہے۔ گو لوگوں کی نگاہوں میں تو یہ کمال ہے لیکن اس کمال کو آخر زوال آتا ہے۔ یہ بات بھی فقر محمدیؐ اور فنا فی التوحید الٰہی سے بعید ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جن کے ظاہر آراستہ لیکن باطن خراب ہیں۔ اور انہوں نے قادری طریقہ کو بطور پناہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ دراصل چور ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ یہ اہل تکلیف اور تقلید ہوتے ہیں جو اصل قادری ہیں۔ ان کی ابتداء اور انتہا اسم اللہ ذات کے تصور پر ہوتی ہے۔

باہو قادری رامی شناسد بانظر
ہمچو زر گری شناسد سیم و زر

باھو قادری کو نظر کے ساتھ پہچان لیتا ہے جس طرح کہ زرگر سونے اور چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

قادری طریقہ میں کوئی شخص دنیا کا طالب نہیں ہوتا۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

فقیر کامل اسے کہتے ہیں جو دو عملوں کا عامل ہو۔ ایک عمل جلالی کہ اگر قہر و غضب سے کسی کی صورت کا تصور کرے۔ تو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے خلاصی نہ پائے۔ جیسے منافق کافر اور دشمن علماء وغیرہ۔ دوسرے عمل جمالی کہ اگر کسی کی صورت تصور میں لائے تو جب تک اسے معرفت الٰہی اور مجلس نبویؐ تک پہنچا نہ لے۔ اسے نہ چھوڑے۔

marfat.com

ان دونوں توفیقوں کو منظور نظر الٰہی کہتے ہیں۔ جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اور ذکر مذکور سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اسی کو توفیق مطلق کہتے ہیں۔

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی
نہ دارد ہر فقر قرب الٰہی

ہر سر تاج شاہی کے قابل نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر فقر قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔

یہ مراتب غالب الاولیاء قادری کے ہیں۔ اگر اور کوئی شخص دعوے کرے یا ان کی برابری کرے۔ تو وہ دونوں جہان میں خراب و خستہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ مقام جلالی کی وجہ سے جب عزرائیلؑ روح قبض کرنے کو آتا ہے۔ تو روح کو استخوان ابیض میں پہنچا دیتے ہیں۔ جسے خود اللہ تعالیٰ دست قدرت سے قبض کرتا ہے۔ اور مقام جلالی سے ہر ایک مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔ جس فقیر کو یہ دونوں عمل حاصل ہیں۔ اسے قرب، معرفت اور وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص مجھے شناخت کرنا، پانا یا مجھ سے ہم کلام ہونا چاہتا ہے یا میرا قرب اور میری حضوری چاہتا ہے۔ تو فقیر سے یہ باتیں حاصل کرے اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ فقیر کون ہے؟ یہ فقیر نہیں جو فاقہ کشی کرتے ہیں۔ بلکہ وہ فقیر ہیں جن کو فیض و فضل الٰہی سے فرحت روح اور جمعیت ازلی نصیب ہے۔ فقیر کی بڑی پہچان یہ ہے

marfat.com

کہ اسے اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصور حاصل ہو۔ اور اگر وہ قہر اور جلالیت کی نگاہ سے دیکھے۔ تو مشرق سے مغرب تک آتش جذبہ سے جلا کر خاکستر کر دے۔ اور اگر جمالیت کی نگاہ سے دیکھے۔ تو تمام جہان کو فیض الٰہی سے بھرپور کر دے۔ اور ہر ایک کو اس کے مطالب و مقصود تک پہنچا دے۔

ذات و صفات کے یہ مراتب و درجات' معرفت' قرب' مشاہدہ اور حضوری الٰہی اور استغراق حی قیوم حاصل کرنا اور اپنے اختیار سے انہیں عمل میں لانا بالکل آسان ہے۔ لیکن اس کام کے لئے حوصلہ وسیع ہونا چاہئے۔ اور ان میں سے ہر عمل کو وجود میں محفوظ رکھنا بہت مشکل ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ توفیق عنایت کرے۔ تو اور بات ہے۔ یا کامل مرشد عارف باللہ کی نگاہ ہو جائے کیونکہ مرشد کامل نظر ہی سے تلقین کرتا ہے۔ نظر ہی سے ہر ایک مرتبہ اور مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ نظر ہی سے معرفت اور توحید الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ نظر ہی سے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں پہنچا کر منصب دلاتا ہے۔ اور نظر ہی سے طالب کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کامل مرشد تجربہ کار ہوتا ہے۔ اور وہی نفس و شیطان کی قید سے چھڑاتا ہے۔ بشرطیکہ طالب صاحب احسان اصل انسان اور بایقین و بااعتبار ہو۔ اور فقر کے مراتب کی برداشت کر سکے۔

marfat.com

گر تو خواہی نیک گردد نیک تر
فقر را بردار بر فقرش نظر

اگر تو نیک سے نیک تر ہونا چاہتا ہے تو فقر اختیار کر اور فقر کے لوازمات کو نگاہ رکھ۔

فقر کیا چیز ہے؟ کسے کہتے ہیں؟ اور کہاں سے پیدا ہوتا ہے؟ فقر نور الٰہی سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ تمام جہان کا ظہور نور فقر سے ہوا ہے۔ فقر ہدایت ہے۔ فقر نور حق کی ایک صورت ہے۔ جو اس درجہ خوبصورت ہے۔ کہ دونوں جہان اس کے شیدا اور اس پر فریفتہ ہیں۔ لیکن فقر کسی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے

فقر رحمت راز وحدت نور حق
زیر پائے فقر باشد ہر طبق

فقر رحمت وحدت کا راز اور حق کا نور ہے اور تمام طبقات فقر کے زیر پا اور تابع ہوتے ہیں۔

ہر کہ بیند فقر را عارف شود
فقر را از فقر وحدت میکشد

جو کوئی فقر کو اختیار کر کے فقر کے ساتھ وحدت حاصل کرتا ہے اور فقر کی طرف ہی نگاہ رکھتا ہے وہ عارف باللہ بن جاتا ہے۔

marfat.com

مردہ نفس و زندہ قلب و روح پاک
لختہ لختہ جگر دل او چاک چاک

فقر کا نفس مردہ، دل زندہ، اور روح پاک، جگر ٹکڑے ٹکڑے اور اس کا دل چاک چاک رہتا ہے۔

فقر در ذاتست باشد لازوال
فقر حاصل کے شود باقیل و قال

فقر خالی خولی باتوں اور قیل و قال کی بھول بھلیوں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ فقر تو ذات کا لازوال خزانہ ہے۔

چشم بند و گوش شنود ہم کلام
بے دیدہ شنیدہ کے شود فقرش تمام

آنکھیں بند کرے گا تو کان سنیں گے۔ بغیر دیکھے اور سنے کس طرح فقر کی منازل طے ہو سکتی ہیں۔

باہو لب بستہ کن باچشم بین
غیر دیدن کے شود طالب یقین

باہو ہونٹ بند کر لے اور آنکھوں سے مطلوب کو دیکھ کر دیکھے بغیر طالب کو کیسے اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔

باہو خوش بہ بیندی نماید خویش را
در خویش بینی خوش بیں وحدت خدا

اے باہو جو اپنے آپ کو دیکھتا اور پہچانتا ہے وہ اپنے من میں ہی ڈوب

marfat.com

کر خدا تعالیٰ کی وحدت کو دیکھ اور پالیتا ہے۔

چشم را بربند و بردل کن نظر
تاشوی واصل خدا ہمچوں خضر

آنکھوں کو بند کر اور دل پر نظر رکھ' تاکہ تو بھی خضر علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کا واصل بندہ بن جائے۔

چشم را بر بندو بردل کن نگاہ
تاترا حاصل شود قرب الٰہ

آنکھوں کو بند کر لے اور دل پر نگاہ کر' تاکہ تجھے قرب خداوندی کی نعمت حاصل ہو جائے۔

چشم را بربند و در دل خوش بیا
تاشوی ہم صحبت با مصطفیٰ

آنکھوں کو بند کر لے اور دل میں خوش ہو کر آجا' تاکہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض حاصل کر سکے۔

چشم را بربندو در دل عین بین
عاقبت عارف شوی حق الیقین

آنکھوں کو بند کر لے اور دل میں عین جمال یار ملاحظہ کر بالاخر تو عارف بن جائے گا اور تجھے حق الیقین حاصل ہو جائے گا۔

دل یکے ملک است مالک حق طلب
ہر کس ولایت دل بیابد یافت رب

marfat.com

دل ایک ملک ہے اور اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ جو کوئی دل کی مملکت کو حاصل کرلیتا ہے وہ رب کو پالیتا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تو نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں بخش نہ دیا۔ تو واقعی ہم نقصان میں رہیں گے۔

جس شخص کے وجود میں فقر کی ف تاثیر کرتی ہے۔ اسے نفس پر فتح، روح کی فرحت، فیض قالب، ہمیشہ کی جمعیت، سلامتی ایمان، فقر لایحتاج حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ بدعت، شرک کفر اور استدراج سے فارغ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہوا وہ امن امان میں ہو گیا، کے ہیں۔

ہر کہ گیرد فقر را از حرف ف
فقر فخری یافتہ از بحر ب

جو کوئی فقر کو صرف ف سے پکڑتا ہے وہ فقر فخری کے سمندر (بحر) کی ب کو پالیتا ہے۔ یعنی فقر کا تیسرا حصہ اسے حاصل ہو جاتا ہے۔

ہر کہ گیرد فقر راق از قرار
شد زبان او بمثل ذوالفقار

جو فقر کے حرف ق کے ذریعے قرار حاصل کرتا ہے۔ اس کی زبان ذوالفقار کی طرح ہو جاتی ہے۔ (یعنی وہ سیف زبان ہو جاتا ہے)

marfat.com

ہر کہ گیرد فقر را از حرف ر
راز یا بد رحمت اللہ ذوق ز

جو کوئی فقر کے حرف د سے راز حق اور رحمت رب کو حاصل کر لیتا ہے اور اسے زہد و عبادت کا ذوق حاصل ہو جاتا ہے۔

فقر را فقر از بدان فقر از شناس
خواہ گدا و بادشاہ دز ہر لباس

فقر کو فقر سے معلوم کر اور فقر کے ذریعے ہی پہچان خواہ گدا ہو یا بادشاہ' ہر لباس میں فقیر کو فقیر ہی رہنا چاہئے۔

اس قسم کا فقر لائق ارشاد ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ لما انزلت الی من خیر فقیر "

حدیث شریف ۔ "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ" ۔ فقیر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ مرشد سے تلقین حاصل کرنا فرض عین ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ"

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف کوئی وسیلہ ڈھونڈو' اگر کوئی شخص کہے کہ اس زمانے میں کوئی فقیر ارشاد اور وسیلے کے لائق نہیں۔ صرف علم فقہ و مسائل کافی وسیلہ ہیں۔ تو سمجھ لو کہ یہ اس کا حیلہ شیطانی ہے۔ اور فریب نفس ہے۔ وہ معرفت الٰہی سے باز رکھنا چاہتا ہے۔ اولیاء اللہ قیامت تک ایک دوسرے کے قائم مقام

marfat.com

ہو کر آفتاب کی طرح روشن رہیں گے۔

حدیث۔ "لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَالُ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ"

جب تک روئے زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ تب تک قیامت برپا نہیں ہو گی۔ جو شخص طلب الٰہی نہیں کرتا۔ وہ مسلمان کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور وہ تو ڈھور ڈانگر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر قلب، قلب کے اندر سر اور سر کے اندر اسم اللہ لکھا ہوا ہے۔ جسے نور ایمان ہویدا سویدا کہتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ کو مشق فی قلب الغیب بھی کہتے ہیں۔ جب انسان اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کا قلب اللہ تعالیٰ کی مد نظر ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور قلب میں جو اسم اللہ لکھا ہوا ہے۔ قدرت خدا سے وہ آفتاب کی طرح طلوع کرنے لگتا ہے۔ اس کے طلوع ہونے سے وجود میں سے خناس، خرطوم، وسوسہ، واہمات، خطرات اور بری صفات و عادات یکبارگی نکل جاتی ہیں۔

شرح مشعب

مراتب چار ہیں۔ دعوت، ذکر، معرفت اور جمعیت دعوت کے عمل میں ہونے کی یہ علامت ہے کہ وہ ایک دم میں تمام جہان کو خراب کر سکتا ہے۔ یا آباد کر سکتا ہے۔ ذاکر ایک دم میں تمام جہان کو وصال یا زوال دے سکتا ہے۔ اہل معرفت تمام جہان کو ایک دم میں یا

marfat.com

فیض فضل بخش سکتا ہے۔ یا خلل میں ڈال سکتا ہے۔ اور صاحب جمعیت چاہے تو سارے جہان کو ایک دم میں فنا فی التوحید اور مشاہدہ مع اللہ میں غرق کر دے۔ جمال الٰہی کے حضور کے نور میں سراسر جمعیت ہے۔ اور حضور و جمال کی جدائی سراسر بے جمعیتی' پریشانی' خطرات اور خام خیالی ہے۔ اس جمعیت سے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ' انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے یاد نہ تھا' والا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور و عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا اور آدمؑ کو ان سب کے نام سکھائے' والے علم کی تاثیر سے انسان روشن ضمیر' صاحب تفسیر' صاحب نظیر اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے اسی کو علم لدنی کہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وَعَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا" اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا۔ پس معلوم ہوا کہ توریت' انجیل' زبور اور فرقان کے علوم سب کے سب اسم اللہ ذات کے تصور سے منکشف ہوتے ہیں۔ اور علم میں آتے ہیں۔ ایسے شخص کو تلمیذ الرحمٰن اور عالم علم العیانی کہتے ہیں۔

شرح مقام یقین

یقین مجموعہ جمعیت ہے۔ اور جمعیت اس بات کا نام ہے کہ انسان شیطانی ظلم و ستم' نفسانی جہالت' دنیاوی شامت اور پریشانی سے نکل کر امان الٰہی میں آ جائے۔ اور اویسی' تلمیذ الرحمان موافق قرآن' قاتل

marfat.com

نفس، قاطع ہوا اور مخالف شیطان بن جائے۔ اور ہمیشہ مشاہدہ میں رہے۔ چنانچہ اس کی حالت " كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ" ہر روز وہ ایک خاص حالت میں ہوتا ہے، کی مصداق ہو۔ یہ مراتب لامکان فقیر کے ہیں۔ جن پر لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا"۔ صادق آتا ہے۔ یہ محض اس کی عنایت ہے۔ فقر فنا فی اللہ کے حجاب میں ہوتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دینی اور دنیاوی خزانے اس کتاب لازوال میں ہیں۔ جو شخص عاجز محتاج اور پریشان ہو کر اس کتاب سے عنایت اور ہدایت حاصل نہیں کرتا اس کے سوال کا وبال اسی کی گردن پر ہوتا ہے۔ تجھے معلوم ہو گا کہ بہت سے لوگ جو ذاکر قلبی کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر تفکر سے یا دم بند کرکے کرتے ہیں یاد رکھو یہ طریقہ ناقص اور محض فریب نفس ہے۔ جب تک مشق وجودیہ مرقوم نہ کی جائے۔ تب تک نفس قلب روح اور سر کی حقیقت ہی نہیں کھلتی۔ ویسے تو عام طور پر سارے ہی دل میں یا زبان پر اسم اللہ صبح شام پڑھتے ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہوتا ہے۔ جو اسم اللہ کنہ کن سے پڑھتا ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے۔ وہ ابتداء اور انتہا میں معرفت کو پہنچتا ہے۔ جب اسم الٰہی وجود میں تاثیر کرتا ہے۔ تو دل اور روح اللہ اللہ کہنے لگتے ہیں۔ لیکن خواہ قیامت تک بھی کہتے رہیں تو بھی اسم اللہ ذات کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

حدیث شریف " اِسْمُ اللّٰهِ سَنٌ طَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ طَاهِرٍ "

marfat.com

اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ایک پاک چیز ہے۔ جو پاکیزہ مکان کے سوا کہیں قیام و قرار نہیں کرتا، جس شخص کا باطن اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو۔ اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلیم، تلقین اور دست بیعت حاصل ہو۔ اور جس نے ظاہر و باطن میں ہدایت نبویؐ کو اپنا رفیق بنایا ہوا ہو۔ اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میرا کہنا کسی کی حالت کے واسطے نہیں۔ بلکہ خود میری یہ حالت ہے یا اس کی حالت کے واسطے جس پر یہ باتیں میں منکشف کردوں۔ یا دکھا دوں۔ یقین کا خلاصہ حق الیقین لاہوت کی ابتدا ہے اور نیز بیت المعمور کی۔ فرشتوں کے کعبے کو بھی لاہوت کہتے ہیں۔ لامکان حق الیقین کا انتہائی مقام ہے۔ اور حق الیقین لامکان کو معراج کا قاب قوسین کہتے ہیں۔

ز دریائے محبت را چہ آرائی خطاب
چون حباب از خود تہی شد گشت آب

جب طالب توحید الٰہی کے دریا میں غرق ہو جاتا ہے تو اب اس کو کون سا خطاب دیا جائے کیونکہ جب بلبلہ اپنے آپ سے خالی ہو جاتا ہے یعنی ہوا نکل جاتی ہے تو پانی ہی بن جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ "سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا" مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ"
وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو

marfat.com

راتوں رات مسجد حرام لے چلا۔

دردمند دل اسم اللہ ذات کے تصور کی معرفت سے چاک چاک ہوتا ہے۔ اور یہی دل سلیم ہوتا ہے۔ جو دل ذکر الٰہی کرتا ہے اس سے ظاہری اور باطنی علوم کی کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔ ایسے شخص کو قلب العالم' واقف احوال اور عالم روشن ضمیر کہتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جاہل بیدین ہوتا ہے۔ اس راہ باطن صفا میں بے حیا جاہل چل ہی نہیں سکتا۔ جاہل بیدین اور بے حیا ہوتا ہے۔ عالم جان کا غم خوار ہے۔ اور جاہل شیطان کا مصاحب ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں کوئی حسد کی وجہ سے نہیں کہتا۔ بلکہ اصل حالت بیان کرتا ہوں۔ فقیر اسے کہتے ہیں۔ جو ایک نگاہ لطف سے طالب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر کردے۔ اور طالب کو اس میں ذرا ریاضت یا محنت نہ کرنی پڑے۔ یہ توفیق اہل حضور کو حاصل ہوتی ہے۔ جو مرشد خود دائمی حضوری ہے۔ اس کے لئے طالبوں کو مجلس نبویؐ میں پہنچا دینا کونسی مشکل بات ہے۔ لیکن طالب صادق ہونا چاہئے نہ کہ کاذب۔ اور مرشد بھی کامل ہونا چاہئے نہ کہ ناقص۔

واضح رہے کہ انسان کا جسم' خون' چربی' ریم' گوشت اور کئی قسم کی نجاستوں سے پر ہے۔ اگرچہ انسان عقل و دانائی سے بیرونی حصے کو پاک و صاف رکھ سکتا ہے۔ اور ساتوں اعضاء میں سات ہی ولایتیں ہیں۔ جن میں سے ہر ایک میں الگ الگ بادشاہ ہے۔ اور الگ الگ

marfat.com

اس کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ انسان کے وجود میں نفس بادشاہ ہے۔ اور اس کا وزیر شیطان ہے۔ قلب بادشاہ ہے۔ اور اس کے وزیر امیر خناس' خرطوم' وسوسہ' وہمات اور خطرات ہیں۔ روح بادشاہ ہے اور اس کے وزیر علم' عبادت اور سعادت ہیں۔ اور وجود میں دنیا بادشاہ ہے اور اس کے وزیر امیر حرص' حسد' طمع' بغض اور نفاق ہیں۔ یہ ناشائستہ لشکر بے شمار ہیں۔ اگر کوئی شخص ساری عمر ریاضت' نماز' روزے اور نفلوں میں گزار دے تو بھی بری صفات سے وجود کو خالی نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ مرقوم کا تصور نہ کرے۔ کیونکہ یہی اسے ہر ایک بلاورنج سے نجات دے سکتی ہے۔

نظر بہ شاہد معنی ز چشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مرد بینارا

میں نے محبوب حقیقی کو دل کی آنکھ سے دیکھا ہے دل سے دیکھنے والے مرد کے لئے تمام پردے بھی آنکھیں ہی بن جاتے ہیں۔

نظر آن باشد کہ برحق شد نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

حقیقی نظر تو وہ ہوتی ہے جو حق تعالیٰ پر رہے وگرنہ ظاہری آنکھیں تو گائے اور گدھے کی بھی ہوتی ہے۔

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہ
آب چنداں مخور کہ ریگ نہ

marfat.com

گلے تک ٹھونس کر اپنے پیٹ کو پر کرکے نہ کھا تو کوئی دیگ نہیں ہے اور اتنا زیادہ پانی نہ پی تو کوئی ریت نہیں ہے۔ (یعنی کھانے کے لئے زندہ نہ رہو بلکہ رہنے کے لئے کھاؤ)

حدیث "عَذَابَ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"

بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی بڑھ کر سخت ہے۔

دلم بے ز خطرہ شکم پر طعام
کہ این است معراج واصل مدام

اگر دل خطرات سے پاک اور پیٹ کھانے سے پر ہو تو واصل کے لئے یہی ہمیشہ کی معراج ہے۔

دلم پر ز خطرہ شکم بے طعام
ریاضت ریا شد ز کفر مدام

اگر دل خطرات سے پر ہو اور پیٹ کھانے سے خالی ہو تو ایسی ریاکاری کی ریاضت تو کفر بن جاتی ہے۔

حدیث شریف "اَلرِّیَاءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ" ریا کفر سے بھی برا ہے۔

واضح رہے کہ سلک سے مراد باطنی راہ ہے۔ اور سلوک سے علم تصوف با توفیق مراد ہے۔ پس سلک سلوک کے پر وبال ہوتے ہیں۔ جو ظاہر و باطن کی خبر لاتے ہیں۔ ظاہری سلک تو یہ ہے کہ سر معبود کے سجدہ میں ہو۔ اور باطنی یہ کہ باطن میں غرق فی التوحید ہو اور مشاہدہ ربوبیت کے اسرار دیکھتا ہو۔

marfat.com

حدیث شریف "مَنْ لَّمْ یُؤَدِّ فَرْضُ الْنَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ فَرْضُ الْوَقْتِ"

جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کا وقتی فرض بھی قبول نہیں کرتا، یعنی منافقوں خارجیوں اور اہل شراب کی نماز۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی ہے لیکن حدیث میں ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ، حضوری قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی میں کہتا ہوں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے نفاق نہیں کرنا چاہئے۔

بانفس پلید جامہ پاک چہ سود
در دل ہمہ مشرکی سجدہ برخاک چہ سود

اگر نفس پلید ہو تو صاف اور پاکیزہ لباس کا کیا فائدہ، اگر دل شرک میں غرق ہو تو خاک پر سجدہ کرنے کا کیا فائدہ؟

پس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر غیر خدا کے خطرات کو دل سے دور کر دینا چاہئے۔ اور قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہہ کر نماز باراز اور راز بانماز ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ راز بغیر باطن باطل ہوتا ہے۔ اہل دل کی نماز اللہ قبول کرتا ہے۔ اور ان کے دلوں کو زندگی عنایت فرماتا ہے۔ اَلرِّضَاءُ فَوْقَ الْقَضَاءِ اَلرَّازُ فَوْقَ الرِّضَاءِ۔ کیونکہ رضا قضاء سے اچھی اور راز رضا سے بھی اچھا ہوتا ہے۔

راز کی چار قسمیں ہیں۔ الہامی، معرفتی، توحیدی اور نوری۔ ان چاروں والا فنا فی اللہ، مشاہدہ ذات اور قرب حضوری میں ہوتا ہے۔ راز الہامی کا مقام قلب میں ہے۔ اور اسے ہر ایک آواز راز الست

marfat.com

سے معلوم ہوتی ہے۔ راز معرفتی کا مقام سر دماغ ہے۔ اس کو آواز جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور سے آتی ہے۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا یا پایا۔ جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رفاقت سے شناخت کیا یا پایا۔ راز توحید کا مقام وجود کا ہر ایک ذرہ ہے۔ اس کو آواز لامکان اور قرب پروردگار سے آتی ہے۔ اور راز نور کو حق اور حضور حق سے آتی ہے۔ اس قسم کے راز کو جمعیت کل کہتے ہیں۔ جب یہ سارے راز اکٹھے ہو جائیں۔ تو جمعیت اور فنا فی اللہ اور غرق حضور حاصل ہوتے ہیں۔ اور اسے آواز واجب الوجود سے آتی ہے۔ اسی کو فی اللہ بامعبود کہتے ہیں۔ ایسے شخص کی آنکھ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں واضح اور روشن رہتی ہے۔ اور ہمیشہ دیدار الٰہی دیکھتا رہتا ہے۔ اور اسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ دونوں جہان اس کے فرمانبردار غلام بن جاتے ہیں۔ فقیر بادشاہ ہوتا ہے۔ فقیر بننا کوئی آسان کام نہیں۔ فقیر ہمیشہ دیدار پروردگار دیکھتا ہے۔ اور ماسوی اللہ سے بیزار ہوتا ہے۔ جب ہمیشہ تفکر کے ساتھ طاعت کی جائے تو وجود کامل اور قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر ساتوں کی صورتیں الگ الگ پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ نفس، قلب، روح، سر، علم، اسم اللہ ذات اور توفیق الٰہی جامع الجمعیت کی صورتیں الگ الگ نمودار ہوتی ہیں۔ ان میں سے نفس و شیطان کی صورتوں کو سلطان الفقر دور کر دیتا

marfat.com

ہے۔ اور زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے لگتا ہے۔

حدیث "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ"

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا۔ اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔ جب انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو پھر جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس اقدس میں باریاب ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اجازت سے پہلے اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدق کی تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عدل اور محاسبہ نفس کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ادب و حیاء کی اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ علم، حلم، کرم، جود اور فقر کی تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ بعد ازاں خود جناب رسول مقبول رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زبان مبارک سے فرماتے ہیں۔ خُذْ بِیَدِیْ میرا ہاتھ پکڑو۔ اور پھر اسم اللہ ذات کے تصور سے تلقین و تعلیم فرماتے ہیں۔ اور جمعیت خلق عنایت فرماتے ہیں۔ یہ پانچوں تلقینیں مرشد کامل مکمل اکمل جامع نور الہدیٰ اور عارف خدا طالب اللہ کو بے ریاضت، بے ذکر اور بے فکر باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کراتا ہے۔ اور فضیلت دلاتا ہے۔ جو شخص ایک دفعہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا

marfat.com

ہے۔ اس کے ذمہ ذرہ بھر گناہ باقی نہیں رہتا۔ عارف کے لئے حیات و ممات مستی و ہشیاری خواب و بیداری اور مراقبہ میں کلمہ طیب کا ذکر زبان، قلب روح اور سر سے خلاء ملا اور ظاہر اور باطن میں جائز ہے۔ جس کے وجود میں اسم اللہ ذات اثر کرتا ہے۔ اس کے نفس کو زندگی ہی میں موت کا درجہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اور موت میں زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ خواہ عارف منتہی لامکان میں رہتا ہو۔

ذکر باذاتست در ذاتش نگر
و از ذکر حاضر شوی نبوی نظر

ذکر کا تعلق ذات سے ہے اس کو ذات میں دیکھ اور ذکر کے ذریعے تو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہو جائے گا۔

کامل ذاکر کے لئے ذکر میں بڑی شان ہے۔ کیونکہ قلب اور روح باجمعیت ہو جاتے ہیں۔ اور نفس خراب و پریشان ہو جاتا ہے۔

ذکر در ذاتست فی اللہ ذات نور
لازوال و با وصال شد حضور

اسم اللہ ذات کا ذکر نور ذات میں مستغرق کرکے لازوال اور باوصال حضوری تک پہنچا دے گا۔

درمیانش کس نگنجد ذات نور
ذکر ذاتی عین ببرد در حضور

ذکر ذاتی عین حضوری تک پہنچا دیتا ہے وہاں کسی اور کے درمیان میں

marfat.com

واسطہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور ذات طالب ذات حق میں فنا ہو جاتی ہے۔

قولہ تعالیٰ " مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا" صَالِحًا" "

جو شخص اپنے پروردگار کا لقاء چاہتا ہے۔ اسے نیک عمل کرنے چاہئیں۔ غیر حق سے روگردان ہو کر دیدار الٰہی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ جو شخص ان مراتب کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ مجلس نبویؐ کے لائق ہو جاتا ہے۔

تا نہ بینی عین باعین العیان
باور مکن بر مرشدے کاذب جہان

جب تک تو عین کو عین العیان سے نہ دیکھ لے مرشد پر اعتبار نہ کر بلکہ جو اس مرتبہ تک نہ پہنچا سکے وہ جھوٹا ہے۔

واضح رہے کہ ذکر یاد کو کہتے ہیں۔ اور یاد یکتائے فی اللہ ہونے کے لئے ہوتی ہے۔ جو غرق فی التوحید اور یکتا ہو گیا۔ اسے پھر ذکر اور یاد کی ضرورت نہیں۔ یکتا ہونے کے بعد اگر ذکر یا یاد کی طرف رجوع کرے۔ تو رد و کفر میں داخل ہے۔ یاد اور ذکر نفسانی اور شیطانی خصلتوں کے دفعیہ کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر ان کے دفعیہ کے بعد پھر یاد اور ذکر میں مشغول بریا ہوتا ہے۔ جب اسے مشاہدہ ذات اور قرب الست حاصل ہو اور غیرفی الحضور ہو اور عین بعین مشاہدہ کرتا ہو۔ تو پھر اس کے لئے ذکر باعث کفر ہے۔ کیونکہ جو شخص قرب الٰہی،

marfat.com

معرفت اور وصال الٰہی سے لوٹ کر قال کی طرف آتا ہے۔ اسپر کفر کیونکر لازم نہ آئے۔ یہ مراتب صحیح تصدیق کے ہیں۔ یہاں پر تسبیح درکار نہیں۔ یہ باطنی راہ وصال کے متعلق ہے نہ کہ قال کے

فقر یک نظر است نظرش باخدا
فقر یک سخن است سخن از مصطفیٰ

فقر ایک ہی نظر کا نام ہے' جو خدا پر ہو' فقر اس بات کا نام ہے' جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان سے نکلی ہو۔

زان سخن شد فقر یکتا یک وجود
گوئے از مردان میدان او ربود

بس صرف اسی ایک بات سے فقر دوسروں پر فوقیت حاصل کرکے بازی لے گیا اور بے مثل و بے مثال ہو گیا۔ (یعنی طلب خدا اور اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے)

فقر محمدیؐ یہودیوں اور اہل بدعت کو نصیب نہیں ہوتا۔ جو کچھ وہ تجھ پر ظاہر کرتے ہیں یا دکھاتے ہیں۔ اس پر اعتبار نہ کرنا۔ کیونکہ وہ اہل شرب اور غیر شرع ہیں اور جو کچھ وہ دکھاتے ہیں وہ محض استدراج ہے۔

واضح رہے کہ حق تعالیٰ کے قریب وہی ہیں۔ جو باطن میں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست بیعت میں ہو یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے۔ ایسے شخصوں کو ذاکر راز کہتے ہیں۔

marfat.com

طالب از مرشد طلب کن رازہا
تاترا حاصل شود قرب الٰہ

اے طالب! مرشد سے رازوں سے آگاہی طلب کر تاکہ تجھے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا قرب حاصل ہو جائے۔

طالب از مرشد طلب کن راز کن
ہر مراتب رابیابی زین سخن

اے طالب مرشد سے راز کن کی حقیقت اور آگاہی طلب کر تو اس ایک بات سے تمام مراتب کو پالے گا۔

جو اس طرح الا اللہ کی معرفت اور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ نفسانی بری خصلتوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر دیکھ سکتا ہے۔ ایسے شخص کو لکھنے پڑھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت۔

فکر از ذکر است ذکرش باحضور
بے حضوری ذکر باشد حق ز دور

فکر اور خلوص کے ساتھ ذکر حضوری تک پہنچا دیتا ہے۔ اور بے حضوری (ریاکارانہ) ذکر حق سے دور رکھتا ہے۔

واضح رہے کہ ذکر اسم اللہ ذات جسے غرق فنافی التوحید بھی کہتے ہیں۔ مثل فرشتہ کے پاک ہے۔ اور خطرات نفسانی و شیطانی کتے کی طرح ناپاک اور بدبودار مردار ہیں۔ سو قلب ایک گھر ہے۔ جس گھر

marfat.com

میں کتا ہو۔ وہاں فرشتہ رحمت نہیں آتا۔ اسی طرح جس قلب میں خطرات ہوں وہاں ذکر الٰہی نہیں آتا۔

حدیث "لَا یَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ فِیْ بَیْتِ الْکَلْبِ"
کتے والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

گر تو مردی عاقل و صاحب شعور
حضور را بگزار رو در غرق نور

اگر تو عقل مند اور صاحب شعور مرد ہے تو حضوری کے مقام سے گزر جا اور وحدت کے نور میں غرق ہو جا۔

جس شخص کو عارف، فقیر ولی اللہ اور فی اللہ کے مراتب ملے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں برا لیکن خالق کے نزدیک لائق دیدار اور اہل بہشت ہے۔ حدیث شریف "مَنْ مَدَحَ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فِیْ وَجْہِہٖ فَکَاَنَّمَا ذَبَحَہٗ بِلَا سِکِّیْنٍ" جس نے اپنے مسلمان بھائی کی تعریف اس کے منہ پر کی۔ اس نے چھری کے بغیر اسے ذبح کیا۔

حدیث شریف "حَشْوُ فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابُ" مدح کرنے والوں کے منہ میں خاک۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی حالت میں بھی ایمان اس سے جدا نہ ہو۔ بلکہ زیادہ زیادہ چمکتا اور روشن رہے۔ کبھی سلب نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ قرب، ذکر، معرفت اور وصال الٰہی سے محمود الوجود رہے۔ تو اسے اسم اللہ ذات کا تصور کرنا چاہئے۔ کیونکہ جناب سرور کائنات خلاصہ

marfat.com

موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق رہا کرتے تھے۔ اگر کسی کے وجود میں اسم اللہ ذات قرار نہ پکڑے تو اس کا یہ علاج ہے کہ دن رات تفکر سے دل پر یا سینے میں یا سر میں یا دماغ میں یا آنکھ پر مشق مرقوم وجودیہ لکھیں۔ تو چند روز بعد اسم اللہ ذات سارے وجود کو اپنے قبضہ میں لا کر سر سے پاؤں تک نور ذات کی تجلیات میں غرق کر دے گا۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو جائے گا۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر سارے مطالب حاصل کر لے گا۔ ذاکر کے لئے ذکر حضور خدا سے پیغام اور فرمان ہے۔ اور ذکر ہی اس کے لئے حضوری کا وسیلہ ہوتا ہے۔ آؤ ذکر اختیار کرو۔ تاکہ تم لقائے رب العالمین سے مشرف ہو جاؤ۔ نفس اور اس کی خواہشات کو چھوڑ دو۔ ذکر حقیقی سے ذاکر صادق میں دس صفات پیدا ہوتی ہیں۔ ترک' توکل' تجرید' فقر اختیاری' بیداری قلب' آزادی شوق' معرفت اسم اللہ ذات کے حاضرات کی کلید اور توحید ذاکر صاحب جمعیت اور کلید کل التوحید ہوتا ہے۔ ذاکر اور اہل تقلید کی ہم نشینی کبھی راست نہیں آتی۔ مجھے ان احمق لوگوں پر سخت تعجب ہے۔ جو اپنے آپ کو ذاکر قلبی کہتے ہیں۔ اور پھر دنیا مردار کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ قلبی ذکر سے تو قرب حضور' مشاہدہ ربوبیت اور نور ذات کی تجلیات نصیب ہوتی ہیں۔ اور ذاکر قلبی عین العیان' نفسانی خواہشات سے بری' مراقبہ میں مستغرق اور اسرار

marfat.com

قدرت کا پہچاننے والا ہوتا ہے۔ اور طیر' سیر جسم و جان سمیت کر سکتا ہے۔ ذکر قلبی اور ذکر وجدانی سے مجلس نبوی بطور دوام اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحانیت سے ملاقات حاصل ہوتی ہے اور پوشیدہ حالات منکشف ہوتے ہیں۔ جس وقت قرب حق والا دل یا اللہ کا نعرہ مارتا ہے۔ تو اس اسم اعظم کی عظمت سے عرش اکبر کانپ اٹھتا ہے۔ فرشتے حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ اور انبیاء اور اولیاء کی روحوں کو عبرت حاصل ہوتی ہے۔ قلبی ذکر' قرب' شوق' اعتقاد' عنایت' ہدایت' توفیق' تصدیق' تحقیق اور جمعیت قلبی سے اسم اللہ ذات کے جوہر تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اس جوہر سے تصور کے درجات' وحدت کی تاثیر' دیدار الٰہی' نور حقیقت اور الوہیت دکھائی دیتا ہے۔

یہ سب مراتب اسم اللہ ذات کے نور سے حاصل ہوتے ہیں۔ جس شخص کو اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے۔ اس کے ساتوں اعضا نور مطلق ہو جاتے ہیں۔ اور ہر عضو سے نور ٹپکتا ہے۔ اور اسی نور سے ذات حق کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ قرب و حضوری حق نصیب ہوتی ہے۔ وجود بخشا جاتا ہے۔ جس شخص کی یہ کیفیت ہو گئی ہو۔ اس کا ذکر کرنا' دیکھنا سننا' بولنا' مجاہدہ' نماز روزہ' حج زکوۃ' قرب بعد' قبض بسط' سکر صحو' وصال فراق' پاس انفاس' نفس قلب روح ہڈیاں' مغز' چمڑا' گوشت' رگ' ناخن' خون' ریم بلکہ بدن کا ہر ایک بال سب کا سب نور ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی تلاوت قرآنی مختلف علوم

marfat.com

کا پڑھنا۔ حی قیوم کی عبادت' کھانا' پینا' سونا' جاگنا' مستی ہوشیاری' مراقبہ' مکاشفہ' مجادلہ' محاربہ' جمعیت جان نور ہوتا ہے۔ اور زندگی اور موت دونوں حالتوں میں وہ نور ہوتا ہے۔ اس کی قبر کی مٹی بھی نور ہی ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کے تصور والا دوزخ کی طرف آئے تو اسم اللہ ذات کے نور کی وجہ سے دوزخ کی آگ ملیامیٹ ہو جائے۔ اور دوزخ ایک ریشمی نرم بستر بن جائے۔ جب دوزخ کی آگ اسم اللہ ذات کے نور کے تجلیات کی وجہ سے سرد ہو جاتی ہے۔ تو اہل دوزخ کو آرام کی نیند نصیب ہوتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کا مرتبہ موت کے بعد قیامت کے دن معلوم ہو گا۔ اگر اسم اللہ ذات کے تصور والا بہشت میں آئے۔ تو حور و قصور اسم اللہ ذات کے نور کی چمک سے شرمندہ' شرمسار اور خوار ہو جائیں۔ اس تصور والے کو دونوں جہان حاصل ہوتے ہیں۔ ایک نور مجمل ظہور جس سے مراتب حضور حاصل ہوتے ہیں۔ اس کو جمعیت کل بھی کہتے ہیں۔ اور دوسرے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بقا مع اللہ میں نور لقا حاصل ہوتا ہے۔ جس کے سبب نور میں یکتا ہو جاتا ہے۔ ایسے اشخاص کی شان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اور وہ اس کے نور کی مثال ہیں۔

marfat.com

کامل مرشد صادق طالب کو پہلے ہی روز ابتدائی اور انتہائی تمام مراتب عطا کر دیتا ہے فقیر صاحب قلب کی کیا علامت ہے؟ یہ کہ ظاہر میں خاموش ہو لیکن وجود میں اس کا قلب قلبی ذکر کی وجہ سے جوش خروش کرتا ہو۔ اور اس کا خواب خلوت میں مشرف بہ دیدار پروردگار ہوتا ہو۔ اس کی بیداری نفس کی ترک اور بیزاری ہو۔ اس کا کھانا خاتمہ بالخیر۔ اس کی بھوک برکتیں۔ اس کا ذکر ذکر الٰہی' اس کا سننا الہام مع اللہ' اس کی نظر معرفت پر ہو۔ اس کے قلب کو ایمانی نور حاصل ہو۔ تجرید اور تفرید کی وجہ سے اس کے قلب کو صفائی نور حاصل ہو۔ اور حضوری قلب حاصل ہو۔ ہر دم اللہ کی یاد میں رہے۔

قلب ایک سمندر ہے بشرطیکہ صاحب قلب صاحب توحید ہو۔ جب اس سمندر میں غوطہ لگائے۔ تو تینوں زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل کے حقائق اور علوم اس پر منکشف ہوں اور وہ روشن ضمیر بن جائے۔ اور اس پر لوح محفوظ کے علوم منکشف ہوں۔ اور دل کی آنکھوں سے لوح محفوظ پر کے لکھے ہوئے کو پڑھ لے۔ بلکہ اس سمندر میں غوطہ لگانے سے قلب اور لوح ضمیر واضح اور کشادہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ قلب بمنزلہ حرف 'ن' اور لوح محفوظ بمنزلہ نقطہ 'ن' ہو جاتی ہے کیونکہ لوح محفوظ کے تمام علوم لوح ضمیر میں پوشیدہ ہیں۔ جو اہل قلب کی توجہ سے قلب کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تمام مراتب اسم اللہ ذات کے تصور کے پورے پورے

marfat.com

تصرف سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی سی بھی حالت ٹھیک ٹھیک الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ یہ مراتب طالب اللہ کو کامل مرشد جو صاحب قلب ہے۔ صرف نگاہ ہی سے عنایت کر دیتا ہے۔ اور معرفت الٰہی میں عارف بنا دیتا ہے۔ اور مجلس نبوی میں حاضر کر دیتا ہے۔ مرشد توجہ سے پہلے ہی روز قلب اور نظر کے مراتب عطا کر دیتا ہے۔ جو نہیں عطا کر سکتا۔ وہ ارشاد ' باطنی معرفت' ذکر فکر' فیض' فضل اور راز ربی سے بے خبر ہے۔ اور خام خیالی میں پڑا ہے۔ گو وہ لوگوں کی نظروں میں صاحب قرب و وصال ہی دکھائی دیتا ہو۔ یہ مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات جسے توجہ تصور اور تصرف حضور سے حاصل ہوتے ہیں۔ جب اسم اللہ ذات کا تصور جو لطیفہ نور غیب الغیب ہے۔ قلب سے اٹھتا ہے۔ تو تمام قلب جسم اور جان کا گوشت تک گرا دیتا ہے۔ اس لئے صاحب قلب کو ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ جان قربان کر دیتا ہے۔ اس کو راز کل الکلید کہتے ہیں۔ اس قسم کی خاص الخاص توحیدی توجہ تقلید سے شرم رکھتی ہے۔ طالب اللہ اسے کہتے ہیں جو ماسوی اللہ کو ترک کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح رہے کہ ذکر چار قسم کا ہے۔ ذکر زوال' ذکر کمال' ذکر وصال اور ذکر احوال' ذکر زوال میں خلقت کا رجوع ہونا اور ننگ و ناموس کا شور و غوغا ہوتا ہے۔ اس سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ ذکر کمال میں

marfat.com

فرشتہ موکل کی رفاقت ہوتی ہے۔ حیوانیت قید میں لائی جاتی ہے۔ اس سے بھی رجعت لاحق ہوتی ہے۔ ذکر وصال میں انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس اور روحوں کے ساتھ ملاقات حاصل ہوتی ہے۔ اور ذکر احوال میں تمام الٰہی غیبی خزانے معلوم ہو جاتے ہیں۔ ان سے بھی رجعت لاحق ہوتی ہے۔

جو طالب اللہ ان چاروں ذکروں سے جن سے رجعت لاحق ہوتی ہے گزر جاتا ہے۔ تو پھر ذکر خفیہ فنائے نفس اور فیض روح سے غیر مخلوق نور کا شعلہ متجلی ہوتا ہے۔ اور وجود میں اس قسم کی چمک دمک پیدا کرتا ہے۔ کہ سر سے قدم تک قلب و قالب روشن ہو جاتا ہے۔ جس کی مثال ہی قائم نہیں ہو سکتی۔ ذکر خفیہ کی عنایت سے ہمیشہ وحدت الا اللہ میں غرق رہتا ہے۔ اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں ہردم حاضر رہتا ہے۔ خفیہ ذاکر کا باطن معمور ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا" وَّ خِيْفَةً"

اللہ تعالیٰ کو زاری اور عاجزی کے ساتھ پوشیدہ پوشیدہ یاد کرو اور بلاؤ۔

قولہ تعالیٰ "فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"

اگر تمہیں کوئی بات معلوم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

حدیث شریف "لَا يَشْغَلُهُمْ شَيْءٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَيْنِ"

marfat.com

کوئی چیز ان کو ایک لحظہ کے لئے بھی ذکر الٰہی سے باز نہیں رکھ سکتی۔

ذکر خفیہ اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ مرقوم کے تصور کی مشق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس میں تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ ذاکر غرق فی اللہ ہو جاتا ہے۔ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ ذکر خفیہ کا ذاکر بننا کوئی آسان کام نہیں۔ ذکر الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے راز ہیں۔

قطعہ

ذاکراں را برد ذکرش غرق نور
باذکر مجلس شود نبوی حضور

ذاکروں کو ذکر حضوری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں لے جاتا ہے اور ذکر سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔

بے حضوری نیست ذکرش سر ہوا
ذاکراں فی اللہ بہ باشد باخدا

خلوص کے ساتھ ذکر کرنے والا حضوری سے بہرہ نہیں رہتا۔ ذاکر فنا فی اللہ ہو کر باخدا ہو جاتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کا حقیقی ذکر وجود میں آتا ہے۔ تو وجود میں سے تمام باطل چیزیں نکل جاتی ہیں۔ جو طالب اپنے مرشد کے گناہوں کا

marfat.com

خیال کرتا ہے۔ وہ کبھی راہ خدا نہیں دیکھ سکتا۔ جو طالب اپنے مرشد سے راستہ دیکھ لیتا ہے۔ وہ پھر مرشد کے گناہ کا خیال تک نہیں کرتا۔ جیساکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ ظاہر پر تھی۔ لیکن حضرت خضر علیہ السلام کی کارروائی کی حقیقت سے آگاہ نہ تھے۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام کو باطن میں قرب الٰہی کی راہ حاصل تھی۔ جیساکہ سورہ کہف میں واقع ہے۔ کہ کشتی کو ڈبویا یا دیوار کو گرایا اور بچے کو مار ڈالا۔ ذکر الٰہی کا تعلق راز سے ہے۔ آواز سے نہیں۔ ذکر کے یہ معنی نہیں کہ قلب جو گوشت کا ٹکڑا ہے جنبش کرے۔ ہلنا معرفت حضور کے مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے نفس امارہ کو قتل کر دیتا ہے۔ وہ دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر کر سکتا ہے۔ ذاکر کی مد نظر عین العیان نظارہ رہتا ہے۔ اسے ورد و وظائف کے پڑھنے۔ نماز نوافل' استخارہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ ذاکر دو حالتوں اور دو حکمتوں سے خالی نہیں۔ اگر بیدار ہے تو شغل الٰہی کے شوق سے معرفت محبت میں اسے جمعیت اور قرار حاصل ہے۔ اور اسے شغل الٰہی میں ایسا قرار حاصل ہوتا ہے۔ جیسے مچھلی کو پانی میں۔ وہ دنیا اور اہل دنیا سے دور بھاگتا ہے۔ جب ذاکر خواب اور مراقبہ میں جاتا ہے۔ تو مجلس نبوی میں داخل ہو کر انبیاء اور اولیاء کی روحوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور صاحب باطن ہو جاتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء اللہ سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ جب ذکر

marfat.com

وجود میں اثر کر جاتا ہے۔ تو ذکر نور اور مجلس حضور حاصل ہو جاتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح رہے کہ صادق طالب وہ ہے۔ جو مرشد سے قرب' مشاہدہ' حضور' معرفت اور راز طلب کرے۔ کیونکہ یہی چیزیں جمعیت' فیض کر فضل ہیں۔ ذکر' فکر' ورد' وظائف' فیض' سکر اور صحو میں رجوعات خلق اور قلب کا زوال ہے۔ بلکہ سلب اور بے جمعیتی کا خدشہ ہے۔ یہ محض خام خیالی ہے۔ اور خناس خرطوم' وسوسہ' واہمات اور خام خیالی کے جنگ کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔ جس شخص کو اسم اللہ ذات کی توحید' تفکر' توجہ' تصور اور تصرف حاصل ہو گیا اس کے لئے زندگی اور موت یکساں ہو گئی۔ وہ نہ دنیا میں مرتا ہے اور نہ آخرت میں۔ "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ بہتر یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم کا تصور ہمیشہ باتوجہ کرے اور مشاہدہ نور میں غرق رہے اور قرب الٰہی سے حضور میں ہو۔ اور دنیاوی ذکر و فکر کی طرف رجوع نہ کرے۔ جناب پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَاَشْرَكَ بِاللّٰهِ"

جس شخص نے مراد پا لینے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا۔ اس نے بلاشک و شبہ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ سے شرک کیا۔

اے عزیز! عبادت بیگانگت میں ہے۔ اور وصول یگانگت میں'

marfat.com

پس یگانگت سے بیگانگی کی طرف رخ کرنا محض شرک ہے۔ نیز وصول محویت ہے۔ اور عبادت میں ذکر، فکر، واہمات، خطرات، رجعت، شرک اور کفر ہے۔ جو شخص سرود و سماع سے ذکر کرتا ہے۔ وہ باطن میں معرفت الٰہی اور قرب خدا سے محروم ہوتا ہے۔ بلکہ اہل بدعت ہے۔ اور نفس کا تابع ہے۔ اور شیطان کا پسندیدہ ہے۔ اور رحمٰن سے دور ہے۔ اس قسم کا تقلیدی طریقہ خام خیالی اور بے دینی ہے۔ ایسے لوگ دجال ہیں۔ ایسے طالب اور مرید دونوں بدعتی ہیں۔ ایسے نوگ ہمیشہ معرض زوال میں رہتے ہیں۔ یہ مذہب کے رافضی اور پوشیدہ احوال ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا ظاہر نص حدیث، علم فقہ اور تفسیر اور قال سے آراستہ ہوتا ہے۔ پیشانی پر تو انوار برستے ہیں۔ لیکن باطن میں اہل زنار خوارجی اور خوار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہزار بار استغفار ہے کہ ظاہر میں ہر دل عزیز ہوتے ہیں اور اہل دکان ہوتے ہیں لیکن ان کے باطن میں خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ ایمان سے بالکل بے بہرہ اور بے خبر ہوتے ہیں۔ فقیر وہی ہے کہ تحقیقی طریقہ اسے حاصل ہو۔ اور ظاہر میں بااخلاص شریعت میں مضبوط اور مستحکم ہو۔ اور باطن میں معرفت الٰہی اسے حاصل ہو۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے انسان کی نیکی بدی معلوم ہو جاتی ہے۔ نفس کے لئے یہ ذکر بمنزلہ زہر ہلاہل ہے۔ لیکن مرد وہی ہے جو نفس کے خلاف کرے۔ یہاں تک کہ اس کے وجود میں حرص و ہوا کا نام تک

marfat.com

نہ رہے روح اور نفس کی باہمی سخت دشمنی ہے۔ کشف و کرامات کے مراتب میں ذکر فکر ریاضت ضروری ہے۔ اعمال ظاہری سے خلقت میں مشہور ہو جاتا ہے۔ اور اس شہرت سے اس کا نفس خوب موٹا تازہ ہوتا ہے۔ اور خوش وقت اور خوش حال ہو جاتا ہے۔ نفس کی یہ کیفیت ہے کہ اسم اللہ ذات کا ایک گھڑی کا تصور اختیار نہیں کرتا۔ لیکن دوزخ کی آگ میں جلنا قبول کرتا ہے۔ حالانکہ روح کو ذکر الٰہی سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ شیطان ظاہری طاعت سے فتنہ کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر اس سے گناہ عظیم کا دروازہ کھولتا ہے۔

واضح رہے کہ شیطان فتنہ جو اور نفس حیلہ جو ہے۔ اس واسطے کہ انسانی وجود میں نفس بمنزلہ بادشاہ اور شیطان بمنزلہ وزیر ہے۔ یہ دونوں آپس میں متفق رہتے ہیں جب وجود میں تصور کے سبب توفیق الٰہی پیدا ہوتی ہے تو نفس کو شیطان سے جدا کر دیتی ہے۔ پھر نفس شیطان کی صحبت سے رہا ہو جاتا ہے۔ اور مشاہدہ انوار حق میں مستغرق رہتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی وجود یہ مرقوم مشق سے تین کروڑ بلکہ بے شمار ذکر وجود سے رواں ہوتے ہیں۔ جن میں سے ہر ذکر کے ساتھ معرفت الٰہی نور حضور اور طے توحید کا ہر مقام منکشف ہوتا ہے۔ اور چاروں جانور یعنی حرص کا کوا' ہوا کا کبوتر' شہوت کا مرغ اور زینت کا مور ذبح ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں ظاہری حواس خمسہ بند ہو جاتے ہیں۔ اور باطنی حواس خمسہ کھل جاتے ہیں۔ یہ مراتب طریقہ

marfat.com

قادری میں پہلے ہی روز حاصل ہو جاتے ہیں۔ کسی اور طریقے کی انتہا بھی قادری کی ابتداء کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور کوئی خانوادہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خواہ ساری عمر ریاضت ہی میں صرف کیوں نہ کر دے۔ مثنوی

روز و شب اللہ بخوان اللہ بداں
اسم اللہ باتو ماند جاوداں

دن رات اللہ اللہ پڑھ اور اللہ کی پہچان حاصل کر۔ اللہ تعالیٰ کا اسم تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

شرح :۔ ذکر دوام اور فکر تمام کے دو گواہ دو راہ' دو نگاہ اور دو آگاہ' دو جسم' دو جان' دو بیان' دو عیان' دو گمان' دو فکر' دو فنا و ممات' دو حیات و بقا' دو نجات' دو درجات' اور دو دلیل ہیں۔ کہ قرب رب جلیل کا الہام ہوتا ہے۔ دو وہم ہیں۔ کہ سلطان الوہم وحدانیت ذات نور کے جمال سے ہے۔ اور دو خیال ہیں کہ معرفت الٰہی اور وصال نیک خصال ہے۔ مثنوی

ہر کہ خواہد ذکر را فکر از تمام
باحضوری غرق فی اللہ صبح و شام

جو کوئی ذکر کو فکر کی انتہا تک چاہتا ہے وہ حضوری حق میں صبح و شام فنا فی اللہ رہتا ہے۔

marfat.com

۷۸۲

ذکر دانی چیست باجان و دل خروش
ذاکرانی کے بوند ایں خود فروش

کیا تو جانتا ہے کہ ذکر کیا ہے۔ جذبات عشق الٰہی سے جان و دل میں جوش و خروش کا پیدا ہو جانا۔ ذاکر حق نمائشی ذکر کرکے خود فروشی نہیں کرتے۔

ذکر حق نور است آخر نور بر
ذاکرانے کے بوند این گاؤ خر

ذکر حق نور ہے اور بالآخر نور تک لے جاتا ہے۔ سچے ذاکر گائے گدھے (ڈھور ڈنگروں) کی طرح نہیں ہوتے۔

ذکر بہر حق بود بہر از خدا
ذاکرانے کے بوند این سر ہوا

ذکر تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے اور حق کے لئے سچا ذکر کرنے والے حرص و ہوا کے بندے نہیں ہوتے۔

ذکر توحید است وحدت ذات ور
باتصور ذات ذاکر بابصر

توحید ذات میں لے جانے والا ذکر وحدت ذات میں غرق کرکے ذاکر کی باطنی آنکھیں کھول دیتا ہے اور وہ صاحب بصیرت ہو جاتا ہے۔

ذاکرانے ذاکرانے بازوال
ذاکران بسیار ناقص بدخصال

marfat.com

وہ ذاکر نہیں ہیں وہ ذاکر نہیں ہیں جو کہ زوال پذیر ہو جائیں۔ بہت سے ذاکر ناقص اور بدخیال ہوتے ہیں۔

قلب را بستہ کنند بادم ہوا
این چنین ذاکر بعید از مصطفیٰ

جو دل کو حرص و ہوا اور خواہشات نفسانی کے ساتھ وابستہ رکھتے ہیں ایسے ذاکر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رہتے ہیں۔

ذکر باشد ہچو باھو بود
از قبر باھو ہو برآید و از لحد

ذکر اس طرح ہونا چاہئے کہ جس طرح فقیر باھو نے ذکر کیا ہے کہ باھو کی قبر اور لحد سے بھی ھو ھو کی آواز آتی رہے گی۔

ہر کہ باہو ہو برآید شد تمام
از قبر باہو ہو برآید حق بنام

جو کوئی صبح و شام ھو ھو کرتا رہتا ہے وہ کامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باھو کی قبر سے بھی ھو ھو کی آواز آتی رہے گی۔

ذکر ازلی کے ذاکر بہت ہیں۔ جو صاحب رجا ہوتے ہیں اور ذاکر ابدی جو ہمیشہ گریہ و زاری میں ہوتے ہیں اور صاحب خوف ہوتے ہیں۔ بے شمار ہیں۔ دنیاوی ذاکر حسد اور طمع کی وجہ سے خوار رہتا ہے اور ہمیشہ حرص و ہوا میں مبتلا رہتا ہے۔ عاقبت کا ذاکر حور و قصور کا طالب ہوتا ہے۔ وہ دن رات زہد اور تقویٰ میں مشغول رہتا ہے۔

marfat.com

وہ بے شک قابل اعتبار و یقین ہے۔ یہ ذاکر بھی نفس پرست ہے۔ اور اس میں انانیت پائی جاتی ہے۔ لیکن ذاکر الٰہی ہمیشہ شوق میں مبتلا اور محبت الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی خدا پرست ہوتا ہے جو پروردگار کے دیدار کی طلب میں زندہ قلب اور بیدار دل ہوتا ہے۔ عام طور پر جو ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ذکر نہیں بلکہ ریا ہے۔ جو محض دنیاوی ننگ و ناموس کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس سے تو نفس اور بھی موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔

زین ذکر کس نیست ذاکر باخدا
از فکر خطرات دل شد جابجا

ایسے ذکر سے کوئی خدا کا ذاکر نہیں بن سکتا کہ زبان پر تو ذکر ہو اور دل میں جابجا خطرات نفس ڈیرہ جمائے ہوئے ہوں۔

این ذکر بگزار ترک از فکر گیر
تاشوی واصل خدا عارف فقیر

ایسے ذکر کو چھوڑ کر اور ترک کر کے فکر حق کا دامن تھام لے تاکہ تو خدا کا واصل اور عارف فقیر بن جائے۔

ذکر اصلی بر وصل باشد حضور
ذکر فی التوحید وحدت ذات نور

اصلی ذکر حضوری سے واصل کر دیتا ہے۔ اور ذکر ذات نور کی وحدت میں فنا فی التوحید کر دیتا ہے۔

marfat.com

ہر کہ شد دیوانہ باگر مئے ذکر
طالب پختہ نباشد خام تر

جو طالب گوی عشق سے پاگل اور دیوانہ ہو جائے وہ طالب پختہ نہیں بلکہ نہایت ناقص طالب ہے۔

مست را ہشیار گرداند ذکر
ذاکراں را بس بود ایں سر فکر

کیونکہ ذکر حق تو مست کو ہوش میں لے آتا ہے۔ ذاکر حق کے لئے فکر کا یہی راز کافی ہے۔

باہو ہر کہ شد دیوانہ آن ذکرش زوال
مست را ہشیار گرداند۔ وصال

اے باھو جو کوئی ذکر سے دیوانہ ہو جاتا ہے اس کا ذکر ذکر زوال ہے ذکر وصال تو مست کو بھی ہوش میں لے آتا ہے۔

شرح ذکر، فکر و مراقبہ

ذکر کے دو گواہ ہیں۔ اول یہ ہے کہ ذکر لازوال میں مرنے کے بعد قلب ذکر الٰہی سے جنبش کرے۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہے۔ دوسرا گواہ معرفت الٰہی اور قرب و وصال الٰہی ہے۔ جس شخص میں یہ علامتیں نہیں۔ اسے ذکر کی راہ کی خبر ہی نہیں۔

marfat.com

فکر فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ جس شخص کو فنائے نفس حاصل ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فیض' راز' قرب اور معرفت کی خبر دیتا ہے۔

مراقبہ کے چار مقام ہیں۔ محبت' مشاہدہ' معرفت' محرم اسرار پروردگار ہونا۔ اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی دائمی مجلس۔ اس قسم کا مراقبہ مقصود' مطلوب اور محمود ہے۔ جس مراقبہ میں مذکورہ بالا صفات نہ پائی جائیں۔ اس مراقبے والا نفس مردود کی قید میں ہوتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تفکر اور تصور کے بغیر مراقبہ اور خاص الخاص ذکر اور فکر حاصل نہیں ہوتا۔ اسم اللہ ذات کے تفکر اور تصور سے صاحب مراقبہ اپنی ہستی کو چھوڑ ذات حق میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور لاہوت و لامکان اور تمام چیزیں عین بہ عین اسے دکھائی دیتی ہیں۔ نور ربوبیت' نور ذات حضور اور بقا سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور جو اسم اللہ ذات کے تصور کے بغیر دیکھتا ہے۔ اس کا ذکر فکر' مراقبہ اور مکاشفہ ناسوت سے نفسانی خواہشات کے مطابق ہوتا ہے۔ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سب کچھ حرص و ہوا کے موافق ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خاص الخاص مع اللہ اور مستغرق فی اللہ شخص ہی مومن اور مسلمان ہوتا ہے۔ صاحب ہدایت' ذاکر مذکور' محقق حق الیقین' صاحب الہام اور راسخ علمائے دین کا وجود مغفور باطن معمور ہوتا ہے۔ اور وہ شوق الٰہی میں ہمیشہ خوش و خورم رہتے ہیں۔ جیسے غوث' قطب' ابدال' اوتاد اور اخیار۔ ان میں سے بعض کو ہر دم راز حق معلوم ہوتے رہتے

marfat.com

ہیں۔ بعض ساعت بساعت لحظہ بلحظہ اور لحہ بہ لحہ ہوتے ہیں۔ بعض دن رات آہ و زاری میں کشتہ درد محبت' بعض مبتلا جان فدا بعض ایک ہفتہ میں پوشیدہ راز تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور عاشق زار ہو کر کسی کو اس بھید سے واقف نہیں کرتے۔ بعض کو یہ بات مہینہ بھر میں اور بعض کو سال بھر میں میسر آتی ہے۔ بعض کو جانکنی کے وقت' بعض کو قبر میں' بعض کو بہشت بریں میں۔ جن اشخاص کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ان کو حسب مرتبہ و منصب زندگی میں نفس کی موت اور موت میں ان کا نفس روح ہو جاتا ہے۔ اور زندگی ہی میں مرتبے کے مطابق پروردگار کے دیدار سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ بعض خواب میں' بعض مراقبہ میں' بعض ظاہری آنکھوں سے دنیا میں دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن نہ اس کی تمثیل دے سکتے ہیں اور نہ بتا سکتے ہیں کہ کس مکان میں ایسا ظہور میں آیا۔ اور بعض کو یہ بات موت کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ جسے حیات ابدی کہتے ہیں۔ اس قسم کے مراتب ریاضت کے متعلق نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر منحصر ہیں۔ اور اسم اللہ ذات کی برکت سے نصیب ہوتے ہیں۔ ان کو عطائے الٰہی و بخش الٰہی کہتے ہیں۔ نیز یہ مراتب قادری کامل مرشد کے وسیلے سے نصیب ہوتے ہیں۔ غرضیکہ انسانی وجود بمنزلہ دودھ ہے۔ اور کلام ربانی گھی' جب تک کوئی کامل مرشد نہ ملے تب تک دودھ جم کر اس سے مکھن اور گھی تیار نہیں ہوتا۔ پس کامل مرشد وہی ہے۔ جو علم کے دودھ

marfat.com

سے معرفت کا روغن نکالے۔ اور وجود کے دودھ سے مقام نفس' مقام قلب' مقام روح اور مقام سر کو جدا جدا کرے۔ اور ان سب کو ایک دم میں ایک قدم پر منکشف کر دے۔

مرشد کامل رساند راز کن
مرشد ناقص خلاف از ہر سخن

کامل مرشد راز کن کی کنہ تک پہنچا دیتا ہے اور ناقص مرشد کی ہر بات اس راہ کے مخالف ہوتی ہے۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

اے درویش دل ریش محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیر تجھے واضح رہے کہ جو شخص اخلاص اور یقین کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کیا کرے گا۔ خدا اور رسول کی قسم وہ لایحتاج ہو جائے گا۔

کسے زیں فیض فضلش را بخواند
شود عارف خدا حق راز داند

جو کوئی اس فیض اور فضل کے ساتھ اس کو پڑھے گا۔ وہ عارف خدا اور راز حق سے آگاہ ہو جائے گا۔

ولی زندہ شود ہرگز نہ میرد
ولی بیدار باشد خوابش نگیرد

جو دل زندہ جو جاتا ہے ہو ہرگز نہیں مرتا اور جو دل بیدار ہو جاتا ہے اسے نیند نہیں آتی۔

marfat.com

چہ خوش راہے است رحمت راز اللہ
خطے در کش بگرد ماسوی اللہ

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور راز الٰہی کی کتنی اچھی راہ ہے۔ اس ہو چل کر ماسوی اللہ پر خط کھینچ دے۔ (یعنی ماسوی اللہ کو ترک کر دے)

تمام الٰہی خزانے اور گنج اس سے مخفی نہیں رہتے۔ پس معلوم ہوا کہ انتہا ابتدا ہے۔ یعنی ریاضت مشکل کی چابی توحید سے ہے۔ جو شخص اس چابی سے وجود کا تالا کھولتا ہے۔ اس پر ازلی ابدی' دنیوی اور اخروی تمام مقامات اور عقبیٰ' معرفت اور قرب حق کے تمام اعلیٰ مراتب منکشف ہو جاتے ہیں۔ بے زوال ریاضت جو کلید توحید ہے۔ ایک روز میں کام سنوار دیتی ہے۔ جو ریاضت خلقت کے رجوع اور حرص و ہوا کی خاطر کی جاتی ہے۔ وہ مناسب نہیں۔ اہل بس اور اہل ہوس کی ہم نشینی کبھی راست نہیں آتی۔

واضح رہے کہ ریاضت بامشاہدہ سے معرفت حضور حق حاصل ہوتے ہیں۔ اور وہ ریاضت بے مشاہدہ کے سبب انسان معرفت اور راز الٰہی سے باز رہ جاتا ہے۔ ریاضت توحیدی سے راز منکشف ہوتے ہیں۔ اور پھر حقیقی حقیقت میں آکر عین بعین دیکھ لیتا ہے۔

حدیث شریف "النہایت ھو الرجوع الی البدایت"

ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔ یہ سارے لفظ ہدایت نہیں بلکہ بدایت ہیں۔ اللہ بدایت نور اللہ اور توحید و معرفت ہے۔ اور نہایت

marfat.com

نور نبویؐ اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ شریعت، قرآن شریف اور احادیث ہے۔ بدایت طلب مولیٰ ہے۔ اور نہایت طلب العلم ہے۔ پڑھتے وقت نیت شروع ہے۔ یا یہ کہ تلقین کے شروع میں ذکر فکر اور جو کچھ دل میں گزرتا ہے۔ بدایت ہے۔ بدایت نہایت کے مراتب کو پھر بدایت میں غرق کرتی ہے۔ "اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" اعمال نیتوں پر موقوف ہیں۔ خواہ مراتب صفات ہوں۔ خواہ مراتب ذات۔

باہو از بدایت و ز نہایت راز شد
ہر کہ ہر دو یافت لایحتاج شد

اے باھو! ابتدا اور انتہا دونوں کے راز سے آگاہ ہو جانے والا فقیر لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں رہتا۔

مطلب یہ کہ بدایت سے ہدایت اور نور فقر حاصل ہوتے ہیں۔ اور نہایت سے دنیاوی ترقی، غنایت اور ترک دنیا حاصل ہوتے ہیں۔ بدایت روح کی زندگی ہے۔ اور نہایت نفس کی موت، بدایت میں جمعیت نور مشاہدہ حضور کا استغراق اور جمال الٰہی میں مستغرق رہنا نصیب ہوتا ہے۔ اور نہایت میں ذکر فکر دعوت مذکور الہام اور معرفت وصال ہے۔ بدایت اسم اللہ ذات کی فنا میں ہے۔ اور نہایت کشف و کرامات ہے۔ بدایت اسم اعظم اور آیۃ کریمہ میں ہے۔ اور نہایت علم نص حدیث میں ہے۔ بدایت میں توحید و قرب رب اور اللہ تعالیٰ کا ہم جلیس ہو جانا ہے۔ طالب مرد کون ہے؟ اور طالب نامرد کون

marfat.com

ہے؟ نامرد طالب وہ ہے۔ جو مرشد سے دنیاوی زر و مال کی طلب کرتا ہے۔ اور مرد طالب وہ ہے جو جان و مال راہ خدا میں صرف کرکے راہ حق کا متلاشی ہوتا ہے۔ کونسا مرشد مرد ہے۔ اور کونسا نامرد؟ نامرد مرشد اعضا کے متعلق اعمال میں مشغول کرتا ہے اور جو مرشد مرد ہے وہ پہلے ہی روز لامکان لاہوت اور لانہایت کا سبق دیتا ہے۔ اور معرفت الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔

باہو مردے مرشد شناسد حق شناس
گشت فی اللہ غرق وحدت بیقیاس

اے باہو کامل مرشد حق شناس کے مل جانے کے بعد طالب اس کی توجہ اور عطا سے ضرور وحدت حق فنا فے اللہ میں غرق ہو جاتا ہے۔

ہر آن کس رساند نہایت رادر بدایت
کہ رسیدہ باشد فقر لا نہایت

کامل مرشد مبتدی کو ابتداء ہی سے آخری درجہ پر پہنچا دیتا ہے تاکہ وہ لانہایت فقر تک پہنچ جائے۔

مثنوی

گر بخواہی خوش حیاتی غرق شو فی ذات ذات
ذکر باذکور رفتہ و از فکر گردو نجات

گر تو حیات جاودانی حاصل کرنا چاہتا ہے تو ذات حق میں اپنے آپ کو فنا کردے ذکر جب مذکور کے پاس پہنچ جاتا ہے تو فکر سے نجات حاصل

marfat.com

ہو جاتی ہے۔

سر نفس نور و قلب نور و روح نور و غرق نور
ہر کہ بانورش در آید عین باعین َالحضور

نفس قلب اور روح سب کچھ نور ذات میں غرق ہو کر نور ہی ہو جاتا ہے جو کچھ اس نور کے ساتھ آتا ہے وہ عین بعین اور حضوری ہوتا ہے۔

عین باعین است عارف عین شد عین العیان
ہر کہ از عین عین یا بد بگزرد از لامکان

عارف حقیقت اصلی کی شعاعوں سے اکتساب نور کرکے اور ان میں فنا ہو کر عین العیان ہو جاتا ہے۔ جو اس حقیقت اصلیہ کو پا لیتا ہے وہ لامکان سے آگے گزر جاتا ہے۔

نیست آنجا اسم و جسم و نیست آنجا روح و جان
ہر کہ از جان مے بر آید مے در آید لامکان

اس جگہ اسم جسم جان اور روح کچھ بھی نہیں ہے جو جان سے گزر جاتا ہے وہ لامکان تک پہنچ جاتا ہے۔

ابتداء و انتہا ایں جا شود فقرش تمام
نیست ایں جا ذکر و فکر و نیست ایں جا صبح و شام

اس جگہ ابتدا سے انتہا تک فقر مکمل ہو جاتا ہے۔ اس جگہ ذکر فکر اور صبح شام وغیرہ کی تقسیم اور احتیاج ختم ہو جاتی ہے۔

marfat.com

کونیش ایں جا نگنجد و ذرہ زان بگزرد
کونین در نظرش نیاید بگزرد ہر یک ز حد

اس جگہ ہستی کی گنجائش نہیں رہ جاتی اور طالب ہر چیز سے گزر جاتا ہے اور کونین کی کوئی چیز اس کی نظر میں نہیں سماتی۔ وہ ہر ایک حد پار کر جاتا ہے۔

مثل بستہ کے تواند ہر دلے نورش دگر
قلب قالب نور گردد چشم نورش شد نظر

وہ بندھے ہوئے پابند کی طرح کسے رہ سکتا ہے اس کے لئے تو قلب قالب میں ہر لحظہ نئے سے نیا نور ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں نئے نئے انوار کو ملاحظہ کرتی ہیں۔

باہو باد آب و خاک رختر رفتہ آتش باہوا
نور بانورش رسیدہ نور نور از انتہاء

اے باہو! پانی ہوا اور مٹی آہستہ آہستہ آگ میں جذب ہو کر ختم ہو جاتی ہیں اور نور نور میں پہنچ کر اپنی انتہا کی پہنچ جاتا ہے (یعنی سب کچھ فنا فی النور ہو جائے)

قولہٗ تعالیٰ " اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَتٍ اَلزُّجَاجَتُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَتٍ زَیْتُوْنَتٍ لَّا شَرْقِیَّتٍ وَّ لَا غَرْبِیَّتٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ

marfat.com

لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ"

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ جیسے قندیل میں چراغ اور قندیل شیشے کی اور شیشہ ستارے کی طرح چمکدار' جو شجر مبارک زیتون سے چمکتا ہے۔ جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل قبل از چھوئے آگ کے خود بخود جل اٹھے۔ اور روشنی دینے لگے۔ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ ان گھروں میں با آواز بلند اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ اور ان کو بنایا جائے۔ اور ان میں صبح شام اس کی بندگی کی جائے۔

واضح رہے کہ ریاضت راز باطنی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی آگ دن رات سر سے لے کر قدم تک ہڈیوں' مغز' گوشت' رگ جان' چربی وغیرہ کو اس طرح جلا دیتی ہے۔ جیسے خشک لکڑی کو۔ اس ریاضت کے سبب ظاہری آنکھوں سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ یہ آگ نہایت ہی سخت ہے۔ گویا ساتوں دوزخوں کو اس آگ میں سے ایک ذرہ ملا ہے۔ یعنی اسم اللہ ذات کے وجودیہ تصور کی آگ سے بہت تھوڑی سی دوزخوں کو نصیب ہوئی ہے۔ اس قسم کی ریاضت اٹھانا جو

marfat.com

بے نام اور بے ناموس ہے۔ مردان خدا کا کام ہے۔ اس سے باطنی صفائی' حضوری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطنی راز' نفس پر جہاد اور ہمیشہ اس پر قہر' زندگی قلب' فرحت روح اور صبح و شام شوق سے مستغرق رہنا۔ اور دائمی راز نصیب ہوتا ہے۔ معرفت کی آنکھیں دل کی آنکھ سے روشن ہوتی ہیں۔ وجود میں نفس کی مثال ایسی ہے۔ جیسی غار میں سانپ' اگر بل کے منہ پر مار پیٹ کی جائے تو سانپ پر کچھ اثر نہیں ہو گا۔ اسی طرح جب تک نفس کو تکلیف نہ ہو تب تک بیرونی تکلیف اور ریاضت کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس کو صرف اسم اللہ ذات کا تصور' مرشد کامل کی توجہ' عارف باللہ اور ولی اللہ کی نگاہ ی درست کر سکتی ہے۔ اگر بل کے منہ پر یا غار کے منہ پر آگ جلائی ائے تو سانپ غار کے اندر مرجاتا ہے۔

واضح رہے کہ مرشد عارف فقیر کامل صاحب توجہ ہوتا ہے۔ جو احب توجہ نہیں' وہ ناقص خام اور ناتمام ہے۔ توجہ معرفت اور توحید ی کی چابی ہے۔ بے توحید مرشد تقلیدی ہے۔ توجہ کی کئی ایک میں ہیں۔ اور ان کے کئی نام ہیں۔ چنانچہ توجہ ایک لاکھ اکتیس ہزار ۔ ان میں سے بعض ظاہری ہیں۔ بعض باطنی۔ لیکن یاد رہے کہ ل کی توجہ بھی کامل ہوتی ہے۔ کامل جب طالب یا مرید پر توجہ کرتا ۔ تو ایک لحظہ میں اس کے سارے مطالب حاصل کرا دیتا ہے ہے توجہ ظاہری' ذکر اور فکر کے ساتھ توجہ

marfat.com

توجہ بالذکور ابتدائے مشاہدہ میں فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرب الٰہی سے دور ہے۔ لیکن توجہ کا مجموعہ اور تمام توجہ اور مجمل توجہ وہ ہے۔ جو کامل الکلید ہے۔ اس توجہ والا ہر مقام میں ہوتا ہے اس کو ہر ایک الہام اور ہر مردہ زندہ کی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ بلکہ جس طرف توجہ کرتا ہے۔ اس کو توجہ ایک لحظہ کے اندر حضور میں پہنچا دیتی ہے۔ اس سے ہر ایک معرفت اور مجلس نصیب ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ توجہ کل الکلید ہے۔ جس سے ہر قسم کا قفل کھل سکتا ہے۔ اور ہر چیز عین بعین دکھائی دیتی ہے۔ جو شخص پہلے روز کل الکلید حاصل کر لیتا ہے۔ وہ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ پھر اسے ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

واضح رہے کہ توجہ صورت کی ہوتی ہے اور صورت نور کی۔ بعد ازاں توجہ نور کو حاصل کرتا ہے۔ کو توجہ کامل فقیر کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ سوتے جاگتے، مستی ہشیاری، آسانی اور سختی میں رفیق اور شہ رگ سے نزدیک رہتی ہے۔ اور دستگیری کرتی ہے۔ جس فقیر یا اس کے طالب کو اس قسم کی توجہ حاصل نہیں۔ اس کو صاحب توجہ نہیں کہہ سکتے۔ توجہ کامل جو نور کلید ہے۔ اور توحید سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ طریقہ قادری میں ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص نور حضور کی توجہ کا دعویٰ کرے۔ وہ سراسر جھوٹا ہے۔ اور لاف زنی کرتا ہے۔

شرح توجہ

marfat.com

توجہ سات قسم کی ہے۔ عینی' عیانی' ناسوتی' لامکانی' حضوری' استغراقی دعوت اور روحانی اہل قبور' توجہ ناقص نفسانی' توجہ جنونیت شیطانی جو دنیاوی ترقی اور عزت و مرتبے کے لئے کی جاتی ہے۔ جس سے سراسر پشیمانی حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ کامل قادری کی توجہ باتوفیق اور باتحقیق ہوتی ہے۔ اور اہل بدعت کی توجہ مقام استدراج سے ہوتی ہے۔ اور سراسر بے ایمانی ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ "ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ"

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ظاہری ریاضت دل کے اندر تاثیر نہیں کرتی۔ اگر دل خشک ہو۔ تو اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم کے تصور اور اولیاء اللہ کی نظری توجہ بغیر ٹھیک نہیں ہوتا۔ اس تصور اور توجہ سے دل پر ایسی تاثیر ہوتی ہے۔ جیسے نمک کی کھانے میں۔ یا انگاری آگ میں۔ پس معلوم ہوا کہ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم سے دل کی تمام کدورتیں اور کھوٹ وغیرہ پورے طور پر نکل جاتے ہیں۔ اور آدھی رات کے وقت اس طرح چمکنے لگتا ہے۔ جیسے دوپہر کو آفتاب۔ پھر تزکیہ نفس' تصفیہ قلب' تجلیہ روح اور تخلیہ اسرار ربانی کرتا ہے۔ اور عین بعین دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کا باطن آباد اور قابل مبارکباد ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ پوچھے کہ کاملوں کے لئے کونسی راہ ہے۔ جس سے ایک لحظہ میں قرب ربانی حاصل ہو جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے

marfat.com

حاضرات کے تصور کی برکت سے مردہ وجود بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ جسم سے جسم نکلتا ہے۔ فانی اور نفسانی جثے دور ہو کر خواب غفلت مٹ جاتی ہے۔ اور روحانی جثہ مشاہدہ معرفت الٰہی بے حجاب و حجت رہتا ہے۔ جیساکہ قرآن شریف سے ظاہر ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ " وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ "اور وہ تمہاری جانوں میں ہے۔ کیا تم اسے نہیں دیکھتے؟

اکمل و کامل مکمل جامع نور الہدے
غرق فی التوحید وحدت عارف واصل خدا

توحید وحدت میں غرق عارف اور واصل خدا اکمل کامل اور مکمل فقیر جامع کمالات اور ہدایت کا نور ہوتا ہے۔

حدیث شریف " قُلْ خَیْرًا وَاِلَّا اُسْکُتْ "یا نیک بات کہہ ورنہ چپ رہ۔

جو صاحب عین العیان ساکن لاہوت و لامکان ہے۔ وہ ہمیشہ ذات ربوبیت کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے۔ اور اسے معرفت رحمانی حاصل ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اہل حضور بڑی ہی ضرورت کے وقت بات منہ سے نکالتے ہیں۔ اور وہ بات پھر اس طرح ہوتی ہے۔ جیسے سیپی میں سے نکلا ہوا موتی۔ خواہ کسی کا کلام موتیوں کی طرح ہو۔ پھر بھی اسرار کی باتیں چھپا کر رکھنی چاہئیں۔ کیونکہ عارف فقیر فی اللہ کے لئے جو واصل خدا ہے۔ خاموشی بہتری ہے۔ کیونکہ

marfat.com

بولنا یا بات چیت کرنا صاحب وصال کو نہیں بھاتا۔ کیونکہ قال میں زوال ہے ہاں یہ امر یقینی ہے کہ اگر قال میں مسلمانوں کا نفع ہو اور علم یقینی ہو۔ تو وہ قال جائز ہے۔ بلکہ اس کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اس وقت اگر سکوت اختیار کرے تو محجوب رہتا ہے۔

از آوازش راز بہ بر از خدا
راز حاصل می شود از مصطفیٰ

جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ اور رضائے الٰہی کے لئے گفتگو کرتا ہے اسے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راز کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔

"اَلسَّکُوْتُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ اَلسَّکُوْتُ تَاجُ الْاَنْبِیَاءِ" خاموشی مومن کا معراج اور انبیاء کا تاج ہے۔

حدیث شریف "مَنْ سَکَتَ سَلَمَ وَ مَنْ سَلَمَ نَجَا" جو خاموش رہا وہ بچ گیا اور جو بچ گیا اس نے نجات حاصل کرلی۔ خاموشی شرک، کفر اور حرص و ہوا سے باز رکھتی ہے۔ خاموشی میں ستر ہزار حکمتیں ہیں۔ اور ہر حکمت میں ستر لاکھ اور حکمتیں ہیں۔ جو خاموشی قرب حق میں مستغرق ہونے کے باعث ہے وہ حضوری حق ہے اور مسعود ہے جو قرب حق کے بغیر ہے۔ وہ خاموشی تقلیدی ہے۔

واضح رہے کہ ریاضت راہ ہے۔ اور راز باجمعیت معرفت اور قرب الٰہی ہے۔ جس شخص کو ابتداء میں معرفت، جمعیت، راز اور

marfat.com

قرب حق حاصل ہو گیا اس کو کیا ضرورت ہے۔ کہ راہ کی ریاضت کا خیال کرے۔ وہ کامل مکمل اکمل اور جامع نور الہدیٰ ہوتا ہے۔ تمام مقامات اس کی نگاہ کے سامنے رہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ عمل کے دو کمال ہیں۔ ایک اسم اللہ ذات کے حاضرات و ناظرات میں مستغرق رہنا۔ اور اس طرح باطن آباد ہونا کہ دونوں جہان پشت ناخن پر دیکھ سکے۔ دوسرے عمل دعوت' صاحب دعوت' عامل' شہسوار غالب الاولیاء کے لئے روحانیت قبر سے نکل کر جواب باصواب دیتی ہے۔

حدیث شریف "اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ"

اگر تمہیں کسی معاملے میں حیرت واقع ہو' تو اہل قبور سے مدد لو'

نیز فرمایا

"کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَتِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ السَّکْرَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَ الْمُنْذِرُ ثَلٰثَۃٌ قُلُوْبُھُمْ عن للنبی"

کیونکہ وہ نو علموں کا وارث ہے۔ قول مصنف۔ "رَأْیُ الْعَیْنِ عَارِفَتُہُ الْمُشَاھِدَۃِ الرُّوْحَانِیَّۃِ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ عَنْ قُرْبِ مَعْرِفَتِہِ اللّٰہِ تَعَالٰی ذَاتَ تَجْلِیَہٖ بِحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ الْحُضُوْرِ"

نہ زیں چشم باشد کہ ہر کس بہ بیں
ز چشم دل بہ بیں زر ہر زمین

اس آنکھ سے نہ دیکھ جس سے ہر کوئی دیکھتا ہے بلکہ دل کی آنکھ سے دیکھ تجھے ہر چیز اور ہر جگہ کے خزانے نظر آئیں گے۔

marfat.com

بعض روحوں سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور آنکھوں سے مشاہدہ کر لیتے ہیں اور انہیں قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ بعض بذریعہ الہام اور دلیل یا خواب مقصود حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے۔ جس شخص کا نہ باطن معرفت میں مستغرق ہے۔ نہ اسے مشاہدہ حضور حاصل ہے۔ اور نہ ظاہر میں دعوت کا عامل ہے۔ وہ فقر محمدی سے دور ہے۔ ہر خانوادہ کی انتہا قادری طریق کی ابتداء کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں سر مارا کرے۔ جو شخص قادری کی ابتداء لامکان اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب پر نہیں پہنچا۔ اسے نہ ابتداء حاصل ہے نہ انتہا بلکہ وہ نفس کے تابع اور حرص ہوا میں مبتلا ہے۔ سالہا سال کی ریاضت سے مشاہدہ وصال میں ایک دم مستغرق رہنا بہتر ہے۔

کامل مرشد کو چار قسم کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اول یہ کہ طالب کو ریاضت بغیر معرفت الٰہی بخش دے۔ دوسرے یہ کہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج اور بے نیاز کر دے۔ تیسرے یہ کہ شہباز کا مرتبہ عطا کرے۔ اور مردار سے اسے بچا لے۔ چوتھے یہ کہ دل کو زندہ کرے معرفت اور توحید الٰہی میں غرق کر دے۔ تاکہ نماز وقتی کے علاوہ سنت و جماعت پر بھی کاربند ہو اس قسم کا مرشد صاحب اختیار ہوتا ہے۔ اگر طالب سے ریاضت کرائے۔ تو بارہ سال تک اگر بخشش کرے تو ایک لحظہ میں معرفت الٰہی تک پہنچا دے۔ اور وصال لازوال،

marfat.com

قلب لاسلب اور روح مثل نوح کر دے۔ ذکر سے اس قسم کا تزکیہ نفس ہو جاتا ہے۔ کہ ہر ایک بال اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے۔ اور نوح کے طوفان کا سا شور برپا کر دیتا ہے۔ مرتبہ نوادر میں ایک لحظہ کے اندر ہزارہا تجلیات دل پر ہوتی ہیں۔ اور دل کو مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اور انسان نفس پر قادر اور حکمران ہو جاتا ہے۔ فقیر قادری فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اور اس کا باطن صفا ہوتا ہے۔ کامل مرشد کی ایک بار کی توجہ ہزارہا سال کی عبادت سے افضل ہے۔ کامل مرشد جس پر نوازش کرتا ہے۔ اس کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے۔ اس قسم کے مرشد کو دوام حضور کہتے ہیں۔ جو مرشد ان صفات سے متصف ہے وہ خود مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضوری ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے کسی کو صاحب حضوری کر دینا مشکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ وہ اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ مرقوم کے ذریعہ ہو۔ یا اسم اللہ ذات کے حاضرات کے ذریعے ہو۔ یا یہ کہ بذریعہ نظر حضور میں پہنچا دے۔ مرشد صاحب قوت ولی اللہ ہوتا ہے۔ اور توجہ باطنی سے ذکر الٰہی میں مستغرق کر دیتا ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہونا آسان کام ہے۔ لیکن خود خلق محمدی حاصل کرنا۔ جمعیت ذوق، شوق محمدی، محبت و معرفت محمدی، توحید فی اللہ، یگانگت محمدی، ترک و توکل محمدی، تجرید و تفرید محمدی، فنا و بقا محمدی اور استقامت و رضا و فقر محمدی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) حاصل کرنا از

marfat.com

بس مشکل ہے۔ جس شخص کے لئے راستہ بند ہو۔ وہ بمنزلہ سد سکندری ہو جاتی ہے۔ ذکر، فکر، ریاضت ؛ تقویٰ، طاعت، مرشد کی توجہ نظر تصرف اور تفکر سے اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اس کی خلاصی کی کیا تدبیر ہے۔ جس کے دل کی راہ سلب ہو چکی ہو۔ اس کا کیا علاج جس نے رجعت کھائی ہو۔ اور اس کا شوق مردہ ہو گیا ہو۔ اس کا کیا علاج، جو شخص فقر و فاقہ میں بسر کرتا ہو۔ اور عنایت چاہتا ہو۔ اس کا کیا علاج جس شخص پر ظاہر و باطن کے علوم منکشف نہ ہوتے ہوں۔ اس کا کیا علاج، مذکورہ بالا تمام باتوں کا علاج اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ ہے۔ یہ مشق بمنزلہ معراج ہے۔ اس سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ پھر معرفت اور پھر توحید منکشف ہوتی ہے۔ پھر توحید سے نور اور نور سے غرق فی النور، پھر جامع الجمعیت، اور باطن آباد ہو جاتا ہے۔

"اَجْسَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ قُلُوْبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اَلصَّلٰوةُ فِيْ قُلُوْبِ الْقَائِمِيْنَ"

ان کے جسم دنیا میں ہیں اور دل آخرت میں۔ نماز ہمیشہ ادا کرنے والوں کے دلوں میں ہے۔ ان کی شان میں، وارد ہے اگر توجہ کو جلا دے۔ پگڑی چھوڑ دے۔ اور نفس امارہ سے زنار توڑ ڈالے۔ تو امید ہے کہ پھر تو معرفت و وصل الٰہی فقیر سے حاصل کر سکے۔ اور روشن ضمیر ہو جائے۔ اور علم تفسیر کا عالم، نفس پر امیر اور کیمیا تاثیر نظر والا ہو جائے۔ اور ایک دم میں ذات و صفات کے تمام مقامات طے کر جائے۔ "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔

marfat.com

وہی اللہ ہے' جب یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو دونوں جہان غلام کی طرح فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور خود بے غم ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف "مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ"

جس کا خدا اس کے سب

حدیث شریف "اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ"

فقر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا' یہ راہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصور کے متعلق ہے اور مشاہدہ معرفت اور ذات حق میں مستغرق ہونے کے متعلق ہے۔ نہ کہ ذکر فکر اور اعضا کے اعمال کے متعلق

ذکر را بگزار ہم مذکور را
تا ترا حاصل شود وحدت خدا

ذکر اور مذکور دونوں سے گزر جا تاکہ تجھے خدا تعالیٰ کی وحدت تک رائی حاصل ہو جائے۔

مطلب یہ کہ ذکر فکر مراقبہ محاسبہ اور مکاشفہ میں رجوعات خلق' رجعت خلل اور بہت سے خطرات ہیں۔ اور مذکورہ بالا مراتب میں وسوسہ اور وہم بہت ہے۔ جو شخص وحدت اور معرفت کی طرف آتا ہے۔ وہ خطرات' وہمات اور وسوسوں اور بری صفات سے بری ہو جاتا ہے

marfat.com

پشہ خطرات ۔ از دل کن بدر
تاشوی عارف خدا صاحب نظر

خطرات کے مچھر کو اپنے دل سے دور کر دے تاکہ تو خدا تعالیٰ کا عارف اور صاحب نظر بن جائے۔

از دل بدر کن پشہ خطرات را
تابیابی وحدت حق ذات را

اپنے دل سے خطرات کے مچھر کو نکال دے تاکہ تو وحدت حق ذات کو حاصل کر سکے۔

جو عارف باللہ معرفت الٰہی کی ولایت میں آتا ہے۔ اسے دونوں جہان مچھر کے پر کی طرح نظر آتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ "اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ"

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مالک اور دوست ہے اور ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ مراتب استغراق اور نور حضور کے ہیں۔

پشہ خطرات از دل دور کن
تاترا حاصل شود آواز کن

خطرات کے مچھر کو اپنے دل سے دور کر دے تاکہ تجھے کن کی آواز کے راز سے آگاہی حاصل ہو جائے۔

قولہ تعالیٰ "فَیَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ" پس اسے کہتا ہے کہ ہو جا۔

marfat.com

این مراتب را چہ داند بے بصر
بر زبان اللہ در دل گاؤ خر

ان مراتب کو وہ اندھا کیسے جان سکتا ہے جس کی زبان پر تو اللہ اللہ کا ورد ہو اور دل میں گائے اور گدھے کا خیال۔

واضح رہے کہ جس پر تعلیم، تلقین اور ارشاد کا اثر نہ ہو۔ وہ چاروں وجودیہ مشقیں اس طرح کرے۔ کہ تصور میں اسم اللہ ذات پر نگاہ رکھے۔ اور چشم تفکر مرقوم پر۔ اور اسم فقر پیشانی پر لکھے۔ اور زبان سے اللہ اللہ پکارے۔ اسم اللہ ذات کی مشق دونوں کانوں، دونوں آنکھوں، قلب اور ہتھیلیوں پر کرے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشق سینے پر کرے۔ اور نفس کی مخالفت کے لئے اسم اللہ ذات کی ناف پر۔ ناف کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اور اس پر پانچ مشق کرے۔ ھو دماغ میں پہنچائے۔ جب یہ ساری مشقیں عمل میں آجاتی ہیں تو عامل تمام اعضا کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والا وجود پر غالب آجاتا ہے۔ اور اس کے وجود پر اسم اللہ ذات کی تاثیر پورے طور پر ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب غنی فقیر کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ "وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ"

اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔ جب فقیر اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ تو لایحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور پوری پوری

marfat.com

ہدایت اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور دل خناس' خرطوم' وسوسہ' وہمات اور خطرات نکل جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اسے اخلاص حاصل ہو جاتا ہے اس کے بعد حواس خمسہ ظاہری بند ہو کر باطنی حواس خمسہ کھل جاتے ہیں اور چار پرند ذبح ہو جاتے ہیں۔ یعنی شہوت کا مرغ' حرص کا کبوتر' زینت کا مور اور لالچ کا کوا' چنانچہ خود اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے۔ " قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ " حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا' اے اللہ ایمان تو میرا کامل ہے' مگر اطمینان قلب کے لئے مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں فرمایا چار جانور لے۔

چہار بودم سہ شدم اکنوں دوم
و از دوئی بگذشتم و یکتا شدم

پہلے میں چار تھا۔ (اربعہ عناصر ہوا مٹی پانی اور آگ) پھر تین اور پھر دو ہوا اور دوئی سے گزر کر میں یکتا ہو گیا۔

ہر کہ فی اللہ گشت فانی باخدا
و از دوئی بگذشت حاضر مصطفیٰ

جو کوئی فنا فی اللہ ہوا وہ باخدا ہو گیا اور جو دوئی سے گزر گیا وہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضور ہو گیا۔

پس جو شخص نفس کے چاروں پرندوں کو ذبح کرتا ہے۔ وہ روحانی مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کے وجود میں نور اور روحانیت پیدا ہو

marfat.com

جاتی ہے۔ اگر تمام روئے زمین کے نفوس جمع کئے جائیں۔ تو صرف ایک لحظہ میں روحانی اور نفسانی سب بے جان ہو جاتے ہیں۔ قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہوتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے تصور کا عامل اور اہل قبور کی روحانیت پر غالب ہو۔ نہیں تو پڑھتے وقت رجعت ضرور لاحق ہو گی۔ مجذوب عارف باللہ ہمیشہ مشاہدہ حضور میں رہتا ہے۔ اور اس کا نفس سر سے لے کر پاؤں تک نور کا لباس پہنتا ہے۔ اور نفس قلب کا لباس پہنتا ہے۔ اور قلب روح اور روح سر کا جو وجود نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے۔ وہ پھر نور محمدی کے حضور میں پہنچ جاتا ہے اور نفس، قلب اور روح سے خطاب اور عتاب اٹھ جاتا ہے۔ بعد ازاں جو وجود نور محمدی سے ہے۔ وہ نور اللہ کی توحید کو پہنچ جاتا ہے۔ اور فقر کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ اور معرفت فقر کو اپنا رفیق باتوفیق بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہموا سب کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اور نفس بد خصال کو قتل کر ڈالتا ہے۔ اور دونوں جہان کو پشت ناخن پر دیکھ لیتا ہے۔ جس شخص کے یہ اوصاف ہوں۔ اس کو لکھنے پڑھنے قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

" مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی " آنکھ جھپکی اور نہ نافرمانی کی، یہ مراتب ان اشخاص کے ہیں۔ جو عارف باللہ، فنا فی اللہ اور ہمیشہ خدا کے ساتھ ہیں۔

marfat.com

چشم را بر بند بر دل کن نظر
تاشوی عارف خدا صاحب نظر

آنکھ کو بند کرکے دل کی طرف دیکھ تاکہ تو خدا تعالیٰ کا عارف اور صاحب نظر ہو جائے۔

جو شخص فنا فی اللہ اور مستغرق فی اللہ ہو جاتا ہے۔ وہ دنیاوی عزت و مرتبے پر نگاہ نہیں ڈالتا۔ جو فنا فی اللہ میں غرق ہو جاتا ہے۔ وہ کشف و کرامت کی طرف ہرگز نگاہ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ مشاہدہ و معرفت الٰہی تک پہنچا ہوا ہوتا ہے پہلے یقین کی آنکھوں سے دیکھ پھر تو لائق دیدار الٰہی ہو گا۔ تصرف ظاہری اور باطنی کے بغیر مشاہدہ نور کے مراتب حاصل نہیں ہوتے۔ فقیر بادشاہ ہوتا ہے۔ اور سائل گدا۔ جس شخص کو ظاہری باطنی تصرف حاصل نہیں۔ اسے عارف باللہ فقیر نہیں کہہ سکتے۔ وہ ابھی محتاج، نفس کا قیدی، لالچ میں پھنسا ہوا۔ اور الٰہی خزائن کے تصرف سے بے خبر ہے۔ " اَلْهِدَايَتُ فَوْقَ الْغِنَايَتِ اَلْغِنَايَتُ فَوْقَ الْوَلَايَتِ "۔ ہدایت غنایت سے بڑھ کر ہے اور غنایت ولایت سے۔ حدیث شریف "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَاءَ الْغَنِیَّ" غنی فقیروں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

واضح رہے کہ جو فقیر کامل کیمیا نظر دعوت کا عامل یا اسم اللہ ذات کے تصور کا عامل ہے۔ یا مشاہدہ حضور رکھتا ہے۔ یا صاحب توجہ ہے وہ جہاں کہیں بول و براز کرتا ہے۔ وہاں کی زمین سونا چاندی بن جاتی

marfat.com

ہے۔ جس فقیر کو اسم اعظم کا عمل حاصل ہے۔ وہ اولیاء اللہ پر غالب ہوتا ہے۔ ایسے فقیر کے حکم میں چودہ طبق ہوتے ہیں۔ تمام زمین مشرق سے لے کر مغرب تک۔ آسمان اور زمینیں' دیوار' پہاڑ' سنگریزے' شہر بازار اور ڈھیلے وغیرہ سب کو ایک نگاہ سے سونا چاندی بنا سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کے مراتب سے فقیر انانیت میں آجاتا ہے۔ اور غنایت پر فخر کرنے لگتا ہے۔ سو غنی قرب الٰہی اور مجلس محمدی سے بعید رہتا ہے۔ فقیر وہی ہے جسے ظاہری و باطنی تصرف و تحقیق حاصل ہو۔ اور پھر فقر و فاقہ میں بسر کرے اور اس فقر و فاقہ سے اسے لذت' ذوق اور مزا آئے۔ اور اہل دنیا کے دروازے پر کسی حاجت کے لئے نہ جائے۔ اور اگر دنیا دار ان کے دروازے پر جائے۔ تو نگاہ سے ان کو پاک کر دیں۔ اگر دنیادار کے دروازے پر جائیں۔ تو تعجب نہ کر۔ اور نہ منکر ہو جا کیونکہ دنیا اور دنیادار فقیر کے غلام ہوتے ہیں۔ اگر جاتا بھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اگر ان سے ملاقات کرتا ہے۔ تو بھی اس کے حکم سے فقیر غنی ہوتا ہے اس کو قرب الٰہی کی وجہ سے غنایت حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ دنیاوی مال و اسباب کی وجہ سے کیونکہ دنیاوی مال و اسباب کی وجہ سے جو غنایت حاصل ہوتی ہے۔ وہ باطل ہوتی ہے۔

اگر ترا علم است زان علمش قدیم
طلب کن از عارفاں قلب سلیم

marfat.com

اگر تجھے اس علم قدیم سے کچھ واقفیت ہے تو عارفان خدا سے قلب سلیم طلب کر اور مانگ۔

قلب نسخہ علم علم از وے طلب
تا بود الہام قرب راز رب
ہر کہ از دل یافتہ رحمت کرم
بگذرد از شرک و کفر و از صنم

جو جس کسی کا دل رحمت اور کرم ربانی حاصل کرلیتا ہے وہ شرک کفر اور صنم پرستی کو چھوڑ دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ "وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ" اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ قولہ تعالیٰ "لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ"۔

فقیر اور فقرا کا مرتبہ "وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ" اور دنیاوی بادشاہ کا مرتبہ۔ و تذل من تشاء ہے کیونکہ فقر فخر محمدی ہے اور دنیا فخر فرعون اور مطیع شیطان ہے۔ اس واسطے کہ دنیا سے کسی شخص نے جمعیت حاصل نہیں کی۔ کیونکہ اس کی بنیاد ہی پریشانی ہے۔ اور دنیا خود بے وفا ہے۔ جس نے دنیا کو اختیار کیا۔ وہ پرلے درجے کا بے ادب اور بے حیا ہے۔ خواہ اس کے پاس نقد و جنس بیشمار ہی کیوں نہ ہو۔ فقیر کے پاس تمام الٰہی خزانے ہوتے ہیں۔ دنیاوی خزانے کو زوال ہے۔ اور دنیا خواب و خیال ہے۔ فقر کا خزانہ معرفت اور توحید لازوال ہے۔ جو بعینہ واصل ہے۔ دنیاوی لذت چند روزہ ہے۔ آخر معاملہ اللہ تعالیٰ ہی سے

marfat.com

پڑتا ہے۔

فقر را دریاختم من از فقر
فقر حاصل گشت باقرش نظر

فقر باطن میں ہمیشہ نفس سے جہاد کرتا رہتا ہے اور ظاہر میں اس کا نفس آزاد ہوتا ہے فقیر ہمیشہ باطن آباد ہوتا ہے۔

نیست ایں فقرش کہ بنی گاؤ خر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

فقر یہ نہیں ہے کہ تو گائے اور گدھے دیکھتا پھرے بلکہ فقر تو یہ ہے کہ اس کے حصول کے بعد تجھے کسی چیز کی ضرورت نہ رہے یہ سیم و زر سے بہتر ہے۔

لعنت بر اہل بدعت سر ہوا
بیزار شد ازوے محمد مصطفیٰ

اہل بدعت اور نفس پرستوں پر لعنت ہو۔ ان بدبختوں سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام بیزار ہیں۔ اور ان کو پسند نہیں فرماتے۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔

حدیث شریف اَلْمُبْتَدِعُ کِلَابُ النَّارِ بدعتی دوزخ کے کتے ہیں۔
دنیا کی محبت بدعت کی جڑ اور حب مولیٰ ہدایت کی جڑ ہے۔

marfat.com

حب دنیا راس کل خطیئہ
ترک دنیا راس کل عبادۃ

دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔ اور ترک دنیا ہر عبادت کا سر ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا مرتبہ بادشاہی ہے لیکن فقیر عارف باللہ اس کمینہ اور کمتر مرتبے کی طرف نگاہ بھی نہیں کرتا بارہ ہزاری امیر یا وزیر وغیرہ فقیر کی نگاہ میں حقیر تر مراتب ہیں۔ فقیر کو جمعیت صرف مشاہدہ اور معرفت الٰہی سے حاصل ہوتی ہے خلفت سے مہربانی کرنا اور انہیں نہ ستانا نجات کا باعث ہے اللہ بس باقی ہوس۔

مراز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر خدا ہرچہ ہست برباد است

مجھے پیر طریقت کی یہ ایک نصیحت یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا جو کچھ بھی ہے برباد ہے۔

دولت بہ سگان دادند و نعمت بخران
من امن امانیم تماشا نگران

دولت تو کتوں کو دے دی گئی اور نعمت گدھوں کو' ہم امن و امان کے ساتھ تماشا دیکھ رہے ہیں۔

اگر تو واپس آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ تجھے جلد ہی معرفت الٰہی اور راز معلوم ہو جائیں گے۔ اگر نہ آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ صاحب معرفت عارف کے دو مرتبے ہوتے ہیں۔ ایک دائمی

marfat.com

مشاہدہ' دوسرے تجلیات ذات نور میں غرق ہونا کیونکہ قرب الٰہی سے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ عارف کو انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً" عارف عاشق جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کرتا ہے۔ عارف ذکر فکر' ورد وظائف' نفل نماز' روزے حج اور زکوۃ سے بری ہوتا ہے۔ وہ باطن میں ہمیشہ غرق مع اللہ اور بااخلاص رہتا ہے۔ عارف کا طالب تلقین سے پہلے روز ہی مشاہدہ نور میں غرق ہو جاتا ہے اور مجلس نبوی' میں حاضر ہو جاتا ہے۔ یا جمعیت حاصل کرکے لایحتاج ہو جاتا ہے۔ مفلس مستحق اور عاجز لوگ فقر معرفت اور الٰہی خزانے کا لازوال تصرف' ظاہری اور باطنی علم' فقر اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ اکثر لوگ جو اپنے آپ کو ذاکر خدا کہتے ہیں۔ سراسر نفسانی خواہشات میں مبتلا ہیں۔

مقام نور' مشرف الابرار' ذات حضور' تجلیات ربوبیت' روشن ضمیر' آفتاب ایمان' مقام فرد الفرد' فیض الفیاض' معرفت اللہ اور فنا فی اللہ کے مقامات سے محرم ہونا اور ذات و صفات کے تمام مقامات اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہونے میں ذکر و فکر مذکور اور مراقبہ' مکاشفہ اور محاسبہ کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ عین العیان محض عنایت ہے۔ جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ وہ دست بیعت' تلقین اور ارشاد کے لائق ہوتا ہے۔ اور اس سے ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ تصور' تصرف' توجہ' معرفت' توحید' تفکر' جامع الجمعیت اور

marfat.com

ہدایت رواں ہوتی ہے۔ اور اس کا طالب تمام باطنی مقامات طے کر لیتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے ذکر لازوال، فکر باوصال، نص، حدیث اور تفسیر وغیرہ وجود میں تاثیر کرتے ہیں۔ اور اسے حضوری ذکر اور مشاہدہ نور اور فکر کے سوا اور کوئی راہ معلوم ہی نہیں ہوتی۔ اللہ بس باقی ہوس۔

فقر را تحصیل علمش باوصل
می برآید از جہولت ہم خلل

فقر کو حاصل کر فقر کا علم حاصل کرنا وصال حق کا ذریعہ ہے اور فقر کا علم حاصل نہ کرنے سے جہالت اور خلل پیدا ہوتا ہے۔

خلوت از دل طلب کن کن طلب
در خاک خلوت می نشیند بے ادب

دل کو خیال غیر سے خالی کر اصلی خلوت یہ ہے خاک میں چھپ کر بیٹھ جانا تو بے ادب لوگوں کا کام ہے۔

نیست پردہ از خدا خلوت نماند
ہر کہ را اللہ حاضر خود بخواند

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں جو کوئی اپنے دل کو غیر اللہ سے خالی کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کے حال سے واقف ہے۔

گر تو مرد صادق میدان بیا
ہر کہ در خلوت نشیند از ہوا

marfat.com

اگر تو طالب حق اور سچا مرد ہے تو میدان میں آ اور جلوت میں خلوت اختیار کر یعنی ہاتھ کام کی طرف اور دل خدا کی یاد میں۔ ورنہ خلوت میں بیٹھ رہنا ریاکاری ہے۔

اکثر خلوت محض خلقت کو رجوع کرنے۔ موکل جنونیت کو مسخر کرنے اور دنیاوی مال و اسباب جمع کرنے کی خاطر کی جاتی ہیں۔ ایسے خلوت نشین شیطان کے تابع ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔

حجرہ و حجت خلل خلوت پذیر
فقر را خلوت بود روشن ضمیر

حجرہ اور تنہائی میں بیٹھ رہان فقر کے لئے خلل کا باعث ہے فقیر کی خلوت یہ ہے کہ روشن ضمیر ہو کر دل کو ماسوی اللہ سے خالی کردے۔

پردہ را بردار روشن راز میں
اولش بین خویش بین بعد از یقین

پردہ کو اٹھا اور روشن راز کو دیکھ۔ پہلے اسے دیکھ پھر اپنے آپ کو دیکھ اس کے بعد یقین کامل حاصل کر۔

خاص الخاص ذکر کی یہ خاصیت ہے کہ اس سے ایسا ذوق پیدا ہو جو ازل سے ابد تک رہے۔ اور ذاکر عارف باللہ اور واصل بن جائے۔ اور فکر سے فنائے نفس اسے حاصل ہو۔ نہ اس کے وجود میں طمع، حرص، حسد اور خواہش رہتی ہے۔ اور نہ ریا اور طمع، ذاکر کو اللہ ہی کافی ہے۔ ذاکر کے ابتدائی مراتب یہ ہیں کہ وہ ذکر اور فکر میں ہمیشہ لگا

marfat.com

رہتا ہے۔ اور دائمی طور پر اسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جواب باصواب حاصل کرتا ہے۔ ہر صبح شام حاضر ہونے اور ہم سخن ہونے کا نام حضوری ہے۔ نہ کہ دم بند کرنا اور لقمہ گوشت (قلب) کو ہلانا۔ وجود میں مستی اور مغموری کا ہونا اللہ تعالیٰ سے دوری اور مقہوری ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نامنظور ہوتا ہے۔ خلق اللہ میں مشہور ہو جاتا ہے۔

باہو خویش را از خلق پوشد ہر کہ مرد
ذاکراں بسیار بہر از سیم و زر

اے باھو جو بھی مرد کامل ہے وہ اپنے حال کو لوگوں سے چھپاتا ہے۔ سیم و زر کے طالب ذاکروں کی طرح اپنی کرامات کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتا۔

تمام ذکر الٰہی اسم ذات کے تصور سے مرتبہ بمرتبہ' درجہ بدرجہ اور منصب بہ منصب جاری ہوتے ہیں۔ عمل میں آتے ہیں۔ مرشد کامل ذکر کل جاری کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی مشکلات حل کرتا ہے۔ اس قسم کا ذاکر عالم' فاضل اور صاحب تحصیل ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو طالب کرنا مشکل ہے۔ ورنہ ہزارہا جاہل کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ اور مجنوں بنا دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ ذکر اس بات کا نام ہے کہ مستی میں ہشیار اور حضور میں باشعور رہے۔ اس قسم کا ذاکر اسم اللہ ذات کے

marfat.com

تصور کے سبب اللہ تعالیٰ سے مل جاتا ہے۔

توجہ کے بغیر ذکر اور فکر روان نہیں ہوتا۔ توجہ بغیر کوئی طالب مطلب حاصل نہیں کر سکتا۔ توجہ بہت ہے۔ جب ساری قسم کی توجہ ایک میں جمع ہو جائے تو ہمیشہ دیدار میں مستغرق رہتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ محاسبہ' مجادلہ' محاربہ' قبض' بسط' سکر اور صحو ابتدائی حالات ہیں۔ مبتدی طالب کو کبھی صحیح' کبھی غلط' کبھی فیض' کبھی فصل' کبھی جمعیت' کبھی خطرات اور کبھی خلل واقع ہوتا ہے۔ الہام کے یہ تمام مراتب خط کی طرح نصف ملاقات ہوتی ہے۔ جو شخص توجہ کے ذریعے توجہ تک پہنچا دے۔ تو بھی سمجھو کہ یہ سلوک کے خام مراتب ہیں۔ اور اسے عارفوں کی راہ معلوم ہی نہیں۔

توجہ ترک گیرد تا بیابی
توجہ سر بسر باشد حجابی

غیر کی طرف توجہ کو بالکل ترک کر دے یہ مکمل حجاب ہے اس کو ترک کرنے سے تو حق کو پالے گا۔

مراد اوست اللہ راہ رازم
بیک نظرش بہ نور غرق سازم

جو اللہ کی راہ کا سچا طالب ہو گا میں اسے ایک نظر سے نور وحدت ذات میں غرق کر دوں گا۔

marfat.com

کسے از ذات باذاتش رسیدہ
بجز عین العیان دیگر ندیدہ

و کوئی اپنی ذات کو ذات حق میں فنا کرکے پہنچا۔ وہ عین العیان کے
لاوہ اور کچھ نہیں دیکھتا (یعنی کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتا)

خاص الخاص ذکر بمنزلہ زہر ہے۔ جس شخص کے وجود میں ذکر
یقی کا زہر اثر کرتا ہے۔ اس کا نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ ذکر مقام فکر
ک نہیں پہنچنے دیتا کیونکہ نفس کو فنائے مطلق حاصل ہوتی ہے۔ جس
کر سے نفس فنا ہوتا ہے۔ اس سے دل کو زندگی اور بیداری حاصل
وتی ہے۔ جہالت سے نکل کر عقل اختیار کرتا ہے۔ لایحتاج ہو جاتا
ہے۔ پشت ناخن پر دونوں جہان کا تماشا کر سکتا ہے۔ دل کی اس قسم کی
زندگی عام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا باقی تمام مراتب سے نکلنا گندگی
ہے۔ بندگی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں مستغرق رہے۔ اور دیدار
پروردگار سے مشرف ہوتا رہے۔ اگر ذاکر قلبی میں یہ صفات نہ پائی
جائیں۔ تو وہ صاحب نفاق اور دنیا کا کتا ہے۔ اگر دل زندہ ہے تو ہمیشہ
دیدار ہے۔ اور قرب و حضور دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ جس کا
قلب زندہ ہے۔ وہ فنائے نفس سے گزر کر روحانی بقا حاصل کرتا ہے۔
ہمیشہ لقاء کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور اس کے وجود میں طمع، حرص،
حسد، کبر اور خواہش نہیں رہتی۔ اور شریعت میں باخبر ہوتا ہے۔ اور
اس کے اعمال نص، حدیث علم قرآن اور تفسیر کے مطابق ہوتے

marfat.com

ہیں۔ اور شکر اور کفر اور بدعت سے بیزار ہوتا ہے۔ جس شخص
قلب ذکر الٰہی سے بیدار ہوتا ہے۔ وہ عین العیان ہمیشہ دین کا پکا
ہے۔ جس شخص کا دل زندہ ہے۔ دونوں جہان اس کی نگاہ میں
سے بھی کم ہیں۔ اور ازل سے ابد تک بیدار اور نظار رہتا ہے۔ جس
شخص کا قلب زندہ ہے۔ وہ اسم اللہ ذات کے تصور کا بوجھ جو دونوں
جہان کے بوجھ سے زیادہ ہے اٹھاتا ہے جیساکہ اس آیت شریف سے
معلوم ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

ہم نے امانت زمین اور آسمانوں کے پیش کی۔ ذاکر فنا فی اللہ اور
عارف باللہ ہوتا ہے۔ ذکر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ مخفی، اثبات، تصور اسم
اللہ ذات، نجات، حیات، درجات، خفی انا، یخفی، معرفت، مشاہدہ
قرب، خون جگر نوش کرنا۔ فضیلت وجدانی سلطانی لامکانی قربانی نفس
فانی، راہبر، عامل، سودا، سوید، روشن ضمیر اور برنفس امیر، ذکر سے نص
و حدیث اور تفسیر کا علم منکشف ہوتا ہے۔ ذکر سے وصال لازوال،
نیک خصلت، ماضی حال اور مستقبل کے حقائق بغیر رجعت اور خلل
کے حاصل ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا اذکار کے علاوہ اور قسمیں یہ ہیں۔ ذکر
قلبی، ذکر روحانی، ذکر ضمیر، ذکر جانی، ذکر جوہر، ذکر نور ایمان، ذکر جلالی،
ذکر جمالی، ذکر احوالی، ذکر قالی، ذکر سری، ذکر اسراری، ذکر نام اللہ تعالیٰ۔
ہر ایک ذکر میں کلمات ربانی ہیں۔ اگر زمین آسمان اور بہشت کے

marfat.com

ے دریا سیاہی بن جائیں اور روئے زمین کے تمام درخت گھاس
و قلم بن جائیں۔ اور اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق کیا انسان کیا جن اور
فرشتے۔ دیو' حور پری وغیرہ سب لکھنے لگیں اور زمین و آسمان کے
طبقات کاغذ بن جائیں۔ اور ازل سے ابد تک لکھتے رہیں۔ تو بھی
اللہ ذات کا ثواب قیامت تک نہیں لکھ سکتے۔ جو شخص اسم اللہ
کو باخلاص لیتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا بھول جاتا ہے۔

از علم اللہ بخواں اللہ شناس
ہر علم درعمل آید بے قیاس

سے اللہ اللہ پڑھ اور اللہ کو پہچان۔ بے شک اس سے تیرا ہر حکم
ے پر جاری ہو جائے گا۔ (تو لایحتاج ہو جائے گا)

علم اللہ نور روشن راہبر
اسم اللہ بہ بود از سیم و زر

علم روشن نور اور رہبر ہے اسم اللہ سیم و زر ہر چیز سے بہت
بہتر ہے۔

اسم اللہ ذات کلمات ہیں۔ جن سے ہر مشکل حل ہو سکتی ہے۔
حدیث شریف " تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ "
ایک گھڑی کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادتوں سے بڑھ کر
فکر سے فنائے نفس' فرحت روح' راحت اور لذت اس وقت
حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلی

marfat.com

اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہو۔

واضح رہے کہ تفکر دس قسم کا ہے۔ بعض کو باتوفیق، بعض
باتحقیق عین العیان، بعض اس سے عارف باللہ اہل راز ہو جاتے ہیں
روح کو بقاء اور نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے۔ لامکانی مکان پر نگاہ رہ
ہے۔ تفکر تصدیقی، تفکر بحق رفیقی، اور تفکر دریائے عمیقی۔ مذکورہ
تفکرات کے سوا اگر کسی اور قسم کا تفکر ہے تو وہ زندیقی ہے۔ اسم ا
ذات کے تصور سے وجود میں قرب الٰہی، مشاہدہ، توحید اور حضوری آ
ہے۔ اور منکشف ہوتی ہے۔ ذکر کے تفکر سے فرحت فیض نصیب
ہوتی ہے علم رحمت الٰہی کے تفکر سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ جہ
نفس اور جہاد دار حرب کے تفکر سے تمیز پیدا ہوتی ہے۔ زمین و آسما
اور قدرت ربانی کے تفکر سے پروردگار کا فضل و کرم نصیب ہوتا ہے
نماز میں دس فکر ہیں اذان بمنزلہ صور اسرافیل ہے اور نماز کے
تفکرات بمنزلہ قیامت ہیں۔ لیکن ختم بحضوری تفکر سے لقائے رب
العالمین نصیب ہوتا ہے۔

حدیث شریف " اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ " نماز مومن کی
معراج ہے۔

بر زبان صمد است در دل تو صنم
زین نمازے تو نمے آید شرم

تیری زبان پر تو صمد کا ذکر ہے اور دل میں اپنی خواہشات نفسانی کے بت

marfat.com

تجھے ایسی بے حضور نماز سے شرم نہیں آتی۔

اللہ ترا بیند تو ہم حاضر بہ بین
در نمازے عارفاں حاضر یقین

اللہ تجھے دیکھ رہا ہے تو بھی اپنے کو اس کی بارگاہ میں حاضر سمجھ۔ عارفان حق کی نماز اسی طرح کی ہوتی ہے۔

در رکوع الہام در سجدہ شنید
در نمازے جز خدا حاضر مبین

عارفان حق نماز کے رکوع و سجود میں الہام ربانی سے فیضیاب ہوتے ہیں نماز کے اندر اور کسی کی طرف توجہ نہ کر۔

باہو کعبہ در دل کہ دل با کعبہ پر
کعبہ دل نور اللہ سجدہ بر

اے باھو! کعبہ دل میں ہے دل کو کعبہ میں لے جا کعبہ دل اللہ تعالیٰ کا نور ہے اس کو سجدہ کر۔

ایک نماز وقتی ہوتی ہے دوسری دائمی۔ اس قسم کی نماز کلید کونین اور کلمات راز ہے۔ تفکر سراسر فیض و فضل الٰہی ہے۔ اس میں قرب حق، حکمات ربانی، کلمات رحمانی، کلمات قرآنی اور اسرار ربانی حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے کلمات کی شرح ہو ہی نہیں سکتی۔

قولہ تعالیٰ " قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا "

marfat.com

اے محمدؐ کہہ دے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں۔ تو کلمات ربی ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں۔ خواہ ایسے ہی اور سمندر ان کی مدد کے لئے استعمال کئے جائیں۔ جو ذاکر ذکر الٰہی اور کلمات ربانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ قلبی اور خفیہ ذکر کرتا ہے۔ اسے سانس روکنے۔ پاس انفاس اور ذکر الٰہی سے سانس اندر باہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ذاکر کو راز حقیقی اور تحقیقی مشاہدہ' استغراق نور' فنا فی اللہ فی النور اللہ قرب حق حاصل ہوتا ہے۔ اس کا باطن معمور اور بارحمت ہوتا ہے۔

قلب با ذکرش در آید غرق ذات
آنچہ باشد غیر حق زان شد نجات

جب قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو اور غرق ہو جاتا ہے تو وہ ذکر حق کے سوا باقی ہر شے سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

ذکر' فکر' مراقبہ' توجہ اور تصور کے شروع میں فنائے نفس' بقائے روح اور مراتب ممات دیکھ لیتا ہے۔ اور وہ موت کے مختلف درجے مثلاً جانکنی' سوال و جواب قبر' پل صراط پر سے گزر' حساب کتاب اور حشر نشر' بہشت میں داخل ہونا' شرابا" طہور کا پینا اور لقائے الٰہی سے مشرف ہونا بچشم خود دیکھ لیتا ہے۔ " مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا "مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ یہ ہے مراتب کشف کی تحقیق' ذاکر کا وجود زندہ مردہ ہو جاتا ہے۔ اور مردہ زندہ ہو جاتا ہے۔ ذکر کا ذاکر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ ذکر اسرار ربانی اور مشاہدہ پروردگار ہے۔

marfat.com

شرح کشف

واضح رہے کہ کشف چار طرح کا ہوتا ہے۔ کشف القلوب، کشف نفسانی، کشف شیطانی، اور دنیاوی مراتب کے لئے کشف، یہ چوتھا کشف مردود ہے۔ کیونکہ دنیا مردود ہے۔ کشف کی یہ خاصیت ہونی چاہئے۔ کہ قلب سے کثافت دور کر دے۔ کشف والا روشن ضمیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا کشف نیک ہے۔ کیونکہ یہی اصلی مقصد ہے۔ نیز کشف مجذوب محجوب ہے۔ اور کشف محبوب، محبوب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور مطلوب تک پہنچا دیتا ہے۔ ذاکروں کو کشف اسم اللہ ذات کی تاثیر سے حاصل ہوتا ہے۔

حدیث شریف "ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ"

ہر فرض سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے۔ ذاکر مرشد طالب کو پہلے ہی روز تمام مراتب دکھا دیتا ہے۔ اگر مرشد طالب پر منکشف نہ کر سکے۔ تو اس سے تلقین ذکر حاصل نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ ناقص، ناتمام اور خام ہے۔ واضح رہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاص الخاص اور حقیقی ذکر ہے۔ اس کا ذکر جلالیت کے سبب جہالت کو باہر نکال پھینکتا ہے۔ اور مشاہدہ تجلیات ذات اور عین جمال سے جمعیت بخشتا ہے۔ ذکر دل سے بُرے خیالات اور بُری خصلتیں دور

marfat.com

کرکے معرفت الٰہی اور وحدت وصال میں مستغرق کر دیتا ہے۔ یہ ہیں مراتب ذکر کے۔ صاحب حقیقت ذاکر کے احوال لازوال اور لایزال ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر وظائف و ورد ہے۔ ویسے تو تمام مخلوقات خاص و عام ذاکر ہے۔ تمام مخلوق اللہ اللہ پڑھتی ہے۔ لیکن ان کے وجود میں اسم اللہ تاثیر نہیں کرتا۔ اور نفع نہیں دیتا۔ اور قرار نہیں کرتا۔ اور نہ جمعیت بخشتا ہے۔ کیونکہ وہ اسم اللہ ذات کی ماہیت کنہ اور خاصیت نہیں جانتے۔ اسم اللہ ذات دونوں جہان پر قادر ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کنہ سے پڑھتا ہے۔ وہ ہر ایک پر امیر ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کی قدر کرتا ہے۔ اسے یہ قدردانی فقرِ، معرفت اور ذات نور کے مشاہدہ تک پہنچا دیتی ہے۔ اور قرب الٰہی حاصل کرا دیتی ہے۔

ہر کہ خواند اسم اللہ عامل است
ہر کہ داند اسم اللہ کامل است

جو کوئی اسم اللہ ذات پڑھتا ہے وہ عامل ہے جو اس کی کنہ کو جانتا ہے کامل ہے۔

چون کامل و عامل شود عارف تمام
غرق فی اللہ گشت فانی صبح و شام

اور جب کوئی عامل اور کامل ہو جاتا ہے تو عارف حق بن کر فنا فی اللہ ہو

marfat.com

جاتا ہے اور صبح و شام ہر وقت فنا فی الذات رہتا ہے۔

جو شخص ذکر الٰہی کا ذاکر ہے۔ وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور اسے فیض اور رحمت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ خاصیت ذکر دوام اور فکر دوام کی ہے۔ اسم اللہ ذات نور ہے۔ ذاکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے ذاکر کو چار مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ رحمت' راز' فیض اور فضل' نیز ذاکر کے چار گواہ ہوتے ہیں۔ دو زندگی میں دو ممات میں' جس کے یہ چار گواہ نہیں۔ اس کو ذاکر نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ وہ خاسر (نقصان اٹھانے والا) ہے۔ زندگی کے دو گواہ یہ ہیں۔ اول خلق خدا کو یکبارگی اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت الٰہی اور مجلس نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچا دے۔ دوسرے نفس کو طمع' حرص اور ہوا سے باز رکھے۔ ممات کے دو گواہ یہ ہیں۔ اول یہ کہ مرنے کے بعد قلب ذکر الٰہی سے جوش کر اٹھے۔ اور ہر ایک بال سے اللہ اللہ اللہ سر ہو سر ہو ہو الحق کی آواز آنے لگے۔ اور اس کی قبر پر جو شخص جائے اسے زندگی قلب حاصل ہو جائے۔ اور ذاکر بن کر عزت و عظمت اور روح کی پاکیزگی حاصل کر سکے۔ نیز اسے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ قبر سے نکل کر سوال کا جواب باصواب دے کر پھر قبر میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات سے واقف کرا دیتا ہے۔ اس قسم کا ذاکر دعوت قبور کا عامل اسم اللہ ذات کے تصور میں ماہر اور ذات الٰہی میں غرق اور صاحب حضوری

marfat.com

قادری ہی ہوتا ہے۔ قادری کے سوا اگر کوئی اور اس قسم کا دعویٰ کرے۔ تو وہ سراسر جھوٹا' مدعی اور لاف زن ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کامل کے لئے راز و ریاضت' مستی و ہشیاری' خواب و بیداری' گویائی و خموشی' قبض و بسط' سکر و صحو' وصل و فراق' حیات و ممات' پیٹ بھر کھانا' بھوکا رہنا اور فنا و بقاء برابر ہے۔ کیونکہ کامل ہر چیز کا رتبہ کل سے منکشف کر کے پھر کل میں آجاتا ہے۔

حدیث شریف "اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ"

ابتدا کی طرف لوٹ آنا انتہا ہے' کامل کے لئے ابتدا و انتہا اور خاک اور زر برابر ہے۔

قلب نہ با جنبش نہ با آواز
قلب نوری باحضوری حق براز

قلب ہلنے اور آوازیں نکالنے سے نہیں بلکہ نوری قلب حضوری' حق سے راز تک پہنچتا ہے۔

نظر کن در قلب تو باقرب حق
شد غلام تابع ملک و طبق

قلب میں سے نور ذات کی تجلیات آفتاب کی طرح چمکتی ہیں۔ اگر قلب دن رات ذکر عام سے جنبش کرتا رہے۔ تو وہ آواز محض ناسوتی کثافت کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ حالت ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ ناسوت کا مقام ہو گیا ہے۔ کیونکہ اہل قلب صاحب مشاہدہ کا آغاز ہوتا

marfat.com

ہے۔ اور وہ شیطان کی دونوں انکھوں سے رہا ہو کر رحمٰن کی قدرت
میں آجاتا ہے۔ اور قلب میں شریف روح کو جمعیت حاصل ہو جاتی
ہے اور قلب کی کثافت دور ہو جاتی ہے۔ اور نفس مرجاتا ہے۔ یا
نفس عاجز اور کمزور ہو جاتا ہے۔ قلبی ذکر کے بہت طریقے ہیں۔ اس
واسطے مرشد بذلت خود قلوب کا طبیب ہونا چاہئے۔ تاکہ قلب کی ہر
بیماری کا علاج کر سکے۔ اور صحت کلی عطا کر سکے۔ جو مرشد خود بیمار دل
والا ہے۔ وہ دوسرے کا کیا علاج کر سکتا ہے۔ اس کا معالجہ بے اعتبار
ہے۔ طمع اور حسد قلب کو اس طرح خراب کرتا ہے۔ جیسے کیڑا گندم
کو۔ یعنی اس کا مغز کھا جاتا ہے اور صرف چھلکا ہی چھلکا باقی رہ جاتا
ہے۔ یہ مراتب نفاق کے ہیں۔ اس صورت میں قلب نفس اور
شیطان باہم متفق ہوتے ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ بعض ذکر قلب
باتحقیق ہے کیونکہ اسم ذات کے تصور سے باتحقیق ہے اور بعض ذکر
قلب محض نفاق اور جدائی۔ جیساکہ چھاچھ میں دہی پانی سے الگ ہو
جاتا ہے۔ بعض طالبوں پر قلبی ذکر تاثیر کرتا ہے۔ اور دم کے ساتھ
رواں ہوتا ہے۔ بعض طالبوں کے لئے ذکر قلبی نفس امارہ کے متصل
ہوتا ہے وہ کبھی منافق کبھی مشرک، کبھی کافر، کبھی مسلمان، کبھی
باجمعیت اور کبھی پریشان ہوتے ہیں۔ بعض طالبوں کو ذکر قلبی دل کے
متصل ہوتا ہے۔ جو اس بات پر دال ہے کہ ذاکر نفس اور حدیث کے
موافق اور راہ راست پر ہے۔ یہ مراتب ولایت کے ہیں۔ بعض

marfat.com

طالبوں کو ذکر قلبی روح کے متصل ہوتا ہے۔ جس سے ازل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اور بطور الہام آواز آتی ہے۔ اور ذاکر روشن ضمیر اور عارف باللہ فقیر ہو جاتا ہے۔ بعض طالبوں کو ذکر قلبی جمعیت جان کے متصل ہوتا ہے۔ جو ظاہر اور پوشیدہ میں عیان ہوتا ہے۔ بعض کو قلبی ذکر توفیق الٰہی کے متصل ہوتا ہے۔ اس سے وہ ہمیشہ ذات حضور کے مشاہدہ میں رہتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات سے منکشف ہوتے ہیں۔ جب قلبی ذاکر مشاہدہ حق کی ابتدا میں ہوتا ہے۔ تو وجود سے تمام برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور جہالت کافور ہو جاتی ہے۔

دل کعبہ اعظم است کن خالی از بتاں
بیت المقدس است مکن جائے بتگراں

دل خانہ کعبہ کی طرح عظمت والی جگہ ہے اسے بتوں سے خالی کردے یہ بیت المقدس ہے اسے بتگروں کا ٹھکانہ نہ بنا۔ (یاد حق کے سوا ہر چیز سے اسے خالی کردے)

جس شخص کو شوق، شفقت، اشتیاق، اور آزمائش ہے۔ اسے راز الٰہی، رحمت، لطف، کرم، جمعیت اور مراتب روحانی حاصل ہوتے ہیں۔ اور وہ فی اللہ لاہوت، لامکان اور قرب الٰہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جس کام میں نفسانی طمع ہو شیطان کا دخل ہو۔ اور دنیاوی مراتب کی ترقی کا خیال ہو۔ اس کو ذوق و شوق نہیں کہیں گے۔ ایسے کام سے

marfat.com

شامت' شر' رجعت اور پریشانی حاصل ہوتی ہے "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں' کی آواز سنتا ہے۔ نیز کراماً کَاتِبِیْنَ جو نیک و بد اعمال لکھتے ہیں۔ ان کی آواز سنتا ہے۔ قبر کی آواز' کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سنتا ہے۔ اور وہ وقت کو ضائع نہیں جانے دیتا کہ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ" وقت کاٹنے والی تلوار ہے' وارد ہے۔ کامل کی نگاہ قیامت کے حساب پر ہوتی ہے۔ اور صفائی قلب کی وجہ سے نور الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ رویت ربوبیت اسے حاصل ہوتی ہے۔ بدعت اور نامشروع چیزوں سے استغفار کرتا ہے۔ سخاوت و بخشش کرتا ہے۔ اس کا سینہ سدرۃ المنتہیٰ اور اس کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ " یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ "

اے نفس مطمئنہ تو اپنے پروردگار کی طرف راضی خوشی لوٹ آ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر میرے بہشت میں داخل ہو جا۔

ترا ہوائے بہشت آرزو است
مرو درپے آرزوئے ہوا

اگر تجھے ہوائے بہشت کی آرزو اور خواہش ہے تو اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دے۔

واضح رہے کہ ذکر اس بات کا نام ہے کہ اسم اللہ ذات سے دائمی آشنائی ہو۔ چنانچہ جب صاحب اسم کا نام سنے تو اہل اسم کو بعینہ دیکھ

marfat.com

لے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ دن رات نور ذات کی تجلیات میں مستغرق رہے۔ ذکر سے طالب کو نور ذات کی تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ الہام و پیغام یہ ہے کہ توجہ' وہم' خیال اور دلیل کے ذریعے رب جلیل سے جواب باصواب حاصل کرے۔ حضوری سات طرح کی ہوتی ہے۔ سات جسموں سے ہوتی ہے۔ سات مقاموں' سات اعلاموں' سات اسموں اور سات طلسموں سے ہوتی ہے۔ اول حضوری فرشتہ جو خواب یا مراقبہ میں ہوتی ہے۔ احمق اور کم عقل لوگ جمعیت جنونیت کو حضوری خیال کرکے قرب الٰہی کہتے ہیں۔ دوسرے نفس جس سے وجود میں نور کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اور خلقت رجوع کرتی ہے۔ احمق لوگ اسے بھی حضوری خیال کرتے ہیں۔ تیسرے حضوری شیطان جس میں انسان شراب خور اور تارک الصلوۃ ہو جاتا ہے۔ اس کو حضوری مردود کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور باطن محمود ہونے سے محروم رہتا ہے۔ چوتھے حضوری ارواح اولیاء اللہ کہ جس سے شرک و کفر سے نکلتا ہے۔ پانچویں حضوری اصحاب کبار' جو باتصدیق اور بایقین و اعتبار ہوتا ہے۔ اور جس کے سبب وہ مردہ دل لوگوں سے دور بھاگتا ہے۔ چھٹے حضوری انبیاء اصفیاء مرسل نبی خصوصاً" حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس کی وجہ سے روحوں سے ملاقات ذکر الٰہی کا تصور و تصرف دل کی زندگی اور نفس کی ممات حاصل ہوتی ہے۔ ساتویں حضوری از خود فنا' اس

marfat.com

میں اسم اللہ ذات کے تصور سے لائق عزت اور مشرف بلقاء الٰہی ہو جاتا ہے۔ لقاء الٰہی کی مثال ہم نہیں دے سکتے کیونکہ وہ خود بے مثل و بے مثال ہے۔ فقر کے مراتب غرق فنا فی اللہ نور حضور میں مستغرق ہونا' متحیر' عبرت حاصل کرنے والا' حق پر نگاہ رکھنے والا عارف باللہ' اللہ تعالیٰ کا منظور نظر' وجود مغفور ہمیشہ ذکر دنیا سے لب بند رکھنا۔ اہل دنیا سے گمنام اور باطن میں مشہور ہونا ہیں۔

ہر کہ گوید من حضورم زان گواہ
یک حضوری راہ دیگر قرب اللہ

جو کوئی کہتا ہے کہ میں حضوری کے شرف سے مشرف ہوں تو اس سے دو گواہ طلب کر ایک راہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (شریعت) پر استقامت اور دوسرے قرب حق (طریقت) پر عمل۔

اہل حضور کو کبھی حرست و عظمت کبھی مجلس کی خلوت نصیب ہوتی ہے اس کا نفس خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی اسے چین نہیں آتا۔ اس کا ایک ہی مذہب و ملت یعنی دائمی ورد ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ"

میں اپنا کام یا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

واضح رہے کہ تو کامل قادری سے ابتداء میں انتہا کو طلب کر' کیونکہ حضور ابتداء بھی ہے۔ ذکر کے مراتب با رجعت و زوال ہیں۔

marfat.com

فکر کے مراتب خام خیالی ہے۔ مذکور کے مراتب نامنظور ہیں۔ الہام کے مراتب ناتمام ہیں۔ حضور کے مراتب بھی دور ہیں۔ مشاہدہ کے مراتب نفسانی خواہشات میں داخل ہیں۔ جب تک ان مراتب سے گزر نہیں جاتا۔ نور الٰہی میں مستغرق نہیں ہوتا جب تک انسان اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہ کے جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ تو وہی اللہ ہے کی پہچان نہیں کرتا۔ اس کے لئے یکتا اور غنی ہونا مشکل ہے۔

واضح رہے کہ بہت سے لوگ محض غلطی و غلاظت و گمراہی کی وجہ سے اپنے آپ کو قادری کہتے ہیں۔ مثلاً رافضی وغیرہ صرف اس طریقے کو بطور پناہ اختیار کرتے ہیں۔ قادری اور اہل زندیق میں باسانی تمیز ہو سکتی ہے۔

باہو قادری را می شناسد بانظر
ہم چو زر گری شناسد سیم و زر

باھو قادری فقیر کو نظر سے ہی پہچان لیتا ہے۔ جس طرح زرگر سونے اور چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

قادری عارف خدا روشن ضمیر
قادری قادر بود بر ہر امیر

قادری خدا تعالیٰ کا عارف اور روشن ضمیر ہوتا ہے۔ قادری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر امر پر قادر ہوتا ہے۔

marfat.com

باھو قادری را می شناسد از قدر
قادری ہرگز نباشد گاؤ خر

باھو قادری اپنے اختیار سے پہچانا جاتا ہے۔ قادری ہرگز گائے گدھے کی طرح بے اختیار نہیں ہوتا۔

قادری شد اولیا ہم باخدا
قادری دائم بہ صحبت مصطفیٰ

قادری اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے اور ہمیشہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کا حضوری ہوتا ہے۔

باھو ہر کہ این راہے نداند خودنما
قادری ہرگز نباشد سر ہوا

اے باھو! جو کوئی اس راہ سے واقف نہیں وہ خود نما ہے ہرگز قادری نہیں بلکہ وہ سراسر ہوا و حرص میں مبتلا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کامل قادری اگر ظاہر میں ذکر جہر کرے اور کلمہ کی پانچ ضربیں دل پر پہنچائے۔ تو ایک لحظہ میں بے خود ہو کر حسب ذیل پانچ مقاموں پر پہنچ جائے۔ مقام ازل' مقام ابد' مقام دنیا' مقام عقبیٰ اور مقام توحید فی اللہ۔ انہیں پانچ ضربوں سے معرفت فقر اور توحید پوری پوری حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ اگر ہزار اندھے ایک مجلس میں ہوں اور ان میں صرف ایک دیکھنے والا ہو۔ تو وہ ایک ان ہزار کے احوال کی حقیقت

marfat.com

معلوم کرلے گا۔ اور وہ ہزار اس ایک کے احوال سے بے خبر رہیں گے۔ خواہ وہ ہمیشہ ہم صحبت رہیں۔ پس جس شخص کو باطن میں معرفت الٰہی حاصل نہیں۔ وہ نابینا اور بے بصر ہے۔ خواہ ظاہر میں حلال کھائے اور سچ بولے۔ جس شخص کو باطن میں معرفت الٰہی حاصل ہے۔ اس کے قال و حال میں تاثیر ہوتی ہے۔

ہم قال ہم احوال ہم عارف خدا
فقر با تاثیر حاضر مصطفیٰ

گفتگو اور حال و احوال سے وہ خدا کا عارف ہوتا ہے اور تاثیر فقر سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ کا حاضرباش۔

واضح رہے کہ غریب محی الدینؒ جو کہتے ہیں۔ یہاں غریب سے مراد وہ ہے جو دنیاوی اور اخروی غم و غلاظت سے آزاد اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے آزاد ہو۔ اور دونوں جہان چھوڑ کر قرب الٰہی کے درپے ہو۔ اور جس کا باطن صفا اور جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور نظر ہو۔ مازاغ البصر و ما طغیٰ' نہ آنکھ جھپکی اور نہ اس نے نافرمانی کی' مسکین محی الدین مسکین اس شخص کو کہتے ہیں۔ جس کے وجود کو سکون' قرار اور جمعیت حاصل ہو۔ اور خود فنا فی اللہ ہو۔

حدیث شریف "اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا" وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا" وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ"

marfat.com

اے پروردگار! مجھے بحالت مسکینی زندہ رکھ۔ اور مساکین کے زمرہ میں میرا حشر کرنا۔

درویش محی الدینؒ نے دنیا کو تین طلاق دیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے یگانگت پیدا کی۔ اور فقیر محی الدین کا خطاب درگاہ الٰہی سے پایا۔ اور فقر کو ہمیشہ اپنا رفیق بنایا۔

فقر کے تین حرف ہیں۔ حرف ف سے فنا' ق سے قریب اور ر سے راستی راہ نیز فقر کی ف سے فنائے نفس' ق سے قہر بر نفس' اور ر سے راضی برضا بر قضائے خدا' نیز ف سے فخر ق سے قرب اور ر سے رازیہ مرتبہ فقر کا محمدی محب کو نصیب ہوتا ہے۔

نیز ف سے فضیحت' ق سے قہر خدا۔ اور ر سے منہ کے بل گرانے والے فقر کا رد' نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ' میں منہ کے بل گرانے والے فقر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں' فقیر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر اور دنوں جہان کا بادشاہ اور دنیاوی بادشاہ سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ معرفت اور فقر کے مختلف مراتب کے لئے صحابہ' انبیاء اور اولیاء اللہ میں سے ہر ایک نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔ لیکن سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کوئی بھی فقر کی تمامیت کو نہیں پہنچا۔ اور کسی نے سلطان الفقر کی انتہا پر قدم نہیں رکھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

marfat.com

وسلم کی اجازت سے شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ فقر کے ابتدائی اور انتہائی مراتب اور سلطان الفقر کو عمل، قبض اور اپنے تصرف میں لائے۔ طریقہ قادری میں ترک، توحید، توکل، تجرید، تفرید، توجہ اور کامل تفکر پایا جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کے بغیر جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتا ہے۔ سب خام خیالی ہے۔ اور سراسر مردودگی اور سیاہی دل ہے اور اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم وجودیہ سے جو تصور، تصرف، توجہ تفکر اور توحید حاصل ہوتا ہے۔ وہ مشاہدہ، معرفت، قرب اور وصال الٰہی ہے۔ کیونکہ وہ نیک اعمال اور احوال کی رو سے ہوتا ہے۔ تیغ برہنہ اولیاء اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنے اور اسم اللہ ذات کے تصور سے باطنی حضور اور توفیق باتحقیق حاصل ہوتی ہے۔

از ازل تا ابد بینی با یک نظر
تا شوی عارف خدا ثانی خضر

جب تو ازل سے ابد تک ایک نظر سے سب کچھ دیکھ لے گا۔ تو تو عارف خدا اور ثانی خضر ہو جائے گا۔

این مراتب فقر را از مصطفیٰ
شد نصیب قادری باطن صفا

فقر کے یہ مراتب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس کے صاف باطن قادری فقیروں کو عطا ہوتے ہیں۔

کامل قادری کو خواب یا مراقبہ کی ضرورت نہیں۔ وہ دونوں جہان

marfat.com

کا تماشا عین العیان رکھتا ہے۔ اس قسم کا شخص باطن آگاہ، نظر نگاہ اور عین القلب اور عین العیان ہوتا ہے۔ اور اسے نور ذات کی تجلیات اور قرب و قدرت سبحان حاصل ہوتی ہے۔ قادری کے علاوہ اگر کوئی اور شخص دعویٰ کرے۔ تو وہ لاف زن ہے۔ فقیر راز میں ہوتا ہے۔ اور راز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے اور الہام دائمی طور پر۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیطان عالم متعلم، فاضل اور ہر علم سے واقف تھا۔ لیکن لفا خمر منہ میں اس سے بہتر ہوں، نے اسے خراب کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو گو ظاہری علم نہ تھا۔ لیکن باطن میں محبت الٰہی کا بیج بویا ہوا تھا۔ آخر عالم ہو گئے۔ اور اسم اللہ ذات کی توفیق کے سبب کوئی ظاہری یا باطنی علم پوشیدہ نہ رہا۔ مقابلہ کے وقت ابلیس لعین ہو گیا۔ اگرچہ اس نے نہایت محنت اور ریاضت کی۔ آدم علیہ السلام ایک لحظہ میں معرفت کی راہ قرب الٰہی کو پہنچ گئے۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے علم لدنی عطا ہوا تھا۔ اور آپ کے خاص الخاص فرزندوں کی بھی یہی کیفیت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ "وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ" "اور ہم نے بنی آدم کو معزز کیا۔ اس طرح کے فقرا کو تصور، تصرف، فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور خود صاحب عطا ہوتا ہے۔

حدیث شریف "حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ صَلٰوتِیْ وَحُبِّبَ اِلَیَّ الْفَقْرُ کَمَا اَنَّ الْفَقْرَ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی"

علماء میرے حجرے سے، سادات میری پیٹھ سے اور فقرا نور الٰہی سے

marfat.com

پیدا ہوئے۔

حدیث شریف " خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ شَیْءٍ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ "

اللہ تعالیٰ نے اور ساری مخلوق زمین کی مٹی سے پیدا کی اور فقراء بہشت کی مٹی سے پیدا کئے۔ اس واسطے فقراء کو جمعیت عنایت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ لایحتاج' بے حرص' بے حسد' بے کبر' بے طمع اور بے ریا ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ تلقین کے وقت پہلے ہی روز اسم اللہ ذات سے فقیر کو پانچ حکمتوں کے مناصب جو سکوت سے حاصل ہوتے ہیں اور پانچ حکم جو علم میں ہیں اور پانچ علم جو خلق میں ہیں " لَا تَخْلُقُوْا اِلَّا بِاِخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی " اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے سوا اور کسی خلق کو اختیار نہ کرو۔ اور دست بیعت اور ارشاد میں جو پانچ خزانے ہیں۔ وہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں۔ نیز اس سے دونوں جہان کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے پانچوں معمے عین بعین مستی میں معلوم ہو جاتے ہیں۔ یعنی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ یُحْیِی الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ۔ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ دل کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مار ڈالتا ہے۔ فنا بقا سے اور بقا فنا سے " مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا " مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ اس پر صادق آتا ہے اور وہ ہمیشہ نور حضور میں مستغرق اور اس سے مشرف ہوتا ہے۔ اور اسے نور ذات کی

marfat.com

تجلیات ہوتی ہیں۔

قولہ تعالیٰ "مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى"

جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ پانچوں طلسمات اور پانچوں کیمیا یعنی کیمیائے سعادت' کیمیائے ارادت' کیمیائے اجازت' کیمیائے عبادت اور کیمیائے نظر جو وجود کے تانبے کو سونا بنا دیتی ہے۔ اور کیمیائے دعوت قبور اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحانیت کو اپنے قبضے میں لانا قرآن مجید اور اسم اعظم کی برکت سے ہوتا ہے۔ یہ مراتب مبتدی فقیر کے ہیں۔ فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ مراتب فقر میں مشاہدہ' حضور اور اسرار پروردگار کی سیر شامل ہے۔

واضح رہے کہ نفس کی مخالفت کرنی چاہئے کیونکہ نفس زیادہ علم پڑھنے' ریاضت' تقویٰ' عبادت' تلاوت' نماز' نوافل' مسائل' علم فقہ' اطاعت تصرف فی سبیل اللہ' حج اور غزا سے فنا نہیں ہوتا بلکہ مذکورہ بالا افعال میں سے ہر ایک فعل سے نفس میں فتنہ و فساد بڑھ جاتا ہے۔ اور اسے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ ہرگز تابع نہیں ہوتا۔ اور نہ مرتا ہے۔ ننگ و ناموس کی لذت' غوغا' غلاظت' نجس' نجاست اور دنیاوی غفلت سے یہ منصوبہ باز اور صاحب فراست ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نفس حیلہ جو اور مکار ہے۔ اور وہ صرف رجوعات خلق کے لئے حیلہ اور خلوت اختیار کرتا ہے۔ یہ خلوت میں خطرات کا مصاحب اور شیطان کا

marfat.com

یگانہ بن جاتا ہے۔ اور رحمان سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ نہایت شہرت کی وجہ سے نفس کی قید میں پھنس جاتا ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ نفس دنیاوی دوزخ کے عذاب اور دوزخ کی آگ بڑے شوق اور رغبت سے اختیار کرتا ہے۔ لیکن ایک لحظہ اور ایک دم کے لئے بھی اسم اللہ ذات کا تصور پسند نہیں کرتا۔ نفس کے لئے اسم اللہ ذات کا تصور دوزخ کی آگ سے بڑھ کر ہے۔ نہ ہی نفس دعوت روحانیت اختیار کرتا ہے۔ پس معلوم ہو کہ نفس کی مخالفت اسی وقت کی جا سکتی ہے۔ جبکہ انسان اللہ تعالیٰ میں مستغرق ہو جائے۔ اور قبور کی دعوت کا عامل ہو۔ کیونکہ یہ دنوں نفس پلید کو بالکل جلا دیتے ہیں۔

حدیث شریف "نَارُ الْقُلُوْبِ اَبْرَدُهَا"

جو دل معرفت و توحید الٰہی کی آگ سے نہ جلے وہ دوزخ کی آگ سے جلتا ہے۔

چناں شد مرا آتش منزلم
کہ آتش گرفتہ ز آتش دلم

میں اس طرح آتش عشق مرکر بن چکا ہوں کہ آگ نے بھی ساری تپش اور گرمی میرے دل کی گرمی سے حاصل کی۔

واضح رہے کہ نفس امارہ میں چار خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ اول سیری کے وقت فرعون بن جاتا ہے۔ اور اس میں انانیت آ جاتی ہے۔ اور بھوک کے وقت باؤلا کتا بن جاتا ہے۔ اور سخاوت کے وقت

marfat.com

قارون ہو جاتا ہے۔ اور شہوت کے وقت چوپایہ بے عقل

ترا بانفس کافر کیش کارے است
بدام آور کہ این طرفہ شکارے است

تیرا مقابلہ نفس کافر کیش سے ہے اس عجیب و غریب شکار کو جانے نہ دینا بلکہ اس کو ضرور شکار کرلے۔

اگر مار سیاہ در آستین است
بہ از نفسے کہ با تو ہم نشین است

اگر کالا سانپ تیری آستین میں ہو تو وہ بھی تیرے ہم نشین نفس امارہ سے بہتر ہے۔ یعنی نفس امارہ کالے سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔

واضح رہے کہ اگر انسان ظاہری علوم کی تحصیل کرے۔ اور علم کے رسوم سے واقف ہو۔ تو صرف اس کی زبان پاک ہوتی ہے اور وہ صحیح طور پر اقرار کرتا ہے۔ لیکن تصدیق باطنی سے بے خبر رہتا ہے۔ اور اس کا دل منافق رہتا ہے۔ جو مسلمان صاحب نفس امارہ ہے۔ وہ منافق لیکن جسے تصدیق قلبی و باطنی حاصل ہے۔ اور حی قیوم کے ذکر اور علم سے بہرہ ور ہے اور اقرار زبانی سے مجہول ہے وہ بھی صاحب نفس امارہ اور منافق ہے۔ جو شخص دونوں سے جاہل ہے وہ مشرک اور کافر سے بدتر ہے۔ پس معلوم ہو کہ عالم کے لئے علم وبال ہے۔ تاوقتیکہ علم کے ذریعے نیک اعمال حاصل نہ کرے۔ اور ساتھ قرب وصال اور معرفت الٰہی اسے حاصل نہ ہو۔ فقیر کے لئے ذکر

marfat.com

باعث زوال ہے۔ تاوقتیکہ ذکر سے اسے مشاہدہ حضور' نور ذات اور یقین جمال حاصل نہ ہو۔

پس واضح رہے کہ علم میں دو رجعتیں ہیں۔ ایک خلقت کی طرف رجوع کرنا۔ دوسرے رجعت کبریٰ جو علم کی عنایت کے سبب ہدایت و معرفت الٰہی اختیار نہ کرے۔ اس واسطے اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ علم بڑا بھاری حجاب ہے۔ واقعہ ہوا ہے۔ ان دو رجعتوں کا علاج کامل فقیر جانتا ہے۔ ان دو رجعتوں میں بائیس ہزار اور بارہ لاکھ علوم ہیں۔ جب علما ان رجعتوں سے رہا ہوتے ہیں۔ وہ علما بھی ہوتے ہیں اور اولیاء بھی۔ لیکن اس سے رہائی کا علاج کامل فقیر ہی جانتا ہے۔ اور وہ بھی اسم اللہ ذات کے وسیلے سے۔ ذکر میں سات کروڑ بائیس ہزار رجعتیں ہیں۔ نصف انانیت میں جو ننگ و ناموس کی خاطر ہو اور نصف ... میں جس سے غیب کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ اور جس غیب میں طالب کو مطلب رسیدہ نہ کر سکے۔ یہ محض عیب ہے۔ اور ام الکتاب اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بعید ہے۔ جو ان آفات سے بچتا ہے۔ اس کے لئے ظاہری اور باطنی علوم ایک ہو جاتے ہیں۔ ظاہری علوم میں عالم باتوفیق بن جاتا ہے۔ اور باطن میں عارف باللہ۔ زبان سے اقرار کرتا ہے۔ اور دل سے تصدیق۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ اس کا نفس امارہ حقیقی مسلمان اور واقعی مطمئنہ ہو جاتا ہے۔

marfat.com

اے نفس امارہ کی قید میں پھنسے ہوئے اور معرفت الٰہی سے بے خبر! یہ ہے خلاف نفس جس کے ذریعے حرص و ہوا سے بچ سکتے ہیں۔ اور یہ مراتب اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عامل کامل فقیر قادری ہو۔

واضح رہے کہ جب قیامت قائم ہو گی۔ اور اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق میدان قیامت میں کھڑی ہو گی۔ اس وقت اہل معرفت اور اہل محبت کا درجہ سب سے بڑھ کر ہو گا۔ واضح رہے کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ اور انسان دن رات میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں۔ اس حساب سے کلمہ طیب کی طے میں ہر دم چوبیس ہزار مقام ایک لحظہ میں طے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقیر کی خاموشی لاہوت سے ہے۔ اس کی گویائی کلام الٰہی ہے اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے قم باذن اللہ' ہے۔ فقیر کی جلن ابراہیمؑ خلیل اللہ کی آگ سے ہے۔ اور اس کے دل کی موج نوحؑ نبی اللہ کا طوفان ہے۔ اس کے نفس کی قربانی اسماعیلؑ ذبیح اللہ سے ہے۔ گناہ کے عوض نفس پر ظلم کرنا آدمؑ صفی اللہ سے ہے۔ اس کا شوق جرجیسؑ صلواۃ اللہ سے ہے۔ اس کا علم معرفت اور جمعیت ہے۔ اور اس کا خلق خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ ظاہر و باطن میں سیر و سفر کرتا ہے۔ اور ہمیشہ توحید میں غرق رہتا ہے۔ اور توحید ہی پر اس کی نگاہ رہتی ہے۔

marfat.com

بیقراری و عشق بے تمکین
جز بمردن نباشدش تسکین

بے قراری اور عشق کی بے کلی اسے چین نہیں لینے دیتی' اس کو مر کر محبوب سے ملے بغیر تسکین حاصل نہیں ہو گی۔

ملک و انا کہ مست این جام اند
چوں بہ میرند و ہم نیا را مند

بلکہ وہ لوگ جو کہ اس جام عشق کو پی کر مست ہیں جب وہ مرتے ہیں تو بھی انہیں آرام نہیں آتا۔ بلکہ وہ دیدار کے طلبگار رہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر اور فقیر کا طالب روشن ضمیر اور دونوں جہان پر امیر اور حکمران ہوتا ہے۔ اور اس کی نگاہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

مارا شد نصیبے فقر رحمت راز نور
روز ازلش یافتم باحق حضور

مجھے ازل سے ہی حق اور حضوری کے ساتھ فقر رحمت اور نور عطا فرما صاحب راز بنا دیا گیا ہے۔

روح مارا از نبی تلقین شد
از ہدایت راستی بادین شد

میری روح کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمایا اور انہی کے فیض کرم سے میں دین حق پر ثابت قدم ہوں۔

marfat.com

اب یہ سمجھ لینا چاہئے کہ صاحب سجادہ اور طالب فقیر میں کیا فرق ہے۔ اہل سجادہ سجادگی کے لئے دعویدار مدعی اور مدعا علیہ اور گواہ ہیں۔ طالب فقیر نہ دنیاوی مال و اسباب چاہتا ہے۔ نہ عزت و جاہ۔ اس لئے اسے کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ "اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ" مفلس خدا کی پناہ میں ہوتا ہے۔ سجادہ کا اسباب چھ چیزیں ہیں۔ مصلے' عصا۔ قینچی' دستار' جبہ اور تسبیح۔ طالب فقیر کے پاس بھی چھ ہی چیزیں ہوتی ہیں۔ محبت' معرفت اور مشاہدہ کا مصلے جو اللہ تعالیٰ کی لازوال بخشش ہے۔ فقیر کے سر پر نور الٰہی کی دستار ہوتی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر یہ خاص احسان ہوتا ہے۔ کہ وہ حضور الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ فقیر کے پاس جمعیت اور عین الجمال کا جبہ ہوتا ہے۔ جس کے سبب اسے قرب اور وصال حاصل ہوتا ہے۔ طالب فقیر کی تسبیح نفس کو ذبح کرنا۔ ترک' توکل' تجرید اور تفرید ہے۔ وہ پہلے ہی روز حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزیدؒ بسطامی رحمتہ اللہ علیہما کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ فقیر کا طالب اپنے پاس مقراض نہیں رکھتا۔ کیونکہ سر کے بال کاٹنے والی قینچی حجاب ہے۔ فقیر باطن میں معرفت الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔ فقیر کا طالب ہاتھ میں عصا نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں دونوں جہان کے مراتب کا عصا ہوتا ہے۔ صاحب سجادہ سجادگی کے مراتب فقیر سے حاصل کرتا ہے۔ لیکن صاحب سجادہ سے فقر حاصل

marfat.com

نہیں ہوتا۔

فقر از فقر است فخرش از فقر
گر ترا چشم است جانب ما نگر

جو فقر فقر محمدی کے فیضان کا نتیجہ ہے وہ فقیر کے لئے باعث فخر ہے اگر تیری آنکھ دیکھنے والی ہے تو میری طرف دیکھ۔

ما فقیری یافتیم از مصطفیٰ
فقر فی اللہ یافتم قرب از الٰہ

میں نے فقر اور فقیری حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے حاصل کی ہے اور فقرفی اللہ اور قرب الٰہی کی نعمت بھی، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے حاصل کی ہے۔

احتیاجم نیست کس از نیک و بد
فقر را وردیست دائم یاصمد

مجھے کسی سے اچھی بری کوئی حاجت نہیں ہے۔ مجھے تو اس بارگاہ سے دائمی طور پر یاصمد کا ورد یاد کروا کر ہر چیز سے بے نیاز کر دیا گیا ہے۔

"اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ" فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

اے عامل عالم! تو کامل فقیر کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھ۔ کیونکہ فقیر اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ کے حکم سے صاحب حکم ہوتا ہے۔ فقیر کا سوال حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے مشابہ ہے۔ اس میں

marfat.com

عین حکمت ہوتی ہے۔ " فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمتہ "کیونکہ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

با حکم حق برد و رود بہر از سوال
نفس را رسوا کند بہر از وصال

فقیر نفس کو رسوا کرکے وصال الٰہی کے قابل بنانے کے لئے اسے حکم حق کے مطابق دربدر گداگری اور سوالی کرنے کے لئے لے جاتا ہے۔

فقر با ذاتست در ذاتست نور
فقر را قرب است وحدت باحضور

فقر ذات کے ساتھ ہے ذات میں نور ہی نور ہے فقر کو وحدت اور حضوری کا قرب حاصل ہے۔

اہل معرفت اور فقیر فنا فی اللہ اہل توحید کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جذب جلالیت کی آگ کی گرمی سے جلا ہوا نفس پر غضب اور قہر کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کے لئے اس کا رستہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اسے کسی اور کی احتیاج نہیں ہوتی۔ وہ حرص و ہوا کو ترک کئے ہوئے ہوتا ہے۔ جب یہ لوگ قیامت کے دن پل صراط پر قدم رکھیں گے۔ اور ان کی نگاہ دوزخ کی آگ پر پڑے گی تو آگ سرد ہو کر بجھ جائے گی۔ اور اہل دوزخ کو آرام و قرار نصیب ہو گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمائے گا۔ کہ اے فقیران فی اللہ و اہل توحید! جن لوگوں نے تمہیں بھوک کے وقت کھانا کھلایا یا آرام پہنچایا تھا۔ یا پیاس کے وقت پانی دیا

marfat.com

تھا۔ یا برہنگی کے وقت کپڑا دیا تھا۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لے جاؤ۔ تو اس وقت یہ لوگ ویسا ہی کریں گے۔

حدیث شریف " حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ " فقیروں کی محبت بہشت کی چابی ہے۔

قولہ تعالیٰ " یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ " اے نفس مطمئنہ! تو راضی خوشی اپنے پروردگار کی طرف لوٹ آ۔ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر میرے بہشت میں داخل ہو جا۔ نفس مطمئنہ یا انبیاء کا ہوتا ہے یا خاص خاص اولیاء اور فقراء کا۔ فقرا میں باطن کی صفائی اور قوت ہوتی ہے۔ ان کی عظمت و عزت' ان کا قرب و منصب' ان کی ولایت و ہدایت' ان کی دستگیری' ان کی جمعیت اور ان کے نور ایمان کا جوہر قیامت کے دن معلوم ہو گا۔

فقر حاصل می شود نظر از فقر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

فقیر کامل کی نظر کیمیا اثر سے فقر حاصل ہو جاتا ہے۔ فقیر کی نظر کرم سونے اور چاندی سے زیادہ بہتر ہے۔

" حُبُّ الْفُقَرَاءِ حُبُّ الرَّحْمٰنِ " فقیروں کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے' طاعت اور بندگی کی توفیق' سعادت و عبودیت اور تمام نیک اعمال کا ثواب جو ظاہری اعضاء کے متعلق ہیں۔ حقوق حسنہ کا ادا کرنا سب

marfat.com

کچھ قادری میں پایا جاتا ہے۔ نیز باطنی ذکر فکر' مشاہدہ انوار' استغراق ربوبیت اور معرفت اس میں پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان مراتب سے گزرتا ہے وہ غرق فی التوحید نور الحق' محقق و موحد حقیقی اور فقیر باخدا ہوتا ہے۔ یہ فقر کے انتہائی مراتب ہیں کہ اس کی قبر قرب الٰہی ہے۔ اس کی خاک خاک جنت' اسکا لقا لقائے بقاء ہوتا ہے۔ جو شخص یہ انتہائی مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ نفسانی خواہشات سے رہا ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ فقیر مست کے چار گواہ ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ دنیاوی محبت اس کے دل سے اٹھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا نفس ہمیشہ اس کے سامنے سولی پر چڑھایا جاتا ہے۔ اور وہ اس کی آہ و زاری اور فریاد اپنے کانوں سنتا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ دوسرے اس کی زبان ننگی تلوار کی طرح ہوتی ہے۔ گو اس کے لب بند ہوتے ہیں۔ لیکن ہوتا ہشیار ہے۔ ہمیشہ زبان سے استغفار پکارتا ہے۔ تیسرے اس کی ملاقات انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحوں سے ہوتی ہے۔ اور وجود سے اللہ تعالیٰ کے سوا باقی سب کی نفی کرتا ہے۔ چوتھے وہ نفس پر غالب ہوتا ہے۔ اور ذات حق کے سوا اور کسی سے اسے مزا ہی نہیں آتا۔ یہ مراتب بدعتی اہل سکرو شرب' تارک الصلوۃ مست مردود' بے نماز' کفار اور یہود کو نصیب نہیں ہوتے۔

حدیث شریف "لَا فَرْقَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِسْلَامِ اِلَّا بِالصَّلٰوةِ" کفر اور

marfat.com

اسلام میں صرف نماز کا فرق ہے' جو شخص پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا امیدوار ہے۔ اور جو سجدہ بجا نہیں لاتا۔ وہ دنیا اور آخرت میں خوار ہے۔ حدیث شریف "مَنْ مَلَّ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَلَّ شَہِیْدًا" "جو محبت الٰہی میں مرگیا وہ شہید مرا۔

شرح ذکر قلب

قلب چھ قسم کا ہے۔ ایک وہ جو شیطان کی دو انگلیوں میں ہے۔ دوسرے قلب نفاق' تیسرے قلب غفلت پر خون و غلاظت' چوتھے قلب پر خطرات و وسوسہ و واہمات' ایسے قلب میں خناس و خرطوم رہتے ہیں۔ جن کے بارے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے۔

"اَلْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ"

خناس وہ ہے جو انسانی سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ اور وہ جن اور انسانوں کی قسم سے ہے۔

پانچویں زندہ قلب عارف' چھٹے قلب ذاکر جو دور مدور مع اللہ اور قدرت سبحان کا حافظ ہے۔ جس وقت صاحب قلب ملک قلب میں آتا ہے اور قلب اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ' پڑھتا ہے۔ تو ایک دم میں ستر ہزار ختم قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے۔ اس قسم کا قلب مقلب القلوب اور رحمٰن کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اس طرح پر قلب کو نور ایمانی اور روشن ضمیری

marfat.com

کالباس عطا ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ "اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ"

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان لکھا گیا ہے۔ اور ان کو اپنے روح سے اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہے۔ قولہ تعالیٰ "یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ" قیامت کے دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد مگر وہ شخص نفع میں رہے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لائے گا۔

نظر کن در قلب یابی قرب حق
زیر پائے تو بود فلک و طبق

دل کی طرف نظر کر تو قرب حق کو پالے گا۔ اور آسمان و زمین سب کچھ تیرے قدموں میں آجائے گا۔

قلب حق نور است زان روشن ضمیر
صاحب قلب است بر نفس امیر

قلب حق نور ہے جس سے ضمیر روشن ہو جاتا ہے اور صاحب قلب نفس پر حاکم اور امیر ہوتا ہے۔

صاحب قلب پر تمام الہام' واردات علم غیبی اور فتوحات وارد ہوتی ہیں۔ دنیا اور اہل دنیا سے دور بھاگتا ہے۔ اور اس سے سلطان الفقرا "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ"۔ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے۔ حاصل کرلیتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالیٰ "مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ"

اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل پیدا نہیں کئے یعنی اللہ تعالیٰ نے انسانی بدن میں صرف ایک دل پیدا کیا ہے۔ قلب سلیم اسے کہتے ہیں کہ جس میں سلامتی ہو۔ نور ایمانی ہو۔ اور فی اللہ ذات ہو۔ قلب سلیم میں خطرات کا گزر نہیں۔ اور وہ رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ شیطان سے رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ قلب تین طرح کا ہوتا ہے۔ قلب سلیم، قلب منیب اور قلب شہید۔ اور یہ تینوں اوصاف دل میں اسم اللہ ذات کے تصور سے آتے ہیں۔ اس سے قلب کو دائمی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ موت سے خلاصی پاتا ہے۔ اور معرفت، قرب اور توحید الٰہی میں یگانگت کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ اور فنا فی اللہ ہو کر آفتاب کی طرح روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ زندہ قلب کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کے عوض نہ سلب ہوتا ہے نہ مردہ۔ ان مراتب والے دل کو قلزم کو تین (دونوں جہان کا سمندر) کہتے ہیں۔ جس طرح دریا کسی پلیدی سے ناپاک نہیں ہوتا اسی طرح وہ دل کسی گناہ سے ناپاک نہیں ہوتا۔ اس تو زندہ قلب سے کوئی قصور یا خطا سرزد نہیں ہوتی۔ اگر بفرض محال ہو بھی جائے۔ تو وہ اسی وقت توبہ کر کے استغفار پڑھتا ہے۔

قولہ تعالیٰ "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ" بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور پاکیزہ رہنے والے کو پیار کرتا ہے۔

marfat.com

حدیث شریف "اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ تَسْبِیْحِ الْمُقَرَّبِیْنَ"
میرے نزدیک مقربوں کی تسبیح سے گنہ گاروں کی آہ و زاری زیادہ عزیز ہے' قلبی ذاکر دائمی طور پر مریض کی طرح ہوتا ہے کیونکہ ۔ ت خوبصورتی پسند آتی ہے۔ نہ راگ' نہ آواز' نہ مطالعہ علم' نہ دنیا اور ملک سلیمانی اگر اسے کوئی کچھ دیوے' تو بھی وہ منظور نہیں کرتا۔ نہ اسے حکوت پسند آتی ہے۔ اگر زندہ قلب کو دنیاوی بادشاہی دے جائے۔ تو بھی وہ پسند نہیں کرتا۔ "اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ" دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور یہ قول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ مجھے ان جاہل اور احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو باوجود اس کے کہ دنیا مردار کی طلب میں کتوں کی طرح مارے مارے پھرتے ہیں پھر بھی قلبی ذاکر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ قلب کی زندگی ذکر' جمعیت' جان' شوق' شفقت' توفیق' تصدیق' صدق' تحقیق' طریقت تحقیق اور طریق انبیاء اور اولیاء کے فقر کا نتیجہ ہے۔ عام لوگوں کو قلب کے زوال کی کیا خبر۔

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر
این چنیں تسبیح کے دارد اثر

زبان پر تو اللہ اللہ کا ورد ہو اور دل میں گائے اور گدھے کا خیال تو بھلا ایسی تسبیح سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور وہ کیا اثر کر سکتی ہے۔

جو قلب روشن ضمیر نہیں وہ مطلق محجوب اور بے خبر ہے۔ وہ

marfat.com

قلب نہیں' اور نہ یہ خاصہ اس گوشت کے ٹکڑے کا ہے۔ بلکہ قلب ایک وسیع چیز ہے۔ جس میں تمام معرفت جمع ہے۔ اور الستُ بِربِکُم' کے روز ازل سے ایسا کشادہ ہے۔ کہ اس میں رحمت الٰہی سما سکتی ہے۔ لیکن وہ رحمت الٰہی میں نہیں سماتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ نگاہ رہتی ہے۔ کیونکہ فیض' فضل' راز اور رحمت قلب سے ظاہر ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ ذکر کے تین حرف ہیں۔ اور ذاکر کے چار' دونوں کے سات ہوئے۔ ان سات حروف کی تاثیر سے ساتوں اعضا پاک ہو جاتے ہیں۔ قبر' خاک اور ممات حیات کا درجہ پاتے ہیں۔ اور اسے جانکنی' قبر کے عذاب قبر سے نکلنے' قیامت کے دن حساب گاہ' وزن ترازو' نیک و بد اعمال' پل صراط سے گزرنا' بہشت میں آنا' حور و قصور کا دیکھنا' جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شرابا" طہورا" پینا۔ پھر پانسو سال رکوع اور پانسو سال سجود میں رہ کر بقائے رب العالمین سے مشرف ہونا اور دیدار پروردگار میں مستغرق رہنا۔ سب کچھ دکھلایا جاتا ہے۔ طالب جب مراقبہ کرتا ہے۔ تو ذکر کے شروع میں ممات کے یہ چودہ مقامات مراقبہ حیات میں دیکھتا ہے۔ اور جب آنکھ کھولتا ہے۔ تو حیران رہ جاتا ہے۔

حدیث شریف " اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا" " اے پروردگار تو میری حیرت کو زیادہ کر۔ جس وقت اسم اللہ ذات کے تصور کے ذکر کے تجلیات میں غرق ہوتا ہے۔ تو اسے حضور' مشاہدہ اور دیدار نصیب ہوتا

marfat.com

ہے۔ تو پھر کسی حال میں قول اور فعل میں ایک ساعت یا لحظہ یا لحہ کے لئے بھی مشاہدہ ذات سے باز نہیں رہتا۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کی موت مرتے ہیں۔ اور زندگی میں زندہ قلب، زندہ جان، مقدس روح اور مردہ نفس ہوتے ہیں۔ یہ مراتب فنا بقا اور نفسانی خواہشات سے نکلنا ہے۔ اس قسم کا شخص صاحب توفیق، بحق رفیق اور عین العیان ہوتا ہے۔ اور رسم رسوم سے گزر جاتا ہے۔ عارف باللہ فقیر نظار، ذکر، نفس پر سوار اور ذات پروردگار کا دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔ ذاکر بننا آسان کام نہیں بلکہ ذاکر وہ ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ ذات پروردگار کے مشاہدے میں مستغرق رہے اور ظاہر میں مردہ اور باطن میں زندہ ہو۔

قولہ تعالیٰ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

جو شخص دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔

باور مکن برمرشدے کاذب جہان
می شود باور بدیدن عین آن

جہان کے کسی جھوٹے مرشد پر اعتبار نہ کر۔ رشد کامل عین العیان دکھا کر طالب کے یقین کو پختہ کر دیتا ہے۔ (جو ایسا نہ کر سکے اس پر اعتبار نہ کر)

در تصور اسم اللہ ذات بین
تاشود باور بحق حق الیقین

marfat.com

تصور اسم اللہ میں ذات کو دیکھ تاکہ تجھے اعتبار آئے اور تجھے حق الیقین حاصل ہو جائے۔

کے تواند بست نقش آب در
مرشد محرم کند مثل خضر

کامل مرشد تو خضر علیہ السلام کی طرح محرم راز بنا دیتا ہے۔ اور جھوٹا مرشد بھلا پانی پر نقش کیسے جما سکے گا۔ (اگر مرشد کامل ہے تو تو تصور اسم اللہ میں ذات کو دیکھ سکے گا ورنہ نہیں)

باھو شد مریدے از خدا طالب نبی
تا بتاثیر اسم اللہ شد غنی

باھو خدا کے فضل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید اور طالب بن چکا ہے اور اسی وجہ سے اسم اللہ کی تاثیر سے باقی ہر شے سے بے نیاز ہو چکا ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصور کے شروع میں ذر، فکر، توجہ، مراقبہ، معرفت اور نور توحید اور ذات حق کا دیدار ہوتا ہے۔ جو ذاکر ان صفات سے موصوف نہیں۔ وہ ذکر و فکر سے رجعت کھا کر دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یا مجذوب ہو کر غضب و غلاظت میں رہتا ہے اگرچہ وہ لوگوں کی نظر میں صاحب عظمت ہی کیوں نہ ہو۔ مجذوب کشف القلوب باطن میں معرفت الٰہی سے محروم اور محجوب رہتا ہے۔ عام لوگ مست مجذوب کو دوست رکھتے ہیں۔

marfat.com

لیکن یاد رہے کہ جو شخص معرفت الٰہی کا انتہائی مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور نور ذات اور دیدار ذات میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ وہ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور صبح و شام شریعت میں ہی کوشش کرتا ہے۔ اور کامل بن جاتا ہے۔ اگر کوشش نہ کرے تو ناقص ادھورا اور ناتمام رہ جاتا ہے۔ جس طالب اللہ کے وجود میں تصور اثر کرتا ہے۔ اسے یکبارگی ولی اللہ' عارف باللہ' فقیر فنافی اللہ یا جامع بقاباللہ کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ تمام انتہائی و ابتدائی مراتب اسم اللہ ذات میں موجود ہیں۔ یہ بھی مرشد کامل سے نصیب ہوتے ہیں۔

مرشد باشد چنین عامل حضور
طالباں رابرد وحدت غرق نور

مرشد حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا عامل ہونا چاہئے کہ طالبوں کو لے جا کر نور وحدت میں غرق کر دے۔

قلبی ذکر اور ذاکر چار چیزوں کے متعلق ہے۔ جس میں یہ چاروں پائی جاتی ہوں وہ ذاکر قلب ہے۔ ورنہ اہل کلب (کتا) قلبی ذاکر کے چار راہ چار ہمراہ اور چار گواہ ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ مرنے کے بعد قلب کی زبان کھل جائے اور ذکر الٰہی میں جوش و خروش دکھائے۔ جسے اہل جنازہ اور اٹھانے والے سبھی سنیں۔ یعنی قلب باآواز بلند یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ کہے۔ اور فریاد و جوش خروش کرے۔

دوسرے یہ کہ اس کی موت' زندگی' کھانا' پینا' مجاہدہ اور خواب

marfat.com

قرب و مشاہدہ الٰہی ہو۔ اور اس کی زبان سیف الٰہی ہو۔

تیسرے اسے ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحوں کی ملاقات نصیب ہو۔ چنانچہ ان سے مصافحہ کرے اور سوال کا جواب باصواب حاصل کر سکے۔

چوتھے دنیا اور آخرت میں لایحتاج اور بے نیاز ہو۔ معرفت الٰہی میں مستغرق اور دونوں جہان میں بے غم ہو۔

اہل کلب بہت ہیں۔ لیکن ان صفات سے موصوف قادری بہت کم ہیں۔ قادری کے بغیر اگر کوئی اور شخص ان صفات سے موصوف ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ سراسر جھوٹا ہے۔

ذاکر قلب کو حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ اہل قلب ذاکر کو رب جلیل کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اسے وہم وحدانیت کا اور خیال معرفت اور وصال الٰہی کا ہوتا ہے۔ لیکن اس مطلب کے لئے پہلے نفس کو قتل کر پھر بڑی خوشی سے قلب کی زندگی حاصل کر۔ نفس کو قتل کس طرح کرنا چاہئے؟ اس کو قتل کرنے سے معراج نصیب ہوتا ہے۔ مشاہدہ اور معرفت کے معراج کا کونسا طریقہ ہے؟ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم وجودیہ ہے جس سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یعنی آنکھوں سے دیکھ کر نفسانیت کو چھوڑنا اور پھر عین العیان دیکھ لینا ہے۔ یہ اس قلب کے مراتب ہیں۔ جو زندہ ہو۔ اور ذکر الٰہی سے جوش خروش کرے۔ اور گولب خاموش ہوتے ہیں۔ لیکن ذاکر خون

marfat.com

جگر نوش کرتا ہے۔ اور قدرت الٰہی سے الہام سنتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی مجلس فراموش کرکے شیطانی وسوسوں اور توہمات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور ذات حق میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس طرح خطرات آفات اور بلیات سے رہا ہو کر حق تعالیٰ پر نگاہ رکھتا ہے۔ وہ نیک بخت ضرور بالضرور حق رسیدہ ہو کر منظور نظر خدا ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب زندہ قلب کے ہیں۔ انہیں احمق لوگ جو تیلی کے بیل کی طرح ہیں۔ کیا جانیں

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
دست بیعت کردہ بامصطفیٰ

کیا تو جانتا ہے کہ زندہ قلبی اور دل کے راز سے آگاہی کہاں سے ملتی ہے یہ دولت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
از نظر منظور وحدت باخدا

زندہ قلبی اور راز دل سے آگاہی کے لئے وحدانیت خداوند کا منظور نظر ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
باطنش معمور کلی دل صفا

باطن معمور ہونا اور دل کو ماسوی اللہ کے خیال سے پاک کر دینا ہی

marfat.com

زندہ قلبی اور رازل دل سے آگاہی کا سبب بنتا ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
قلب دانی زان ذکر واز کبریا

زندہ قلبی اور راز دل سے آگاہی کی دولت ذکر کی کثرت اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے ملتی ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
اہل قلبش باادب شد باحیا

زندہ قلبی اور راز معرفت سے آگاہی کی ایک علامت یہ ہے کہ زندہ دل باادب اور باحیا ہو جاتا ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
زندہ قلبش باز دارد از ہوا

زندہ قلبی اور راز دل سے آگاہی حاصل کر لینے والے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ زندہ دل اس کو حرص و ہوائے نفسانی اور معصیت سے باز رکھتا ہے۔

باہو کے بود این زندہ قلبی خرس خر
طالب دنیا کہ بر درے نظر

اے باھو! یہ ریچھ اور گدھے بھلا کیسے زندہ دل اور راز دل سے آگاہ ہو سکتے ہیں جن کی نظر ہر وقت متاع دنیا اور جلب زر پر لگی رہتی ہے۔

marfat.com

وہ لوگ زندہ قلب نہیں جن کے دل غلاظت اور خون سے پر ہیں اور ان کی زبان انانیت سے آلودہ ہے۔ ان لوگوں کے مراتب زبوں ہیں۔ زندہ قلب تو خدا رسیدہ ہوتے ہیں۔ اور ان کی زندگی ہی خدا سے ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو عین العیان دیکھ لیتے ہیں۔ کامل قادری غرق فی التوحید' علوم میں قوی اور قلبی قوت والا ہوتا ہے۔ انہیں اسرار ربی معلوم ہوتے ہیں۔ حضوری مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ ان کے ظاہر و باطن وجود' قالب اور قلب سب پاک ہوتے ہیں۔ صاحب قلبی ذاکر کی بڑی پہچان یہ ہے۔ کہ اس کے دل سے ماسوے اللہ کے خیالات مٹ جاتے ہیں۔

سنو! ایک روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گزر قبرستان میں سے ہوا۔ تمام روحوں نے التجا کی۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سالہا سال سے ہم عذاب میں مبتلا ہیں۔ آنحضرتؐ سن کر حیران رہ گئے بلکہ آنسو جاری ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد جناب مسکرائے اور روئے مبارک پر مسرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ صحابہ کرام نے پوچھا۔ یاحضرت اس رنج و غم اور ہنسی خوشی میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا جب میں قبرستان میں داخل ہوا۔ تو تمام روحوں نے شکایت کی کہ ہم عذاب میں مبتلا ہیں۔ میں ان کے عذاب کی وجہ سے حیران تھا۔ کہ اتنے میں کوے نے کسی ذاکر قلبی کی ہڈی لا کر قبرستان میں پھینک دی۔ جس سے ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ اور یہ قبرستان

marfat.com

گلشن و گلزار بن گیا۔

قلب بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاج نیست قبرش جان پاک

فقیر کا قلب یعنی دل تو عرش پر ہوتا ہے اور اس کا جسد خاکی مٹی کے نیچے۔ اس کی پاک جان کو قبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

گم قبر گم نام بے نام و نشان
جثہ را باخود برند در لامکان

ان کی قبر بھی گم ہوتی ہے اور گمنام اور بے نام و نشان رہتے ہیں اور اپنے جثہ کو اپنے ساتھ ہی لامکان میں لے جاتے ہیں۔

باہو بہراز خدا این رہنماء
این مراتب یافتند از مصطفیٰ

اے باھو! خدا کے لئے یہ راہ دکھلا۔ یہ مراتب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے حاصل کرتے ہیں۔

اگر راہ باطنی کے سلک سلوک میں اس قسم کی نعمت عظمیٰ سعادت کبریٰ معرفت توحید، قرب خدا، مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر ایک نبی اور ولی کی روح سے مصافحہ کرنا، مقام ترک، توکل، ذکر، فکر، حضور باطن معمور، تجرید، تفرید، تصور، تصرف، فنا، بقا اور توفیق باتحقیق نہ ہوتی۔ تو سب کے سب سالک گمراہ ہوتے یہ یقینی امر ہے۔ کہ نفس پرست بکثرت ہیں۔ اور خدا پرست کم۔ اس گوشت کے

marfat.com

لوتھڑے کو قلب نہیں کہتے۔ یہ تو ہفت اندام کا لباس ہے۔ جو قلب خاص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اس میں اخلاص پایا جاتا ہے۔ وہی قلب سلیم ہے۔ ایسا دل بحق تسلیم اور شیطان لعین سے فارغ ہے۔ قلب پانچ مقامات سے تعلق رکھتا ہے۔ مشاہدہ بے مجاہدہ' راز بے ریاضت' محبت بے محنت' بے تکلف اور بے تقلید استغراق فی التوحید ۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عارف باللہ مرشد کی عنایت سے حاصل ہوتی ہیں۔

حدیث شریف۔ "غَمِّضْ عَیْنَکَ یَاعَلِیُّ وَاسْمَعْ فِیْ قَلْبِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ" اے علی آنکھیں بند کرکے اپنے دل میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سن۔

دو چشم خویش رابر بند چون باز
درونت تادہد گم گشتہ آواز

باز کی طرح اپنی دونوں آنکھوں کو بند کرلے تاکہ تجھے اندر سے گم گشتہ آواز سنائی دے۔

دو چشم باعیانی راز گردد
بہ طاہر باطن جان باز گردد

دو آنکھیں وہ بظاہر بند کرلیتا ہے مگر در باطنی وہ غوروخوض کرکے اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے جان کی بازی لگا دیتا ہے۔

marfat.com

چو ظاہر باطنش باعین بیند

بان بیند باوہم خود نشیند

جب اس کا ظاہرو باطن آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اسی کے ساتھ دیکھتا ہے اور اسی کے ساتھ ہی بیٹھتا ہے۔

کسے منکر شود زین راز فی اللہ

ہر آن کافر شود نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

جب کوئی اللہ تعالیٰ کے اس راز کا منکر ہو جاتا ہے تو وہ اس وقت کافر ہو جاتا ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ

جس کا ظاہر باطن ہو جائے اور باطن ظاہر ہو جائے۔ اس کا ظاہرو باطن اسم اللہ ذات اور اسم اعظم کی برکت اور کلمہ طیبہ کی برکت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس پر حالات منکشف ہونے لگتے ہیں۔ کیونکہ اگر قلب پاک ہو تو وہ نفس پر غالب ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا مراقبہ اور خواب بے حجاب اور عین العیان ہوتے ہیں۔ اس کے ساتوں اعضاء بمنزلہ دو آنکھوں کے ہو جاتے ہیں۔ یعنی نفس، قلب، جسم، روح جثہ وغیرہ نور ہو کر توفیق الٰہی کی دو آنکھوں کا کام دیتے ہیں۔ اور ساتوں اعضا بذات خود سر ہو جاتے ہیں۔ جب یہ کیفیت ہو جائے۔ تو انسان کامل ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے عین العیان دیکھ لیتا ہے۔ اور اسے قرب الٰہی

marfat.com

نور ذات اور اعمال بے مثل و بمثال بغیر مراقبہ و خواب نصیب ہوتے ہیں۔ جتنا شعور زیادہ ہو گا۔ اتنا ہی رویت ربوبیت کا مشاہدہ زیادہ ہو گا۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جو عین العیان یکتا اور غرق فی اللہ ہو۔ یہ مراتب روز ازل ہی سے عطا ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ فقر کے دو مقام ہیں۔ ایک مقام عبرت دوسرے مقام عین' مقام عبرت والا فقیر مبتدی ہوتا ہے۔ اور جو کچھ مراقبہ میں دیکھتا ہے۔ اسے ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ اور جان بلب ہو کر دن رات افسوس کرتا ہے۔ ان میں سے بعض تو نہایت افسوس کی وجہ سے دیوانہ اور مجنون ہو کر رجعت کھاتے ہیں۔ اور مجذوب ہو جاتے ہیں۔ مقام عین والا منتہی ہوتا ہے۔ اسے ظاہر و باطن ساری چیزیں عین بعین دکھائی دیتی ہیں۔ کیونکہ ایسے شخص کے لئے مراقبہ یا خواب محض حجاب ہے۔ پس معلوم ہو کہ صاحب عبرت کو قدرت و قرب الٰہی سے الہام ہوتا ہے۔ اور صاحب عَنِ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ صاحب الہام کو فقر عین کی امید ہوتی ہے۔ جو شخص فقر عین کے مرتبے پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے قبضے میں آ جاتا ہے۔ وہ ازل' ابد' دنیا اور عاقبت کی قیود سے بری ہو جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ عین العیان فقر کی نگاہ مقام ازل' مقام ابد' مقام دنیا' مقام عقبیٰ اور حور و قصور اور بہشت سے گزر کر لقائے الٰہی سے مشرف ہونے کے مقام پر جا ٹھہرتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

دیدار کے سوا اور کسی چیز کی طرف نہیں دیکھتا۔

خوش بیں دیدار را باعین ذات
ہر مقامش دنیا واز عقبٰی نجات

خوشی کے ساتھ عین ذات کے دیدار میں مست اور محو ہو جا اور دنیا اور عقبٰی کے تمام مقامات سے نجات حاصل کر لے۔

ہر کہ فی اللہ غرق شد اہل از کرم
ہر کہ بیند غیر حق ہم بت صنم

طالب حق کرم ربانی سے غرق فی اللہ ہو جانے کے بعد غیر حق میں سے جو کچھ بھی دیکھتا ہے اسے بت اور صنم سمجھ کر اس سے نفرت کرتا ہے۔

باہو نظر بر دیدار شد دیدار شد
ہر کہ غیر او بہ بیند خوار شد بس خوار شد

اے باھو! جو دیدار کا طالب ہوتا ہے اسے دیدار نصیب ہوتا ہے اور جو ماسوی اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے وہ خوار ہوتا ہے ہاں ضرور خوار ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ جب قلب اللہ تعالیٰ کے نام سے جنبش کرے اور کلمہ طیب پڑھے تو پھر اس سے دنیا اور آخرت کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ مجھے ان نادانوں پر بڑا تعجب ہے۔ جو دم بند کر کے اس گوشت کے ٹکڑے کو حرکت دیتے ہیں۔ اور خام تفکر کے ساتھ معرفت الٰہی

marfat.com

سے بے خبری کو وصال کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سینے' شکم اور دماغ میں فلاں مقام سر ہے۔ فلاں مقام خفی' اور فلان مقام مخفی اور یہ مقام قلب' یہ مقام روح' یہ مقام نفس' یہ مقام قربانی اور یہ مقام سلطانی ہے۔ ایسے لوگ خام خیال اور بے تفکر اور بے احوال ہیں۔ وہ رحمانی باطنی مقامات اور دنیاوی اور شیطانی خطرات میں تمیز نہیں کرتے۔ ایسے لوگ ہرگز ہرگز اہل قلب کہلانے کے مستحق نہیں۔ بلکہ بے توحید اور اہل کلب ہیں۔ اور بسبب تقلید طالب دنیا ہیں۔

شرح ذکر توحید

اہل توحید صاحب ہدایت' عنایت اور تحقیق ہوتے ہیں۔ اور اہل تقلید صاحب دنیا' اہل شکایت اور مشرک ہوتے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ تقلیدی ذکر' مرشد خام صاحب تقلید اور سکر اور ذکر کی گرمی سے وجود میں مستی پیدا ہوتی ہے۔ اور فکر سے فضیحت اور انانیت' اس کی ابتدا نفس اور شیطان رجیم سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں انانیت اور حرص و ہوا ہے۔ یہ دونوں مراتب دیوانگی اور مستی قلبی ذکر اور سیدھی راہ چلنے سے باز رکھتے ہیں۔ نیز طریقت بحق تسلیم اور رحمت و قرب الٰہی سے باز رکھتے ہیں۔ جب تک ذاکر اللہ تعالیٰ کا منظور نظر نہ بنے تب تک اس پر ذکر ثابت نہیں ہوتا۔ اور جب تک وہ اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت' تجلیات' توحید اِلَّا اللّٰہُ' مراقبہ استغراق' مجلس نبوی

marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری حاصل نہ کرے تب تک اس پر ذکر کا اثبات نہیں ہوتا۔ ذاکر کی ابتدائی زندگی مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہونا ہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ وہ ذکر الٰہی کی راہ سے بے خبر ہے۔ کیونکہ ظاہری و باطنی درجات فقط یہی دونوں چیزیں ہیں۔ جو باشعور اہل علم کے نصیب ہوتی ہیں۔ جاہل اس راہ پر چل ہی نہیں سکتا۔ وہ کج رفتار اور بد آثار ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ظاہری دوسری باطنی۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیطان علوم ظاہری کا بڑا جید عالم تھا۔ ظاہری پڑھنا شیطانی ورد کو رفع کرتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معرفت اور توحید کا علم حاصل تھا۔ اوور وہ اس علم کے عالم تبحر تھے۔ علم باطنی پڑھنے سے معرفت میں معراج، قرب حق اور جمعیت جان حاصل ہوتی ہے۔ اور دونوں جہان کا امیر بن جاتا ہے۔ اور عین العیان سے دونوں جہان کا تماشا دیکھتا ہے۔ جو شخص ظاہری علم، شیطان اور نفس کا مخالف ہو کر باطنی علم حاصل کرتا ہے۔ وہ عالم، عامل اور ولی اللہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص علم باطنی اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے ظاہری علم، نص، حدیث، تفسیر حاصل کرتا ہے۔ وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ ظاہری علم استاد سے اور باطنی مرشد سے طلب کرنا چاہئے۔

marfat.com

بشرطیکہ مرشد صاحب راز ہو اور اسے حَقُّ قَدُّوم کے علم سے پوری پوری واقفیت ہو۔ اور وہ قرآن شریف کے مطابق دنیا نفس اور شیطان کا دشمن ہو۔ عالم رشوت لیتا ہے۔ ریا کرتا ہے۔ اور اگر عامل نہیں تو شیطان کے موافق اور قرآن کے مخالف ہے۔ دنیا' نفس اور شیطان کا دوست ہے۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اللہ کا دشمن ہے۔ اور مجلس نبویؐ سے دور ہے۔ تو کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ کو یاد کر اور بیہودہ اور باطل چیزوں اور رشوت کی ترک کر۔ معرفت الٰہی اور حق اختیار کر۔ پھر تجھے قرب حق اور مراتب قلب نصیب ہونگے۔ یہ باتیں غوث اعظم شاہ عبدالقادر گیلانی کے مریدوں کو نصیب ہوتی ہیں۔

مرید قادری کو پانچ باتوفیق طریقے نصیب ہوتے ہیں۔ اول اویسی کہ اسے ظاہری مرشد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کو تلمیذ الرحمٰن (اللہ تعالیٰ کا شاگرد) کہتے ہیں۔ دوسرے تلمیذ البنی عارف باللہ قادری ہوتا ہے۔ تیسرے سروری قادری ولی اللہ ہوتا ہے۔ چوتھے قادری سروری' قطب الاقطاب' غوث بے حجاب اللہ بے حجاب خلق اللہ' راہنما' صاحب ارشاد جاودانی' کامل' مکمل اکمل' جامع نور الہدیٰ اور فنافی اللہ ہوتا ہے۔ پانچویں صاحب ورد صاحب تلاوت' قائم اللیل' صائم الدہر صاحب ذکر جہر اور ہمیشہ نفس پر غالب و قاہر ہوتا ہے۔ جو شخص چار پردوں اور بتیس مراتب میں رہتا ہے۔ اسے شیطان ان

marfat.com

پردوں اور مراتب میں خراب کرتا ہے۔ اور جوان سے گزر جاتا ہے۔ وہ فقیر فی اللہ، نفس پر امیر اور نور بن جاتا ہے۔ اور حجاب ازل سے " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" اور "قَالُوْا بَلٰی" کی آواز سنتا ہے۔ نور ذات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ حضوری راز دیکھتا ہے۔ اور ماسوے اللہ کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔ جس طرح وہ ترک توکل اور توحید کے ذریعے دنیاوی حجابوں سے نکلتا ہے۔ اسی طرح بلاحساب و بلاعذاب ابد کے پردوں سے نکل جاتا ہے۔ نیز اسی طرح حور و قصور کے تماشے سے درگزر کرکے فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور دیدار الٰہی کرتا ہے۔ پھر فیض حق اور فرحت روح اسے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نفس مرجاتا ہے۔ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اور مشاہدہ اسرار کی قوت اس میں آ جاتی ہے۔ فقیر، حقیقی، تحقیقی، صدیقی، تصدیقی، بحق رفیق، جوہر نور، منظور نظر الٰہی اور حاضر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے۔

فقر در ذات است شد در ذات نور
ہر کہ بیند روئے فقرش شد غفور

فقر ذات میں ہی ہوتا ہے اور ذات میں ہی جا کر ختم ہو جاتا ہے جو فقر کا منہ دیکھ لیتا ہے فقر اس کو اپنے میں مکمل طور پر جذب کرکے ڈھانپ لیتا ہے۔

مے شناسد ذات ذات از نظر
خوش نیاید فقر را این سیم و زر

marfat.com

ذات کو ذات نظر سے ہی پہچان لیتی ہے۔ فقر کو یہ سیم و زر اور مال و دولت اچھے نہیں لگتے۔

قادری فقیر کا طریقہ تمام طریقوں پر غالب ہے۔ فقیر وہی ہے۔ جو کشف و کرامت سے گزر جائے۔ کیونکہ اس میں تکبر' خود پسندی' ننگ و ناموس اور دنیاوی شہرت و شور و غوغا ہے۔ فقیر وہ ہے۔ جو مجاہدہ سے گزر کر مشاہدہ' معرفت اور قرب حق تک پہنچے۔ فقیر وہ ہے۔ جو نفس قلب اور روح کے درجات سے نکل کر فنافی اللہ اور فنافی التوحید کے مقام پر پہنچے۔ جو شخص یہ سارے مقامات طے کر لیتا ہے۔ اس کا وجود پختہ اور فقر حی کے مراتب کے لائق ہو جاتا ہے۔ اسے پھر ورد وظائف' تلاوت' ذکر' فکر' مراقبہ' مکاشفہ' مجاولہ' محاربہ اور استغراق کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ ہر مرتبے کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر اس کی آنکھ کھلتی ہے۔ اور لامکان پر پہنچ کر عین العیانی ہو جاتا ہے۔

ہر پردہ را دریدم عین العیانی رسیدم
خوش لامکان بدیدم عارف فقیر باللہ

میں نے ہر پردہ کو پھاڑ دیا اور عین العیانی تک پہنچ گیا میں نے لامکان کو خوشی کے ساتھ دیکھا میں عارف باللہ فقیر ہوں۔

بافقر من فقیرم ہم شاہ ہم امیرم
بامرشدے باپیرم عارف فقیر باللہ

میں فقر کے ساتھ فقیر ہوں میں اس فقر کی وجہ سے غنی اور بے نیاز ہو

marfat.com

کر بادشاہ بھی ہوں اور امیر بھی میں مرشد اور پیر کے ساتھ عارف باللہ فقیر ہوں۔

گشتم زنفس فانی گذشتم زجسم جانی
رفتم بلا مکانی عارف فقیر باللہ

میں نے اپنے نفس کو فنا کر دیا اور جسم و جان سے بے نیاز ہو گیا میں لامکان تک پہنچ گیا میں عارف باللہ فقیر ہوں۔

واضح رہے کہ ہر قسم کی طاعت توفیق الٰہی سے ہے اور مقامات کا طے کرنا طریق تحقیق سے ہے۔ اپنے آپ سے فانی ہونا۔ اور عین بعین حق رسیدہ ہونا بحق رفیق ہے۔ جو شخصی صفات کے تمام مراتب طے کر کے ذات میں فانی ہو۔ اس کی زندگی اور موت یکساں ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے مراتب کامل قادری کو نصیب ہوتے ہیں۔ فقیر وہی ہے۔ جو ذکر، فکر، مذکور، مشاہدہ، حضور، انانیت اور غرور سے گزر کر ہمیشہ غرق فی النور ہے۔ کہ وہاں پر علم عار ہے۔ قاری بے خبر ہے۔ اور اسم میں مشغول ہونا بے شعوری ہے۔ اور ہمیشہ حضور میں رہنا ہشیاری ہے۔ عقل و شعور کی حضوری میں گنجائش نہیں۔

نہ آنجا حضورش ذکر مذکور
فنافی نور توحید فی النور

اس حد حضوری کا کیا ذکر و مذکور نور توحید میں غرق ہو کر فنافی النور ہو گیا۔

marfat.com

چو اول نور آخر نور گردد
بجز نورش حضورش رانو رند

جب اول و آخر نور ہی نور ہو گیا تو وہاں اس کے نور کے علاوہ کوئی چیز موجود نہ رہی۔

درآید ذات فی اللہ ذات دانی
صفاتش در نگنجد لامکانی

ذات ذات میں فنا ہو گئی اب اس کی صفات لامکان میں نہیں سما سکتیں۔

نہ آنجا علم رسم و حرف خوانی
عیانی نور فی اللہ عین عیانی

اس جگہ رسمی علم اور حروف کو پڑھنا نہیں ہوتا بلکہ عیانی نور فنا فی اللہ عین العیانی ہو جاتا ہے۔

ماضی، حال اور مستقبل کے حالات معلوم کرنا نجومیوں کا کام ہے۔ فقیر وہی ہے جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازوال میں مستغرق رہے۔ اور نور فی اللہ اور کل الوصال میں مستغرق رہے اور نور شیخ میں مستغرق رہے۔ ایسا شخص ہی کامل، عارف باللہ اور صاحب قرب الٰہی ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

ظاہری و باطنی طریق کی تشریح

واضح رہے کہ تمام صاحب کشف و کرامات، تمام علمائے عامل،

marfat.com

تمام مرشد کامل، تمام پیر مکمل، تمام عارف اکمل، تمام اولیائے جامع، تمام ولی ہدایت نور الہدیٰ، تمام واصل مقرب الحق، باطن صفا، تمام قطب الاقطاب، تمام غوث الارباب، تمام ذاکر باذکر، فکر صاحب مذکور، تمام اہل مشاہدہ غرق نور ذات حضور، تمام ابدال، تمام اوتاد، تمام اخیار، تمام سچ بولنے والے، حلال کھانے والے، تمام صاحب ذوق، دیدار الٰہی کے متلاشی و متوجہ، تمام اہل الہام، تمام اہل مجلس و ملاقات انبیاء و اولیاء اللہ، تمام حقیقی طالب، تمام اہل محبت جو فی سبیل اللہ جان تک قربان کرتے ہیں۔ تمام اہل تقویٰ، تمام اہل فتویٰ، تمام رات کو جاگنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے، تمام غزا و جہاد کرنے والے، تمام اہل سخاوت و کرم جو ہمیشہ فی اللہ مال خرچ کرتے ہیں، تمام عاشق، تمام تن جلے، تمام اہل خوف۔ جو روتے رہتے ہیں۔ اور ان کی جان کباب رہتی ہے۔ اور تمام درویش سب کے سب فقر لازوال کے ابتدائی مراتب کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

marfat.com

ولایت اور فقر فنافی اللہ کے مختلف درجات کی تشریح

جب آدمی اللہ تعالیٰ میں مشغول ہو کر زبان نفس، قلب، روح اور سر کا ذکر کرتا ہے۔ اور وصال الٰہی کی خواہش کرتا ہے۔ تو ذکر الٰہی کی وجہ سے بہ سبب صفائی اس کے وجود میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ کہ اے میرے بندے جو کچھ تو چاہتا ہے۔ مانگ۔ میں تجھے دوں گا۔ اس وقت بعض غوث کا مرتبہ پسند کرتے ہیں، بعض قطب کا، بعض ولی کا اور بعض مرشد کا، بعض طبقات کی سیر کا تاکہ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک دیکھ سکیں۔ گویا ہر ایک کے لئے فرداً فرداً انتہائی مراتب ہیں۔ لیکن فقیر منجم کے ان مراتب کو پسند نہیں کرتا۔ پس جس وقت فقیر کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے میرے بندے تو مانگ میں تجھے دوں گا۔ تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! میں ان درجات میں سے کچھ بھی نہیں چاہتا۔ میں تو فقط تیری ذات کا طالب ہوں۔ اور تجھ سے تجھی کو چاہتا ہوں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ عین کرم و لطف سے فرماتا ہے۔ اے میرے بندے! میں نے تجھے فقر، قرب، معرفت، مشاہدہ، راز بے مجاہدہ، توحید بے تقلید، مقام جامع جمعیت یعنی نور الہدیٰ اور سلطان الفقراء بخشا اور تجھے عارف کیا۔ جیسا کہ اس حدیث قدسی سے معلوم ہوتا ہے۔ حدیث قدسی

"مَنْ عَرَفَنِیْ عَشَقَنِیْ۔ وَمَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَتُہٗ وَاَنَادِیَتُہٗ"

marfat.com

جس نے مجھے طلب کیا پالیا۔ جس نے مجھے پالیا مجھ سے محبت کی۔ جس نے مجھ سے محبت کی اس نے مجھے پہچان لیا۔ جس نے مجھے پہچانا وہ مجھ پر عاشق ہوا۔ جو مجھ پر عاشق ہوا۔ اس کو میں نے قتل کیا۔ جس کو میں نے قتل کیا۔ پس اس کا خون بہا میرے ذمے ہے۔ اور میں اس کا خون بہا ہوں۔

نیز اس آیت کریمہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ"

ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اور وہی عمدہ وکیل ہے وہ بہترین مالک اور اچھا مددگار ہے۔ جو شخص ان مراتب پر نہیں پہنچا وہ مقام نعم البدل کو تحقیق نہیں کر سکتا۔ اس لئے رجعت کھا کر دیوانہ اور مجذوب ہو جاتا ہے۔ جس نے نعم البدل کو پالیا۔ اس نے تمام مقامات کو اپنے قبضے میں کر لیا۔

ہر حقیقت ے شناسد از خدا
دائمی ہم صحبت با مصطفیٰ

اللہ تعالیٰ سے ہر حقیقت کو پہچان لیتا ہے اور ہمیشہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر رہتا ہے۔

جو شخص فقر کے اس انتہائی مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور دن رات شریعت میں کوشش کرتا ہے۔ جو شخص معرفت الٰہی میں یگانہ ہو جاتا ہے۔ وہ مجذوب یا دیوانہ نہیں

marfat.com

ہوتا۔ اور سوائے ذات حق کے کسی اور مقام کی طلب نہیں کرتا۔ ورد ذکر کا محتاج ہے۔ جس طرح کہ دعوت اور ذکر فکر کے محتاج ہیں۔ فکر فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ مذکور کو حضور کی ضرورت ہے۔ جس طرح کہ تجلیات ذات اور اہل حضور تصور کے محتاج ہیں۔ اور صاحب تصور کو تفکر کی ضرورت ہے۔ اور صاحب تفکر توجہ کا محتاج ہے۔ صاحب توجہ دلیل کا محتاج ہے۔ اور صاحب دلیل کو خیال کی ضرورت ہے۔ اور صاحب خیال کو وہم کی حاجت ہے۔ اور صاحب وہم کو آگاہ کی اور آگاہ کو اسم اللہ ذات کے تصرف کی۔ بس یہ انتہا ہے۔ اس سے ذات و صفات کے مقامات مد نظر رہتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جس کے سبب ہزار سالہ راہ ایک دم میں طے کر کے قرب الٰہی تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ وہ مقام ہے جو وہم و گمان کے خیال میں بھی نہیں آ سکتا۔ اس کو مکان لاحد کہتے ہیں۔ جو اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ فقر کو پورا کر لیتا ہے۔ لیکن فقیر کے طالب کو ابتدا میں ہی نصیب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے ہی روز اسم اللہ ذات کے تصرف سے ولایت قلب میں داخل ہوتا ہے۔ جو طالب اللہ ولایت قلب میں آتا ہے۔ اسے دونوں جہان اس طرح دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے مچھر کا پر۔ جہاں پر بیٹھتا ہے دونوں جہان کا تماشا ہاتھ کی ہتھیلی پر یا پشت ناخن پر دیکھتا ہے۔ فقیر ہمیشہ مقام لاہوت کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ جب طالب اللہ ولایت قلب اور تماشائے کونین وغیرہ کو اپنے تصرف اور قبضے میں لا کر طے

marfat.com

کرتا ہے تو اس کا وجود پختہ اور زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر اسم اللہ ذات کے حاضرات سے عطائے الٰہی کے ملک میں آکر ولایت قلب اور دونوں جہان کا تماشا مچھر کے پر کی طرح دیکھتا ہے۔ جب فقیر ان دونوں پر غالب آجاتا ہے۔ تو تقریباً ہر ایک مرتبہ اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ فنائے نفس پر منحصر ہے۔ فقیر کا مرتبہ فنافی التوحید ہوتا ہے۔ وہ ریا اور تقلید سے فارغ ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے مشرف اور اس کا منظور نظر رہتا ہے۔ فقیر کے مراتب یقینی ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ذات الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ اور دیدار سے مشرف رہتا ہے۔

قولہ تعالیٰ "اَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ"

جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح احسان کر۔ فقیر کا ابتدائی علم فقہ، فنائے نفس، علم عربی، تفسیر، فضیلت اور فیض ہے۔ اور انتہا علم توحید، معرفت اور فضل ہے۔

قولہ تعالیٰ "وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ"

(ترجمہ) جسے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔

پس معلوم ہو کہ علم فقہ اور علم فضیلت نفس کو مطیع کرنے کی خاطر ہیں۔ لیکن نفس سرکش سوائے علم توحید و تصرف کے مطیع نہیں ہوتا۔ توجہ، معرفت، تفکر، تصور، تصرف اور اسم اللہ ذات کی مشق

marfat.com

وجودیہ مرقوم سے زندہ قلب ہو جاتا ہے۔ اور دنیا اور آخرت میں زندہ رہتا ہے۔ عارف فقیر سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ جو صاحب مراقبہ مراقبہ کے وقت دیکھتا ہے اور اس کی نگاہ لامکان پر ہوتی ہے۔

باھو ہر کہ ایں جا میر سد فقرش تمام
آنچہ باشد غیر حق اہل از اصنام

اے باھو! جو اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اس کو فقر مکمل حاصل ہو جاتا ہے اور جو کچھ غیر حق ہے وہ اہل اصنام میں سے ہے۔

باھو در توحیدش ذات آید نورشد
نور با نورش رسد مغفور شد

اے باھو اس کی توحید میں جب ذات فنا ہوتی ہے تو نور ہو جاتی ہے اور نور مخلوق نور خالق میں فنا ہو کر چھپ جاتا ہے۔

عارف ولی اللہ فقیر کو قدرت الٰہی سے الہام ہوتا ہے۔ اور وہم' خیال اور دلیل کے ذریعہ معرفت' قرب اور وصال حاصل ہوتا ہے۔ اور اسے مقام عین العیان اور لامکان حاصل ہوتے ہیں۔ یہ مراتب جمعیت جاودانی کے ہیں فقر کیا ہے؟ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہونا اور اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کی روحوں سے مصافحہ کرنا' تمام مومن مسلمانوں کے ارواح سے ملاقات کرنا اور ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں غرق رہنا ہے۔ اور مشاہدہ معرفت اور حضور

marfat.com

میں مصروف، فقیر مراتب قرب سے دور ہوتا ہے اس لئے کہ مراتب قبور از مراتب حضور پختگی، پاکیزگی، جمعیت اور وسیع حوصلے والے کے ہاتھ آتے ہیں۔ فقیر کا وجود لامکان اور غرق فی التوحید ہوتا ہے۔ فقر فی التوحید اور توحید فی الفقر اور مبدل فی اللہ اسی بات کا نام ہے۔ فقر کے مراتب لامکان پر پہنچنا اور مغفور جان ہونا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔"

تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے سب سے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اسے فقر کے سبب ہر ایک مقام نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ لامکان میں آتا اور غرق فی التوحید ہوتا ہے۔ طالب اللہ لایزال اور بے مثال اور بے مثل ملک میں آتا ہے۔ کیونکہ فقر کے مراتب میں داخل ہے۔ کہ وہ لامکان میں آئے۔ جو وہم، فہم، عقل، نقل اور تحریر و تقریر میں نہیں سما سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا طالب توحید میں غرق اور لامکان میں رہنے والا ہوتا ہے۔ وہ جمعیت کل اور توجہ سے ہر مشکل کو حل کرنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ یا تو اس کی جان لامکان میں ہوتی ہے۔ یا یہ لامکان جان کے نور میں ہوتا ہے۔ اگرچہ طالب اللہ ان دونوں مرتبوں کو جانتا ہے۔ اور غرق فی التوحید رہتا ہے۔ لیکن ظاہر و باطن کی مثال نہیں دے سکتے۔

آیت کریمہ قولہ تعالیٰ "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔"

اس کی مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔

marfat.com

اور اس آیت کے بموجب جان کا نور اور لامکان ایک ہو جاتے ہیں۔

آیت کریمہ قولہ تعالیٰ۔ "وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ"

اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ جہاں کہیں تم ہو۔ یہ مراتب لامکانی فقیر کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ "وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔"

اور وہ تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ اور یہ مراتب بھی لامکانی فقیر کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ "وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔"

اور ہم اس سے شاہرگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ یہ مراتب بھی لامکانی فقیر کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔"

جدھر تم رخ کرو ادھر ہی اللہ تعالیٰ کا رخ ہے۔ سلک سلوک کی چابی فقر کی ابتدا و انتہا اور مکان و لامکان فقر حسب ذیل مشق وجودیہ مرقوم ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

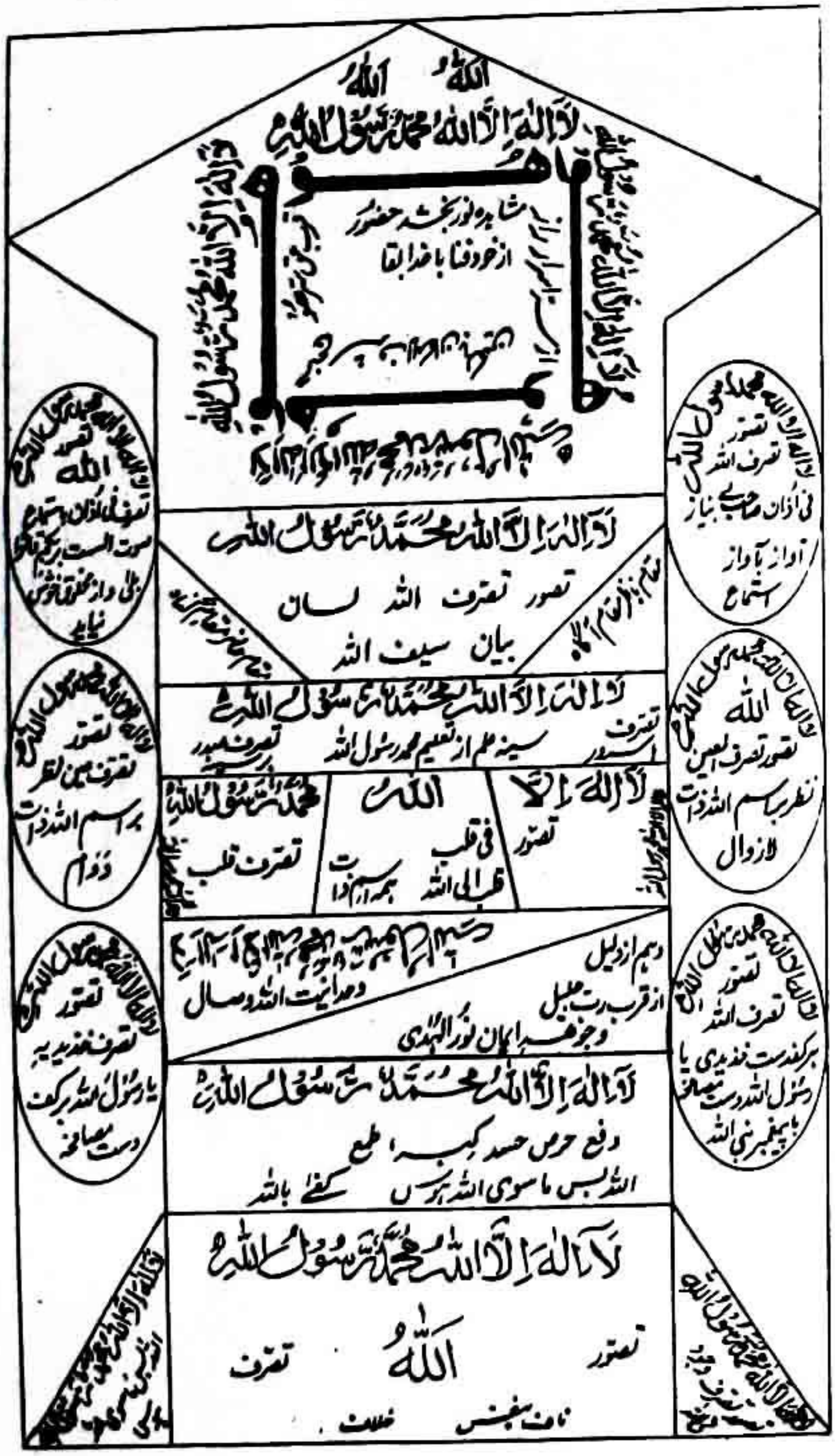
اللہ اللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مشاہدہ نور بخشد حضور
از خود فنا با خدا بقا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تصور تصرف اللہ لسان
بیان سیف اللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تصرف
سینہ علم از تعلیم محمد رسول اللہ
تصرف صدر
لا الہ الا اللہ
تصور
اللہ
فی قلب
قلب الی اللہ
ہمہ اسم ذات
محمد رسول اللہ
تصرف قلب
دہم از دلیل
از قرب رب جلیل
وجوب ایمان نور الہدی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفع حرص حسد کبر طمع
اللہ بس ماسوی اللہ ہوس
کفی باللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تصور
اللہ
تصرف
نافی نفس خلاف
تصور تصرف العین
نظر باسم اللہ ذات
لا زوال
تصور
تصرف اللہ
بر کف دست فقیر یا
رسول اللہ دست مصافحہ
با پیغمبر نبی اللہ
تصرف
تصرف عین نظر
باسم اللہ ذات
دوام
تصرف فقیر یہ
یا رسول اللہ بر کف
دست مصافحہ

marfat.com

مرشد دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک مردک (مردوا) دوسرا مرد۔ مردک وہ جو دن رات مجاہدہ کرائے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان سے جنگ کرائے۔ مرد مرشد وہ ہے کہ جو غازیوں کی طرح اسم اللہ کے تصور کی تلوار سے دشمنوں کے سر جدا کرکے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بے کھٹکے ہو جائے۔ یعنی ذات و صفات کے اسی کروڑ تیس لاکھ اور ستر مقامات ایک دم اور ایک قدم میں اس دائرہ سے طے کرے۔ اور زندہ وجود ہو جائے۔ جو مرشد اس مقام پر پہنچا دے۔ وہ کامل اور تمام ہے۔ اور جو مشق وجودیہ نہیں جانتا۔ وہ معرفت سے بے خبر اور خام خیال ہے۔ ورد و وظائف کے مراتب معرض زوال میں ہیں۔ جو شخص اس دائرہ وجودیہ میں آتا ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہے۔ اور مشرف بہ لقاء الٰہی ہوتا ہے۔ جس کے وجود کو بقا نہیں وہ لقائے و معرفت الٰہی سے ہستی پاتا ہے۔ اے احمق قرآن شریف میری حجت ہے۔ جیساکہ حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ

اِنَّ قُرْاٰنَ حُجَّتُہُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلَائِقِ۔

بے شک قرآن شریف خلقت کے لئے حجت الٰہی ہے۔ جو شخص دنیا میں آثار قدرت نہیں دیکھتا وہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی رہے گا۔ تمام مقامات مجمل طور پر جمعیت میں ہیں۔ اور مقام جمعیت اس دائرے میں ہے۔

marfat.com

گر نبودے وجود اصل خدا
کے رسد بنام وصل خدا

اگر اللہ تعالیٰ واجب الوجود نہ ہوتا تو اس کے نام سے واصل باللہ کے مرتبے کو کون پہنچ سکتا۔

جب واصل باللہ اور غرق فی وحدانیت اور غرق فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور دیائے محیط میں غوطہ لگاتا ہے۔ تو پھر باہر آنے پر اس کی مثال قائم نہیں ہو سکتی۔ حضور کی لذت کے آگے دونوں جہان کی لذتیں تلخ معلوم ہوتی ہیں۔ اہل دکان فقیر ظاہر آراستہ اور باطن پریشان اور قرب الٰہی سے محروم مثل حیوان ہوتا ہے۔ اس قسم کے فقیر گمراہ ہوتے ہیں۔ جو دن رات بادشاہوں اور امیروں کو تسخیر کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ بعض فقیروں کا ظاہر آراستہ ہوتا ہے۔ اور باطن میں مغرور ہوتا ہے۔ یعنی کسی مفلس نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی نہیں کہا۔ دنیاوی محبت کی کثرت گناہ کی طلب اور دل کی تاریکی بڑھاتی ہے۔ اس قسم کے فقیر اہل تقلید اور معرفت اور توحید سے محروم ہوتے ہیں۔ وہ فقیر مرد ہیں جو پیٹ کو پانی سے پر کرتے ہیں۔ اور جب چاہتے ہیں الا اللہ کی معرفت اور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ مراتب مردان خدا کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا۔

اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اس کو وکیل بناؤ۔

marfat.com

از دلم الہام دانی ہم سخن
نحن اقرب یا فتم از جان زتن

تو جانتا ہے کہ میں دل کے الہام سے اس کی بات کرتا ہوں۔ اور میں نے نحن اقرب کے راز کو پا لیا ہے اور دل و جان سے اس کو معلوم کر لیا ہے۔

کامل قادری کو قلب کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اول قلب سلیم اور پھر بحق تسلیم پھر آواز کن اور آواز کن سے علم غیبی لاریبی اور اسرار و واردات وغیرہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات کا الہام ہوتا ہے۔ اور آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کے تمام حالات معلوم و منکشف ہوتے ہیں۔ اور تصور و تصرف میں آتے ہیں۔ الہام کے معنی ہیں بلا حاصل کئے قلب غیر میں القائے خیر کرنا۔ قلب کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض قلب معہ نفس اور جسم ہیں بعض خزائن الٰہی کے متعلق طلسم کی طرح ہیں۔ بعض اسم اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے فنافی اللہ ہیں۔ علاوہ ازیں قلب السجود، قلب توفیقی، قلب صدیقی، قلب تحقیقی، قلب تصدیقی، اور قلب زندیقی ہیں۔

قولہ تعالیٰ "وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ"

قلب المحبوب اہل محبت ہیں۔ اور یہ علم الیقین ہے۔ قلب مجذوب عین الیقین قلب مردود پر غلاظت، خطرات، شہوات اور

marfat.com

ناشائستہ خیالوں سے بھرا ہوا اور محبوب القلوب روح المقدس اور حق الیقین ہے۔

قادری را قلب باقرب خدا
ہم جلیس رب حاضر مصطفیٰ

قادری کا قلب قرب خداوندی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم جلیس اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں (بطور خادم) حاضر ہوتا ہے۔

قلب قلعہ نور توحیدش بدان
ہر کہ آید در قلعہ دار الامان

اس کا قلب نور توحید کا قلعہ ہوتا ہے۔ جو اس قلعہ میں آجاتا ہے جان لے کہ وہ دارالامان تک پہنچ جاتا ہے۔

صاحب جمعیت قادری کے چار قاف گواہ ہیں۔ جس میں قلب اور ذکر قلب کی چار علامتیں نہ پائی جائیں۔ اسے قادری طریق میں قلبی جمعیت حاصل نہیں۔ اول قلب قادری یعنی نفس پر قادر۔ دوسرے علم تفسیر کا تصور' جو مخص علماء اور فقراء کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے وجود میں نہ حرص و ہوا رہتی ہے۔ نہ تکبر و خود پسندی اور نہ ریا۔ فقیر عارف باللہ ولی اللہ جو مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ اسے چالیس علوم حاصل ہوتے ہیں۔ بیس ظاہری علوم فضیلت جو عبادت کے متعلق ہیں۔ اور بیس باطنی جو آفتاب کی

marfat.com

طرح روشن ہیں۔

علم بہراز معرفت روشن ضمیر
علم بہراز یافتن مرشد بہ پیر

علم تو معرفت اور روشن ضمیری حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے اور علم مرشد کامل اور پیر مکمل کو پالینے اور حاصل کرلینے کے لئے ہوتا ہے۔

علم بہراز ذکر و فکر و فیض بر
علم بہراز راز توحیدش نظر

علم ذکر فکر اور فیض حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اور علم خدا تعالیٰ کی وحدت اور توحید کے راز کو دیکھنے کے لئے ہوتا ہے۔

علم بہراز یاد حق یکتا شدن
علم بہر از باطنی و حدت سخن

علم تو یاد حق کے ساتھ یکتا ہو جانے اور باطنی وحدت حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

علم را قدرے نداند بے قدر
می فروشد علم رابا سیم و زر

بے قدر لوگ علم کی قدر نہیں جانتے اور علم کو سونے چاندی کے عوض فروخت کر دیتے ہیں۔

ہر کہ خواند علم رابہر از خدا
از صرف حاصل شود رحمت رضا

marfat.com

جو کوئی خدا تعالیٰ کے لئے علم حاصل کرتا ہے اسے ہر حرف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضا حاصل ہو جاتی ہے۔

عالم فاضل بفضلش حق طلب
از علم حلم و بود آداب رب

عالم اور فاضل کو جب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے تو وہ حلیم اور بردبار بن کر آداب خداوندی اور معرفت ربی طلب کرتا ہے۔

قلب را قلبش نگوشد دل سیاہ
ہرچہ خواند بہر دنیا عز و جاہ

جو کوئی دنیاوی عزت اور مرتبہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے اس کے قلب کو قلب نہ کہ بلکہ اس کا دل سیاہ ہو چکا ہوتا ہے۔

بر زبان علم را جاہل نفاق
باہل دنیا بہر دنیا اتفاق

جاہل کی زبان پر علم کی بات نفاق کی علامت ہے اور دنیاداروں کے ساتھ دنیاداروں ہی کا دنیا کے حصول کے لئے اتفاق ہوتا ہے۔

حدیث شریف "اِتَّقُوْا عَالِمَ الْجَاهِلِ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمُ الْجَاهِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَالِمُ اللِّسَانِ وَجَاهِلُ الْقَلْبِ۔"

عالم جاہل سے ڈر۔ پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہل عالم کون ہوتا ہے۔ فرمایا زبان کا عالم اور دل کا جاہل۔ جس شخص کو علم معرفت اور توحید الٰہی عین العیان ہے۔ وہ لوح محفوظ کا مطالعہ

marfat.com

کرکے دونوں جہان کے حالات معلوم کرلیتا ہے۔ مرشد طالب کو تعلیم توجہ اور تلقین کے ذریعہ عین العیان کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ اور نور الٰہی میں مستغرق کر دیتا ہے۔ اور امان الٰہی میں پہنچا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے توجہ' ذکر' فکر' ورد' وظائف اور الہام وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کو مطلق توحید اور جامع الجمعیت کل کہتے ہیں۔ یہ مراتب قادری فقیر کے ہیں۔

شرح علم

واضح رہے کہ ظاہری اور باطنی علوم معرفت' توحید' تصوف اور سلوک وغیرہ کی بنیاد فقط ایک حرف دال پر ہے۔ عمل بغیر علم کا پڑھنا سراسر گناہ میں مبتلا ہونا ہے۔ باعمل علم اور عالم روشن ایمان ہے اور بے عمل عالم تمام جہان کو گمراہ کرنے والا ہے۔

واضح رہے کہ صرف دال کا علم لازوال اور معرفت الٰہی' توحید' قرب اور وصال پر دلالت کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس سے نور ذات کا مشاہدہ اور احوال کی تجلیات نصیب ہوتی ہیں۔ اور نص اور حدیث کے موافق حال ہوتا ہے۔ علم کے معنی ہیں جاننا۔ لیکن جاننا کس بات کا؟ وہ چیز جس پر دال دلالت کرتا ہے۔ دال کون سی چیز ہے۔ اور کس علم پر دلالت کرتا ہے۔ دال نہی منکر پر دلالت کرتا ہے۔ نیز امر معروف پر۔ نیز آیات قصص الانبیاء اور آیات ناسخ اور منسوخ پر دلالت کرتا

marfat.com

ہے۔ اور دال حدیث نبویؐ و قدسی پر دلالت کرتا ہے۔ مقام راز اور رحمت اللہ میں پہنچاتا ہے۔ "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔"

علم کے معنی جاننا اور حلال و حرام میں فرق کرنا اور کفرو اسلام اور حق و باطل اور بدعت و شریعت میں تمیز کرنا ہے۔ علم کے معنی پانچ دال کا جاننا ہے۔ جو شخص ان پانچ دالوں کا علم نہیں جانتا۔ اس کے لئے علم پڑھنا وبال ہے۔ ایسا شخص ظاہری عالم اور باطنی جاہل ہوتا ہے۔ پانچ دال کا علم یہ ہے۔ اول علم دعاء الخیر' دعا قبولیت بدرگاہ الہ' دوسرے دفع شیطان کا علم' تیسرے علم زندہ دل اور معرفت دیکھنے والا' چوتھے علم دنیائے دوں کو تین طلاق دینا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس بوڑھی دنیا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ پانچویں علم دوام غرق فی التوحید اور غالب بر نفس۔ اس سے انبیاء اور اولیاء کے ارواح کی مجلس میں داخل ہوتا ہے۔ علماء اور اولیاء کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

نیز قادری کو قوت قلب' تصرف' علم تفسیر' باطنی تصرف' علم معرفت الٰہی باتاثیر' نیز قلب ظاہر شریعت' قوت دین' قوت باطنی' نیز قرب مع اللہ تا قیامت اور مراتب فنافی اللہ اور بقاباللہ نصیب ہوتے ہیں۔ پس جب قادری جذب جلالیت میں آتا ہے۔ تو اس کی ظاہری صورت ہاتھی اور شیر کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور رعب و جلال ٹپکتا ہے۔ چنانچہ لوگ اس کی شکل دیکھ کر حیران و خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔

marfat.com

سلطان بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ کہ تیس سال تک میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم سخن رہا۔ اور خلقت یہی جانتی رہی کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ قادری کو ابتدا ہی میں یہ قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور اسے الست کی کنہ معلوم ہوتی ہے۔ جب صاحب قلب قادری دونوں لب ہلاتا ہے۔ تو ظاہر میں لوگوں سے باتیں کرتا ہے۔ اور باطن میں اللہ تعالیٰ سے ہم سخن ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اولیاء' انبیاء' مومن اور مسلمانوں کی روحوں سے ہم سخن ہوتا ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے ہمراہ بھی رہتا ہے۔ اور تمام فرشتوں سے ہم سخن ہوتا ہے۔ یہ قال کے مراتب ہیں۔ جب قال سے گزرتا ہے۔ تو حال سے مشرف ہوتا ہے۔ اور ذکر فکر سے گزر کر مقام فنافی اللہ' فی التوحید' تجرید' تفرید' فنافی النور اور شرف دیدار رویت ربی میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات اسے خواب اور مراقبہ میں نصیب ہوتی ہے۔ نیز مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا والی موت مرتا ہے۔

واضح رہے کہ تلقین ارشاد اور دست بیعت' ہدایت لینا اور پیر و مرشد اختیار کرنا فرض عین ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت عظیم ہے۔ اور یہ بات سیدھی راہ ' واجب' اجابت' اور مستحب ہے۔ تلقین اور ہدایت سلک سلوک سے معرفت'

marfat.com

قرب اور مشاہدہ ربی نصیب ہوتا ہے۔ ہدایت باطنی سے ذکر فکر، تصور تصرف، توحید اور معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور انسان نفاق سے نکل کر صفات قلب سے موصوف ہوتا ہے۔ اور اس میں یقین، ادب، علم اور حلم آجاتا ہے۔ اور واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ ہدایت و ارشاد اس شخص کو نہیں کرنی چاہئے۔ جو کہ مردہ دل اور دنیا کا طالب ہو۔ اور بے صدق، بے یقین اور نفس امارہ کی قید میں مبتلا ہو۔ اور بے دین، بے حیا، بے ادب اور خطرات سے پر ہو۔ اس لئے تجھے لازم ہے کہ دل سے ماسوے اللہ کے خطرات دور کردے۔

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دست قدرت سے تین مرتبہ تعلیم و تلقین و ہدایت و ارشاد فرمایا۔ پہلی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک کو اسرار ربانی کی تلقین تعلیم ہوئی۔ دوسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گنج مخفی منکشف ہوا اور روح مبارک روشن اور واضح ہوئی۔ تیسری مرتبہ باطنی تلقین تعلیم اور ارشاد فقر معرفت اور تعلیم علم علوم ہوئی۔ اور معراج کی رات حضور سے مشرف ہوئے۔ اور قاب قوسین کے فاصلے سے ہمکلام ہوئے اور دیدار کیا۔ اور یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ وہ اس محبت کرتے ہیں۔ اور وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ ظہور میں آیا۔

پس معلوم ہوا۔ کہ چار جسم اور وجود مقام نور میں۔ اور جسم

marfat.com

روح مقام روح اور جسم بوقت معراج مقام معراج اور قاب قوسین میں اور جثہ جسم معہ اصحاب مجلس میں شہر مدینہ کے اندر تھا۔ پس فقیر عارف باللہ کامل کو آیات قرآنی' احادیث اور کلمہ طیبہ اور اسم اللہ ذات کے حاضرات کی برکت نصیب ہوتی ہے۔

مکن نورش جدا من نور نورم
ازاں نورش شدہ باطن حضورم

اس کے نور سے میرے نور کو جدا نہ سمجھ۔ اسی کے نور کے فیض سے میرے باطن کو حضوری مجلس مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوئی ہے۔

زنورش نورشد عین العیانی
نماندہ بین زاں عین العیانی

اس کے نور کے فیض سے عین العیانی نور بن گیا اور دوئی ختم ہو گئی یعنی نور مخلوق نور خالق میں فنا ہو گیا۔

جیسا کہ اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ"

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسے جس طرح قندیل میں روشن چراغ۔

حدیث شریف۔ "خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ

marfat.com

صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔"

عالم میرے سینے سے سادات میری پیٹھ سے اور فقراء نور الٰہی سے پیدا ہوئے۔

حدیث شریف۔ "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔"

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ دوسرے جسم روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کی ہم مجلس ہوئی۔ اس مقام میں روح کو مراتب امر نصیب ہوئے۔ اور اولی الامر بن گیا۔

قولہ تعالیٰ۔ "وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔"

تجھ سے روح کی بابت پوچھتے ہیں۔ سو کہ دے کہ روح امر ربی ہے۔ اور یہ کہ ہم نے تم لوگوں کو بہت تھوڑا علم عطا کیا ہے۔ تیسرے جثہ جسم مقام سمع اللہ فنافی اللہ استغراق معراج اور ملازم وہم صحبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اور ہمیشہ مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے اندر معتکف ہو۔ یہ مراتب "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" مرنے سے پہلے مرجاؤ' کے ہیں۔ جب اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ تو پھر جس وقت جس مقام کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسے عین العیان سے دیکھ لیتا ہے۔ اور خواب اور مراقبہ کی نسبت زیادہ غالب ہوتا ہے۔ اور خواب سے مراقبہ بڑھ کر ہوتا ہے۔ جس طرف دیکھتا ہے۔ عین بعین دیکھتا ہے۔

marfat.com

ہر کرا باطن عیان باول نظر
ناظران بے بندگی بیند نظر

جس کا باطن عیاں اور جس کی نظر دل پر ہو۔ وہ نظر کے ساتھ (دلوں کی کیفیت) دیکھ لیتا ہے۔

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ ایک دم ایک مراقبہ اور ایک غوطہ سے جو وجود میں لگاتا ہے۔ تو پھر اسرافیل کے صور پھونکنے اور شور قیامت سے ہی جاگتا ہے۔ اس بات پر تعجب نہ کر۔ گو وہ کیسا ہی مستغرق ہو۔ پھر بھی وقتی نماز باجماعت ادا کرتا ہے۔ اور وقت کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور شریعت میں ہی کوشش کرتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی چابی سے ہر مقام کے قفل کو کھول سکتا ہے۔ اور ہر مقام کے قفل کھولنے سے دونوں جہان کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ اور دکھلا سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ بات کچھ بھی مشکل نہیں۔ بلکہ بالکل آسان ہے۔ لیکن حقیقی مسلمان اور عارف باللہ فقیر ہونا مشکل ہے۔ حقیقی مسلمان اس شخص کو کہتے ہیں۔ جسے جانی تصدیق حاصل ہو۔ اور فقیر عارف باللہ تحقیقی اور عین العیانی دو قسم کا ہے۔ عین العیانی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے ادنیٰ مرتبے ہر ایک میں کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ اور عین العیانی ذات کو مشاہدہ اور استغراق نصیب ہوتا ہے۔ اس کی نفسانیت دنیا میں مردہ پڑی ہوتی ہے۔ اور روح نور ذات حق کے حضور میں ہوتی ہے۔ قادری کامل

marfat.com

مرشد طالب اللہ کو ایک ہفتہ یا پانچ روز میں ذات و صفات کے تمام ظاہری و باطنی مقامات' خزائن الٰہی بلامحنت و مشقت اسم اللہ ذات کے تصور سے طے کراتا ہے۔ اور پہنچا دیتا ہے۔ اگر وہ یہ نہیں کر سکتا۔ تو خام اور ناتمام ہے۔ طالب اللہ پر فرض عین ہے کہ مرشد خام سے جدا ہو جائے۔ اور کسی کامل مرشد قادری سے تلقین حاصل کرے۔ کامل قادری مرشد وہ ہے۔ کہ سالہا سال کی خلوت و ریاضت سے اس کی ایک لحظہ کی نگاہ بہتر ہے۔ اور وہ قرب اور وصال الٰہی تک پہنچا سکتا ہے۔ مرشد کامل کی ایک مرتبہ کی توجہ ہزار ہا وردو و وظائف اور ذکر فکر سے بہتر ہے۔

واضح رہے کہ مرشد مجاہدہ اور قرب الٰہی میں ہوتا ہے۔ اور اسے مشاہدہ بخشتا ہے۔ صاحب مشاہدہ کوئی مجاہدہ نہیں کرتا۔ کیونکہ مجاہدہ مشاہدہ کی خاطر ہوتا ہے۔ جو شخص معرفت' قرب اور مشاہدہ الٰہی تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ ایک روز بھی مجاہدہ نہیں کرتا۔

واضح رہے کہ تمام ظاہری اعمال' تمام ذکر فکر' تمام باطنی اعمال اور تمام مجاہدہ وغیرہ مشاہدہ میں منکشف ہوتا ہے۔ اور عین بعین دیکھتا ہے۔ اور دکھاتا ہے۔ مستی' سکر' صحو' قبض' بسط بھی اس سے دور ہے۔ اور اسے جمعیت' معرفت اور قرب کی وجہ سے ہشیاری نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ سونا بمنزلہ مجاہدہ اور خواب بمنزلہ مشاہدہ ہوتا ہے۔ کامل طالب قادری کھانے پینے سے پیٹ کو پر کرتا ہے۔ اور حد سے

marfat.com

زیادہ کھاتا ہے۔ اور نیز مراقبہ اور خواب میں معرفت الا اللہ اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا فیض اور فضل ہے۔ اور مرشد کامل رفیق باتوفیق ہے۔ اسم اللہ ذات کی توحید' توجہ' تفکر' تصرف اور تصور کی چابی جس کے ہاتھ ہو۔ وہ جس مکان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی کا قفل کھل جاتا ہے۔

مرد مرشد برد طالب را نظر
طالب انسان نباشد گاؤخر

ناقص و کامل پیر اور صادق و کاذب مرید کی شرح

کامل مرشد میں نو صفتیں ہونی چاہئیں۔ یہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مجذوب سالک دوسرے سالک مجذوب ان دونوں ہی سے تلقین حاصل کرنے سے آخر کار طالب مردود ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر اسے ترقی ہوتی ہے۔ تو دنیاوی مراتب اور عز و جاہ میں۔ ایسے لوگ دنیا کو گمراہ کرتے ہیں۔ مرشد کامل محبوب القلب کو قرب الٰہی سے نہ سکر ہوتا ہے۔ نہ حال' نہ مستی' نہ قال' نہ خام خیال' وہ ہمیشہ باجمعیت ہوتا ہے۔ اور مقرب الحق' عارف باللہ اور صاحب وصال لازوال ہوتا ہے۔ اگر مرشد موصل اور طالب واصل ہو۔ تو دونوں بے حاصل ہیں۔ انہیں کشف غنا' نفسانی خواہش' خود پسندی' تکبر نصیب ہوتا ہے۔ مرشدوں کے مراتب حسب ذیل نظم میں شمار کئے ہیں۔

۱۷۹

marfat.com

کامل و اکمل مکمل عارف و نور الہدیٰ
جامع صاحب ہدایت ہادی مشکل کشا

مرشد کامل اکمل مکمل اور ہدایت کا نور ہوتا ہے وہ جامع کمالات صاحب ہدایت ہادی اور مشکل کشا ہوتا ہے۔

طالباں را دستگیر و بحر وحدت باانظر
راز بخشد بے ریاضت طالبانش باہو در

طالبوں کا ہاتھ پکڑ کر ایک نظر سے ہی دریائے وحدت تک لے جاتا ہے اور ریاضت کے بغیر ہی راز بخش دیتا ہے۔ اس کے طالب خوش نصیب ہوتے ہیں۔

ابتدا لاہوت باہو انتہا بالا مکان
عین العیانش عین دہد با آنجہان

لاہوت کی ابتداء سے لامکان کی انتہا تک لے جاتا ہے۔ اور اسے عین العیان کا مرتبہ دے کر اس جہان کی خبر دے دیتا ہے۔

باہو بہراز خدا حق رہبری حق راہبر
طالب مثل است موسیٰ مرشد باشد خضر

طالب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہوتا ہے اور مرشد خضر علیہ السلام کی طرح اے باھو خدا کی طرف رہنمائی کے لئے ایسا ہی سچا راہبر ہونا چاہئے۔

ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، ورد، وظائف، دعوت علم، ہر ایک علم

marfat.com

یعنی علم تلاوت قرآن، علم تفسیر، علم تاثیر، اسم اعظم علم میں لانا اور صفات کے تمام مراتب طبقات اور درجات، ابتدا اور انتہاء فقر ہے۔ اور فقر کو معرفت، جمعیت اور تلقین حاصل ہوتی ہے۔ ابتداء توحید میں غرق ہو کر فنافی اللہ ہو جائے۔ جو شخص نور توحید کے دریا میں غرق ہوتا ہے۔ وہ پھر اس سے نکل نہیں سکتا۔ یہ مراتب جمعیت کا مقام ہے۔ اس میں انسان کو ایسا رہنا چاہئے جیسے پانی میں مچھلی۔

غرق توحیدش بدریا چہ آری خطاب
چون حباب از خود تہی شد گشت آب

جب طالب توحید الٰہی کے دریا میں غرق ہو جاتا ہے تو اب اس کو کیا خطاب دیا جائے کیونکہ جب بلبلہ اپنے آپ سے خالی ہو جاتا ہے۔ یعنی ہوا نکل جاتی ہے تو پانی ہی بن جاتا ہے۔

واضح رہے کہ بہت سے طالب شیطان کے بھیجے ہوئے جاسوس ہیں۔ اور صادق مرید ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہے۔ صاحب سجادہ کے لئے پانچ چیزیں ضروری ہیں۔ نفس سے آزاد ہونے کا سجادہ سیدھی راہ پر استقامت اختیار کرے اور شراب نہ پیئے۔ کمینے اور حرامزادے آدمیوں کے ساتھ مل کر نہ بیٹھے۔ دوست بالیقین ہو اور اللہ تعالیٰ کے نام پر سچا ارادہ رکھتا ہو۔

شد مریدش صادقاں بالیقین
خاکپا مژگان کند از محی دین

۱۸۱

marfat.com

مرشد کامل کا مرید صادق الیقین ہوتا ہے اور اپنی پلکوں کو مرشد کامل (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کے پاؤں کی خاک بنا دیتا ہے۔

واضح رہے کہ طالب اللہ میں دس صفتیں ہونی چاہئیں۔ اول باادب ہو' دوسرے باحیا' تیسرے طلب خدا رکھتا ہو' چوتھے نفسانی خواہشات چھوڑ دے' پانچویں ماسوئ اللہ کو تین طلاق دے' چھٹے مرشد کی طاعت میں رہے' ساتویں خدا کی راہ میں جان تک قربان کر دے۔ اور مال برضا و رغبت خرچ کرے' آٹھویں ہمیشہ خاموش رہے' مرشد کی اجازت کے بغیر ظاہر و باطن میں کوئی کام نہ کرے۔ نویں باشعور اور اس کا باطن میں رقت اور قرب الٰہی کے لائق ہو' دسویں زندہ دل اور مردہ نفس ہو۔

حدیث شریف۔ "اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ"

طالب مرشد کے ہاتھ اس طرح ہوتا ہے۔ جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں۔ جو طالب ان صفات سے موصوف ہے۔ وہ تمام باطنی خوبیاں حاصل کر لیتا ہے۔ اور عارف باللہ' واصل' اہل تصور' تصرف' فنافی اللہ اور ہمیشہ اسم اللہ ذات میں غرق رہتا ہے۔ جس میں یہ اوصاف ہوں۔ اسے ورد وظائف اور دعوت پڑھنے سعد و نحس وقت پہنچاننے' ستاروں کو گننے' بروج کا حساب کرنے' دائرے اور نقوش کو پر کرنے' بادشاہوں کو تسخیر کرنے' جفر کے نقش' دور مدور' بدل قفل' رجعت اور موکل' جن اور رجال الغیب کو رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو

marfat.com

فقیر صاحب تصور تصرف ہے اور اسم اللہ ذات کے تصور کی چابی اس کے پاس ہے۔ وہ ہر مطلب کا تالا کھول سکتا ہے۔ اور سخت سے سخت مشکل حل کر سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا اسے آسان معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کے مراتب والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ جس طرف توجہ کرتا ہے۔ اس کا کام بن جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ریاضت' چلہ اور خلوت کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ جس شخص کی زبان الٰہی تلوار ہے۔ اس کی بات کنہ کن سے ہوتی ہے۔ وہ جس چیز کو کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہو جا۔ ہو جاتی ہے۔ ایسے آدمی کو ریاضت کی ضرورت نہیں۔ "لِسانُ الفُقَرَاءِ سَیفُ الرَّحمٰنِ۔" فقرا کی زبان الٰہی تلوار ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ یہ قدرتی تلوار قیامت تک باز نہیں رہتی۔ یقین ہے کہ بادشاہ کا حکم قیامت تک رہے گا۔ اور فقیر کا کہنا اس سے بھی آگے تک۔ اور اہل ایمان کو بہشت میں پہنچا دے گا۔

حدیث شریف۔ "حُبُّ الفُقَرَاءِ مِفتَاحُ الجَنَّةِ"

فقیر کی دو شقیں ہیں۔ ایک ورد' وظائف' تلاوت اور ذکر و مذکور میں مشغول ہونا۔ اس کو ذاکر کہتے ہیں۔ دوسرے اللہ تعالیٰ میں مستغرق ہونا۔ اور فنافی اللہ ہونا اور مشاہدہ اور حضور میں ہونا جب ذکر و فکر سے گزر جاتا ہے تو پھر مستغرق فی اللہ ہوتا ہے۔ اور مشاہدہ حضور اور توحید تک پہنچتا ہے۔

marfat.com

شرح دعوت

جو کچھ قرآن مجید میں سے جاننا ہے پڑھے۔ جو شخص دعوت کا عامل ہے۔ وہ عامل' کامل' مکمل اکمل' نور الہدیٰ' جامع نور الہدیٰ' صاحب امتحان' نفس پر غالب' شیطان پر قاہر' جنونیت اور فرشتوں پر زبردست' صاحب توفیق' مقرب' رحمٰن' انبیاء اور اولیاء کا ہم نشین ہوتا ہے۔ اور اسے ولایت' غوث' قطب وغیرہ کا ہر ایک مرتبہ' مطلب اور منصب حاصل ہوتا ہے۔ اور ولی غوث' قطب اس سے تلقین حاصل کرتے ہیں۔ وہ اولیاء پر غالب اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم صحبت ہوتا ہے۔ یہ ہیں دعوت کے مراتب۔ دعوت کے عامل کے قبضے میں اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق ہوتی ہے۔ اور سب اس کے حلقہ بگوش غلام ہوتے ہیں۔ اس پر نہ تعجب کر نہ نکتہ چینی کر اور نہ ہی انکار کر۔ کیونکہ یہ مراتب دعوت کے عامل کو قرآن شریف کی آیتوں' کلمہ طیب اور اسم اللہ ذات کے تصور کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص اس ترتیب سے دعوت پڑھنا نہیں جانتا' بہتر ہے' کہ وہ نہ پڑھے۔ تاکہ رجعت میں پڑ کر دیوانہ و مجنون ہو کر جان خراب نہ کرے۔ ناقص کے لئے اس کا پڑھنا جائز نہیں۔ جب ناقص پڑھتا ہے۔ تو فرشتہ موکل' جنونیت' روحانیت اہل قبور نہ اسے سونے دیتے ہیں نہ کھانے اور نہ آرام کرنے دیتے ہیں۔

marfat.com

دن رات وہ اس کی نظر میں غالب اور لوگوں کی نظر سے غائب ہوتا ہے۔ اور خلاص نہیں ہوتا۔ اگرچہ جان بلب ہو کر توبہ کرے۔ آخر اسے بغیر مطلب حاصل کئے موت نصیب ہوتی ہے۔

ناقصا گر عاقلی دعوت مخوان

کاملا دعوت بخوان رو در مکان

اے ناقص اگر تو عقلمند ہے تو دعوت ہرگز نہ پڑھنا اور اے کامل تو دعوت ضرور پڑھ اور اس کے ذریعے لامکان تک پہنچ۔

واز ہر علم خواندن بدعوت سخت تر

لائق دعوت بود صاحب نظر

دعوت پڑھنا باقی ہر علم پڑھنے سے زیادہ سخت ہے۔ دعوت پڑھنے کے لائق صرف کامل صاحب نظر ہی ہوتا ہے۔

دعوت یکدال باشد لازوال

دعوت یکدم براید با وصال

دعوت ایک دال ہے جو کہ لازوال ہے۔ دعوت سے وصال کی مراد ایک دم میں پوری ہو جاتی ہے۔ (یعنی مقصد حاصل ہو جاتا ہے)

دعوتے باشد حضوری واز قبور

ہر امر آمر شود اہل الامور

اہل حضور کامل ولی اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنا چاہئے۔ جس سے ہر کام اہل امورَ کی توجہ سے سرانجام پا جاتا ہے۔

marfat.com

دعوتے بہتر بود حق راز بر
سخن اورا شود تاثیر تر

راز تک پہنچانے کے لئے دعوت بہترین چیز ہے۔ اور دعوت پڑھنے والے کی ہر بات بہت زیادہ اثر کرنے والی ہو جاتی ہے۔

کامل اہل دعوت جس طرف نظر کرتا ہے۔ اس کو کسی بات کی احتیاج نہیں رہتی۔ ماضی' حال اور مستقبل کے حالات اس پر عیان ہوتے ہیں۔ یہاں پر عیان ہے اسے زبان سے پڑھنے کی کیا ضروت ہے۔ دعوت کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ ایک ہی بات کرنے سے مشرق سے لے کر مغرب تک کی ساتوں ولایتوں اور ساتوں بادشاہوں کو اپنے قبضے میں لا سکتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ طالب و مرید کو حلقہ بگوش غلام کر سکتا ہے۔ دعوت کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ معمولی اور عام ہے۔ اگر اس کی پوری پوری شرح کی جائے تو کئی بڑی بڑی ضخیم کتابیں درکار ہیں۔ لیکن بطور مَاقَلَّ وَ دَلَّ بیان کیا گیا ہے۔ کہ قرآن شریف سارا دعوت ہے۔ اس سے اسم اعظم معلوم کر۔ اور تیں حروف میں سے حرف اعظم ڈھونڈ' تاکہ تو دنیا اور آخرت میں بے حجاب ہو جائے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سات نقش تصورات کے ہیں۔

اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ

پہلا قاعدہ۔ علم حضوری۔ بیان توحید اور اسم اللہ کا تصور ہے۔ جو کہ نعم البدل ہے۔ اس تصور سے ظاہر میں باتوفیق ہو کر طالب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اور باطن میں اسے تحقیق نصیب ہوتی ہے۔ اس مشکل کشا معمے کو عالم باللہ اولیاء بخوبی حل کرتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ۔ توحید حضوری اور علم فیض و فضل ہے۔ جو مقرب رحمٰن اعیان پر ہوتا ہے۔ اس سے قرب رحمانی حاصل ہوتا ہے۔

تیسرا قاعدہ۔ علم ہدایت الازل ہے جس سے خود لامکان ہوتا ہے۔ اور حیران اور پریشان آدمیوں کو جمعیت بخشتا ہے۔ اور لاہوت میں رہتا ہے۔

جو شخص اسم اللہ ذات کے ان تینوں قاعدوں اور علموں سے

marfat.com

واقف ہے اور انہیں لکھ پڑھ سکتا ہے۔ اس پر کوئی خزانہ مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا۔

قولہ تعالیٰ "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا۔"

ہم نے امانت زمین آسمان اور پہاڑوں کے پیش کی۔ سو انہوں نے اس کے اٹھانے سے اپنا عجز ظاہر کیا۔ لیکن ظالم اور جاہل انسان نے اسے اٹھالیا۔

معرفت الٰہی توحید الٰہی اور مرتبہ فنافی اللہ' قرب' نور اور حضور باوصال حاصل کرنا' اور مشاہدہ جمال لازوال حاصل کرنا آسان کام ہے۔ لیکن اسم اللہ ربانی' قہاری' جباری' جلالی' اور جمالی کی گرانی کا وجود میں محفوظ رکھنا سخت مشکل ہے۔ طالب اللہ کو چاہئے کہ ظاہر میں فراخ حوصلہ ہو اور باطن میں جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں ہو۔

حدیث شریف۔ "اِسْمُ اللّٰہِ شَیْءٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ۔"

اسم اللہ ایک پاکیزہ شے ہے جو پاکیزہ مکان کے سوا اور کہیں قرار نہیں کرتی۔

یہ مرتبہ ولایت اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نیز اس تصور سے فناء و بقاء نصیب ہوتی ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

marfat.com

بِالْبُقْلَوِ۔

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔
جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا۔ اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔
یہ خدا رسیدگی کے پہلے دن کے مراتب ہیں۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ"

جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔
جس شخص کی یہ کیفیت ہو۔ اس کا درجہ از بس عظیم ہوتا ہے۔
اس کو قلب سلیم حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ بحق تسلیم ہوتا ہے۔

شرح اسم اللہ ذات

تصرف کے تمام خزانے اور بغیر محنت و مشقت اور رنج و تکلیف کے اصلی مقصد ان سات نقوش سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ طے سے طے منکشف ہوتی ہے۔ وحی سے وحی معلوم ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔ علم حاضرات کے سات نقش حسب ذیل ہیں۔ جو اہل یقین اور صاحب ہدایت لوگوں کو نصیب ہیں۔ یہ سراسر فضل و ہدایت ہیں۔ فقر کے حرف ف سے فخر، ق سے قرب، ر سے رحمت مراد ہے۔ اس قسم کا فقر شریعت کے لباس میں فقر اختیاری رکھتا ہے۔ اور اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ کا محب ہوتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ لمآ اُنزلت الیّ من خیر۔

اسم اللہ ذات نور دائرہ اللہ کا نقش حسب ذیل ہے۔

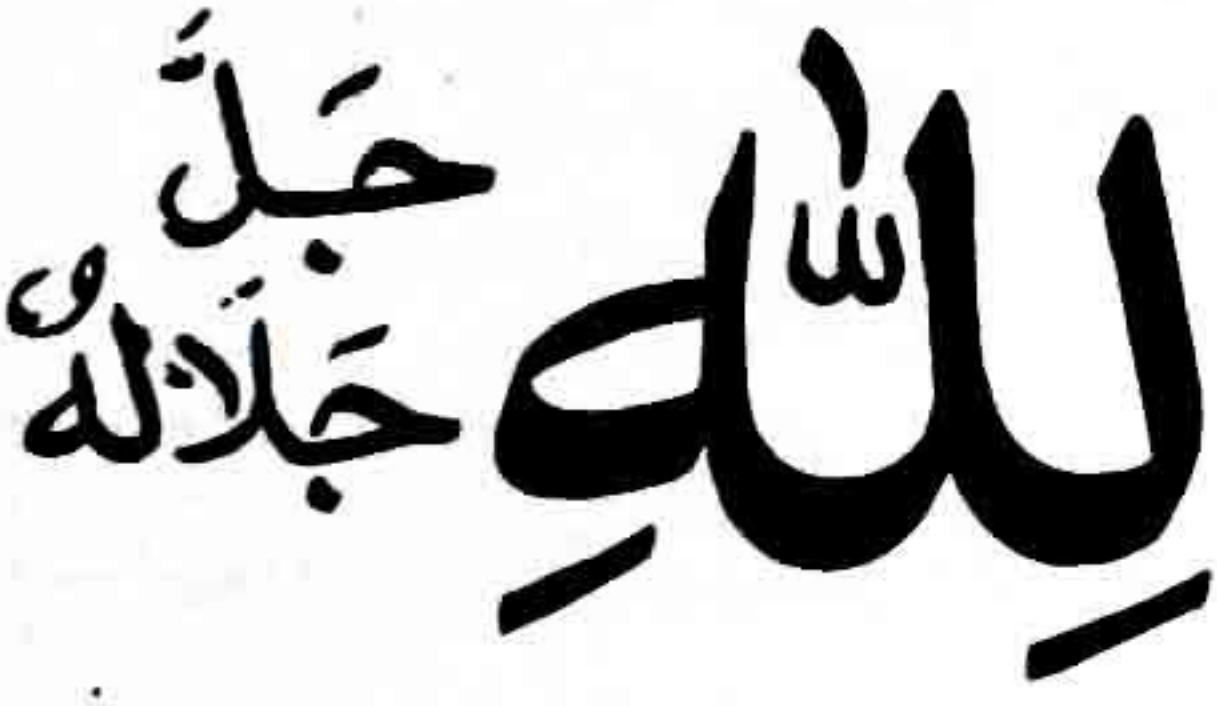

مرشد محقق طالب کو حق دکھلاتا ہے۔ جو شخص اس دائرہ تصور میں آتا ہے۔ اسے حسن اور عمدہ راگ ہرگز پسند نہیں آتے۔ خواہ حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا سا ہو اور راگ خوش آوازی حضرت داؤد علیہ السلام کی سی ہو۔ کیونکہ اس نے الست کی آواز سنی ہوئی ہے۔ اور اسی میں مست ہے۔ جو تجلیات پروردگار کے انوار دیدار کے شوق میں مست ہے۔ اسے مخلوق کیونکر درکار ہو سکتی ہے۔ ایسا شخص طریقت کے موافق اور شیطان کے مخالف ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کا یہ تصور کرتا ہے۔ اسے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں نفس دنیا اور شیطان بھولے سے بھی یاد نہیں آتے۔ کل اناء یترشح بما فیہ۔ ہر برتن میں جو شے ہوتی ہے وہی اس سے ٹپکتی ہے۔ ایسا شخص ایک ہی کو جانتا ہے۔ اور ایک ہی کو پڑھتا ہے۔ اور ہمیشہ توحید کی قید میں رہتا ہے۔ جو شخص توحید کے دریا میں آجائے وہ پھر توحید سے باہر

marfat.com

نہیں نکلتا۔

اَلْعَافِیَۃُ عَشَرًا تِسْعَۃٌ فِی السُّکُوْتِ وَوَاحِدٌ فِی الْوَحْدَۃِ

آرام اور بچاؤ کے دس حصے ہیں۔ جن میں سے نو خاموشی میں اور ایک اکیلے رہنے میں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَالْاٰفَاتُ مِنَ الْاِثْنَیْنِ

بچاؤ اور سلامتی اکیلے رہنے میں ہے۔ اور مصیبت اور آفت دو ہونے میں یہ ہیں مراتب تفکر کے۔

تَفَکُّرُ السَّاعَۃِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ

ایک گھڑی کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

شرح اسم اللہ

دوسرا فقر مکب (منہ کے بل گرانے والا فقر) نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ۔ میں منہ کے بل گرانے والے فقر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

تیسرا اضطراری۔ اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ

شیطان تم سے فقر کا وعدہ کرتا ہے اور تمہیں بری باتوں کا حکم کرتا ہے۔ جو شخص اہلسنّت وجماعت کے طریقے سے باہر قدم رکھتا ہے۔ وہ بدعتی ہے۔ کبھی منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا۔ اسم اللہ مشکل

marfat.com

کشا کے تصور کی توفیق سے تمام جہان کی مشکلیں حل ہو سکتی ہیں۔ باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ اور توحید الٰہی کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ ہمیشہ کے لئے اللہ کا منظور نظر ہو جاتا ہے۔ اور دونوں جہان سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔ اللہ بس ماسوے اللہ ہوس۔

لَہٗ جَلَّشَانُہٗ

صاحب تصور دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو رسم و رسوم کے طریق کو نباہتا ہے۔ یعنی ظاہر میں تصور کرے اور باطن میں منکشف کرے۔ یہ مرتبہ مردوی کا ہے۔ جو دن رات اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان سے لڑائی کرتا ہے۔ دوسرا طریقہ تصور توفیق ہے۔ یہ طریقہ مرد غازی کا ہے۔ کہ ظاہر میں تصور کرتا ہے۔ اور باطن میں دشمنوں کو قتل کر کے نیک شغل میں مشغول ہے۔ اور ان دشمنوں کی لڑائی سے بالکل بے کھٹکے ہے۔ یعنی وہ قیامت تک استقامت اور ایزد متعال کے جمعیت بخش لازوال مشاہدہ میں رہتا ہے۔ اس میں وہم اور ناموس کا خیال تک نہیں ہوتا۔ اس تصور سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ نفس قلب کا لباس پہنتا ہے۔ قلب روح کا جامہ پہنتا ہے۔ اور روح سر کا لباس زیب تن کرتا ہے۔ چاروں فنافی لہ کے مرتبہ میں محو ہو جاتے ہیں۔ حضور کی دو علامتیں ہیں۔ جو

marfat.com

لہ ھو اور کلمہ طیب سے منکشف ہوتی ہیں۔ اس سے ساری عمر کے لئے قرآنی آیات عمل میں آجاتی ہیں۔ اس دائرے کا تصور کفر اور بدعت سے نکال دیتا ہے۔ شرک سے بیزار کرتا ہے۔ اور کلمہ طیب اور استغفار میں مشغول کرتا ہے۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَقُّ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ۔" حق حق ہے اور کفر باطل ہے۔

شرح اسم لَہٗ

یہ ایک علم ہے۔ جو تصور توفیق سے زبان پر سیاہی ازل سے اسم اعظم لکھ دیتا ہے۔ جس سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اور قرب حق نصیب ہوتا ہے۔ علم لدنی کا یہ پہلا سبق پڑھنا آسان ہے۔ لیکن ناقص کے لئے سخت مشکل ہے۔ اسم ھو کا تصور نفس اور حرص و ہوا کا قاتل ہے۔ اس سے اپنے آپ کو وحدانیت خدا ثابت ہوتی ہے۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ۔ کیا تو اس شخص کو دیکھتا ہے۔ جس نے اپنی حرص و ہوا کو اپنا معبود قرار دے رکھا ہے۔ جب تک حرص و ہوا سے قدم نہ ہٹایا جائے۔ حرص و ہوا پر قدم نہیں رکھا جاتا ہے۔ یہ ایک معمہ ہے۔ کہ اسم مسمی سے پورے طور پر ہدایت فقر حاصل ہو سکتی ہے۔

ھُوَ جَلَّشَانُہٗ

جو شخص اس دائرے میں تصور توفیق اور تصرف تحقیق سے علم

marfat.com

دعوت شروع کرتا ہے۔ وہ صاحب حضور ہو جاتا ہے۔ اور قرآنی آیات مع اللہ دور مدور پڑھتا ہے۔ یہ مراتب عامل دعوت کے ہیں۔ کہ وہ حافظ رحمانی ہوتا ہے۔ اس کا دل زندہ نفس (مردہ) فانی ہوتا ہے۔ اور اس کے روح کو فرحت ہوتی ہے۔ جو شخص اس طریق سے پڑھتا ہے۔ وہ قبور کا عامل ہے۔ اور حضوری میں کامل ہے۔ اس کا وجود مغفور ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہے۔ دعوت یہی ہے کہ حق الیقین کا مرتبہ ہے۔ اگر قید میں پڑھے تو تمام دشمنوں کو مقہور کر دیتا ہے۔ اگر اخلاص سے پڑھے تو ہمیشہ دوستوں سے باادب رہتا ہے۔ یہ ہر قسم کی جمعیت بخش ہے۔ اس سے انسان جوہر شناس' باادب' با حیا ہو جاتا ہے۔ اور رحمت الٰہی اس پر نثار ہوتی ہے۔ یہ دعوت جانبازی ہے۔ یا تو ایک دم میں مرجاتا ہے۔ یا تمام جہان کو فتح کر لیتا ہے۔ اور اکمل اور نور الہدیٰ بن جاتا ہے۔

شرح اسم ھو

چنان غرق گشتم بدریائے ہو
کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

میں دریائے ھو میں اس طرح غرق ہو چکا ہوں کہ ازل اور ابد کی مجھے کوئی خبر (ہوش) نہیں رہی۔

اس حضور میں عالم باللہ مست باشعور ہوتا ہے۔ خام کو بھی مستی

marfat.com

ہو جاتی ہے۔ اور مست ہشیار بن جاتا ہے۔ یہ مرتبہ وصال ہے۔ یعنی وہ میت فنا کو بقاء تک پہنچاتا ہے۔ لیکن بقا کو فناء نہیں کرتا۔ اور آپ بیچ میں منصف ہوتا ہے۔

اے عزیز من! اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائرہ یہ ہے۔ جس سے دونوں جہان کی روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

تصور اسم محمدؐ، نقش نور محمدؐ قلب حضور محمدؐ اور روح مغفور محمدؐ کے تصور سے عامل کامل مومن مسلمان کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی معراج نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ اسم محمدیؐ کا صاحب تصور لایحتاج ہوتا ہے۔ جو شخص اخلاص سے اسم محمدیؐ کا تصور کرتا ہے۔ ہر بات کے جواب میں نور محمدیؐ کے حضور سے لب کشائی کرتا ہے۔ جو شخص اس کا تصور کرتا ہے۔ اس میں اسم محمدؐ تاثیر کرتا ہے اور وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے عظمت عظیم، ہمدمی محمدؐ، قلب سلیم اور صراط مستقیم حاصل ہوتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم جسم، ہم قدم، ہم زبان، ہم گو، ہم شنو اور ہم بینا ہو

marfat.com

جاتا ہے۔ شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اسم محمدی کے تصور والا نہ دم مارتا ہے۔ نہ جوش و خروش کرتا ہے۔ اَلنِّہَایَتُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبَدَایَتِ۔" شروع کی طرف لوٹ آنا انجام و انتہا ہے۔ شریعت سے کوئی چیز بھی باہر نہیں۔

شرح اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے عزیز من! اسم محمد کے چار حروف ہیں جن سے دونوں جہان روشن ہیں۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔" اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان ہی پیدا نہ کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہے۔ معراج کا مشاہدہ آپ کی عظیم المکانی پر دال ہے۔ عالم باللہ وہ شخص ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرف میم کے تصور سے مشاہدہ کرا دے۔ حرف ح سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری دکھلا دے۔ حرف میم دوم سے دونوں جہان کا تماشا دکھا دے۔ حرف د سے درد کا شروع پالے۔ تمام مقصود یہی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنہ کو معلوم کرنا۔ مُحَمَّدٌ" اَحْمَدٌ" حَامِدٌ" مَحْمُوْدٌ یہ چاروں اسماء کفّار کے قتل کے لئے ننگی تلوار ہیں۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

جس نے مجھے دیکھا۔ اس نے گویا حق تعالیٰ کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ شیطان آنحضرت صلی اللہ

marfat.com

علیہ و آلہ وسلم کے اسم مبارک سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے کافر۔

دائرہ فقر کے نقش کا تصور یہ ہے۔

فقر فخر

فقر صرف ایک ہی بات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ فقیر جس چیز کو کنہ کن سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ فقیر کی دو علامتیں ہیں۔ ایک یہ کہ آپ تو ناسوت میں رہتا ہے۔ اور طالبوں کو حضوری لاہوت میں پہنچاتا ہے۔ دوسرے آپ مطالعہ علم اور ذکر مذکور میں رہتا ہے۔ اور طالبوں کو قرب الٰہی میں پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بنا دیتا ہے۔ فقیر کے طالب کی بھی دو علامتیں ہیں۔ یہ کہ اگر فقیر سے غوث، قطب یا درویش کا مرتبہ یا لوح محفوظ کا مطالعہ یا فیض روشن ضمیری یا فنافی اللہ کا مرتبہ طلب کرے۔ تو فقیر بامر غالب کل و جزو پر امیر اسے معرفت الٰہی، بادشاہی یا دواز دہ ہزاری کے مراتب، یا دنیاوی تمام خزانوں کا تصرف یا دونوں جہان کا تماشا یا غیب کا خزانہ دعوت کے ایک حرف سے دکھلا دے اور

marfat.com

کھول دے۔

شرح فقر

اَلْفَقْرُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَرْضٰی بِالْعُقْبٰی یَکْفٰی بِالْمَوْلٰی اِلَا بِالْمَوْلٰی۔

فقیر دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ نہ عاقبت پر راضی ہوتا ہے۔ وہ سوائے اللہ تعالیٰ اور کسی پر کفایت نہیں کرتا۔ فقیر کہتے ہی اسے ہیں۔ جس کو کوئی ضرورت نہ ہو۔

مراز پیر طریقت نصیحتے یاداست
کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است

مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت اچھی طرح یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے علاوہ ہر چیز برباد ہو جانے والی ہے۔

دولت بہ سگاں دادند نعمت بخراں
من امن امانیم تماشا نگراں

دولت کتوں کو دے دی گئی اور نعمت گدھوں کو۔ ہم تو امن و امان کے ساتھ تماشا دیکھنے والے ہیں۔

جو ایک دم شوق الٰہی میں گزر جائے وہ ہزاروں بادشاہی ماہی مراتب سے اچھا ہے۔

نقش دائرہ فنافی الشیخ۔

marfat.com

فنافی الشیخ

شیخ کامل اگر مرید پر نوازش فرمائے تو مرید کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے۔

اَلشَّیْخُ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ۔

شیخ دل کو زندہ اور نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ اگر شیخ طالب سے سلب کرنا چاہے تو اس کے نفس کو زندہ اور دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

اَلطَّالِبُ عِنْدَالْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدِی الْغَاسِلِ۔

طالب مرشد کے بس میں اس طرح ہوتا ہے جیسے میت نہلانے والے کے ہاتھوں میں۔ جب طالب مرتبہ مریدی سے گزر کر مرشدی کے درجے پر پہنچتا ہے۔ تو فنافی الشیخ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شیخ کے نفس با نفس، دم بادم، قلب باقلب، دل بادل اور اندام بااندام ہو جاتا ہے۔ شیخ اسے نعم البدل بنا دیتا ہے۔ اور حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ بعدازاں خدمت کا نام بھی زبان پر نہیں لاتا۔ کیونکہ شیخ احوال کا واقف ہوتا ہے۔ اس کے ہر ایک حال اور عمل سے بفضل ایزد متعال واقف کار ہوتا ہے۔

marfat.com

شرح فنافی الشیخ

فنافی الشیخ کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس سے فنا اور فنا سے بقاء حاصل ہو۔ اور بقا سے واصل حق ہوتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی بدعت باطل، شرک، کفر، ریا، حرص و ہوا کو چھوڑ دے۔ اس کا باطن صاف ہو جائے۔ اور عارف ولی، باادب، باحیا اور جان کو فدا کرنے والا بن جائے۔ فنافی الشیخ کا یہ خاصہ ہے کہ جب شیخ کی صورت کا تصور کرے۔ تو ذات و صفات کے تمام، مقامات اٹھارہ ہزار عوالم کے زندہ اور مردہ تمام کی روحانیت دکھائی دیں۔ اگر فنافی الشیخ ہو تو ایسا ہو ورنہ وہ فنافی الشیطان ہے۔

کتبہ تبا بخیر

marfat.com

ماہنامہ سلطان العارفین گکھڑ

مدیر: محمد حمید اختر

نائب مدیر: شاہد القادری

محمد عبدالرحمن مہتمی

جلد ۳۶ شمارہ ۳ ۷۵

ماہ مئی جون ۱۹۹۰

رجسٹرڈ نمبر 32779

کا خاص نمبر

اسرار قادری

سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت

سلطان باھُو

رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

شاھد القادری

ناشر مکتبہ سلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ پاکستان

ماہنامہ سلطان العارفین گکھڑ کا خاص نمبر ... ۱۰۰ روپے

marfat.com

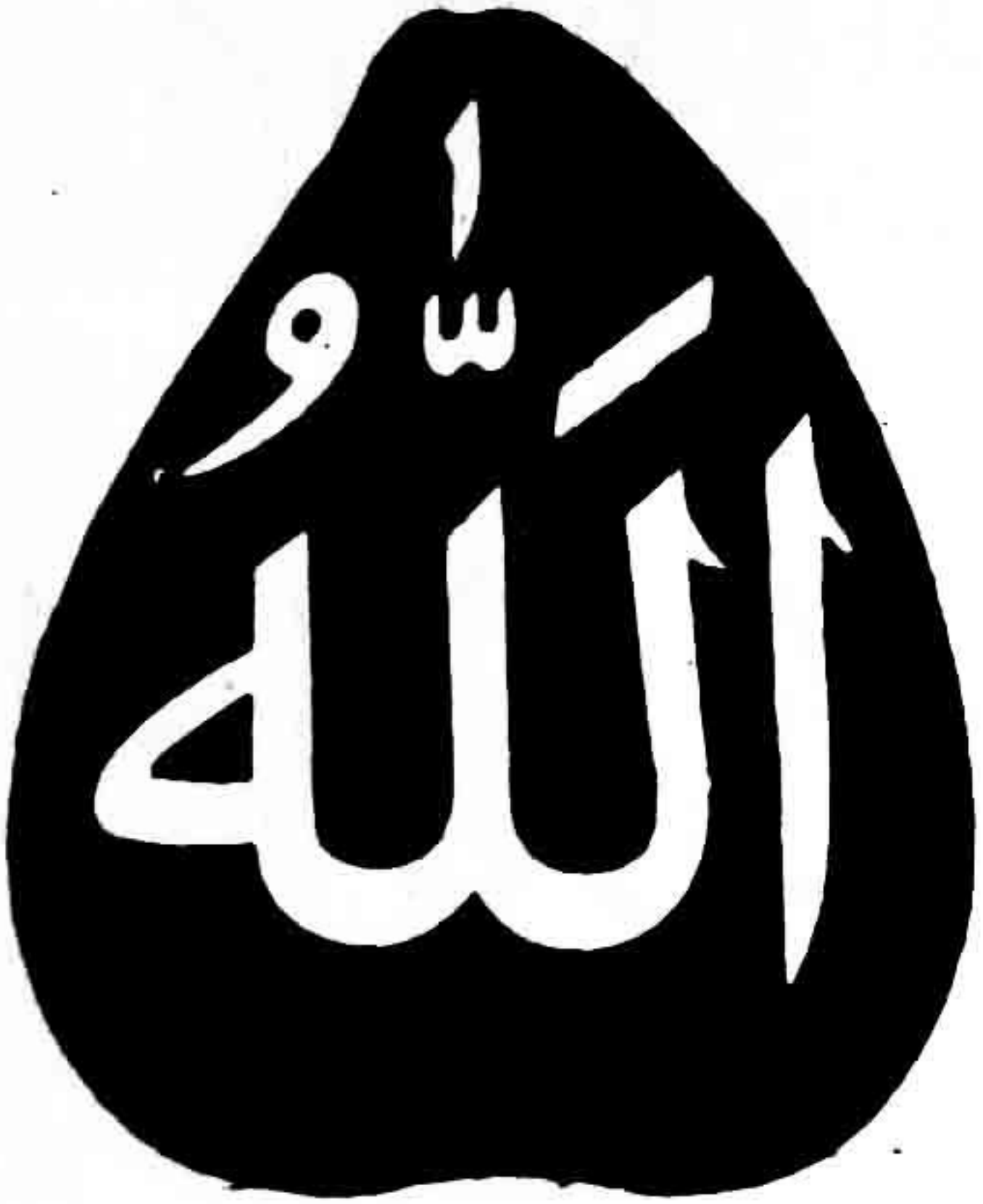

محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

توفیق الٰہی کہ آنرا اسرار الانوار الہدایت گویند ہمچنان
ہفت قفل آسمان و نیز قفلِ عرش و قفلِ لوحِ محفوظ و قفل
کرسی و نیز قفل مقام ازل و قفل مقامِ ابد و قفل مقامِ دنیا
و قفل مقامِ عقبیٰ و قفل مقامِ معرفت توحید مولیٰ و نیز
مقامِ تجرید و قفل مقامِ تفرید و قفل مقامِ ناسوت و
قفل مقامِ ملکوت و قفل مقامِ جبروت و قفل مقامِ لاہوت
و قفل مقامِ لامکانی اِلّا اللہ و قفل دوام مجلس مشرف
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دانی کہ
این جملہ قفل چہل و یک است حائل در پردہ از انکہ
درمیان بندہ و اللہ تعالےٰ حائل حجاب چہل و یک است
مرشد کامل آنست کہ در یک دم و بر یک قدم از کلید

marfat.com

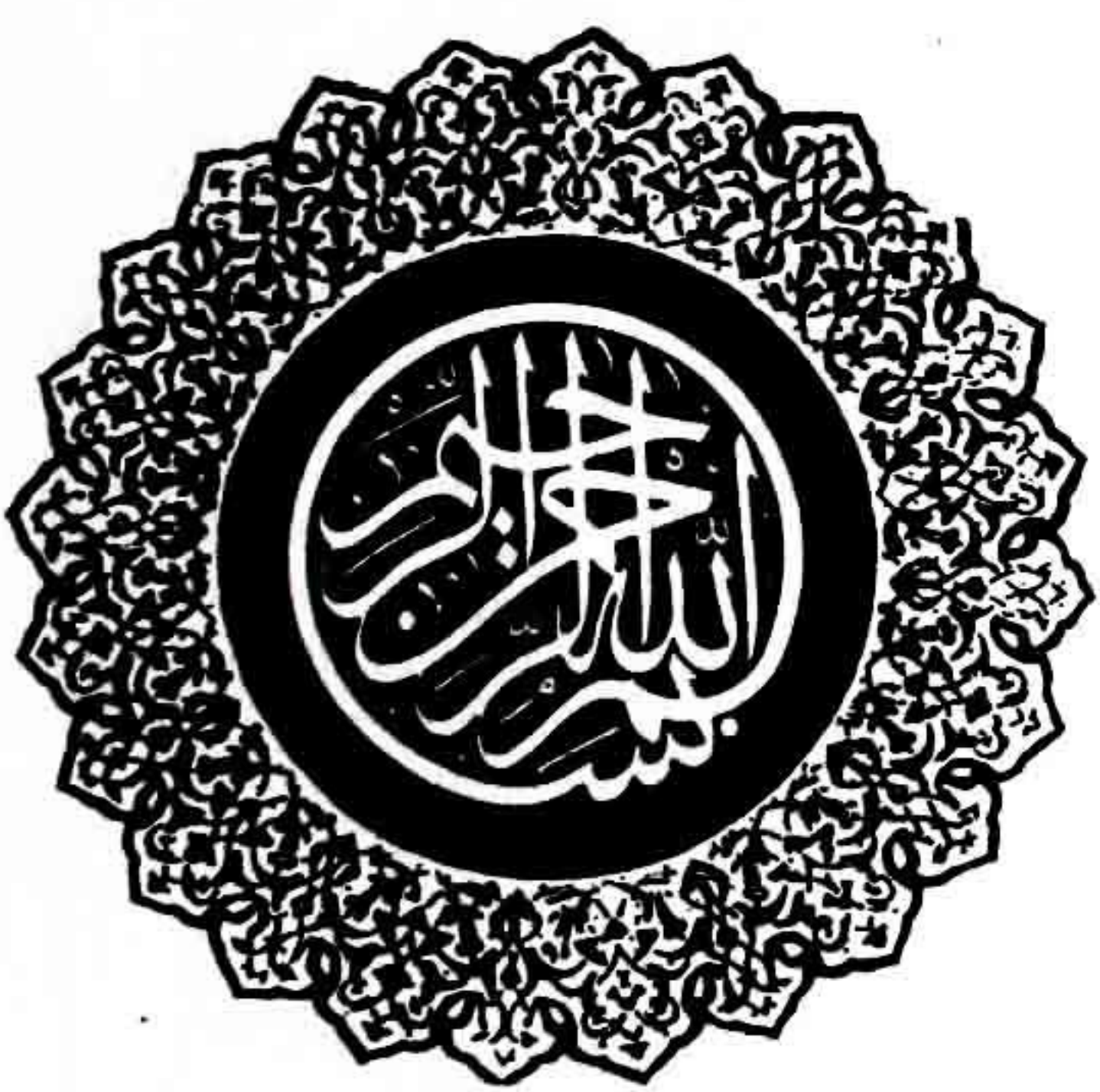

marfat.com

اسرار قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک ہیں۔ اس کی کبریائی بلند ہے۔ وہ تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ چنانچہ وہی جن و انس، وحوش اور چرند پرند وغیرہ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق کو روزی پہنچاتا ہے۔ جیساکہ خود فرمایا ہے۔

قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بغیر حساب رزق دیتا ہے۔ (پ ۳ ع ۱۰)۔

قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا روئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں۔ جس کے رزق کا ضامن اللہ تعالیٰ نہ ہو۔ (پ ۱۲ ع ۱)۔

جناب رسالت پناہ سید السادات حضرت محمد مصطفیٰ سلطان نصیر، قطب قوسین کے مالک۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا) کی شان والے خلق اللہ خاتم النبیین رسول

marfat.com

رب العالمین کے لقب والے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین پر لا انتہا درود اور سلام ہوں۔

بعدازاں مصنف تصنیف' بندہ درگاہ طالب بامطلوب مرید لا یرید باھو ولد بازید غلام سروری قادری عرف اعوان ساکن قلعہ شورکوٹ ناظرین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام اسرار قادری رکھا۔ اور اسے "جامع الجمعیت" کا خطاب دیا۔ اس میں اِلَّا اللّٰہُ ذات کی معرفت اور مجلس مشرف حضوری سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت چند کلمات بیان کئے ہیں۔ اس میں مکمل پیغام۔ الہام مالا کلام' علم علوم' رسم رسوم' علم لدنی وغیرہ کا ذکر ہے۔ تاکہ ہر ایک طالب مولیٰ پر مذکورہ بالا باتیں صاف صاف روشن ہو جائیں۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَتِہٖ وَ عِلْمُ الْمُکَاشِفَتِہٖ۔

"دو ہی علم ہیں۔ یا علم معاملہ یا علم مکاشفہ۔"

علم بمنزلہ کسوٹی ہے۔ جس سے نیک و بد انسان کی پرکھ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیَوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا الْعِلْمُ۔ "انسان اور حیوان میں فرق صرف علم کی وجہ سے ہے۔"

علم ظاہری عبادت ہے اور عبادت سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔ علم باطنی عین باارادت ہے۔ جس سے الہام کی اجازت حاصل ہوتی ہے۔ سو الہام کے وقت عارف باللہ پر معرفت کا دروازہ بالکل

marfat.com

کھل جاتا ہے۔

چنانچہ الہام کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ اِلْهَامُ: اِلْقَاءُ الْخَيْرِ فِيْ قَلْبِ الْغَيْرِ بِلَا كَسْبٍ۔ نیک بات کا بغیر کسی ظاہری سبب کے دوسرے کے دل میں ڈال دینا الہام کہلاتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ خُذْ مَاصَفَا وَدَعْ مَاكَدَرَ۔ جو صاف ہے اسے لے لے اور جو میلا ہے اسے چھوڑ دے۔ وہ سلک سلوک کونسی ہے۔ جس سے بے ریاضت شخص کو بغیر رنج اٹھائے خزانہ' بے محنت کئے محبت' بغیر مجاہدہ کئے مشاہدہ اور بغیر طلب کئے مطلوب نصیب ہوتا ہے۔ کامل شخص اپنے مرید کو سالہا سال کی محنت و ریاضت کے بغیر ایک پل میں تمام کل و جز ایک نقطہ کے اندر دکھا سکتا ہے۔ اور دونوں جہان نقطہ کے اندر سمجھا سکتا ہے۔

مطلب یہ کہ عارف باللہ کی ایک نگاہ اسم اللہ ذات کے تصور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تلوار اور ایک قرآنی ختم سے نفس کو نجات نصیب ہوتی ہے۔ اس سے نفس امارہ مرجاتا ہے۔ جو شخص ایک ناخن پر دونوں جہان کو دیکھ سکتا ہے۔ اس کو لکھنے پڑھنے اور انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ایسی مشکل کشا ہے کہ اس سے یک بارگی معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے لئے ہیں۔ جس کا باطن صاف ہو۔ اور اسے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ اور حاضرات اسم اللہ ذات سے واقف ہو۔ حاضرات والا جس پر عنایت

marfat.com

کرے اسے ایک لحظہ میں اپنے مرتبہ پر پہنچا سکتا ہے۔

واضح رہے کہ انسان کے وجود میں حسب ذیل سات قفل (تالے) ہیں۔

زبان' دل' روح' سر' خفی' اخفی اور توفیق الٰہی کا قفل جسے اسرار الانوار الہدایت بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح سات قفل زمین کے ساتوں طبقوں کے ہیں اور سات ہی قفل سات آسمانوں کے ہیں۔ ان کے علاوہ عرش' لوح قلم' لوح محفوظ' کرسی مقام ازل' مقام ابد' مقام دنیا' مقام عقبیٰ' مقام معرفت توحید مولیٰ' مقام تجرید' مقام تفرید' مقام ناسوت' مقام ملکوت' مقام جبروت' مقام لاہوت' مقام مکان لامکانی اِلاَّ اللّٰہُ اور مجلس مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں سے ہر ایک کا ایک ایک قفل ہے۔ یہ سب تعداد میں اکتالیس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان اکتالیس پردے حائل ہیں۔ کامل وہ شخص ہے جو ایک دم میں ایک ہی قدم پر اسم اللہ ذات کی کنجی سے جس سے مراد محض آیات اور احادیث ننانوے۔ اسمائے حسنے باری تعالیٰ اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا طریق تحقیق ہے۔ مذکورہ بالا قفل کھول سکتا ہے۔ اور طالب کو ایک ہی نگاہ میں یہ سب کچھ دکھا کر منظور نظر الٰہی بنا سکتا ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری دلا سکتا ہے۔ جس کے سبب وہ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ جس مرشد میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں۔ وہ ناقص اور خام ہے۔ اس سے تلقین لینا محض حرام ہے کیونکہ جس طرح کسی کامل استاد کے بغیر پارہ کشتہ نہیں ہوتا جو کھانے

marfat.com

کے قابل ہو' اسی طرح توحید الٰہی کی معرفت اس مرشد کامل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو وجودی طلسمات کو توڑ کر خزانہ دکھائے۔ معمے کو معمے والا ہی حل کر سکتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

مرشد کامل بہتر ہوتا ہے۔ ناقص سے نقصان پہنچتا ہے۔ مندرجہ بالا مراتب کی چابی اسم اللہ ذات ہے۔ عارفوں کے لئے یہ کافی ہے' لیکن احمق حرص و ہوا میں مارا مارا پھرتا ہے۔ جس شخص کو اس سے دونوں جہان کے خزانے نہیں ملے سمجھو کہ وہ جاہل مجہول اور بے عمل ہے۔ یا معرفت الٰہی سے بے خبر ہے۔ بے بصارت ہے۔ اور اس کا سوال اس کی گردن پر وبال ہے۔

باھو مرد مرشد مے بردبر ہر مقام
نامرد مرشد عاجز است ناموس نام

واضح رہے کہ مراتب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جو وجود سے بذریعہ اسم اللہ ذات پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے رسمی مراتب

پس معلوم ہوا کہ اسم ذات اللہ کا ایک مرتبہ توحید ہے جس کی ابتداء و انتہا معرفت توحید ہے۔ جس کو فنافی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو۔ وہ واصل باللہ ہوتا ہے۔ یہ بات صرف عارف فقراء کو حاصل ہوتی ہے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے جس کی ابتداء اور انتہا حرص و ہوا ہے۔ اس سے اندازہ کر لو۔ کہ جو شخص دن رات لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور لوگوں کے نیک و بد حالات لوح محفوظ میں دیکھتا ہے۔ وہ کس مرتبے کا ہو گا۔ یہ درویش کے مراتب ہیں۔ فقیر اس کمینے مرتبے کو منجم کا مرتبہ سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ لوح کا آشنا بنا' یگانہ خدا کا آشنا نہ بنا

marfat.com

دوسرے یہ کہ جس کو ہر ایک ولایت کی خدمت سپرد ہے اسے مشرق سے مغرب تک کی دیگوں میں جو نمک پڑتا ہے۔ اس کی بھی خبر ہوتی ہے۔ یہ مراتب اوتاد و ابدال کے ہیں۔ اس کمینہ مرتبہ کو بھی خدا نہیں دیکھتا۔ کیونکہ یہ خام خیالی ہے۔ یہ تو سیر زمین کے مراتب ہیں۔ نہ کہ وحدانیت اور معرفت عین الیقین کے۔

واضح رہے کہ عرش سے ستر منزل اوپر قطب کا مرتبہ ہے۔ اور قطب سے ستر منزل اوپر غوث کا مرتبہ ہے۔ لیکن یہ مراتب بھی کشف و کرامات کے ہیں۔ غرق فی الوحدت سے بے خبر ہیں۔ فقیر کی ذات اس کمینہ مرتبہ کو بھی نگاہ میں نہیں لاتی۔ کیونکہ یہ بھی حرص و ہوا کے متعلق ہے۔ طلب مولیٰ میں مرید خوش ہوتا ہے۔

حدیث قدسی قولہ تعالیٰ۔ عَبْدِیْ تَنَعَّمْ بِیْ وَ اْنِسْ بِیْ وَاَنَا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ کُلِّ مَلْسِوَی اللّٰہِ۔

میرے بندے! تو مجھ سے ہی عیش کر۔ اور مجھ ہی سے الفت کر۔ کیونکہ میں تیرے لئے ہر چیز سے بہتر ہوں۔ جو میرے سوا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر اہل خدا ہوتا ہے۔ اور اہل مراتب اہل ہوا ہوتا ہے۔ سو اہل ہوا اور اہل خدا کی ہم نشینی ٹھیک نہیں ہوتی۔

واضح رہے کہ وجود یہ سلک سلوک سے حاضری نصیب ہوتی ہے۔ اور عین بعین مشاہدہ ہوتا ہے۔ ایک ایسا مقام ہے۔ جس کی ابتداء اور انتہاء میں تمام مخلوقات ظاہر اور پوشیدہ عین بعین دکھلائی دیتی ہے۔ یہ بات اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ اور اسم اللہ ذات قلب کی طے میں ہے۔ قلب سر کی طے میں ہے۔ سر روح کی طے

marfat.com

میں ہے۔ روح اسرار کی طے میں ہے۔ اسرار مخفی طے میں اور ہویدا سویدا کی طے میں ہے۔ جب سب طے پوری ہو چکتی ہیں تو روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور ہر قسم کے علوم اسے منکشف ہو جاتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ ایسے شخص کو علم معرفت کا قاری اور فیض بخش عالم کہتے ہیں۔

عالم اسے کہتے ہیں جو عالم القلب' عالم الروح' عالم السر' عالم الاسرار' عالم الخفی' عالم النور الہدایت' عارف باللہ ہر قسم کا عالم ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سے چودہ علم نکلتے ہیں۔ پھر ان چودہ میں سے ہر ایک سے اکیس ہزار علوم منکشف ہوتے ہیں۔ جو شخص ان علوم میں سے ایک علم بھی حاصل کر لیتا ہے۔ اسے عالم حکیم اور عارف کہتے ہیں۔ اسے عام و خاص جاہل معلوم ہونے لگتے ہیں۔ کیونکہ ایسا عالم خاص الخاص حکیم صاحب قلب سلیم اور بحق تسلیم ہوتا ہے۔

حدیث۔ لَا تَکَلَّمْ کَلَامَ الْحِکْمَتِہٖ عِنْدَ الْجُھَّالِ۔
جاہلوں کے پاس حکمت کی باتیں نہ کرو۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

جو مرشد ایک ہی قدم پر ایک ہی لحظہ میں وجودیہ ابتدائی اور انتہائی تمام مقام اسم اللہ ذات کے حاضرات سے منکشف نہیں کر سکتا اور دکھلا نہیں سکتا اسے مرشد نہیں کہنا چاہئے۔ ایسا شخص قال کا محرم

marfat.com

ہے نہ کہ وصال کا عارف۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح رہے کہ جس نے پایا علم سے پایا۔ جس نے پہچانا علم سے پہچانا۔ ع

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

علم کے معنی ہیں جاننا۔ لیکن کیا جاننا' کیا پہچاننا' کیا پانا' علم دو طرح کا ہے۔ ایک علم زبانی دوسرا دلی۔ علم زبانی عین بعین ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ۔ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔

"اپنے پروردگار کے نام سے پڑھ۔ جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور تیرا پروردگار وہ ہے جس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جنہیں وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔" (پ ۳۰ رکوع ۲۱)

دوسرا علم قلبی۔ جب دل کی زبان کھلتی ہے اور بولنے لگتی ہے۔ تو ظاہری زبان میں بولنے کی طاقت نہیں رہتی۔

قولہ تعالیٰ۔ مَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔

اور خواہش سے بات نہیں کرتا۔ (پ ۲۷ ع ۵)

چنانچہ خود جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ سَکَتَ سَلَمَ وَمَنْ سَلَمَ نَجٰی۔

جس نے خاموشی اختیار کی وہ بچ رہا۔ اور جو بچ رہا اس نے نجات پائی۔ جسے قرب الٰہی حاصل ہے۔ وہ ہمیشہ دل کی نگہداشت کرتا ہے۔

قولہ تعالیٰ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (پ ۱۹ ع ۹)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔ یہی سیدھی

marfat.com

راہ ہے۔ دل کی آنکھیں کھول کر عین بعین دیکھ لے۔ یہ مراتب حق الیقین والوں کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ (پ ۲۶ ع ۱۸)

اسم اللہ ذات کے دائمی تصور سے دل پر ہزار ہا تجلیات ہوتی ہیں۔ جن سے دل اور بھی روشن اور چمک دار بن جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بے حجاب نظر آنے لگتا ہے۔ معرفت الٰہی کی بے حجاب روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ اس مقام پر سب کچھ عین بعین دکھائی دیتا ہے۔ اور غیب الغیب منکشف ہو جاتا ہے۔

چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کلھا۔

اور آدم کو ان سب کے نام سکھا دیئے۔ (پ ۱ ع ۴)

جب انسان پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔ تو وہ خالق سے انس و محبت کرتا ہے۔ اور خلقت سے بھاگتا ہے۔

قولہ تعالیٰ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُھَا سِھَامُ الْاِنْسَانَ ھَدَفٌ وَمَا رَمَاہُ رَبٌّ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ

"دنیا کمان ہے۔ اس کے حادثے تیر ہیں۔ انسان ان تیروں کا نشانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان تیروں کو پھینکتا ہے۔ تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔"

نیز فرماتے ہیں۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ مَّعَ الْخَلْقِ۔ جو شخص

marfat.com

اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے۔ پھر اسے خلقت کے میل جول سے لذت حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلْاٰنِسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ۔

"اللہ تعالیٰ سے انس کر اور ماسوئی اللہ سے گھبرا۔"

اسم اللہ ذات کے حاضرات سے حسب ذیل باتیں منکشف ہوتی ہیں۔

آیات کی تفسیر کے ساتوں طریقے۔ آیت وعدہ کا علم و تفسیر۔ آیت وعید کا علم و تفسیر۔ آیت قصص الانبیاء کا علم و تفسیر۔ آیت ناسخ کا علم و تفسیر۔ آیت منسوخ کا علم و آیت امر بالمعروف کا علم و تفسیر آیت نہی عن المنکر منکر کا علم و تفسیر۔

یہ تمام ختم قرآن موافق رحمٰن اور مخالف شیطان ہے۔ جو شخص ہر ایک آیت با تحقیق پڑھتا ہے۔ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت کا کوئی خزانہ اس سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ اسے حسب ذیل علوم منکشف ہوتے ہیں۔

علم گنج کیمیا۔ علم گنج دعوت تکسیر۔ علم گنج تفسیر۔

کیونکہ تفسیر سے ہی اسم اعظم ہاتھ آتا ہے۔ جس کے پڑھنے سے انسان روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ علم گنج باتاثیر، علم گنج پر ہر امور۔

کامل مرشد پہلے دن اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالب اللہ پر مذکورہ بالا پانچوں خزانے منکشف کر دیتا ہے۔ جس سے طالب صاحب نظر ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب ازلی متقی کے ہیں۔ وہ ہر خاص و

marfat.com

عام کے احوال سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ اس میں ان پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ (پ ۱ ع ۱)

بعدازاں مرشد کامل طالب اللہ کو ذکرو فکر کی تلقین اور علم فیض کی تعلیم کرتا ہے۔ علم فیاض سے روز اول سے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

ہر حدثیے آیتے زاں بشنوی
مرد عارف آں بود حاضر نبی

واضح رہے کہ تم رجعت نفس، معصیت شیطان اور حوادث خلق سے باخبر ہو جاؤ۔ عالم کے لئے مصیبت و رجعت طمع ہے۔ اور فقیر کے لئے مصیبت و رجعت رجوعات خلق ہے۔ بادشاہ، امیر اور نفس کا مرید ہونے سے انانیت آتی ہے۔ اور حرص و ہوا معرفت و قرب الٰہی سے باز رکھتی ہے۔ اہل دنیا کے لئے مصیبت اور رجعت بخل ہے۔

طالب کو مرشد کے توجہ دینے کا بیان

واضح رہے کہ توجہ تین قسم کی ہے۔ توجہ ذکر فکر، توجہ مذکور، توجہ حضور

ذکرو فکر کی توجہ عوام کے لئے ہے۔ جیسا کہ مؤکل فرشتوں کے لئے کی جاتی ہے۔ مذکور کی توجہ جو شہ رگ سے بھی نزدیک بمنزلہ حجاب ہے۔

marfat.com

حضور کی توجہ نور کی طرح ہے۔ اس توجہ سے ایک دم میں ہزارہا جواب باصواب ملتے ہیں۔

پس مرشد کامل کی توجہ بغیر طالب خواہ ساری عمر ریاضت کرکے سوکھ کر کانٹا ہو جائے۔ اور کثرت عبادت سے اس کی پیٹھ کبڑی ہو جائے۔ اس کی محنت و ریاضت بار آور نہیں ہوتی۔ ہزار ہا ریاضت سے کامل مرشد کی ایک نگاہ بہتر ہے۔

کیا تجھے معلوم ہے کہ توجہ حضور کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟

یاد رہے کہ توجہ حضور اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تصرف کی توفیق ذات الٰہی کی معرفت اور توحید سے نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی اصل وصل سے پر ہے۔ اور اس کا وصل اصل سے پر۔ جس کو وصل نصیب ہے۔ وہ ذات کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ عارف گو خدا نہیں ہوتا لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔ اسی حالت کو ہی حضور الحق کہتے ہیں۔ اسی حالت والا حقیقت میں صاحب تحقیق اور معرفت میں صاحب توفیق ہوتا ہے۔ اور ذکر کے وقت اس کے قلب کی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ گویا بحر ناپیدا کنار موجزن ہے۔ اس قسم کے تصرف کو مردہ دل اور بے دین لوگ کیا جانیں۔ جو نفسانی قید میں پھنسے ہوئے اور معرفت الٰہی سے بے خبر ہیں۔ توجہ اس بات کا نام ہے۔ کہ توجہ کے وقت دو جہان کی اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق طالب کو دکھائی دے۔ اس قسم کی توجہ والے کی قید میں شش جہات ہوتی ہیں۔ اور وہ اہل ذات ہوتا ہے۔ توجہ کی اصلیت نفس کو ترک کرنا ہے۔ اس سے روح کو فرحت ہوتی ہے۔

marfat.com

ایسا شخص فنافی اللہ ہوتا ہے۔ لوح محفوظ کا مطالعہ اس کے دلی ورق کی ایک سطر ہو جاتا ہے۔ اس میں اور عوام میں فرق ہوتا ہے۔ اس توجہ کو فیض بخش عوام کہتے ہیں۔

میری یہ رائے ہے کہ طالب توجہ کے قاعدہ بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ جب کامل مرشد طالب اللہ کو کسی مقام پر پہچانا چاہتا ہے۔ تو توجہ سے بچاتا ہے۔ غور کریں پہلے طالب کو تصور دلاتا ہے۔ اور تصور کے ذریعے اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ بعدازاں لَا اِلٰہَ کی نفی میں فنا کرتا ہے۔ جب لَا اِلٰہَ کی نفی میں طالب نفس کو فنا کرتا ہے۔ تو پھر صورت کے تصور میں اِلَّا اللّٰہُ کے اثبات میں پہنچا کر اس کے دل اور روح کو زندہ کرتا ہے۔ جس سے حواس خمسہ باطنی کے پردے کھل جاتے ہیں۔ اور بری صفات زائل ہو جاتی ہیں۔ اس وقت طالب اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ ہمیشہ معرفت الٰہی میں رہتا ہے۔

اس کے بعد مرشد کامل طالب کی صورت کو تصرف میں لا کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتا ہے۔ اور حضوری سے مشرف کرواتا ہے۔ منصب دلاتا ہے۔ تب طالب لایحتاج ہو جاتا ہے۔ کسی کی اس کو ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن اصل توجہ یہ ہے۔ کہ ایک دم میں ذکر کے ایک سو مقام اور ایک ایک مقام میں ہزاروں لاکھوں بلکہ بارش کے قطروں کی طرح بے شمار مقامات منکشف ہوں۔ ان مقامات میں سے اور نفسانی اور شیطانی بلاؤں سے بچ کر نکل جائے۔ اور مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا کے مقام پر پہنچ جائے۔ توجہ کے بھی یہی معنی ہیں کہ جو پردہ درمیان میں حائل ہو اسے دور کرکے رو برو ہو جائیں۔

marfat.com

چنانچہ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ سکیں۔

توجہ کی تین قسمیں ہیں۔

توجہ مخنث۔ یہ دنیا کی خاطر ہوتی ہے۔

توجہ مونث۔ یہ آخرت کی خاطر۔

توجہ مذکر۔ یہ مرد مولیٰ کیا کرتے ہیں۔ اور محض مولیٰ کی خاطر۔

اس بارے میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَّ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ۔ دنیا کا طالب ہیجڑا ہے۔ عاقبت کا طالب عورت اور مولیٰ کا طالب مرد ہے۔ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَلَہُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

جس نے دنیا طلب کی اس کے لئے دنیا۔ جس نے عاقبت طلب کی اسے عاقبت مل گئی۔ اور جس نے مولیٰ کو طلب کیا اسے سب کچھ مل گیا۔

پس یہ ان سب کی چابی ہے۔ جو توجہ سے یہ چابی حاصل نہیں کرتا' وہ اہل تقلید اور توحید سے بے خبر ہے۔ اس توجہ سے مشاہدہ بامشاہدہ نور بانور اور حضور باحضور ہے۔

بدریائے محبت راچہ آرائی خطاب
چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

جواب مصنف

ہر یکے از قطرہ یا بدمن بدریا یافتم
چوں عین دریا یافتم خود گم بدریا ساختم

marfat.com

شرح مقامات

حسب ذیل مقامات ہیں۔

مقام علم، مقام بخش، مقام عطا، مقام معرفت، مقام فضل، مقام قرب، مقام ذکر، مقام فکر، مقام فیض، مقام قبض، مقام بسط، مقام قوت، مقام توفیق، مقام شوق، مقام ذوق، مقام ترک، مقام مجاہدہ، مقام مشاہدہ، مقام غرق، مقام حضور، مقام توحید، مقام الہام، مقام دلیل، مقام وہم، مقام اوہام، مقام خیال، مقام وصال، مقام محو، مقام حال، مقام ماضی، مقام مستقبل، مقام علق، مقام سکوت، مقام ناسوت، مقام ملکوت، مقام جبروت، مقام لاہوت، مقام حیرت، مقام عبرت، مقام سودا، مقام سویدا، مقام ہویدا، مقام قلب، مقام وجد، مقام نور، مقام صدق، مقام جواہر الانفاس، مقام بنائے اسلام، مقام طاعت، مقام ولایت، مقام عنایت، مقام غنایت، مقام مراقبہ، مقام محاسبہ، مقام مکاشفہ، مقام کرامت، مقام باللہ، مقام بقاباللہ، مقام فنا فی محمدؐ، مقام تجلی روح، مقام تجلی سر، مقام تمثیل، مقام خفی، مقام طلب، مقام محبت، مقام مد نظر اللہ منظور جو اس مقام والے ہیں ان کی نظر دل پر ہوتی ہے نہ کہ وجود پر۔ لیکن جو لوگ اہل کلب (کتوں کی طرح ہیں) وہ مردار کی طلب کرتے ہیں۔ ایسے شخص شیطانی عقل سے کام لے کر نجاست کے خواستگار رہتے ہیں۔ اور عقلی ڈھکوسلوں سے کام لیتے ہیں۔

مندرجہ بالا مقام کے علاوہ حسب ذیل مقام بھی ہیں۔

مقام استقامت، مقام تجرید، مقام تفرید، مقام مفتاح، مقام رجا،

marfat.com

مقام خوف' مقام تصور' مقام تصرف' مقام مجموع۔ یہ تمام مقام فنافی اللہ مطلق کے لئے حق تعالیٰ کے دفتر ہیں۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ تو پھر اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

جو طالب مذکورہ بالا مقاموں کو ایک ایک کرکے طے کرے وہ ابھی خام ہے۔ اور اس کا مرشد نامرد ہے۔ اس واسطے کہ وہ کیوں سارے مقامات ایک ہی توجہ سے طے نہیں کرا دیتا۔ ایسے شخص کو مرشد ہی نہیں بنانا چاہئے۔ بیچارہ طالب تو ہمہ تن طلب میں جان دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر صاحب معرفت ہوشیار ہے تو اس کا کام سنور جاتا ہے۔ اگر ناقص سے پالا پڑا۔ تو وہ اس کے لئے شیطان کی طرح راہزن ہو جاتا ہے۔ ایسے ناقص مرشد کا طالب محتاج اور پریشان رہتا ہے۔ فقیر جو کچھ کہہ رہا ہے کوئی حسد کی وجہ سے نہیں کہتا۔ بلکہ ازروئے حساب کہہ رہا ہے۔ سچی بات کڑوی محسوس ہوتی ہے۔ جو حق گو نہیں وہ بمنزلہ ٹڈی ہے۔ سو ٹڈی اور مکھی اگر ہوا میں اڑنے لگیں تو بھی شہباز کا مرتبہ انہیں نہیں مل سکتا۔ جو مرشد خود منتہی ہے' اس کے لئے ضروری نہیں کہ طالبوں کو توجہ دے۔ بلکہ وہ طالب کا ہاتھ پکڑ کر حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ جو خود صاحب حضور ہے۔ اس کے لئے طالبوں کو حضور میں پہنچا دینا کون سا مشکل ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

غرق راغم نیست فی اللہ غاردل
خلق را وہم است قالب زیر گل

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور کی یہ تاثیر ہے کہ جب اسم اللہ ذات سر سے قدم تک قلب اور قالب پر غالب آجاتا ہے تو

marfat.com

سارے جسم کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ نفسانی خصائل دور ہو جاتے ہیں۔ جامہ کثیف کی کثافت اربعہ عناصر کے وجود سے دور ہو جاتی ہے۔ روحانی نیک خوئی ظاہر ہوتی ہے۔ اسم ذاتی کے تصور کے نور سے معرفت الٰہی کے نور کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ فنافی الشیخ کی نور اور نور محمدی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار دکھائی دینے لگتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ (پ ۱۵ ع ۱۶)

جب تو ماسوئی اللہ کو فراموش کرے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر۔

ایسا کرنے سے دائمی ذکر حاصل ہوتا ہے۔ جس کی برکت سے ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ۔

اور اس میں میں نے اپنی روح پھونک دی۔ (پ ۱۴ ع ۳)

جب روح اعظم نے وجود معظم میں آکر یااللہ کہا۔ تب سے ابتک بلکہ خواہ قیامت تک لگا رہے۔ اسم اللہ ذات کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا۔

پس معلوم ہوا کہ اس قسم کے وجود نور کو ہر حال' قال' فعل اور عمل میں حضور سے معرفت' قرب اور وصال حاصل ہے۔ جب نفس مطمئنہ کا تزکیہ ہو چکتا ہے۔ تو وہ دل کا لباس پہنتا ہے۔ اور جب قلب صاف ہو جاتا ہے۔ تو وہ بمنزلہ روح ہو جاتا ہے۔ اور جب روح کا تصفیہ ہوتا ہے۔ تو وہ سر کا لباس پہنتی ہے۔ اور سر اسرار کا۔ جب سب مل کر ایک نور بن جاتے ہیں۔ تو وجود میں نور کی صورت پیدا

marfat.com

ہوتی ہے۔ جسے مطلق توحید اور توفیق الٰہی کہتے ہیں۔

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو تقلیدی تفکر کرتے ہیں۔ اور معرفت اور توحید الٰہی سے بے خبر ہیں۔ دم بند کرکے دل کو بائیں طرف پھرا کر کہتے ہیں کہ یہ مقام قلب ہے۔

وہ کلب (کتے) کو قلب (دل) سمجھے ہوئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ذکر حبس ہے۔ ذکر حبس تو حضوری اور مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کا اس طرح ذکر حبس کرنا فضول ہے۔ پھر دم بند کرکے دائیں طرف پھراتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ یہ مقام روح ہے۔ لیکن سچ پوچھو تو مقام روح کی انہیں خبر ہی نہیں۔ روحی ذکر تو حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کی طرح ہوتا ہے۔ جس میں شوق کی کشتی چل سکتی ہے۔ اور عرش سے اوپر ہے۔

کہتے ہیں کہ دماغ میں ذکر خفی یخفی قربانی اور سلطانی ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ وہ ذکر سُلطانی (سُلطان الاذکار) سے بے خبر ہیں۔ یہ لوگ دراصل دنیا کے طالب ہیں۔ شیطانی قید اور خناس کے خطرات' توہمات اور وساوس میں پھنسے ہوئے ہیں۔

واضح رہے کہ کل سات ذکر ہیں۔

ذکر اللہ' ذکر للہ' ذکر لہ' ذکر ہو' ذکر سر ہو' ذکر ہوالحق' ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

ان سات میں سے ہر ایک سے ستر لاکھ تینتیس ہزار (۷۰۳۳۰۰۰) ذکر کھلتے ہیں۔ بلکہ ذکر اللہ بے شمار ہیں۔ جو تحریر و تقریر میں نہیں آ سکتے۔ کلمات ربانی لا انتہا ہیں۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے

marfat.com

فرمایا ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کے لئے سمندر روشنائی بن جائیں تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں سمندر خرچ (ختم) ہو جائیں۔ خواہ ایسے ہی اور سمندر روشنائی بنا کر استعمال کئے جائیں۔" (پ۱۶ ع ۳)

یہ تمام اذکار مرشد کامل جو سروری قادری اور جامع ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف سے طالب کو پہلے روز تعلیم کرتا ہے۔ جس کے پڑھنے سے تمام مقامات اور مخفی خزانے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ کسی طریقہ کی انتہا بھی قادری طریقہ کی ابتدا کی برابری نہیں کر سکتی۔ خواہ ریاضت میں پتھروں پر سر مارے۔

دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں۔ جسے نفسانی' شیطانی' دنیاوی آفتوں اور بلاؤں کی ہوا بجھا سکتی ہے۔ لیکن قادری طریقہ آفتاب کی طرح روشن ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اس طریقہ کو مخالف ہواؤں کا ڈر نہیں۔ اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کی نسبت یہ کہے کہ

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

تو اس کا جواب یہ ہے۔

چراغے را چہ حاجت آفتابم
چراغش را بتابش کشتہ سازم

marfat.com

اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کی نسبت یہ کہے۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زندریشش بسوزد

تو اس کا جواب مصنف کی طرف سے یہ ہے۔

مراداد است ایزد ایں فتوت
کہ ریشم رانگہدارم بقوت
ہر آنکس را کہ خواہم مینوازم
ہر آنکس را کہ خوا ہم جاں بیازم

طریقہ قادری کے طالب کی انتہا یہ ہے کہ ذکر مذکور الہام ہو جاتا ہے۔ اور فنا فی اللہ ہو کر نور بن جاتا ہے۔

ذکر را بگزار و بگزار از قلب
تاترا حاصل شود توحید رب
قادری را ایں مراتب باحضور
قادری خاص است خاص الخاص نور
شد مریدم قادری روزش ازل
ایں طریقہ فیض رحمت حق فضل
ہر کہ منکر زیں طریقہ روسیاہ
رافضی زندیق شد دشمن الہ
باھو قادری رامے شناسد بانظر
ہمچو زر گرمے شناسد سیم و زر

مجھے ان بے وقوف لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہمیں

marfat.com

دین و دنیا دونوں عطا ہوئی ہیں۔ یاد رکھو یہ شیطانی مکر و فریب اور حیلہ ہے۔ اور محض اپنے نفس کی خاطر کہتا ہے۔ دین اور دنیا صرف مرید قادری کو عطا ہوتی ہیں۔ جو دونوں جہان کا حاکم ہوتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (پ ۴ ع)

تم اس وقت تک نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیزیں سے خرچ نہ کرو گے۔

اور جس کے قبضے میں تمام الٰہی غیبی خزانے ہیں۔ اور جسے غنایت' ہدایت' ولایت اور عنایت دل حاصل ہے۔ اور جو دائمی طور پر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہے۔ بدبخت لوگ ان قادری مراتب کو کیا جانیں۔

فقر گنج از گنج' گنج بے شمار
فقر با اخلاص صدق و اعتبار
فقر رحمت راز وحدت نور حق
در حکم فقرش بود جملہ خلق
فقر را عاجز مبیں نے بیں حقیر
نور فقرش کیمیا روشن ضمیر
باھو فقر نفس رارسوا کند بہراز گدا
مالک الملکی فقر بہر خدا

قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔ (پ ۱۲ ع ۳)

واضح رہے کہ فقر میں تین حرف ہیں۔ ف' ق' ر

marfat.com

ف سے فنائے نفس ہو۔ نہ وجود میں حرص رہے نہ ہوا۔
ق سے قلب اور قالب دونوں پرنور ہو جائیں۔
ر سے رحمت خداوندی نزدیک۔
ف سے فردانیت میں فرد۔ غرق مع اللہ اور فنافی اللہ ہو۔
ق سے قرب قوت قدرت اور جمعیت حاصل ہو۔
ر سے قلب سلیم کے راز حاصل ہوں۔

جو شخص فقر پر چلتا ہے۔ اسے روشنی کا فیض پہنچتا ہے۔ جو فقیری کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لوٹتا ہے۔ اسے

ف سے فضیحت' فتنہ' مراتب فرعونی حاصل ہوتے ہیں۔
ق سے قہر خدا' اور مراتب قارونی۔
ر سے رد ہوتا ہے۔ اور شیطانی مراتب حاصل کرتا ہے۔

مرشد کامل طالب اللہ کو تین مراتب بخشتا ہے۔
اول فقر کا آشنا بنا دیتا ہے۔ استقامت کرامت سے بہتر ہے۔
دوسرے اس میں ایسا شوق پیدا کرتا ہے۔ جس سے اس کی روح کو فرحت اور اس کے نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے۔

تیسرے حق تعالیٰ کے ساتھ یگانہ اور خلقت سے بیگانہ کر دیتا ہے۔ خلقت دنیا اور اہل دنیا سے بیگانہ بنا دیتا ہے۔ بلکہ طالب مولیٰ کو دنیا مردار سے ایسی گھناؤنی بو آتی ہے کہ خود بخود اس کا دل دنیا اور اہل دنیا کی طرف سے پھر جاتا ہے۔ اگر طالب اللہ کو ساتوں ولایتوں کی بادشاہی دی جائے۔ اور وہ ملک سلیمانی اختیار نہ کرے تو سمجھو کہ وہ

marfat.com

فقیر ہے۔

واضح رہے کہ کامل فقیر ظاہر میں تو عوام الناس سے مل کر بیٹھا ہوا اور باتیں کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن باطن میں اسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ جب فقیر بات کرنے کے لئے لبوں کو ہلاتا ہے۔ تو ظاہر بین لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم سے باتیں کرتا ہے۔ روحانی انبیاء اور اولیاء اللہ جانتے ہیں کہ ہم سے باتیں کرتا ہے۔ موکل فرشتے سمجھتے ہیں کہ ہم سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیال فرماتے ہیں کہ ہم سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کا جسم آفتاب کی طرح روشن اور منور ہوتا ہے۔ اسے ہر وقت اور ہر مقام پر حضوری حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ سلطان بایزید علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہا۔ لیکن لوگ یہی خیال کرتے تھے کہ میں ان سے باتیں کر رہا ہوں۔ یہ مراتب قرب الٰہی اور کنہ کن سے حاصل ہوتے ہیں۔ غرق فنا فی اللہ کے بغیر فقیر کی ہشیاری بھی غلطی ہے۔ اور غرق فنا فی اللہ کے بغیر سب کچھ غلط ہے۔ مشاہدہ کے بغیر جواب باصواب ہوشیاری ہے۔ فقیر کی زبان سیف الرحمٰن اس واسطے ہوتی ہے کہ ازل کے روز جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ کے موافق روشنائی قلم سے دور کی گئی ہے۔ اور فقراء کی زبان پر رکھی گئی ہے۔ فقیر کی زبان ازل کی روشنائی سے تر ہے۔ اس کا کلام ہی بمنزلہ کن ہے۔ کن سے وعدہ الست یاد آتا ہے۔ جب فقیر چاہتا ہے تو اس کی زبان

marfat.com

تلوار سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ دعا کے وقت پہلے تین مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات مع تفکر زبان پر لکھتا ہے۔ تب تیغ برہنہ کا مالک بن جاتا ہے۔ لیکن منافق لوگ بد دعا کے وقت چند مرتبہ زبان سے یَاقَھَّارُ یَاقَھَّارُ پڑھتے ہیں۔ سو الٹا ان پر ہی قہر ہوتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔

فقراء کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

یہ تلوار قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موافق ہے۔ یہ رحمٰن کے موافق دنیا نفس امارہ اور شیطان کے مخالف ہے۔ ایسے فقیر کا وجود نور ہے۔ کیونکہ اسے دائمی حضور حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

علماء میرے سینے سے' سید میری پشت سے اور فقراء نور الٰہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے۔

یہ اشارہ ان کے لئے خوش خبری ہے فقیر لایحتاج بے نیاز ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ وحدانیت اور راز الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔ یہ شخص

marfat.com

عالم ارواح و عالم قدس کا شہباز ہوتا ہے۔

نصیب خران است ار زر و مال
من از برائے زر و مال خر نخواہم شد
مراز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است
دولت بہ سگاں دادند و نعمت بخراں
من امن و امانیم تماشا نگراں

قیامت کے دن جب اہل دنیا قبروں سے نکلیں گے تو پشت بہ قبلہ ہونگے۔ کوئی اہل دنیا بھی رو بہ قبلہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس وقت دنیا دنیاداروں کے رخ قبلہ سے پھیر دے گی۔ لیکن مفلس و مسکین فقراء رو بہ قبلہ ہونگے۔ کیونکہ معرفت الٰہی فقیر کا رخ دنیا سے پھیر دیتی ہے۔ اہل فقر کا چہرہ عظمت و عزت کے باعث چودھویں کے چاند کی طرح ہوتا ہے۔ اور اہل دنیا کا چہرہ نجاست دنیوی کے باعث مکروہ اور گھناؤنا ہوتا ہے۔

قیامت کے دن علماء بھی حساب میں مبتلا ہونگے۔ اور اہل دنیا بھی۔ علماء کو حلال کی وجہ سے ثواب حاصل ہو گا۔ اور اہل دنیا کو عذاب۔ لیکن عارف باللہ بے حجاب اور بے حساب ہو گا۔

اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ مفلس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ نہ اس کے پاس مال ہوتا ہے نہ گنتا ہے۔ نہ میدان قیامت میں اسے پیش ہونا پڑتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو بے حجاب یاد کرتا ہے۔ وہ بلا حجاب و بلا حساب بہشت میں داخل ہوتا ہے۔

marfat.com

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ فقراء کی محبت بہشت کی چابی ہے۔

نیز فرماتے ہیں حُبُّ الْفُقَرَاءِ حُبُّ الرَّحْمٰنِ فقیروں کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ ضِيَاءُ الدِّيْنِ فقیروں کی محبت دین کی روشنی ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ ضِيَاءُ الْقَلْبَيْنِ فقراء کی محبت دونوں جہان کی روشنی ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ فِرْعَوْنَ۔ فقراء سے محبت کرنا انبیاء کی خصلت ہے۔ اور فقراء سے بغض کرنا فرعون کی عادت۔

پس معلوم ہوا کہ روایت' ہدایت اور فضیلت کے لئے ہے۔ اور طلب مرشدی اس کا وسیلہ ہے۔

قولہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی طرف جانے کا وسیلہ ڈھونڈو۔ اور پھر اس کی راہ میں کوشش کرو۔ شاید تمہاری بہتری ہو جائے۔ (پ ۶ ع ۱۰)

علم وسیلہ نہیں بلکہ علم روشن راستے کا در ہے۔ دراصل وسیلہ مرشد ہوتا ہے۔ جو راستے کا محافظ' نگہبان اور معرفت الٰہی تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے ہر مقام معلوم ہوتا ہے۔ اور کشف

marfat.com

سے واقف ہوتا ہے۔

کشف کی سات قسمیں ہیں۔

کشف القلوب، کشف القبور، کشف الحضور، کشف المسرور، کشف المذکور، کشف فنافی التوحید نور اور کشف استدراجی۔

یہ ساتویں قسم (کشف استدراجی) شیطانی نفسانی ہے۔ اس سے انسان دیوانہ اور مقہور ہو جاتا ہے۔ ان سے دنیاوی عز و جاہ کی خام خیالی دماغ میں سماتی ہے۔

حقیقی کشف قرب الٰہی اور حضوری جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس کشف سے حیرت و عبرت، دن رات کی سوزش عشق پیدا ہوتی ہے۔ دن رات آہیں بھرتا ہے۔ ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کثیف و لطیف کپڑوں کا معلوم ہونا۔

نظر مشاہدہ معنی چشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مرد بینا را

اس کے جواب میں مصنف کہتا ہے۔

چشم آں باشد کہ برحق شد نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر
مرشد آن باشد بود قربش الہ
طالباں را باز دارد از گنہ

قولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے۔ (پ ۲۰ ع ۹)

marfat.com

جو دل حرص و طمع سے پر ہے۔ وہ دنیائے فانی کے بکھیڑوں میں پھنس کر مردہ رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت میں قدم ہی نہیں رکھتا۔ خواہ تمام قرآن شریف کی آئتیں' تفسیر' احادیث' مسائل فقہ' خوف و رجا۔ اقوال مشائخ وغیرہ اسے پڑھ کر سنائی جائیں۔ اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور اسے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی۔

مردوں کو تو نہیں سنا سکتا۔ (پ ۲۰ ع ۲)

قولہ تعالیٰ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ گونگے۔ بہرے اور اندھے ہیں پس وہ نہیں لوٹتے۔ (پ ۲ ع ۲)

سلک سلوک کا انتہائی مقام اللہ تعالیٰ کا حبیب و عارف ہونا ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ تو اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور تم محتاج ہو۔

قولہ تعالیٰ۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ اے پروردگار بے شک تیری عطاؤں اور مہربانیوں کا محتاج ہوں۔ (پ ۲۰ ع ۶)

فقر کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے فنا فی اللہ ہو کر اس کا وجود نور ہو جاتا ہے۔ اور سر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صورت میں مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایسا وقت بھی ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ صاحب حضوری

marfat.com

ہوتا ہے۔ یہ مراتب فنافی اللہ فقیر کے ہیں۔ جو توحید و انوار الٰہی میں غرق ہوتا ہے اسے مشاہدہ باقرب حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر اور محرم راز ہوتا ہے۔

رفت ذکر و رفت فکر و رفت مذکورش حضور
نور بودم نور باشم عاقبت شد خاص نور

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اب تک وہی کیفیت ہے جو پہلے تھی۔

نیز فرماتے ہیں۔ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔ ابتدا کی طرف لوٹ آنے کو نہایت کہتے ہیں۔ نہایت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اور ہدایت (ابتداء) نور الٰہی کے اصل سے۔

قولہ تعالیٰ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم رہو۔

چنانچہ عارف مرد حقانی حضرت خاقانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پس از سی سال ایں معنی محقق شد .خ قانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

جواب مصنف علیہ الرحمتہ

باھو بہ بحرے غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمی مانی
دمے نامحرم است آنجا کہ غرقش راز ربانی

دَعْ نَفْسَکَ وَ تَعَالْ۔ اپنے نفس کو چھوڑ کر اوپر آجا۔ جو شخص نفسانی فنا سے نہیں گزرتا وہ روحانی بقا حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ لقائے معرفت الٰہی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابل

marfat.com

ہے۔

جلوہ بخشی زہر مشتاقی
رفت فانی چو یافتم باقی

مقام فانی نفس ناسوت کے متعلق ہے۔ اور مقام باقی اور ربانی روح اور عالم بقا سے متعلق ہے۔ جسے مقام لاہوت و لامکان کہتے ہیں۔

خوش آں جائیکہ چوں مغز اندرون استخواں باشد
خوش آں دردے کہ از چشم بد اندیشاں نہاں باشد

واقعی یقین ہے کہ بعض فقر کی معرفت تک پہنچتے ہیں۔ اور بعض فقر کی معرفت کے اخیر تک۔

پردہ بود کہ مرا شعلہ خار شتہ
خود نشینم سراپردہ خاکستر خویش

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَوْ كَانَتِ الْجَنَّةُ نَصِيْبُ الْعَاشِقِيْنَ بِدُوْنِ جَمَالِهٖ وَاَوْيلاهْ وَلَوْ كَانَتِ النَّارُ نَصِيْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ مَعَ وِصَالِ جَمَالِهٖ وَاشَوْقَاهُ

اگر عاشقوں کو جنت اس کے جمال کے بغیر ملے تو سخت بدقسمتی ہے۔ اور اگر مشتاقوں کو اس کے وصال سمیت دوزخ بھی نصیب ہو' تو بھی نہایت ہی خوش قسمتی ہے۔

فقیر کا پہلا مرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ مرنے سے پہلے مرجاؤ۔" ہے اور یہ بات اسم اللہ ذات کی توحید کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے احوال و مقامات کو اپنی زندگی میں دیکھ لیتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالیٰ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔ موت کو اور نہ زندگی اور نہ پھر اٹھنے کو۔ پ۱۸ ع ۱۲۔ کیونکہ وہ ممات کے درجوں کو زندگی ہی میں طے کر لیتا ہے۔

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ واقعی اللہ تعالیٰ کے اولیاء مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جاتے ہیں۔ ان کے لئے زندگی اور موت برابر ہو جاتی ہے۔

خلق داند زیر خاکش در قبر
در قبر قرب خدا شد سربسر
بے خلل خلوت قبر بارب جلیس
درمیانش کس نگنجد حق انیس
نیست آنجائے فرشتہ جزبذات
درممات یافتن دائم حیات
در قبر ذوق است جلوہ خاص نور
در قبراز خود فنا باحق حضور

کیا تجھے معلوم نہیں کہ عارف فقیر ولی اللہ کا قالب ہی قبر کی طرح ہوتا ہے۔ اور قلب لحد' مع اللہ کے مراتب وہم و فہم میں نہیں سما سکتے۔ لا انتہا اور بے شمار ہیں۔ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ۔ نہ ڈر اور نہ غم کر۔

قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو نہ کسی قسم کا ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (پ ۱۱ ع ۱۲)

marfat.com

علم دعوت سے علوی اور سفلی اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق جن و انسان فرشتہ موکل وغیرہ مسخر کئے جاتے ہیں۔ اس جہان کی تمام چھوٹی بڑی مخلوقات قابو میں آتی ہے۔ اور ذات و صفات کے تمام مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ دعوت کے پڑھنے کی ترتیب اور زکوۃ بے شمار ہے۔ لیکن عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔ سوائے حکم الٰہی اور اجازت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دعوت کے لائق نہیں ہوتا۔ ناقص اور خام اور حرص و ہوا میں مبتلا رہتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے ذات کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے۔ دعوت کے اخیر پر انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ ہر ایک روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ اس قسم کے مراتب اسم اللہ ذات کے تصور اور دعوت قبور اور منظور الٰہی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔

دعوت کی علامات چار قوتیں ہیں۔

اول اسے حصار کی قوت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

دوسرے اسے گوشت وغیرہ کی ترک نہیں کرنی پڑتی۔

تیسرے توحید و نور الٰہی میں غرق ہونے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔

چوتھی اسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ وہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔

الغرض دینی اور دنیاوی تمام مہمات کے لئے رات کے وقت کسی باعظمت شہید یا غوث یا قطب کی قبر کے گرد رات کے وقت اذان

marfat.com

کہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اس اذان سے روحانی قبر میں قید ہو جاتا ہے۔ بعدازاں قرآن شریف میں سے سورۃ ملک باادب قبر کے رو برو بیٹھ کر پڑھے۔ روحانی حاضر ہو جائے گا۔ اور بادلیل جواب دے گا۔ خواہ دلیل سے۔ خواہ وہم سے۔ خواہ خیال سے۔ خواہ آواز سے خواہ پیغام سے۔ خواہ قبر سے نکل کر نیچے اوپر تمام طبقات کی خبر عامل دعوت کو دے گا۔ کامل شخص کو حصار وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ وہ ہر حال میں روحانی پر غالب ہوتا ہے۔ اور روحانی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر اسے ایک لحظہ ایک دم ایک دن رات میں یا پانچ روز کے اندر اندر اٹھا سکتا ہے۔ اور جب تک اپنے مطلب کو حل ہوئے ہوئے ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ لیتا۔ قید سے رہا نہیں کرتا۔ اگر روحانی اس سے زبردست ہے تو قوت باطنی سے عامل کی قوت کو سلب کر لیتا ہے۔ اور اگر عامل زبردست ہے تو اس کی قبر پر اس طرح سوار ہوتا ہے جیسے گھوڑے پر۔

اور پھر قرآن شریف میں سے جو کچھ اسے یاد ہوتا ہے پڑھتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قبر کا ادب ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قبر بہتر ہے۔ یا قرآن شریف۔ قبر پر نہایت زور سے

marfat.com

سوار ہو کر قرآن شریف پڑھے۔ تو آسمان اور زمین میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ رہے گی ستر سال کی ریاضت سے جو چلے اور خلوت میں کی جائے۔ ایک رات قبر پر سوار ہو کر قرآن شریف پڑھنا بہتر ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَلْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔ اگر تم کاموں میں حیران رہ جاؤ تو قبروں والوں سے مدد طلب کرو۔

دعوت حسب ذیل تین امور کے لئے پڑھنی چاہئے۔

اول بادشاہ اسلام کے لئے جو کافروں سے جنگ کر رہا ہو۔

دوم۔ رافضیوں اور خارجیوں کے لئے۔

سوم۔ علمائے منافق کے لئے جو امر معروف کے لئے قبول نہیں کرتے یا آبادی اور جمعیت خلق۔ اور باران رحمت کے لئے۔

بعض شخص دعوت پڑھنے میں عامل ہوتے ہیں۔ اور بعض کامل۔ جو عامل و کامل ہے۔ وہ جامع نور الہدیٰ۔ منظور نظر خدا ور صاحب حضوری مجلس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ ایسا شخص توجہ' توحید' تصور' تصرف' تجرید' تفرید' توفیق' طریق اور تحقیق کا صاحب اور حق تعالیٰ کا رفیق ہوتا ہے۔ اسے ستارے اور برج گننے کی کیا ضرورت ہے۔ اور سعد و نحس وقت پہچاننے کی کیا حاجت۔ اسے زکوۃ' قفل' دور مدور' بزل' خوف' جنونیت وغیرہ کی کیا پرواہ۔ اور موکل اور غسل کی کیا ضرورت' رجعت و دیوانگی کا کیا ڈر۔ کم و بیش وردو وظائف کی کیا احتیاج۔ اس قسم کی قیود سے دعوت پڑھنا سراسر وہم و وسوسہ ہے۔ جسے دیوانگی آسیب وغیرہ کا خوف ہے۔ وہ خام اور ناتمام ہے۔

marfat.com

کامل اہل دعوت جو ہوا کرتے ہیں۔ انہیں دعوت پڑھنے سے دونوں جہان کی چابی ہاتھ آ جایا کرتی ہے۔ ساتوں ولایتوں کے ساتوں بادشاہ ان کے قبضے میں ہوا کرتے ہیں۔ خواہ کسی کو معزول کریں خواہ بحال۔ خواہ وہ کسی کی اس طرح نوازش کریں۔ کہ قیامت تک اس کا نام قائم رہے۔

کامل اہل دعوت جب قرآن شریف قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ تو انبیاء اللہ' عام مومن مسلمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام اصحاب کبار مع امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روحیں اس کے گرد موجود رہتی ہیں۔ جب تک یہ نہیں جاتیں روحانی اس کی قید سے رہا نہیں ہوتا۔ اس قسم کی دعوت کو تیغ برہنہ' غالب القوت قوی' کہتے ہیں۔ یہ دعوت تو معتبر ہے۔ لیکن اس میں کسی کامل مرشد کی توجہ درکار ہے۔

واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

اول یہ کہ قبر کے رو برو بااخلاص پڑھی جائے۔ یہ تو ثواب کا درجہ ہے۔

دوسرے روحانی کی قبر پر سوار ہو کر پڑھی جائے جس سے روحانی بہت عاجز ہو کر عامل کے قبضہ و تصرف میں آئے۔ اور روحانی اس سے بے حجاب ہم کلام ہو۔

تیسرے۔ قبر کے گرداگرد پڑھے۔

اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ بَلْمَلِکِ الْاَرْوَاحِ۔ اور محض اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوستی کی خاطر پڑھے

marfat.com

تو روحانی حاضر ہو کر جواب باصواب کہے گا۔ جو شخص اہل دعوت کی دشمنی کرتا ہے۔ اس کا گھر تباہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جذبہ اولیاء' نمونہ قہر خدا ہوتا ہے۔

از تصور اسم اللہ راہ گیر
تاشوی برقبر روحانی امیر
از عرش بالا نظر زیرش شمس و ماہ
اہل دعوت را چنیں قہرش نگاہ
باروحانی ہم سخن مخنش زروح
روح روشن آفتابش ہمچو لوح
ہر کجا خواہی شود باتو حضور
شد وجودے سر بسر از خاصہ نور
دعوت ختم است دعوت انتہا
کامل و عالم بخلقاں رہنما
خاکپائے کاملاں شوہم غلام
تاترا حاصل شود مطلب تمام
باھو نظر کن باناظراں صاحب نظر
احتیاجے نیست ناظر سیم و زر

فقیر عارف باللہ ولی اللہ وہ ہے۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے۔ انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔ (پ ۳ ع ۲)

marfat.com

جسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دائمی طور پر حاصل ہوتی ہے۔ وہ خلقت کی طرف سے ملامت اور دکھ سہتا ہے۔ لیکن خلقت کو نہیں ستاتا۔ حالانکہ مشرق سے مغرب تک قتل عام کی طاقت رکھتا ہے۔

واضح رہے کہ علماء وارث انبیاء اور صاحب ادب ہیں۔ اور فقراء صاحب حکم۔ جو شخص علماء و فقراء کا مخلص دوست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ علم لعل کی کان ہے۔ علم ہی سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ علم ہی سے وصال نصیب ہوتا ہے۔ علم ہی سے مشکلات آسان ہوتی ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

کامل اور لائق ارشاد وہ فقیر ہے کہ بطور آزمائش چار آدمیوں کو ارشاد و تلقین کرے۔ اول بادشاہ ظل اللہ کو۔ دوسرے عالم عامل ولی اللہ کو۔ تیسرے شیخ بے باطن کو۔ چوتھے جاہل کو علم کی قید میں لائے۔

نور الہدیٰ رحمت خدا باطن صفا
ایں مراتب یافتم از مصطفیٰ
مرد و مرشد باتوجہ نظر بین
طالباں رامی برد حق الیقین
ہر کرا مرشد نہ او شیطان مرید
ہر کہ با مرشد بود گو بایزید

marfat.com

مرشد کامل دونوں ذاتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اول یہ کہ طالبوں کو اسم اللہ ذات کا تصور بخشے۔ دوسرے اسم اللہ ذات کی تاثیر سے یکبارگی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں پہنچا دے۔ ان دونوں مرتبوں سے ذکر و فکر کھلتے ہیں۔ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ ذات و صفات کے مقامات منکشف ہوتے ہیں۔ اور عمل میں آتے ہیں۔ نیز ان دونوں مراتب سے صاحب توجہ و توفیق اور صدیق باتصدیق ہو جاتا ہے۔ حق تعالیٰ سے طریق تحقیق ہاتھ آتا ہے۔ اگر سلک سلوک سے معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میسر نہ ہوتیں۔ اور باطن میں اس قسم کی ایسی نعمت اور خزانے اور صراط مستقیم کی لذت عظیم کے مراتب نہ ہوتے تو راہ باطن کے تمام راہرو گمراہ ہو جاتے۔

طلب کن باطن چو باطن شد ظہور
عارفان حق شوی اہل الحضور
در حضوری سہ مکان و سہ نشاں
علم و علم و عارف صاحب عیاں

تیس حروف سے کل و جزو کے حاضرات قبضے' قید اور تصرف میں آتے ہیں۔ تیس حروف گویا قرآن شریف کے تیس سپاروں کی چابیاں ہیں۔ تیس حروف سے تیس علم۔ تیس حکمتیں۔ تیس خزانے۔ تیس دائرہ نقش۔ تیس حاضرات معلوم ہوتے ہیں۔ کلید حروف کے بعض حاضرات سے ماضی حال اور استقبال کے حالات۔ مقام ازل' مقام ابد' مقام عقبیٰ' مقام معرفت توحید الٰہی معلوم و حاصل

marfat.com

ہوتے ہیں۔ دائرہ نقش حروف کے حاضرات سے تجلیات ذاتی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور اس سے حسب ذیل سات علوم منکشف ہوتے ہیں۔

(۱) علم روشن ضمیر (۲) علم کیمیا اکسیر (۳) علم دعوت تکسیر (۴) علم نص حدیث تفسیر (۵) علم تاثیر (۶) علم نظر نظیر (۷) علم بر نفس امیر۔

جو شخص کلیدات حاضرات کے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ فقیر لایحتاج ہو جاتا ہے۔ جہان بھر کی ساتوں ولائتیں اور ساتوں بادشاہ اس کے مرید ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص پیر کامل ہوتا ہے۔ وہ اپنے مرید لامرید کو نقش دائرہ حروف کے حاضرات سے اس مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ کہ مرید کا جسم اس کی جان۔ اس کا گوشت پوست ہڈیوں کا مغز حتیٰ کہ بال بال اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے۔ ذکر الٰہی کی برکت سے تمام پردے وجود سے اٹھ جاتے ہیں۔ دائرہ نقش حروف کی برکت سے الا اللہ کی معرفت کا استغراق اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتے ہیں۔ یعنی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ملاقات سے مشرف و معزز ہوتا ہے۔ انہیں کی برکت سے توجہ باطنی کے ذریعہ عرش اکبر پر پہنچ کر عرش کے کنگروں کے گرد پھرتا ہے۔ اور تیں حروف کا مطالعہ کرتا ہے۔ عمل میں لاتا ہے۔ اور اس پر تمام الٰہی خزانے منکشف ہو جاتے ہیں۔ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ عرش اکبر، لوح، قلم، کرسی، تحت الثرے سے عرش بریں تک ساری چیزیں اسے دکھائی دیتی ہیں۔ جو شخص تیں حرفوں کے حاضرات سے واقف ہے۔ اس کے لئے پڑھا نہ پڑھا برابر ہے۔ وہ

marfat.com

علم توریت، علم انجیل، علم زبور، علم فرقان سے واقف ہوتا ہے۔ اس پر عبادت، معاملات، اسم عظمت اور اسم کرامت سبھی منکشف ہوتے ہیں۔ روئے زمین پر کے تمام زندے، مردے، علیین، سجین، غوث قطب، ولی اللہ، قطب و حدت اور فقیر مالک الملکی اسے معلوم ہوتے ہیں۔ جو شخص تیس حروف کے حاضرات کلیہ اس طرح جانتا ہے۔ اگر کامل ہے تو مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر مکمل ہے تو اکمل اور اکمل ہے تو جامع عامل ہو جاتا ہے۔ تیس حروف کی برکت و جمعیت سے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق موکل فرشتے باہر نہیں تیس حروف کا دائرہ حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

marfat.com

حدیث قدسی۔ عَبْدِیْ تَنَعَّمْ بِیْ وَنَسِیْ وَاَنَا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ کُلِّ مَاسِوَی اللّٰہ۔

اے میرے بندے تو میری نعمت سے عیش کرتا ہے۔ اور مجھے فراموش کرتا ہے۔ حالانکہ میں تمام ماسوی اللہ سے بڑھ کر تیرے لئے اچھا ہوں۔

مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ کہ علم تمام کے مطالعہ سے عالم ہوتا ہے۔ ذکر سے ذاکر فکر سے صاحب فکر جسے اہل فکر بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح الہام سے صاحب الہام اور اہل الہام۔ کشف و کرامات سے صاحب کشف و کرامات اور اہل کشف و کرامات' مذکور سے صاحب مذکور اور اہل مذکور' ورد وظائف یا تلاوت یا عمل ظاہری یا مجاہدہ سے صاحب مجاہدہ اور متقی اہل مجاہدہ مشاہدہ سے اہل مشاہدہ یعنی علم وہم خیال دلیل زندگی سے دم رواں۔ حضور سے صاحب حضور اور اہل حضور۔ قرب سے قرب اور اہل قرب۔ جو شخص علم الیقین' عین الیقین' حق الیقین کے نور العین کے تجلیات سے مستفید ہے۔ یعنی جو کچھ اس نے دیکھا چشم باطن سے دیکھا۔ جو کچھ دیکھا اس میں فنا ہوا۔ حق سے حق کو دیکھا۔ حق سے حق کو پہنچا۔ اسے صاحب حق کہتے ہیں۔

ان مراتب والوں کے نام مختلف ہیں۔ یعنی ولی اللہ' عارف باللہ' ولی واصل' غوث' قطب ابدال' اوتاد' اخیار وغیرہ ان میں سے ہر ایک کو بطور سبق حروف تہجی سکھلاتے ہیں۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ فقر کیا ہے اور فقر کے مراتب کیا ہیں؟

marfat.com

فقر کا مرتبہ یہ ہے کہ دریائے توحید و فردانیت میں غرق ہوتا ہے۔ فنافی اللہ ہوتا ہے۔ فقر کے مراتب پر انسان غالب نہیں آسکتا۔ جب تک مرشد کامل اسم اللہ ذات کی ساتوں مشقوں سے اس کے ساتوں اعضا کو پختہ نہ بنائے۔ اور نفس کے ساتوں تصرفوں کے ذریعے ہستی سے نیستی میں نہ لے جائے۔

جب یہ کر چکے تو پھر اسے انوار دیدار میں اس طرح مستغرق کرے کہ دوسرے کو دیکھنا اس کے لئے حرام ہو جائے۔ جو شخص ان آثار سے فنافی اللہ ہو۔ وہی پروردگار کا فقیر ہے۔ ایسا شخص بظاہر شریعت کا پابند و ہشیار اور بباطن باطل سے بے زار ہوتا ہے۔ جو شخص فقر کے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ اس پر کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کے چوبیس حروف سے چوبیس ہزار تجلیات نازل ہوتی ہیں۔ یہ اصلی راز ہے۔ اس قسم کے راز والے کو فقیر مالکی الملکی کہتے ہیں۔ یہ شخص فقر میں اول نمبر پر ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ اے پروردگار بے شک میں تیری عطاؤں اور مہربانیوں کا جو تو نے مجھ پر کہیں محتاج ہوں۔ (پ ۲۰ ع ۶)

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ اَلْفَقْرُ مِنِّیْ۔

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ فقر میں بہت بڑے بھید ہیں۔

marfat.com

صاحب جمعیت و خلافی الذات فقیر کشف و کرامات کے بے جمعیت مقامات و درجات سے گزرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

فقر کے مراتب سے وہی شخص واقف ہوتا ہے۔ جو فقر تک پہنچا ہو۔ اور جس نے فقر کی لذت چکھی ہو۔ اور فقر اختیار کیا ہوا ہو۔ اور سلطان الفقر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو۔

قولہ تعالیٰ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

جو شخص دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ (پ ۱۵ ع ۸)

نام کے فقرا بہت ہیں۔ لیکن اصل فقیر ہزار میں سے ایک ہوگا۔ جو فقر کے مرتبے پر پہنچا ہو۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ اَلْفَقْرُ لَا يَحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ۔ فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا بھی محتاج نہیں ہوتا۔ فقیر کی بات کن سے قضا کے موافق ہوا کرتی ہے۔ یہ ہیں مراتب فقر رضا کے۔ کہ قضا پر راضی ہو۔ فقیر کا مرتبہ وہم فہم میں نہیں سما سکتا۔ فقیر کا دل سلیم ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کئے ہوئے ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ واقعی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رکھوالا ہے۔ (پ ۲۴ ع ۱۰)

marfat.com

پس معلوم ہوا کہ فقیر اہل خدا ہوتا ہے۔ اور اہل مراتب اہل ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اہل خدا اور اہل ہوا کی ہم نشینی ٹھیک نہیں ہوتی۔ سالک سلوک مذکورہ بالا امور وجود سے منکشف کرکے عین بعین دیکھتا اور دکھاتا ہے۔

واضح رہے کہ غوث و قطب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض کو طبقات کے سیر کا طیران حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کے غوث و قطب دہقانی کہلاتے ہیں۔ یہ ایک ولایت سے دوسری ولایت میں اڑ کر جا پہنچتے ہیں۔

دوسرے وہ جو حق کے رفیق ہوں۔ اور قبر سے روح کو نکال کر جسم میں داخل کر سکیں۔ یہ لوگ دنیائے فانی کے شور و شر سے فارغ البال ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ معرفت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کی حالت فرشتوں کی سی اور ان کے مراتب کریم کے سے ہوتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو چھپائے رکھتے ہیں۔ خلقت میں گمنام اور لاہوت میں دائمی طور پر حاضر اور مشہور ہوتے ہیں۔

تیسرے غوث و قطب تحقیق جو توحید کے دریائے عمیق میں مستغرق ہوتے ہیں۔ انہیں کو فقیر حقیقی کہتے ہیں۔ وجود سے حق نکالا ہے۔ اور حق کو حق میں لے گئے ہیں۔ محقق حقیقت فنافی اللہ ہیں۔ بقاباللہ ہیں۔ معشوق ربانی ہیں۔

یہ تمام مراتب حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے ہیں۔ جو ان کا منکر ہے۔ وہ بے دین' بدمذہب اور پریشان حال ہے۔ مصنف کی رائے میں عنایت ہدایت سے ہے۔ اور ہدایت سات

marfat.com

طرح کی ہے۔ چار علم میں یعنی عمل، فیض، حلم اور تقویٰ۔
اور تین باطنی، یعنی نفس کا پہچاننا۔ خواہشات نفسانی سے نکلنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس طرح پہچاننا کہ قدرت کی زبان سے بات کرے۔ قدرت کے کانوں سے سنے۔ اور قدرت کی آنکھوں سے دیکھے۔ جو شخص ان بات کا معتقد ہو، نفس اس کا مطیع ہو جاتا ہے۔ بد خصلتوں سے باز رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے۔ معرفت الٰہی میں قدم رکھتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔

جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا گویا اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔

جب یہ حالت ہو تو پھر عارف باللہ کو معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔
فقر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

فقر لایحتاج راشد دو گواہ
ترک دادند غیر دیگر ترک جاہ
عز و دنیا را نہ طلبش انبیاء
ترک دنیا فرض شد بر اولیاء

فقیر حسب ذیل دو مراتب سے لایحتاج ہو جاتا ہے۔ ایک اسم

marfat.com

اللہ ذات کے تصور' معرفت' مشاہدہ قرب اور حضور سے' دوسرے ہمیشہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر رہنے سے

فقیر کے لئے عین ضروری ہے کہ اہل روحانیت و اہل قبر کی دعوت کو عمل میں لائے۔ اگر حروف' علماء کے نام' اسم اللہ ذات اور صورت فقر کا نقش دیوار پر لکھا دیکھو' تو اس کی تعظیم کرو۔ کیونکہ علماء و فقراء دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ گروہ ہیں۔ یہ دونوں ہی صاحب معرفت اور لائق دیدار ہیں۔ جو سچے دل سے ان کا دامن پکڑتا ہے۔ وہ دنیا سے ایمان سلامت لے کر جاتا ہے۔

واضح رہے کہ ہر ایک طریقے اور ہر ایک علم کے لئے شروع یا آغاز قاعدہ اور راہ ہے۔ اگر مرشد' استاد' اور علم نہ ہو تو انسان بے قاعدہ و بے راہ اور گمراہ رہتا ہے۔ قاعدہ قادری سے ساتوں اعضا قید میں آتے ہیں۔ قلب و قالب تصرف میں آتے ہیں۔ اور نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ اور دل زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہونے لگتا ہے۔ روح کو مشاہدہ قرب و حضور الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

جب ساتوں اعضاء روشن ہو جائیں تو عارف باللہ اور لائق دیدار ہوتا ہے۔ یہ بات اسم اللہ ذات کے تصور یا کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ کوئی کامل استاد یا مرشد سکھائے۔ اسم اللہ کے سبق سے آنکھ روشن ہو جاتی ہے۔ دائمی تماشا نظر آنے لگتا ہے۔ معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص یک حرفی قاعدہ کو پہلے دن تحقیق کے طریق سے پڑھے۔

marfat.com

دنیا اور آخرت کی چیزیں اس پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ نام کے قادری تو بہت ہیں۔ لیکن اصلی قادری شاذو نادر ہیں۔ عارف باللہ قادری کی یہ علامت ہے کہ وہ دریا نوش ہوتا ہے۔ لیکن لافزن نہیں ہوتا۔ قادری کو قرب اور جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ نفس کا قاتل ہوتا ہے۔ غنی ہوتا ہے۔ حق پسند ہوتا ہے۔ بدعت سے بیزار ہوتا ہے۔ حسن پرستی سے متنفر ہوتا ہے۔ کیونکہ حسن پرستی حرص و ہوا اور مستی کے سبب ہوا کرتی ہے۔

مجھے ان احمقوں پر تعجب آتا ہے۔ جو دراصل تو شیطان کے چیلے جانتے ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔ اصل میں شیطان' خطرات اور وساوس کے پنجے میں گرفتار ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ ہم اولی ہیں۔

واضح رہے کہ ہر ایک مقام کی ابتداء' انتہا' ظاہر و پوشیدہ تمام مخلوقات اسم اللہ ذات کے طے میں ہے۔ اسم اللہ ذات قلب کی طے میں ہے۔ قلب سر کی طے میں' سر روح کی طے میں' روح اسرار کی طے میں' اسرار بخفی کی طے میں' بخفی ہویدا کی طے میں اور ہویدا سویدائی طے میں۔

جب تمام طے ختم ہو چکتی ہیں تو تمام علوم منکشف ہو جاتے ہیں۔ کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ پھر قادری ساتوں علموں کا عالم ہو جاتا ہے۔ یعنی عالم لسان' عالم قلب' عالم روح' عالم سر' عالم اسرار' عالم خفی' عالم نور ہدایت۔ اس قسم کا عالم عارف ربانی ہوتا ہے۔

پھر مذکورہ بالا سات علوم میں سے ہر ایک سے چودہ علم نکلتے ہیں۔

marfat.com

اور پھر ان چودہ میں سے چوبیس ہزار علم منکشف ہوتے ہیں۔

جو شخص ایک علم حاصل کرتا ہے اسے عالم حکیم اور عارف کہتے ہیں۔ عوام و خواص کے نزدیک جلال ہے۔ لیکن دراصل وہ خاص الخاص عالم و حکیم ہوتا ہے۔ جس کا دل سلیم ہو اور خدا کے سپرد ہو۔

حدیث۔ لَا تَتَكَلَّمُ كَلَامَ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ

"حکمت کی باتیں جاہلوں کے رو برو بیان نہ کرو۔"

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔

"جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

واضح رہے کہ خاموشی سے حکمت و رحمانیت کے ستر ہزار خزانے ہاتھ آتے ہیں۔ اس قسم کی خاموشی' معرفت' قرب' مشاہدہ' حضور الٰہی' دور مدور' ذکر و مذکور کے متعلق ہوتی ہے۔ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ" تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔"

اس قسم کی خاموشی والے کو الہام پیغام جواب باصواب ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اس طریق تحقیق سے کفر' شرک اور بدعت کی گویائی سے خاموش ہوتا ہے۔ جو شخص اس صفت سے موصوف نہ ہو وہ وصال و معرفت الٰہی سے بے بہرہ ہوتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلصَّدَاقَةُ شَيْءٌ عَجِيْبٌ

سچائی بڑی عجیب چیز ہے۔

واضح رہے کہ (منافق کی) خاموشی نفاق کی وجہ سے ہوتی ہے۔

marfat.com

اس چیز سے بہتر ہزار شیطانی فتنہ و فساد اور مکر و فریب پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِیْمِ۔ بردبار کی ناراضگی سے خدا کی پناہ۔

مطلب یہ کہ جو شخص معرفت الٰہی کے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کے لئے گویائی اور خاموشی مجاہدہ اور مشاہدہ' مستی اور ہوشیاری' خواب اور بیداری یکساں ہے۔ کیونکہ کامل اکمل اور جامع کے مراتب یہ ہیں۔ اسے اسم اللہ ذات کا تصور' اللہ تعالیٰ کا ذکر' قرب حضور' ظاہری اور باطنی تجرید و تفرید' حاصل ہوتا ہے۔ وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ اور اس کے اقوال و افعال اور اعمال حکمت سے خالی نہیں ہوتے۔ جس طرح حضرت خضر علیہ السلام کے افعال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نگاہوں میں گناہ معلوم ہوتے تھے۔ لیکن حضرت خضر علیہ السلام دراصل ثواب کا کام کر رہے تھے۔ یعنی کشتی کو توڑا۔ بچے کو مار ڈالا۔ اور شکستہ دیوار کی مرمت کی۔ چنانچہ سورہ کہف میں اس کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ۔

اس کے باعث تیرے اور میرے درمیان جدائی ہو گئی ہے۔ (پ ۱۶ ع ۱)

دلا کیں قوم راحق نور دادہ
ازاں صاحب فہم درپا فتادہ
باھو طالب صابر بود بہتر زجان
طالب جاسوس باشد در زیاں

marfat.com

عاقلاں رابس بود خاموشی قال
بے شعو راں کے رسند باحق وصال

عالم شخص جان کا سرمایہ ہے۔ اور جاہل شیطان ثانی ہے۔ کسی کامل مرشد کی جستجو کرنی چاہئے۔ جو ایک لحظہ میں خدا رسیدہ بنا دے۔ واضح رہے کہ مرید قادری کو فتح اس کے قادری پن سے ہے۔ اگر وہ کسی اور طریقے کی طرف رجوع کرے تو مرید نہیں پلید ہے۔ اس کی برکت سلب ہو جاتی ہے۔ اور اسے کتوں کا سا درجہ مل جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے ہر طریقہ کی خلافت حاصل ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہ کرو۔ کیونکہ اس حرامی کے بہت سے باپ ہیں۔ اس کی بات محض ایک گپ ہے۔ قادری لایحتاج نرشیر ہے۔ خدا نہ کرے کہ قادری مرید اپنے طریقے کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ میں داخل ہو۔ قادری مرید ہر طریقے پر غالب ہوتا ہے۔

باھو ہر کہ طالب شد مریدش قادری
قادری حاضر نبی بردیں قوی
قادری رابس بود قادر کرم
پیشوائے شاہ آں رانیست غم
من مریدم شاہ میراں محی الدین
خاک برسر منکران بے یقین
ہر کہ منکر زیں ہدایت گاؤ خر
ہر کہ ایشاں شد مریدش بانظر
باھو از غلامان غلامانش خاکپاء

marfat.com

شاہ میرار پیشوا ــ باخدا

جو مرشد ایک قدم پر اور ہر دم میں تمام مراتب وجودیہ ابتدا سے لے کر انتہا تک اسم اللہ ذات کے حاضرات سے منکشف نہیں کرتا۔ اسے مرشد نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ وہ صرف صاحب قال ہے نہ صاحب وصال۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح رہے کہ جس کسی کو ملا علم سے ملا جس نے پہچانا علم سے پہچانا۔

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

یہ علم اور کشائش، کشف، فیض وغیرہ دلی روشنی کے علم سے ہے۔ جس دل میں یہ صفات ہوں اسے قلب النور کہتے ہیں۔ ایسے دل والا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے الہام ہوتا ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشاہدہ، قرب، حضور اور توحید الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے دل والے کو حضور سے الہام، علم، مراقبہ، فکر، مکاشفہ، توجہ دلیل، وہم و خیال، معرفت وصال، زندہ دل، نجات یافتہ قالب حاصل ہوتے ہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو خواہ دل ظاہر میں بلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پکارے حقیقت میں اسے تصدیق حاصل نہیں ہوتی۔ اور خواہ دل بظاہر اسم اللہ ذات سے جوش و خروش کرے۔ اور نعرہ مارے دل اور زبان میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ جس طرح زبان گوشت کا ٹکڑا ہے اسی طرح دل بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ دل اس وقت تک نفاق، خناس، خرطوم، وسوسہ، وہم خطرہ شیطانی اور حرص وہوائے نفسانی سے خلاص

marfat.com

نہیں ہوتا اور خاص مع اللہ کے درجے تک نہیں پہنچتا۔ تاوقتیکہ وہ اسم اللہ ذات کی تاثیر و تصور سے زندہ نہ ہو۔ اور اسے آب حیات اور حوض کوثر کے پانی سے غسل نہ دیا جائے۔ توحید میں نہ لپیٹا جائے' اسم اللہ ذات کا لباس نہ پہنایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر نہ ہو جائے۔ اس قسم کا صاحب قلب جو کچھ دیکھتا ہے نور حضور سے دیکھتا ہے۔ رویت' ربوبیت' معرفت توحید' دیدار' نور حضور' مشاہدہ وغیرہ۔ قلب بیدار کے مراتب ہیں۔

چرادر زندگی اے دل نہ کوشی
چرازیں شربت شیریں نہ نوشی
دلے زندہ شود ہرگز نمیرو
دلے بیدار شد خوابش نگیرد

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا تَنَامُ قَلْبِیْ۔ میری آنکھ سوتی ہے لیکن دل نہیں سوتا۔

نیز فرماتے ہیں۔ عَصَیْتُ قَلْبِیْ عَصَیْتُ اللّٰہ۔ میں نے دل کی نافرمانی کی' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

نیز فرماتے ہیں۔ رایت فی قلبی ربی۔ میں نے اپنے دل میں اپنے پروردگار کو دیکھا۔

یہی دل شیطان کی دو انگلیوں میں ہے۔ اور یہی رحمٰن کی دو انگلیوں میں۔ قلب کی تحقیقات ذوق طلب سے ہوتی ہے۔ جو دل اسم اللہ ذات کے تصور سے زندہ ہے۔ دونوں جہان اس کی طے میں ہیں۔ جو صاحب قلب مرشد منکشف کرتا ہے۔ اور دونوں جہان کا تماشا دل

marfat.com

کی زندگی دکھاتا ہے۔ واضح رہے کہ دل کی جنبش دو حکمت سے خالی نہیں۔ یا تو جہاد نفس کے واسطے ہے جو بمنزلہ تلوار ہے۔ دل کی خاص توجہ نفس موذی کو ہر دم قتل کرتی ہے۔ جس سے اس کے وجود میں حرص، حسد، طمع، کبر اور ہوا نہیں رہتی۔ اور دل مقرب حق اور صاحب صدق و صفا اور باخدا ہوتا ہے۔ یا دل کی جنبش جہالت و حرص و ہوا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ شیطانی خطرات و وساوس باعث پریشانی ہیں۔ اہل دل کو ایک خاص علم حاصل ہوتا ہے۔ دراصل یہی علم حج ہے۔ اسی علم کا حاصل کرنا فرض عین ہے۔ علم نص، علم حدیث و قرآن رحمٰن کے موافق ہے۔ اور شیطان کے مخالف ہے۔ جو دل حضوری کے سبب جنبش کرتا ہے۔ وہ نور سے پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہے۔ ایسا دل عین العیان ہے۔ اور ستر ہزار قرآن کا ثواب ایک دم میں اسے ملتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

قلب قالب عارفاں غرقش وصال
ایں چنیں عارف بود حق لازوال

مجھے احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے جو دنیا مردار کی جستجو اور تلاش میں رہتے ہیں۔ اور اپنے تئیں ذاکر قلوب کہلواتے ہیں۔ قلب کے مراتب سے وہی واقف ہوتا ہے جسے قلبی نور حاصل ہو۔ ا

marfat.com

مشاہدہ حضور، معرفت اور توحید الٰہی دیکھے ہوں۔ صاحب دل کا دل زندہ ہوتا ہے۔ اور قالب مردہ۔ اور اسے ہر حقیقت حضور سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب سروری قادری کو نصیب ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ تارک، فارغ، لایحتاج، بے طمع، اور بے ریا ہوتا ہے۔ اگر قادری سروری کے علاوہ کوئی اور شخص اس بات کا دعویٰ کرے تو وہ غلطی پر ہے۔ اور محض حرص و ہوائے نفسانی کے طور پر کہتا ہے۔ علم قلب لدنی حضور الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

علم کے معنی ہیں جاننا۔ لیکن کیا جاننا؟ کیا پہچاننا؟ اور کیا پانا؟ پہلا علم زبانی جو عین با عین ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ اپنے اس پروردگار کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور تیرا پروردگار عزت والا ہے۔ جس نے قلم سے علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے یاد نہ تھا۔ (پ ۳۰ ع ۲۱)

دوسرا علم قلب۔ جب قلب زبان کھول کر بولنے لگتا ہے تو زبان کی بولنے کی طاقت سلب ہو جاتی ہے۔

قولہ تعالیٰ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اور وہ خواہش سے بات نہیں کرتا۔ (پ ۲۷ ع ۵)

چنانچہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قُلْ خَیْرًا "وَاِلَّا اُسْکُتْ۔ اچھی بات کرو ورنہ خاموش رہ۔

نیز فرماتے ہیں۔ مَنْ سَکَتَ سَلَمَ وَمَنْ سَلَمَ نَجٰی۔ جس نے خاموشی

marfat.com

اختیار کی وہ سلامت رہا۔ اور جو سلامت رہا وہ نجات پا گیا۔

جسے قرب الٰہی حاصل ہے وہ ہر وقت دل پر نگاہ رکھتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ اپنی آنکھیں اس راہ سے کھول اور عین بعین دیکھ لے۔ یہ مراتب حق الیقین والے کے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور وہ تمہاری جانوں میں ہے کہ تم نہیں دیکھتے۔ (پ ۲۶ ع ۱۸)

اسم اللہ کے تصور سے ہمیشہ ہزارہا تجلیات دل پر ہوتی ہیں۔ جس سے دل زیادہ روشن اور چمکدار ہو جاتا ہے۔ معرفت الٰہی کی بے حجاب روشنی آفتاب سے بڑھ کر روشن ہوتی ہے۔ اس مقام پر غیب الغیب عین العیان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا۔

اور حضرت آدم علیہ السلام کو ان سب کے نام سکھائے۔ جب یہ حالت ہوتی ہے تو جمعیت انس اور قرار ہوتا ہے۔ اور خلقت سے نفرت

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آج تک جتنے فساد برپا ہوئے ہیں۔ خلقت کے میل جول سے ہوئے۔ اور اگر کسی کو موت نصیب ہوئی ہے تو خلقت سے کنارہ کشی کرنے سے۔ کسی نے وصیت طلب کی تو فرمایا۔

marfat.com

"کہ دنیا سے بیزار ہو کر اسے لات مارو اور چھری لے کر اپنا بازو کاٹ ڈالو۔"

اس نے کہا یہ بات کون شخص کر سکتا ہے۔ فرمایا اگر ایسا کر لو تو سر کی زبان بولنے لگتی ہے۔ اور اس کے گوش ہمت اللہ تعالیٰ سے سننے لگتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ظاہری زبان گونگی ہو۔ اور ظاہری کان بہرے ہوں۔ تب کہیں زبان کاٹنا اور پاؤں توڑنا میسر ہوتا ہے۔ نیز فرمایا انبیاء کے بعد حکما کا درجہ ہے۔ لیکن نبوت کے بعد کچھ نہیں۔ مگر حکمت کی پہلی علامت خاموشی اور ضرورت کے موافق بات کرنا ہے۔ خاموشی عارف کے لئے بہتر ہے۔ اس کا کلام عمدہ ہوتا ہے۔

نیز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بندے سے آٹھ چیزیں چاہتا ہے۔ دو اس کے دل سے اول اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم۔ دوسرے' خلق خدا سے شفقت کرنا۔

دو اس کی زبان سے اول توحید کا اقرار کرنا۔ دوسرے خلقت کا رفیق ہونا۔

دو اس کے وجود سے اول اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا۔ دوسرے مومن بھائی کی مدد کرنا۔

دو اس کے خلق سے اول اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے صبر کرنا۔

حاتم کو لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص کے پاس مال و دولت بہت ہے۔ حاتم نے ان سے پوچھا۔ کیا مال کے ساتھ اس نے زندگانی بھی جمع کی ہے۔ کہا' نہیں۔ حاتم کہنے لگا تو پھر مال مردے کے کس مصرف

marfat.com

کہ حاتم سے ایک نے پوچھا کہ کیا تجھے کسی بات کی ضرورت ہے۔ کہا۔ ہاں پوچھا۔ کہو۔ کہا یہ کہ میں تجھے دیکھوں اور تو مجھے۔

نیز فرمایا۔ عبرت حاصل کرو۔ جس نے دیکھ کر عبرت حاصل کی اور غرور نہ کیا اسے نصیحت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

نیز فرمایا۔ تین قسم کے لوگوں سے دور رہو۔ غافل علما' نرمی و سستی کرنے والے قاری' جاہل صوفی۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین و بدن سلامت رہے اور غم کم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ خلقت سے گوشہ گیری کرے۔ کیونکہ یہ زمانہ گوشہ گیری اور تنہائی کا ہے۔

نیز فرمایا کہ دنیا سوائے پانچ چیزوں کے فضول ہے۔ اول روٹی جس سے زندگی قائم رہے۔ دوم پانی جس سے پیاس بجھے۔ سوم کپڑا جس سے ستر ڈھانپے' چہارم گھر جس میں گزارا ہو سکے۔ پنجم علم جس پر عمل ہو سکے۔

نیز فرمایا کہ جو گناہ شہوت کی وجہ سے سرزد ہو اس کی بخشش کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن جو گناہ تکبر سبب ہو اس کی بخشش کی امید نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ شیطان کا گناہ تکبر کی وجہ سے تھا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش شہوت کے سبب سے۔

اس بارہ میں مصنف غلام قادری سلطان باھو علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ تذکرۃ الاولیاء کے مصنف لکھتے ہیں کہ سالک دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک نماز' نوافل" سبحتے وغیرہ اور دیگر عبادات سے۔ دوسرے ترک' سوی اللہ سے جو ذات الٰہی میں فنا ہوتے ہیں۔

ہر کہ ایں جا میر سد عارف خدا

marfat.com

باز دارد نفس را کبر از ہوا

اہل طریق کے ظاہر و باطن کو توفیق حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ نفس کی زندگی دنیاوی لذت پر منحصر ہے۔ اور دل کی زندگی ذکر رحمانی پر اور روح کی فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہونے پر یعنی اپنے آپ سے فنا ہو۔ اور نور خدا میں غرق ہو کر باقی ہو۔ یہ معرفت سبحانی کا سرا سرار ہے۔ جو شخص تحقیق کا یہ طریق نہیں جانتا وہ بے جمعیت اور پریشان ہے۔

ہر کہ دارد امید از غیر خدا
کے تو اند رسید راہ صفا
رفت از خود گم است نام آواز
غرق فی اللہ بہ راز رحمت راز
اسم اللہ بذات گشت نجات
مردہ دل را کند بشوق نجات
احتیاجے نماند بندہ پسند
درہوائے بہ نفس باشی چند
باھو ہر کہ آید بہ فیض فیض فضل
مے برآید زجملہ خطرہ خلل

مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ سمجھتے ہیں۔ معرفت الٰہی کے محقق اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف لوگوں کے احوال یہ ہیں کہ ان کے ظاہر و باطن کو حق و باطل کی تمیز حاصل ہوتی ہے۔

marfat.com

واضح رہے کہ جس شخص کے حواس ظاہری و باطنی محبت و معرفت' مراقبہ مشاہدہ' غرق فی النور اور حضور باطنی سے کشادہ نہیں۔ اور عین بعین نہیں دیکھتے اس کا باطن باطل پر ہوتا ہے۔ اس کے بدن سے اوصاف ذمیمہ۔ مثلاً طمع' حرص' حسد' تکبر' لالچ وغیرہ دور نہیں ہوتے۔ نہ تزکیہ نفس اسے نصیب ہوتا ہے۔ نہ تصفیہ قلب' نہ تخلیہ روح' نہ تخلیہ سر' جو شخص عین بعین نہیں دیکھتا ہے۔ اس کا باطن بھی باطل پر ہوتا ہے۔

اور جو ذکر جہر کرے۔ نفس پر قاہر ہو جس سے نفس ذکر کا حامل ہو سکے۔ اس کا جسم روح کی طرح لطیف ہو جاتا ہے۔ ایسا کامل شخص عین بعین دیکھتا ہے۔ جس کا ظاہر و باطن یکساں نہیں وہ پلید ہے۔ اس کے باطن سے وہم' وسوسہ اور خطرات دور نہیں ہوتے۔ اور اسے دولت اخروی نصیب نہیں ہوتی۔

قولہ تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً۔

اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور پوشیدہ دعا مانگو۔ (پ ۸ ع ۱۴)

یہ علامت ذکر خفی والے کی ہے۔ ایسے شخص سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ تمام پوشیدہ چیزیں منکشف ہو جاتی ہیں۔ اور عین بعین دیکھنے لگتا ہے۔ اگر تحقیق کی رو نہیں تو اس کا باطن باطل پر ہے۔ جو شخص باطن سے ذکر' فکر' مراقبہ اور مکاشفہ نہیں کرتا۔ وہ نہ معرفت اِلاَّ اللّٰہُ کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے۔ اور نہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ اور نہ ہی وہ صاحب خلق عظیم اور صفت کریم سے متصف

marfat.com

ہو کر فقر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وارث بن سکتا ہے۔ نہ اس کے باطن سے بطالت دور ہو سکتی ہے۔ نہ وہ فقیر مالک الملکی ہو سکتا ہے۔ نہ صاحب ولایت ہو کر خلقت کا رہنما بن سکتا ہے۔ اس کی ہدایت باطنی بھی جھوٹی ہوتی ہے۔

علم تفسیر کے موافق لوگوں پر اس کی تاثیر نہیں ہوتی۔ اس کے طالب روشن ضمیر اور نفس پر قادر نہیں ہوتے۔ جو باطن ظاہر کے موافق نہیں وہ بدعتی ہے۔ خلاف شرع ہے۔ شیطان کے موافق ہے۔ اور قرآن کے مخالف ہے۔

جو لوگ سرود پرست ہیں وہ اہل استدراج ہیں۔ اور نفسانی خواہشات میں مبتلا ہیں۔ علماء کے دشمن ہیں۔ تکبر کا دم بھرتے ہیں۔ ظاہر و باطن میں تقلیدی ہیں۔ ایسے لوگوں کو باطن کی واقفیت ہی نہیں۔ جو شخص متفق مع اللہ نہیں اور روز الست کی روحوں کی خبر نہیں دیتا۔ اور اپنے آپ کو مست باطن کہلواتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔

واضح رہے کہ ذکر شور و غوغا سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور نہ وجود سے بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ واذکر ربک اذا نسیت اپنے پروردگار کو یاد کر جب تو بھول جائے۔

ایسا ذکر چاہئے کہ اپنے وجود کی سدھ بدھ نہ ہو۔ جو ذاکر اس صفت سے موصوف نہیں اس کا باطن بھی باطل ہے۔

اگر باطنی قوت توفیق، انبیاء اولیاء کی روحوں کی ملاقات۔ الا اللہ کی تجلیات۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضوری، ذکر سے فنافی اللہ ہونے وغیرہ کی نعمت عظمیٰ و سعادت کبریٰ اور نفسانی

marfat.com

خواہشات سے نکلنا نہ ہوتا' تو تمام سالک گمراہ ہو جاتے۔ یاد رہے باطن اسے کہتے ہیں کہ ذکر فکر میں ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔

چنانچہ شیخ جنید بغدادی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ۔

"جو باطن ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل ہے۔"

باطن اس بات کا نام ہے کہ جس چیز کو شریعت روا رکھتی ہے اس پر کاربند ہو۔ اور جس سے شریعت منع کرے۔ اس سے باز رہے۔ حتیٰ کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت قدم بقدم کرے۔ اور باطن میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور سے بیعت تلقین اور تعلیم کرائے۔ یہ نعمت صاحب باطن کامل مرشد سے عطا ہوتی ہے۔ وہ باطن نہایت ہی عمدہ ہے جس کی ابتدا اور انتہا میں باطل کی گنجائش نہیں۔ بلکہ محض حق ہے۔ کہ حق کو دیکھتا ہے۔ حق سنتا ہے۔ حق کہتا ہے۔ اور اس کا ہر ایک عمل' فعل' قول حق ہوتا ہے۔ اسے وصال برحق ہوتا ہے۔ اس کا وجود ابد آلاباد تک زندہ رہتا ہے۔ ذات و صفات کے تمام مقامات طے کرتا ہے۔ یہ بات اسم اللہ ذات کی توحید و معرفت اور تصور کے بغیر میسر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسم اللہ ذات اصل ہے۔ اور جو اسم اللہ ذات کو اصل دیکھتا ہے۔ اسے سراسر وصل ہے۔

جو مرشد اسم اللہ ذت کی مشق سے سات دن کے اندر وجود کے سات اعضا کو پاک نہیں کرتا۔ اصل کا وصل میسر نہیں کراتا۔ ہر ایک مقام کی نعمت نہیں دکھلاتا۔ طالب کو صاحب گنج لایحتاج نہیں کر دیتا۔

marfat.com

وہ مرشد کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ تیلی کا بیل ہے۔ اور معرفت پروردگار سے بے خبر ہے۔

مرشدے باطن بود قوت قوی
طالباں رامے برد حاضر نبیؐ
مرشدے باشد چنیں باطن صفا
طالباں را باز دارد از ہوا
انتہا در ابتدا بخشد کرم
ہر کہ در فقرش درآید نیست غم
فقر فردوس است فیض و فضل حق
بہرہ گیرد خاک زاں جملہ خلق
فقر اول آخر و تم و ختم
کشتہ نفس و درد سوزش در تنم
الف اللہ یافتم ب بہرہ بس
ہر کہ طلبش غیر حق اہل از ہوس

ظاہر و باطن میں پیری مریدی کوئی آسان کام نہیں۔ پیری مریدی پروردگار کا بڑا بھاری بھید ہے۔ اسے وہی شخص جانتا ہے۔ جو اس تک پہنچا ہے۔ اور جس نے معرفت حق اختیار کی ہے۔ اور دیکھنے والی چیز ہے۔ اور روح کی لذت چکھی ہے۔ اور وجود سے نفسانی حرص و ہوا دور کر دی ہے۔ یہ راہ قال سے تعلق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ تیرے دل میں ہے اسے دھو ڈال۔ اللہ بس باقی ہوس۔

دنیا کی طلب سراسر بدعت اور گناہ ہے۔ اور مولیٰ کی طلب سربسر

marfat.com

راستی راہ ہے۔ اگر کوئی یہ کہے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ دنیا دن کا کھانا رات کو اور رات کا کھانا دن کو ہے۔ اسی کو کہتے ہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صاحب مدینہ کا وظیفہ ہے۔ دنیا جمع کرنا کافروں کا کام ہے۔ ارے احمق۔ دنیا میں سے جو حلال ہے اس کا حساب ہو گا۔ اور جو حرام ہے اس کا عوض عذاب ہوگا۔ بلکہ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر عموماً اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاص کر فرماتے ہیں۔

تَرَکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَّحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کل خطیئۃ

"دنیا کا ترک کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔"

یہ دنیا سراسر باعث ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھوٹ کو وسیلہ نہ بنا۔ میری حجت قرآن شریف ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں دنیا کو کہیں عزت نہیں دی گئی۔

چنانچہ فرمایا ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرما دیجئے کہ دنیاوی اسباب تھوڑا ہے۔ (پ ۵ ع ۸)

فقیر کے دشمن تین شخص ہیں۔ اور یہ تینوں ہی دنیا کے دوست ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ منافق' حاسد' کافر۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلدُّنْیَا لِلسَّلَاطِیْنِ وَالْکَافِرِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالْمَسَاکِیْنِ۔ دنیا بادشاہوں اور کافروں کے لئے ہے۔ اور عاقبت پرہیز گاروں اور مسکینوں کے لئے۔

marfat.com

نیز فرمایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔

"اے معبود! مجھے بحالت مسکین زندہ رکھ۔ بحالت، مسکینی مار اور قیامت کے دن میرا حشر مساکین کے زمرہ میں کرنا۔"

نیز فرماتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا اے معبود! مجھے مظلوم بنا ظالم نہ بنا۔

مرد وہ ہے کہ جس حال میں ہو اپنے نفس کا خود انصاف کرے نفس پرست سارے ہی ہیں۔ خدا پرست کوئی کوئی ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

یہ مراتب ازلی پرہیز گار کے ہیں۔ کہ خواص و عوام کے مختلف مراتب اور احوال سے باخبر ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اس میں پرہیز گاروں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ ہدایت ہے۔

بعد ازاں طالب اللہ کو ذکر فکر کی تلقین اور علم فیض کی تعلیم دینا ہے کیونکہ علم سے ہی فیاض کا فضل روز ازل سے نصیب ہوتا ہے۔

ہر حدیثے آیتے زاں بشنوی
مرد عارف آں بود حاضر بنی

واضح رہے کہ نفس امارہ شیطان اور دنیا تینوں کا باہمی بڑا تعلق ہے۔ دنیا لوگوں کو لذت نفسانی، ریا اور طمع سے اپنی طرف جلا اور دیوانہ و مفتون بنا لیتی ہے۔ جب نفس شیطان اور دنیا اور اہل دنیا باہم

marfat.com

ایک ہو جاتے ہیں' تو پھر نافرمانی' معصیت اور ہلاکت اس طرح ڈالتا ہے کہ گناہ و نافرمانی میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے نکل نہیں سکتا مگر جسے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ اور مرشد کامل بحق رفیق ہو۔ جو اسے زندیقی مراتب سے باہر نکالے۔ اگر زندیقی مراتب سے نکلے تو برگزیدہ بارگاہ الٰہی بن جاتا ہے۔ مرشد کامل کے ذریعے اسے یگانگت و قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ دنیا' اعمال دنیا عز و جاہ دنیاوی اور نفس نافرمانی کی ترک کرتا ہے۔ نفس نافرمان نہ زیادہ علم پڑھنے نہ زیادہ مال جمع کرنے سے نہ بہت حکمت سے مطیع ہوتا ہے۔ وہ صرف حسب ذیل چار چیزوں سے مطیع ہوتا ہے۔

اول محبت الٰہی۔ دوم طلب الٰہی۔ سوم غرق فنافی اللہ۔ چہارم جو کام عبادت' ریاضت اور پرہیزگاری کا کرے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے۔

ان چاروں سے اسم اللہ ذات کا تصور و تصرف اور معرفت و توحید حاصل ہوتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کے وجود میں تین چیزیں ہیں۔ اول نفس نجس مردود جس کا خاتمہ شر پر ہوتا ہے۔ اس کا انجام مردود ہے۔

دوسرا قلب جو اصلی مقصود ہے۔ زندہ دل والا اپنے مقصود کو پہنچتا ہے۔

تیسرا روح محمود ہے جو محمدؐ محمود کی طالب ہے۔ یہ نیک طالب ہے۔ اس کا خاتمہ اور انجام بالخیر و محمود ہے۔ عقل مند! تمہیں ان میں سے کون سی چیز پسند ہے۔

marfat.com

واضح رہے کہ تمام دنیا کو ترک کرنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں تصرف کرنا اور تارک و فارغ ہونا کچھ مشکل نہیں۔ بالکل آسان ہے۔ لیکن اگر دنیا ترک کرنے کے بعد بھی اس میں مستغرق ہو جائیں تو پھر تارک ہونا سخت مشکل ہے۔ لیکن جسے اللہ تعالیٰ پر اعتبار ہے اس کے لئے آسان ہے۔ کیونکہ اس کی نگاہ میں مٹی اور سونا برابر ہے۔ یہ مراتب حاکم اُولِی الْاَمْرِ فقیر کے ہیں۔

واضح رہے کہ رجعت نفس' نافرمانی شیطان' اور حوادث خلق سے باخبر رہنا۔ عالم کے لئے مصیبت اور رجعت طمع ہے۔ اور فقیر کے لئے مصیبت و رجعت رجوعات خلق ہے۔ بادشاہ اور امراء کے مرید ہونے سے نفس میں انانیت آ جاتی ہے۔ اور حرص و ہوا معرفت اور قرب خدا سے باز رکھتی ہے۔ اہل دنیا کی مصیبت اور رجعت بخل ہے۔

واضح رہے کہ توجہ کی تین قسمیں ہیں۔

(i) توجہ ذکرو فکر (ii) توجہ مذکور (iiii) توجہ حضور۔

ذکرو فکر کی توجہ عوام کے لئے ہے۔ جیسے موکل فرشتوں اور دیو پری کے لئے۔

توجہ مذکور اس کے لئے جو شہ رگ سے بھی نزدیک ہے۔ اس کا الہام بھی بمنزلہ حجاب ہے۔

توجہ حضور صورت نور کی طرح ہے۔ اس میں جواب باصواب ملتا ہے۔ ایک دم میں ہزار ہا سوال جواب حاصل ہوتے ہیں۔ یہ توجہ حضور مرشد کامل بغیر میسر نہیں ہوتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت کرتے کرتے سوکھ کر کانٹا ہو جائے۔ اور خواہ عبادت کی کثرت کے سبب پیٹھ

marfat.com

کبڑی ہو جائے۔ اس رنج و محنت کا کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ ہزار ہا سال کی عبادت سے کامل مرشد کی ایک دفعہ کی توجہ بہتر ہے۔

توجہ حضور کس چیز سے حاصل ہوتی ہے

یہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جو توجہ ذاتی ہے۔ اسے توفیق تصرف ذاتی توحید و معرفت سے حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد وصل پر ہے۔ اور اس کا وصل اصل پر ہے۔ جس کا اصل سے وصل ہو وہ ذات سے ایک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ گو عارف خدا نہیں ہوتا لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔ اسی کو حضور الحق کہتے ہیں۔ یعنی حقیقت میں صاحب تحقیق۔ اور معرفت میں صاحب توفیق ہوتا ہے۔ اور ذکر میں اس کا دل سمندر کی طرح لہریں مارتا ہے۔

اس تصرف کو مردہ دل بے دین کیا جانیں؟ جو قید نفس میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور جن کا باطن معرفت وصال الٰہی سے بے خبر ہے۔ توجہ اس بات کا نام ہے کہ دونوں جہان کی اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق باطنی توجہ میں طالب پر منکشف کرے۔ اس کو توجہ موجہان بھی کہتے ہیں۔

ایسے شخص کی قید مین چھ طرفیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ اہل ذات ہوتا ہے۔ توجہ کی اصل نفس کی ترک اور روح کی فرحت ہے۔ اور فنافی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ لوح محفوظ کا مطالعہ ورق دل کی ایک سطر کا ایک حرف ہے۔ لیکن عوام الناس اسے نہیں سمجھتے۔ اس توجہ کو فیض بخش عوام کہتے ہیں۔ کامل مکمل اکمل مجموعہ جامع التوجہ کا انجام کیا ہے۔

marfat.com

واضح رہے کہ مرشد کامل سات چیزوں سے پختہ ہوتا ہے۔ جن کو ہفت گنج کہتے ہیں۔ اور جو آدمی کے ہفت اندام کے لئے بمنزلہ کنجی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

توجہ' توحید' تصرف' تصور' تفکر' تجلی' اور تسلی۔

اس کی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مشرق میں ہے۔ اور ان صفات سے موصوف صاحب توجہ مغرب میں تو حکم الٰہی سے اس کی جان عزرائیل کی طرح قبض کر سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کا نصیبہ صاحب توجہ کے پاس ہے تو خواہ اس نے دیکھا ہو یا نہ اسے مل جاتا ہے۔ اور توجہ سے اس کا حصہ اسے عطا کرتا ہے۔

ولی اللہ کا طالب حبیب خدا ہوتا ہے۔ یہ طریقہ توجہ کامل پر منحصر ہے۔ مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو ہیں تو تابع نفس۔ اور کہلواتے ہیں صاحب توجہ۔

یاد رکھو یہ کام مجہول اور ادھورے اور نامعقول کے ہیں۔ توجہ کے مراتب بہت بڑے ہیں۔ اور توجہ میں اسرار الٰہی بکثرت ہیں۔ توجہ کی راہ قدیم سے اولیاء اور انبیاء کو حاصل ہے۔ توجہ مہر باہر' قہر باقہر' آئینہ با آئینہ' معائنہ بامعائنہ' معا" بامعا" ہوتی ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

توجہ دل کے اندر سے ہوتی ہے جسے نور رب حضور کہتے ہیں۔ توجہ کو خطرات اس طرح خراب و برباد کرتے ہیں۔ جس طرح باغ کے پھولوں کو خزاں کی ہوا۔

از تنور لالہ طوفان خزاں سرے کشد

marfat.com

باغباناں رخنہ دیوار را گل میز نند

لیکن جو توجہ اسم اللہ ذات کے تصور سے ہے۔ وہ خطرات سے بالکل لازوال ہے۔

مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ طالب کو توجہ کے قاعدہ بغیر حق کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔ جب مرشد کامل چاہتا ہے کہ طالب اللہ کو کسی مقام پر پہنچائے تو پہلے طالب کی صورت کو اپنے تصور و تصرف میں لاتا ہے۔ اور لا الہ کی نفی میں لا کر نفاذ کرتا ہے۔ پھر اس کی صورت کو تصرف میں لا کر اِلَّا اللّٰہُ کے اثبات میں لے جا کر اس کی قلب و روح کو زندہ کرتا ہے۔ جس سے حواس خمسہ باطنی کا پردہ کھل جاتا ہے۔ اور اوصاف ذمیمہ زائل و رفع ہو جاتے ہیں۔ اور طالب سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ اور ہمیشہ کے لئے معرفت الٰہی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر طالب کی صورت کو بذریعہ توجہ اپنے تصرف میں لا کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں لے جا کر حضوری سے مشرف کراتا ہے۔ اور منصب دلواتا ہے۔ جس سے طالب لایحتاج ہوتا ہے۔ اور اسے کسی کی ضرورت نہیں رہتی۔

توجہ کی اصل یہ ہے کہ ایک دم میں ایک ہی قدم پر ذکر کر کے سو مقام اور ہر ایک مقام میں بے شمار مقامات بارش کے قطروں کی طرح برسنے لگتے ہیں۔ ان تمام مقامات کو طے کراتا ہے۔ اور نفسانی اور شیطانی تمام آفات سے سلامتی کے ساتھ پار کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس مقام میں پہنچا دیتا ہے جس کی نسبت فرمایا ہے۔ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا "جو اس میں داخل ہوا وہ بے کھٹکے ہو گیا"

marfat.com

اس مقام یہی ہے۔

توجہ کے معنی یوں ہیں۔ وجہ چہرہ' ت پردہ' جب ت بیچ میں سے نکال دیں تو پھر چہرہ چہرے کے مقابل ہے۔ رو برو ہے۔ مشاہدہ بامشاہدہ ہے۔ جب فقیر توجہ مع اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جس سے وہ حسب ذیل آیت کے موافق اللہ تعالیٰ کا فقیر ہو جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا۔

صبر کئے ہوئے ان لوگوں کے ساتھ رہ جو اپنے پروردگار کو صبح شام یاد کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ جو دنیاوی زندگی کی زینت کے پیچھے پڑے بھٹکتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی تابعداری نہ کر جن کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور جنہوں نے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور جو حد سے بڑھ گئے ہیں۔ (پ ۱۵ ع ۱۶)

توجہ تین طرح کی ہے۔ توجہ مخنث یعنی توجہ دنیا۔ جو دنیا کی خاطر کی جاتی ہے۔ توجہ مونث جو آخرت کی خاطر کی جائے۔ توجہ مذکر۔ جو مولیٰ کی خاطر کی جائے۔ اور یہی سب سے اعلیٰ ہے۔

چنانچہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ۔ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَلَہٗ طَلَبٌ اُخْرٰی وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَلَہٗ طَلَبُ الْعُقْبٰی وَمَنْ

marfat.com

طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

دنیا کا طالب مخنث۔ عقبیٰ کا طالب مونث اور مولیٰ کا طالب مذکر ہوتا ہے۔ جو دنیا طلب کرتا ہے۔ اسے دنیا ملتی ہے۔ جو عاقبت طلب کرتا ہے اسے عاقبت ملتی ہے۔ اور جو مولیٰ کو طلب کرتا ہے اسے سب کچھ مل جاتا ہے۔

واضح رہے کہ عارف باللہ صاحب کل کو لذت بھی ذات کل سے ہے۔ چار لذتیں ایسی ہیں جو لذت کل سے باز رکھتی ہیں۔

اول طرح طرح کے لذیذ چرب اور شیریں کھانوں کی لذت۔ دوسری عورت سے مجامعت کرنے کی لذت' تیسری حکومت شاہانہ کی لذت جو سر سے پاؤں تک محض دنیا ہے۔ چوتھی مطالعہ علم کی لذت۔ یہ چاروں لذتیں برابر ہیں۔ افسوس! ساری عمر مطالعہ میں صرف کر دی۔ لیکن معرفت مشاہدہ' نور حضور' تجلیات ذات اور قرب الٰہی سے محرم نہ ہوا۔

ارے نادان عالم! مرتے وقت معرفت الٰہی کے لئے ہزار غم کھاؤ گے آہیں بھرو گے۔ آہ! آہ! کسی کامل مرشد کو ڈھونڈو۔ اور رفیق راہ بناؤ۔ تاکہ تمہیں شیطانی مصیبت سے بچائے۔ جس وجود میں معرفت الٰہی کی لذت ہوتی ہے۔ اس سے چاروں لذتیں نکل جاتی ہیں۔ بعدازاں معلوم ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی کی لذت ایسی لذت ہے جس سے روح کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ اور نفس مُردہ ہو جاتا ہے۔

اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ۔ علم بڑا بھاری پردہ' واقع ہوا ہے۔ یعنی خلاف علم سربسر حجاب ہے۔ اور اخلاص سربسر ثواب ہے۔ نفس امارہ کو

marfat.com

قتل کرو۔ شیطان کو دشمن سمجھو۔ ابلیس کے ہم نشین نہ بنو۔ اور دنیا کو ترک کرو۔ تَبَرَّکَ اللّٰہُ تِبَارًا وَالتَّبَرُّ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ دنیا کا ترک کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے طالب کو مرشد واصل حق کے ذریعہ یہ نعمت فضل الٰہی قرب و معرفت پروردگار حاصل ہوتے ہیں۔ بہت علم پڑھنا فرض نہیں۔ گناہوں سے نکلنا پرہیزگاری کرنا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا مرشد کی طلب کرنا جو راہ راست پر لانے اور گمراہی سے بچانے کا وسیلہ ہے فرض عین ہے۔ اَلسُّؤَالُ مِفْتَاحُ الْاِسْتِفَادَۃِ عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہے۔

واضح رہے کہ انسانی وجود میں چالیس خزانے ہیں۔ بیس ظاہری اور بیس باطنی۔ اگر یہ خزانے مل جائیں تو باجمعیت والاستحاج ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا کرے تو کامل انسان ہے۔ ورنہ بے جمعیت حیوان۔ کامل انسان انبیاء اور اولیاء ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا۔ یہ لوگ وحشی درندوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔ (پ ۱۹ ع ۳)

وہ باطنی خزانوں سے تمام خزانے کھل جاتے ہیں۔ ظاہری خزانے یہ ہیں۔ صحت جان تمام جہان پر غالب آنا جو محض توفیق الٰہی ہے۔

چرا نالاں کسے از تنگ دستی
کہ گنج بے قیاس است تندرستی

اور گنج توفیق سے ظاہری خزانے کھلتے ہیں۔ گنج علم، گنج عمل، گنج حلم، گنج حکمت، گنج عقل، گنج توکل، گنج صبر، گنج شکر، گنج جمعیت۔ جب

marfat.com

جامع جمعیت کے ہاتھ آتا ہے۔ تو اہل دنیا اور دنیا کے خزانے غلام اور فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور حکم الٰہی سے غنی ہو جاتا ہے۔ اور سلطانوں والیوں کے بادشاہ سے اچھا ہو جاتا ہے۔

دو باطنی خزانے ہیں کہ ہر ایک باطنی خزانہ انہیں دو سے کھلتا ہے۔ ایک خزانہ حاضرات۔ جس سے ہر ایک نبی اور ولی اللہ سے مصافحہ و ملاقات ہوتی ہے۔ یہ دعوت تھی ہے۔ دوسرا خزانہ اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ جو معرفت توحید کا محض استغراق ہے۔ اور مطلق مشاہدہ ربوبیت حضور ہے۔ دوسرا ہر ایک باطنی خزانہ الہام مکالمہ تذکیر ذات صفات حیرت کلمات مجالس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ سعادت عظمیٰ اور مراتب اولیاء مکشف کراتا ہے۔

جو مرشد پہلے دونوں چالیس خزانے طالب اللہ کو نصیب کرتا ہے۔ وہ مرشد کامل ہے۔ مرشد کامل اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی ہوتا ہے۔ ولی اللہ ہوتا ہے۔ اہل ہدایت ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ خلقت کا راہنما ہوتا ہے۔ اور یہی شخص لائق ارشاد ہوتا ہے۔ جس مرشد میں یہ اوصاف نہ پائے جائیں۔ وہ طالبوں کا رہزن اور حرام ہے۔ جو شخص کلید کی توجہ حاصل نہیں کرتا۔ وہ اہل تقلید اور توحید مشاہدہ نور اور حضور سے بے خبر ہے۔

بدریائے محبت راہچہ آرائی خطاب
چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

جواب مصنف علیہ الرحمۃ

marfat.com

ہر یکے از قطرہ یا بندمن بدریا یافتم
چوں عین دریا یافتم خود گم بدریا ساختم

مقام علم، مقام بخش، مقام عطا، مقام معرفت، مقام فضل، مقام قرب، مقام ذکر، مقام فکر، مقام فیض، مقام شوق، مقام ذوق، مقام ترک، مقام توکل، مقام مجاہدہ، مقام مشاہدہ، مقام غرق، مقام حضور، مقام توحید، مقام الہام، مقام دلیل، مقام وہم، مقام اوہام، مقام خیال، مقام وصال، مقام سکر، مقام سہو، مقام حال، مقام ماضی، مقام مستقبل، مقام خلق، مقام سکوت، مقام ناسوت، مقام ملکوت، مقام جبوت، مقام لاہوت، مقام حیرت، مقام عبرت، مقام سود، مقام سویدا، مقام ہویدا، مقام قلب، مقام وجد، مقام نور، مقام صدق، مقام جواہر الانفاس، مقام کنز راہ و بنائے اسلام، مقام طاعت، مقام ولایت، مقام عنایت، مقام مراقبہ، مقام محاسبہ، مقام مکاشفہ، مقام کرامت، مقام فنافی اللہ، مقام بقاباللہ، مقام فنافی محمد، مقام تجلی روح، مقام تمثل، مقام خفی، مقام طلب، مقام محبت، مقام مدنظر اللہ کہ نظر دل پر ہے نہ وجود پر۔ (جن کی نگاہ وجود پر ہے۔ وہ کتے ہیں مردار کے طالب ہیں۔ نجاست کے خوستگار ہیں۔ اور شیطانی عقل سے منصوبہ بازی کرتے ہیں)۔

مقام استقامت، مقام تجرید، مقام تفرید، مقام مفتاح، مقام رجا، مقام خوف، مقام تصور، مقام تصرف، مقام جملہ، جمع بندی دفاتر حق فنافی اللہ مطلق۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ "جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔"

marfat.com

جس نے ان تمام مقامات کو بالتحقیق طے کیا وہ بھی خام ہے۔ اس کا مرشد بھی نادان ہے۔ اگر کامل مرشد ہوتا تو یک بیک تصور تک پہنچاتا۔ ادھورا اور نامکمل مرشد طالب کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ اس کا طالب بھی محتاج اور پریشان ہوتا ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں' ازروئے حساب کہتا ہوں نہ از روئے حسد۔ سچ واقعی کڑوا ہوتا ہے۔ جو تلخ ہو وہ انسان نہیں۔ اس کا مرتبہ ٹڈی کا سا ہے۔ گو ٹڈی ہوا میں اڑے۔ اسے شہباز کا مرتبہ نہیں ملتا۔ جو مرشد منتہی نظار ہے۔ اسے طالبوں کو توجہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ طالب کا ہاتھ لے کر حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ یہ بات اس کے لئے مشکل نہیں اللہ بس باقی ہوس۔

غرق راغم نیست فی اللہ غار دل
خلق راوہم است قالب زیر گل

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے قالب قلب کا سا ہو جاتا ہے۔ اور اسم تمام جسم پر غالب آتا ہے۔ اور اپنے قبضہ و تصرف میں لاتا ہے۔ اس عنصری وجود سے نفسانی خصائل کا کثیف لباس اتر جاتا ہے۔ اور روحانیت کے نیک خصائل پیدا ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور کے نور۔ معرفت الٰہی کے نور' مشاہدات ذات کے نور' جناب سرور کائنات کے نور اور فنافی اللہ کے نور' اور فنافی الشیخ کے نور سے درجات موافق نص و حدیث حاصل ہوتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔ "اور جب تو بھول جائے تو اپنے پروردگار کو یاد کر۔" دائمی زندگی ابد الاباد تک حاصل ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ۔ اور اس میں میں نے اپنی

marfat.com

روح پھونک دی۔ جب روح اعظم وجود معظم میں آئی۔ اور یا اللہ کہا۔ تو خواہ قیامت تک ماہیت معلوم کرتا رہے۔ ماہیت کی انتہا کو نہیں پہنچے گا۔ پس معلوم ہوا کہ ایسے نوری وجود کو ہر حال قول و فعل اور عمل میں معرفت قرب و صال اور حضور حاصل ہے۔ جب نفس مطمئنہ کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو دل کا لباس پہنتا ہے۔ اور دل روح کا اور روح سر کا' سر اسرار کا لباس پہنتا ہے۔ جب سب مل کر ایک نور ہو جاتے ہیں تو وجود میں نور کی ایک صورت پیدا ہوتی ہے۔ جسے مطلق توحید اور محض توفیق الٰہی کہتے ہیں۔ مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ تقلیدی تفکر کرتے ہیں۔ اور باطن میں معرفت الٰہی سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور دل کو دم بند کرکے بائیں طرف پھراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ مقام قلب ہے۔ وہ کلب (کتے) کو قلب (دل) سمجھے ہوئے ہیں۔ جو شخص ذاکر قلبی ہونے کا دعویٰ کرے۔ اس میں دو علامتیں ہونی چاہئیں۔

اول۔ یہ کہ وہ صاحب نظر ہو۔ تاکہ وہ کفر کا زنار توڑ سکے۔

دوسرے اس کی نگاہ سے تصدیق قلبی پیدا ہو۔ اور قلب غلبات ذکر سے بزبان اقرار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکار اٹھے۔ یہ کام بھی آسان ہیں۔ مشکل ہے تو یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے پوری پوری معرفت تک پہنچائے۔ ذکر دل کا جوہر ہے۔ دل جان کا جوہر ہے۔ جان ایمان کا جوہر ہے۔ مسلمان اسے کہتے ہیں جو مال و جان و فرزند وغیرہ

marfat.com

اللہ تعالیٰ کے نام پر تصدق کرے۔

وہ در شہوار جسے امراء فخر کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں جب ٹوٹ پھوٹ جائے تو اس کی کچھ قیمت نہیں رہتی لو وہ بیکار ہو جاتا ہے۔

مگر یہ عجیب بات ہے کہ یہ گوہر نایاب جسے دل کہتے ہیں جب ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے تو اس کی قیمت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اپنے دل سے کبر و غرور کی ہوس نکال دے۔ کیونکہ کوئی شخص کبر و غرور کے ذریعے منزل مقصود (قرب الٰہی) تک نہیں پہنچ سکا۔

محبوب کی زلف کی طرح بکھر جانے کی عادت اپنالے تاکہ تو ہزاروں کو ایک سانس میں اپنا قیدی بنا سکے۔

جب سیپی اپنے اندر موتی کو چھپا کر سخت ہو جاتی ہے تو جب تک اسے توڑا نہ جائے یا جب تک اس کا منہ کھولا نہ جائے وہ موتی باہر نہیں آ سکتا۔

جس طرح موتی حاصل کرنے کے لئے سیپی کو توڑنا ضروری ہے اسی طرح راز معرفت و قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے دل شکستگی ضروری ہے۔

معرفت الٰہی کی بات بڑی ہے۔ اور تنگ حوصلہ کا منہ چھوٹا ہر ایک بات پر پتھر پر سر مارے اور دل کے پتھریلے وجود سے معرفت کا لعل نکالے اس بات کو وہی شخص جانتا ہے جو اس مرتبے تک پہنچا ہو۔ اور جس نے اسے دیکھا ہو۔

واضح رہے کہ ذکر چار قسم کا ہوتا ہے۔ ذکر نفس، ذکر قلب، ذکر روح، ذکر سر

ذکر نفس زبانی ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کو زبان سے یاد کرتا ہے۔ یہ نفسانی لذت، عزو جاہ اور خلقت اور فرشتہ موکل کو تابع کرنے کے لئے

marfat.com

کیا جاتا ہے۔ نیز ترقی زر و مال' ننگ و ناموس وغیرہ کے لئے کیا جاتا ہے۔ یاد رکھو یہ مراتب قلبی ذاکر پر حرام ہیں۔ جس دم کا ذکر محض حوادثات و خطرات اور غم و ہلاک اور رسم و رسوم ہے۔ جو دل ذکر الٰہی کرتا ہے تو صفائی کی وجہ سے خوشی کرتا ہے۔ ایسے ذاکر کو شوق' ذوق' محبت' طلب' دائمی اطاعت اور توفیق و تصدیق حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کے ذاکر کا دل صدیقوں کا سا ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نفسانی ذکر دنیاوی طلب کے لئے ہوتا ہے۔ اور محض خام خیالی۔ اور حبس دم کا ذکر محض جہالت ہے۔ پریشانی اور زوال ہے۔ یہ دونوں ذکر بجائے خود رجعت ہے۔ ذکر کے شروع میں اس قدر دنیا اور خلقت اور ننگ و ناموس کا مجمع ہوتا ہے۔ کہ دنیاوی شیطانی مرتبہ رحمانی باطنی جمعیت سے باز رکھتا ہے۔ قلبی ذکر بحالت موت نجات کا وسیلہ اور روشن ضمیری کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے انسان ثابت قدم اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب قلبی ذکر کے ہیں۔ ایسے ذاکر کا دل غنی ہوتا ہے۔ فنائے نفس سے فیض یاب ہوتا ہے۔ صاحب نظر ہوتا ہے۔ روح اور ذکر روح جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔ ایک دم میں دس لاکھ منزل و مقام طے کرتا ہے۔ روح معطر ہوا کی طرح ہے اور ہمیشہ تسبیح و ذکر میں مشغول طے کرتا ہے۔ روحانی ذاکر کو معرفت الٰہی کا مشاہدہ اور روح کو مجلس و ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ اس سے روح حضرت نوح علیہ السلام کی طرح روشنی بخش اللہ تعالیٰ کا منظور نظر اور ہر جگہ آفتاب کی طرح روشن و ظاہر ہو جاتا ہے۔

روح نور ایمانی کا سرمایہ ہے۔ یہ نور قدرت الٰہی سے نفس پر وار

marfat.com

ہوتا ہے۔ جو نفس پر قادر ہے۔ وہ حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا اور بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی طرح نیک اور سعید ہے۔ اس سے ذکر سری کا پردہ جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے مابین ہے اٹھ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بے حجاب اور عین بعین دکھائی دینے لگتا ہے۔

الٰہی دیدہ از دیدار وہ بندہ ترا
قتل گردد و نفس کبرو در ہوا
عارفاں راہ راز وحدت عین بس
ایں مراتب کے رسد اہل از ہوا

یہ مراتب قرب قادری کے ہیں۔ اگر قادری کے علاوہ کوئی اور شخص دعویٰ کرے تو وہ باطل ہے۔ ذکر جس حضوری و مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ بظاہر جو ذکر جس کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دم بند کر کے دائیں طرف پھراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مقام روح ہے۔ لیکن دراصل وہ مقام روح سے بے خبر ہوتے ہیں۔

روحانی ذکر تو حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کی طرح ہوتا ہے۔ جس میں شوق کی کشتی کام دیتی ہے۔ جو عرش سے بھی اوپر جا ٹھہرتی ہے۔

نیز کہتے ہیں کہ سر میں ذکر خفی اور یخفی ہے۔ اور قربانی و سلطانی ہے۔ لیکن وہ دراصل ذکر سلطانی سے بے خبر ہیں۔ یہ اصل میں دنیا کے طالب ہیں۔ اور شیطانی وسوسوں' خطروں اور خناس خرطوم کی قید میں پھنسے ہوئے ہیں۔

ذکر اصل میں سات قسم کا ہوتا ہے۔ ذکر اللہ' ذکر للہ' ذکر لہ' ذکر

marfat.com

ھو' ذکر سر ھو' ذکر ھُوَ الْحَقُّ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ان سات میں سے ہر ایک سے ستر لاکھ تینتیس ہزار ذکر کھلتے ہیں۔ بلکہ ذکر الٰہی بے شمار اور ان گنت ہے۔ جو تقریر و تحریر کے احاطہ سے خارج ہے۔ کلمات ربانی لا انتہا ہیں۔ جب ذکر الٰہی سے زندہ ہو جاتا ہے۔ تو اس پر سے کدورت اور زنگار دور ہو جاتے ہیں۔ اور روشن ہو جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی تاثیر سے روشن ضمیری نصیب ہوتی ہے۔ جب دل روشن ہو جاتا ہے۔ تو نافرمان نفس قید میں آ جاتا ہے۔ اور روح وجود کی ولایت پر حکمران ہو جاتی ہے۔ بلکہ وجود خود جمعیت و قرار ہو جاتا ہے۔ طالب میں از خود یہ طاقت نہیں ہوتی کہ اسم اللہ ذات کے ذکر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر' کلام الٰہی اور اسمائے حسنٰی پر قادر ھو۔ اور نہ یہ طاقت ہوتی ہے کہ توجہ' تفکر' تصور اور تصرف سے غیر مخلوقات پر غالب آئے۔ جب تک کہ حسب ذیل چار پرند ہلاک نہ کرے۔

(۱) شہوت کا مرغ (۲) ہوا کا کبوتر (۳) حرص کا کوا (۴) زینت کا مور۔ جب ان چاروں کو ہلاک کرے تو قلب اور قالب دونوں ابدالاباد تک زندہ رہتے ہیں۔

خلق داند مردہ جسم زیر خاک
قبر لحد خاک آں را نور پاک

زندہ قلب و قالب والا اپنے بدن کو قبر سے نکال کر لامکان میں لے جاتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ حسب ذیل

marfat.com

آیت کے بموجب اس کے لئے زندگی اور موت یکساں ہو جاتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ۔ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا۔ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

"جب پروردگار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار مجھے دکھا تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ تو فرمایا کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کیا یقین تو ہے۔ لیکن میں اپنا دلی اطمینان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ تو بہتر۔ چار پرندے لے کر انہیں ٹکڑے کر کے پہاڑیوں پر رکھ کر بلاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف اڑ کر آئیں گے۔ پھر تمہیں معلوم ہوگا کہ واقعی اللہ تعالیٰ حکیم اور غالب ہے۔ (پ ۳ ع ۳)

فرشتہ را قدرت نہ بالیم راہ
لی مع اللہ وقت بر عارف گناہ

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہے۔ جس میں مجھے نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ نبی مرسل پہنچ سکتا ہے۔

بسر شدہ سر پاشدہ بے سر رود
پیش بے سرکیست بااودم زند

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَشْيٌ عَنِ الرَّأْسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ۔ قدموں بغیر سر کے بل چلنا' یہ مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ

marfat.com

ہُوَ اللّٰہُ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہے' کے ہیں جو کہ زندگی میں مرچکا ہے۔ اور جو فقیر موت میں زندہ ہو چکا ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں حیات پا چکا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہے۔ واقعی یہ مراتب قادری سروری جامع العلوم۔ مقام حی قیوم میں فنافی اللہ کے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان مراتب کا دعویٰ کرے تو جھوٹا ہے۔

بے سر را سر بود سر خدا
سر ازسر بہتر است ہند بقا
سر صورت ہمچو انساں سر بسر
سر وسر چوں یک شود صاحب نظر
ایں نہ انساں است بے حکمت آواز
سر حکمت از سر زاں اہل راز
باھو سر بیں اسرار بین ہم راز کن
راز کن شد زانکہ از آواز کن

قولہ تعالیٰ۔ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ ہو جا پس ہو گیا۔ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔ پس جس نے ظاہری آنکھ بند کی۔ اور استغراق کیا۔ اس کے دل کی زبان کھل گئی۔

چنانچہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ غَمِّضْ عَیْنَیْکَ یَاعَلِیُّ وَاسْمَعْ فِیْ قَلْبِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اے علی! اپنی آنکھیں بند کرلو اور اپنے دل میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنو

marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ آپ فرما دیجئے۔ اگر کلمات ربی لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے۔ تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں۔ وہ سمندر ختم ہو جائیں۔ خواہ ایسے ہی اور سمندر مدد کے لئے آ جائیں۔

یہ تمام اذکار اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصور' تصرف' توحید اور توجہ سے سروری قادری جامع مرشد کامل پہلے دن طالب کو سبق دیتا ہے۔ اور جب قادری طالب اخلاص سے پڑھتا ہے تو کوئی مقام یا خزانہ اس سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ کسی طریقہ کی انتہا بھی قادری طریقہ کی ابتداء کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خواہ کوئی ریاضت میں سر پتھر پر ٹپکے۔ دوسرے طریقے چراغ کی طرح ہیں۔ جو نفسانی ہوا آفات شیطانی کے بگولے اور دنیاوی بلاؤں کے جھونکوں سے بجھ جاتے ہیں۔ لیکن قادری طریقہ آفتاب سے بھی بڑھ کر روشن منور ہے۔ جسے ابدا لاباد تک زمانہ کے حوادثات کی ہوا۔ آندھی وغیرہ کا خطر نہیں۔ اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کی نسبت یہ کہے کہ۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

تو میں (مصنف) اس کے جواب میں یہ کہوں گا۔

چراغے را چہ حاجت آفتابم
چراغش راز تابش کشتہ سازم

اگر کسی کی زبان سیف رحمٰن ہے۔ اور قتل' قاتل کے حروف کی

marfat.com

ترتیب سے آگاہ ہے تو اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ دعوت' ورد' وظیفہ اور دعائے سیفی پڑھے۔ اگر ایسا شخص توحید سے توجہ کی تلوار سونتے تو تمام جہان کو قتل و خراب کر ڈالے۔ صاحب عمل' عامل اور کامل فقیر بے نیاز ہے۔

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنہ باشد پسند خلق چہ پاک

فقیر لوگ خلقت کی ملامت اور گلہ شکوہ کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ لیکن خلقت کو نہیں ستاتے۔ جو شخص فقیر پر ظلم کرتا ہے۔ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھوتا ہے۔ اس کا خون اس کی گردن پر وبال ہوتا ہے۔

بہر کارے بود بہرش خدا کن
کہ محرم گشتہ کہ ازاں کن

جو شخص فقیر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالی' بے برکت' بے باطن اور بے قوت جانتا ہے وہ خود بے برکت بے باطن اور بے قوت ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ہر ایک برتن سے وہ چیز ٹپکتی ہے جو اس میں ہوتی ہے۔

جو فقیر اسم اللہ ذات کے تصور سے غرق حضور ہے۔ اس سے بذریعہ دعوت مراتب ملاقات اور الہام روحانی ظہور حاصل ہے۔ اس قسم کا فقیر امیر حکمران اور روشن ضمیر ہے۔ ان مراتب والے فقیر کو جامع الجمعیت کہتے ہیں۔ جس فقیر کو جمعیت کے مراتب حاصل نہیں وہ فقرا کے دفتر سے خارج اور فقر محمدیؐ سے دور بے عزت' رسوا' نفس

marfat.com

پرست اور خود پسند ہے۔ جس فقیر کی نگاہ قرب الٰہی پر ہے نہ کہ شاہی طمع پر وہ بادشاہ سے برتر ہے۔ جو شخص دنیاوی طمع کی خاطر دعوت پڑھتا ہے سمجھ لو کہ ناقص ہے۔ اسے دعوت کا اصلی مقصد معلوم ہی نہیں۔

جس شخص کی ناک میں الٰہی غیبی خزانے ہیں۔ وہ مرشد کامل ہے۔ وہ شخص ادھورے اور ناقص طالب کے وجود کو اسم اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے کندن بنا دیتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کی تاثیر سے زمین و آسمان کی چیزیں طالب سے پوشیدہ نہیں رہتیں۔ یہ مراتب طالب کے لئے بمنزلہ جمعیت ہیں۔ نیز کامل مرشد نگاہ ہی سے طالب اللہ کے وجود کے تانبے کو سونے چاندی کی طرح بنا دیتا ہے۔ ہدایت سے غنا تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی طالب کے لئے جمعیت قلب ہیں۔ ان سے طالب کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ .....

اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ نہ غلطی کھاتا ہے۔ نہ اسے رجعت پڑتی ہے نہ زوال آتا ہے۔ اور نہ موجودہ نعمت سلب ہوتی ہے۔ یہ مراتب بھی جمعیت میں داخل ہیں۔ اسم اللہ ذت کا وجھ دونوں جہان کے چودہ طبق سے زیادہ ہے۔ کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصور کے آغاز ہیں۔ لوح، قلم، عرش، کرسی سب کچھ کانپ اٹھتا ہے۔ اور فرشتے موکل وغیرہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ اور اٹھارہ ہزار عالم عبرتناک ہو جاتے ہیں۔ اس مطلب کے لئے حوصلہ وسیع ہونا چاہئے۔ کہ وجود اور نفس دونوں کو فنافی اللہ اور غرق فی اللہ کر دے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من

marfat.com

عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ۔

جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ بے شک اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا' اس نے پروردگار کو باقی سمجھا۔

تجلیات ذاتی کے باعث طرح طرح کے انوار میں غرق ہونا اور مشاہدہ حضور میں ہونا اور لذت سے مسرور ہونا بھی مراتب جمعیت ہیں۔ یہ روز ازل سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ "کیا میں تمہارا پروردگار ہوں۔ انہوں نے کہا۔ واقعی تو ہمارا پروردگار ہے۔" کی آواز سے برحق ہیں۔ کہ حق تک پہنچاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ شیطان بڑا عالم اور فاضل تھا۔ ظاہری علم اسے اس قدر حاصل تھا کہ فرشتوں تک تعلیم کیا کرتا تھا۔ شاگردی استادی اس سے ہے۔ اس کے برخلاف حضرت آدم علیہ السلام۔ کو ظاہری علم نہ تھا۔ لیکن اسم اللہ ذات کے تصور سے روحانی روشنی حاصل تھی۔ اس واسطے علم باطنی توحید اور معرفت الٰہی کے سبب شیطان اور فرشتوں پر غالب آئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ اور آدم علیہ السلام کو ان سب کے نام سکھا دیئے۔ پھر انہیں فرشتوں کے پیش کیا۔

قولہ تعالیٰ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ میں اس سے اچھا ہوں۔ کے علم نے شیطان کو قرب الٰہی سے دور پھینک دیا۔ اور علم محبت و معرفت نے اصحاب کہف کے کتے کو اصحاب کہف میں شمار کرایا۔ کیونکہ معرفت

marfat.com

کی محبت ضرور باطل سے نکل آتی ہے۔ علم وہی ہے جو معرفت تک پہنچائے۔

علم روشن رائے روشن طلب
بے علم جاہل بود از حق سلب
علم سہ حرف است زاں شرفے کرم
ہر کہ بداند علم. آں رانیست غم
علم از عین است عیش از علم بین
از خلاف علم عالم الم بین

فَسَدَتِ الْعَالِمُ واقعہ ہوا ہے۔ علم غیر محکوم کلام الٰہی نور خدا ہے۔ عالم فاضل وارث انبیاء ہیں۔ ارے اہل ہوس دم نہ مار۔

باھو راہ روشن راز از نبوی طلب
تاشوی باہم جلیس غرق رب

یہ عطا و فیض اور فضیلت کل و جز مرشد کامل کے ذریعے ہاتھ آتی ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ طالب اللہ کو یک بارگی خدا رسیدہ کر دے اور فی الفور غرق فی التوحید کر دے۔ معرفت الا اللہ کے دریا میں لا ڈالے اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے مشرف کرائے۔ کہ طالب اللہ بے حجاب ہو جائے۔ جس سے وہ دن رات قرب الٰہی میں ہو۔ اور اس کے ظاہری باطنی اعمال محض حضوری خدا کی خاطر ہوں۔ قرب و حضوری کے واسطے جان کو کباب کر لے۔ روح کو فرحت ہو، نفس خراب ہو، تو وہ اسم باھو کی مشق مرقوم توجہ تصرف اور تصور سے دماغ سر میں کرے۔ اس کی مشق دونوں جہان کے لئے

marfat.com

بمنزلہ کنجی ہے۔

علم حق قیوم یہ ہے :-

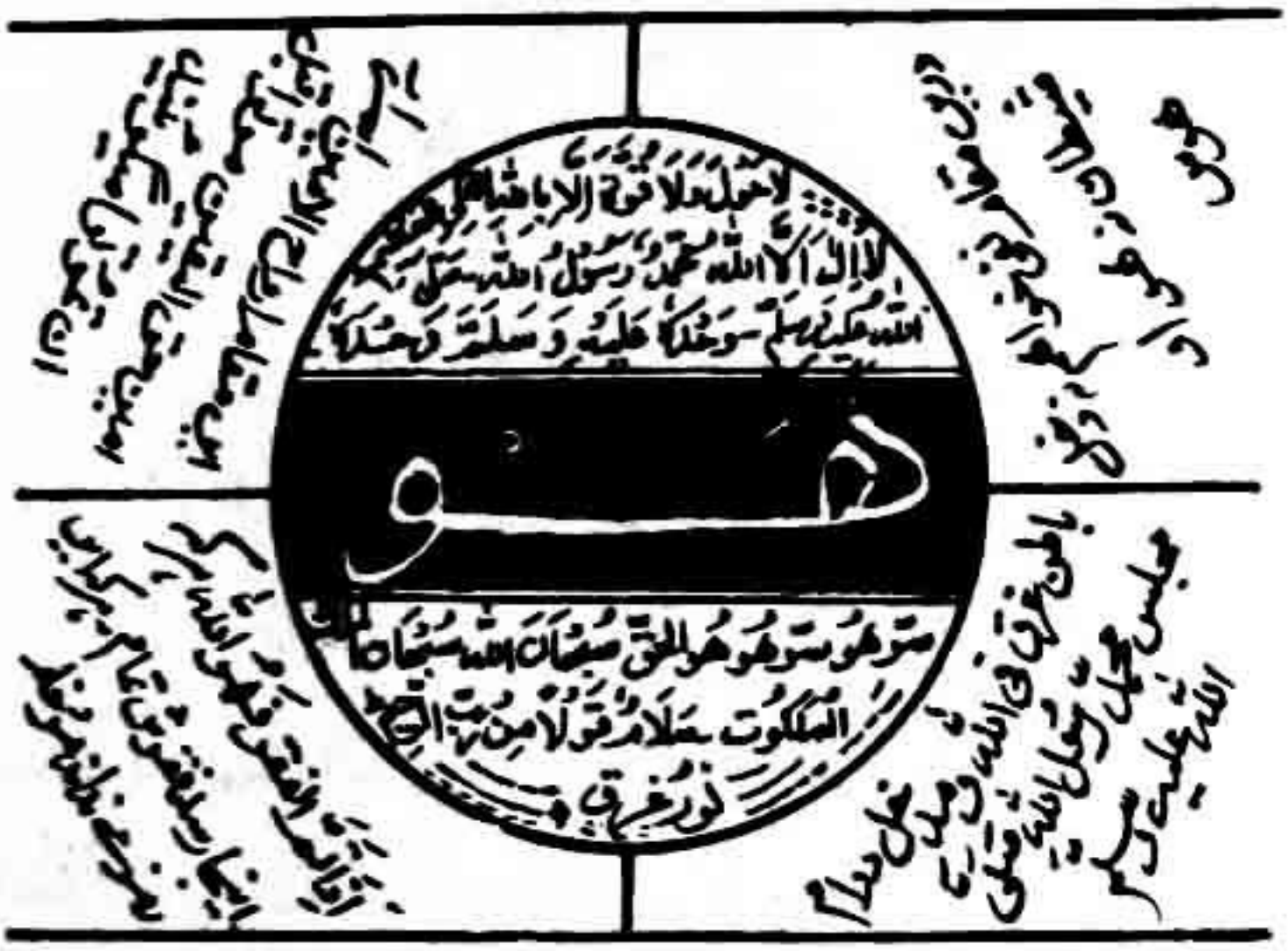

مخدوم و ظاہر از شریعت یکسر موی خلالف نکند مراتب مجوب۔

جواب مصنف غلام قادری رحمتہ اللہ علیہ۔

مراداد است ایزد ایں بقوت
کہ ریشے رانگہدارم بافتوت
ہر آنکس را کہ خواہم مے نوازم
ہر آنکس را کہ خواہم جاں ستانم

انتہائے طریقہ میں طالب و مرید قادری ذکر، فکر، الہام اور مذکور سے گزر کر فنافی اللہ فنافی التوحید ہو جاتا ہے۔

ذکر را بگزار بگزر از قلب
تاترا حاصل شود توحید رب

marfat.com

قادری را ایں مراتب از حضور
قادری خاص است خاص الخاص نور
شد مریدم قادری روزش ازل
ایں طریقہ فیض رحمت حق فضل
ہر کہ منکر زیں طریقہ روسیاہ
رافضی زندیق شد دشمن الٰہ
باھو قادری رامے شناسد بانظر
ہمچو زر گر مے شناسد سیم و زر

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہمیں دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں۔ یاد رکھو یہ محض شیطانی مکر و فریب اور نفسانی حرص و ہوا ہے۔ دین اور دنیا دونوں صرف قادری کو عطا ہوتے ہیں۔ جس کے سبب وہ دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک اپنی محبوب اور پیاری چیز کو راہ خدا میں صرف نہ کرو گے۔ نیکی کا منہ دیکھو گے۔

اس کے تصرف میں تمام الٰہی غیبی خزانے ہوتے ہیں۔ اسے عنایت' ہدایت' ولایت اور غنایت چاروں حاصل ہوتی ہیں۔ اس کا دل غنی ہوتا ہے۔ اسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضوری دائمی طور پر نصیب ہوتی ہے۔ قادری کے یہ مراتب بدبخت لوگ کیا جانیں۔ فقیر کو حسب ذیل سات نگاہوں سے پہچاننا چاہئے۔

جس فقیر کو قرب ربانی حاصل ہے جیسا کہ فقیر قادری' تو وہ مشرق

marfat.com

سے مغرب تک کا حاکم ہوتا ہے۔ اور اسے ہدایت سے اس قسم کی غنایت حاصل ہوتی ہے کہ وہ ملک سلیمانی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اس کی نگاہ مردہ دل کے وجود کے تانبے کو کندن بنا دیتی ہے۔

دوسرا اگر وہ کافر کی طرف نگاہ کرے تو اسے اسی وقت مسلمان بنا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ فی الفور۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھنے لگتا ہے۔

تیسرا اگر عالم کی طرف نگاہ کرے تو اس کے سینے سے علم اس طرح لے لیتا ہے کہ عمر بھر نسیان رہتا ہے۔ اگر نیک نگاہ کرے تو علم باطنی اور معرفت الٰہی اس طرح منکشف کر دیتا ہے کہ اسے رسم رسوم کے چودہ علوم پشت ناخن پر نظر آنے لگتے ہیں۔

چوتھے اگر جاہل کی طرف دیکھے تو تمام علوم اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ظاہری علوم کے عالموں پر غالب آتا ہے۔ اسے ہر قسم کا علم معلوم ہو جاتا ہے۔

پانچویں اگر منافق کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے تو وہ نفاق چھوڑ دیتا ہے۔ اور یا تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے نفس کو فنائے مطلق حاصل ہوتی ہے۔

چھٹے اگر مفلس کی طرف نگاہ کرے تو اسے غنی کر دے۔ اگر غنی کی طرف قہر کی نگاہ سے دیکھے تو اسے ایسا مفلس بنا دے کہ نہ بدن کے لئے کپڑا نہ پیٹ کے لئے روٹی میسر آئے۔

ساتویں اگر اہل مرتبہ انعام اور اہل مذکور کی جانب نگاہ کرے تو

marfat.com

معرفت نور میں غرق کرے۔ اگر اہل نور پر نگاہ کرے تو اہل حضور کے مرتبے پر پہنچا دے۔ اگر اہل حضور پر نگاہ کرے تو اس کے باطن کو معمور اور شوق میں مسرور کردے۔ اور اس کے وجود کو مغفور۔ دونوں جہان پر غالب اور خلقت میں مشہور کردے۔

اس قسم کا جامع مرشد صاحب نظر اسم اللہ ذات کے تصوور سے سب کچھ کر سکتا ہے۔ عامل کامل کی نگاہ میں توحید کی کنجی ہوتی ہے۔ اہل تقلیدان مراتب کو کیا جانے۔ کیونکہ صاحب باطن طالبوں کو نگاہ سے کفی باللہ تلقین کرتا ہے۔ اور انہیں یک بارگی قرب و حضور الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ اور مشاہدہ ربوبیت میں غرق کرتا ہے۔ تلقین کا سبق نسخہ دل سے پڑھتے ہیں۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ مَزَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اَللّٰہُ کافی ہے نہ آنکھ چوکی اور نہ اس نے نافرمانی کی۔

ناظراں را نظر بر وحدت الٰہ
ہر دم ازدہنش برآید آہ آہ

یہ حاضری و ناظری' نگاہ آگاہ حضوری راہ' بحفظ اللہ' عنایت' عنایت' ہدایت' ولایت وغیرہ سروری قادری اسرار الحق ہوتے ہیں۔ اگر کوئی اور دعویٰ کرے تو وہ سراسر جھوٹا ہے۔ کیونکہ قادری طالب و مرید حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہ' اور سلطان بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے بہتر ہوتا ہے۔ کہ بغیر ریاضت دائمی نماز میں غرق ہوتا ہے۔

اَجْسَامُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اَلصَّلٰوۃُ الدَّائِمُوْنَ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ۔

"ان کے اجسام دنیا میں اور ان کے دل آخرت میں ہیں۔ وہ

marfat.com

دائمی نماز دل میں ادا کرتے ہیں۔"

ان کی شان میں وارد ہے۔ ان کے مراتب دیکھ کر غوث اور قطب بھی حیرت و پریشانی میں ہیں۔

واضح رہے کہ فقیر میں یہ دو صفتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک توحید دوسری توکل۔ چنانچہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلتَّوْحِیْدُ وَالتَّوَکُّلُ تَوْاَمَانِ۔ توحید اور توکل جوڑے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔ مومن لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

فقر کی ایک صفت خلق عظیم ہے۔ جس کے بارے میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی سی خو خصلت پیدا کرو۔ واقع ہوا ہے۔

چار صفتیں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہیں۔

صدق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کو۔ محاسبہ نفس اور عدل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ حیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کو۔ اور علم و سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو۔

چار فرشتوں کی سی خصلتیں فقیر باکرامت و عظمت کو قرب الٰہی اور نورو جمالیت عزرائیل علیہ السلام کی طرح ہوتا ہے۔ پیغام رحمٰن نص حدیث جبرائیل علیہ السلام کی طرح۔ قدم مثل باران رحمت۔ جمعیت و آبادانی۔ میکائیل علیہ السلام کی طرح جس سے حوادث پریشانی دور ہوتے ہیں۔ اور آہ سے تمام جہان کو خراب اور ویران کرنا صور اسرافیل علیہ السلام کی طرح فقیر کو حاصل ہوتا ہے۔ جو فقیر مذکورہ بالا

marfat.com

دس صفات سے موصوف نہیں ہوتا۔ اسے فقیر نہیں کہہ سکتے۔ درویش تو موتی کی طرح ہوتا ہے۔ ورنہ گدا ہے جو نفس کی خاطر در بدر مارا مارا پھرتا ہے۔

باھو فقرش طلب فقرش قرب فقر قریب
شد نصیبے فقر باھو از حبیب
فقر گنج از گنج بے شمار
فقر بااخلاص صدق و اعتبار
فقر رحمت راز وحدت نور حق
در حکم فقرش بود جملہ خلق
فقر را عاجز مبیں مفلس حقیر
نظر فقرش کیمیا روشن ضمیر
باھو فقر نفس را رسوا کند بہر از گدا
مالک الملکی فقر تہدی خدا

قولہ تعالیٰ۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔

واضح رہے کہ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف' ق' ر حرف فا سے فناء نفس' نہ وجود میں حرص و ہوا رہے نہ ہوس۔ حرف ق سے قالب اور قلب اللہ تعالیٰ کے نور سے معمور ہوں۔ ر سے رحمت حق کے نزدیک ہو۔

ف سے فردانیت غرق مع اللہ فنافی اللہ ہو۔ حرف ق سے قرب' قوت' قدرت' جمعیت حاصل ہو۔ حرف ر سے راز قلب سلیم بحق

marfat.com

تسلیم ہو۔ جو شخص فقر میں قدم رکھتا ہے۔ فقر سے روشنی کا فیض حاصل کرتا ہے۔ جو فقر کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ دنیا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بازگشت کھاتا ہے۔ اسے حرف ف سے فضیحت و فتنہ اور مراتب فرعونی نصیب ہوتے ہیں۔ اور حرف ق سے قہر خدا اور مراتب قارونی اور حرف ر سے رد مراتب اور راندہ اور خبیث ہو جاتا ہے۔

کامل مرشد پہلے طالب اللہ کو تین مرتبے عطا کرتا ہے۔ اول اسے آشنائے فقر بناتا ہے۔ استقامت بہ از کرامت۔ دوم لذت خدا کا شوق اس میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے روح کو فرحت اور نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے۔ سوم حق تعالیٰ کے ساتھ یگانہ اور خلقت سے بیگانہ بناتا ہے۔ کہ دنیا اور اہل دنیا سے پرے بھاگتا ہے۔ بلکہ طالب مولیٰ کو دنیا مردار سے ایسی بدبو آتی ہے۔ کہ اس کی طبیعت متنفر ہو کر خود بخود دنیا سے بھاگنے لگتا ہے۔ اگر کوئی طالب اللہ کو ساتوں ولایتوں کی بادشاہی دے۔ اور وہ ملک سلیمانی اختیار نہ کرے تو سمجھ لو کہ وہ فقیر ہے۔

واضح رہے کہ فقیر کامل ظاہر میں لوگوں سے مل کر بیٹھتا ہے۔ اور ان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ لیکن باطن میں حضور خدا میں ہوتا ہے۔ جب فقیر بات کرنے کے لئے لب ہلاتا ہے تو ظاہر میں لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم سے بات کرنے لگا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کی روحیں جانتی ہیں ہم سے بات کر رہا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ ہم سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور موکل فرشتے جانتے ہیں کہ ہم سے بات کرنے لگا ہے۔ ایسے فقیر کا چہرہ آفتاب کی

marfat.com

طرح روشن ہوتا ہے۔ اور وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت سلطان بایزید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہا اور لوگ خیال کرتے رہے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں۔

یہ اعلیٰ مراتب کنہ کن اور قرب الٰہی سے ہیں۔ فقیر کی ہشیاری بھی بمنزلہ غفلت ہے۔ مشاہدہ کے بغیر جواب باصواب حاصل کرتا ہے۔ فقیر کی زبان سیف رحمٰن اس واسطے ہے کہ ازل کے روز جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ کے وقت جو روشنائی قلم سے بچ رہی وہ فقراء کی زبان پر رکھی گئی۔ فقیر کی زبان پر ہمیشہ ازلی روشنائی ہوتی ہے۔ اس کی بات کن سے ہوتی ہے۔ کیونکہ کن سے وعدہ الست یاد آتا ہے۔ فقیر کی زبان تیز ہو جاتی ہے۔ فقیر دعا کے وقت پہلے تین مرتبہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتا ہے۔ اور پھر اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم معہ تفکر زبان پر کرتا ہے۔ تو صاحب تیغ برہنہ ہو جاتا ہے۔ اور جب دشمن کے حق میں بد دعا کرنے کے لئے زبان پر چند مرتبہ یَاقَهَّارُ لکھتا ہے تو بے شک اس پر قہر الٰہی ہوتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ۔ "فقراء کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔"

وہ زبان جو نص حدیث کے موافق ہے۔ وہ قرآن اور رحمٰن کے موافق ہے۔ اور دنیا نفس امارہ اور شیطان کی مخالف ہے۔ اس قسم کے فقیر کا وجود نور ہے۔ اور اسے دائمی حضور نصیب ہوتا ہے۔ اور اللہ

marfat.com

تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَ خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

"علماء میرے سینے سے' سادات میری پیٹھ سے اور فقراء نور الٰہی سے پیدا ہوئے ہیں۔"

قولہ تعالیٰ۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔

"اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال یوں ہے جیسے قندیل ہو اور اس میں چراغ اور چراغ شیشے میں اور شیشہ چمکدار ستارہ کی طرح ہو۔ جو شجر مبارک زیتون سے بھڑکتا ہو۔ جو زشرقی ہو نہ غربی' خواہ اسے آگ نہ چھوئے تو بھی روشنی دے۔ نور علی نور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اذن دیتا ہے کہ گھروں میں اس کی یاد کی جائے۔ صبح و شام اس کی تسبیح بیان کی جائے"

یہ اولیاء کے مراتب ہیں۔

marfat.com

حدیث قدسی۔ اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ۔ "واقعی میرے اولیاء میری قبا تلے ہیں۔ ان کو میرا غیر نہیں پہچان سکتا۔" کا اشارہ انہیں کی طرف ہے۔ خوشخبری ہو۔ اس قسم کا فقیر لایحتاج اور بے نیاز ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ وحدانیت اور راز میں غرق ہے۔ عالم ارواح قدس کا شہباز ہے۔

نصیب خراں است ایں زر و مال
من از برائے مال خر نخواھم شد
مراز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است
دولت بہ سگاں داد ند و نعمت بخراں
من امن امانیم تماشا نگراں

قیامت کے دن جب اہل دنیا قبروں سے نکلیں گے تو ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہو گی۔ ان کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت دنیا اہل دنیا کے چہرے کو قبلہ سے پھیر دے گی۔ لیکن فقیر مفلس کا منہ قبلہ کی طرف ہو گا۔ کیونکہ فقیر کو فقر اور معرفت الٰہی دنیا سے پھرا کر قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں۔ اہل فقر کا چہرہ سرخ باعظمت و عزت اور چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔ اور اہل دنیا کا چہرہ بدشکل اور بھونڈا ہو گا۔ قیامت کے دن علماء سے حساب لیا جائے گا۔ اور اہل دنیا کو عذاب ہو گا۔ چنانچہ حَلَا لُھَا حِسَابٌ وَّحَرَامُھَا عَذَابٌ۔ دنیا کے حق میں وارد ہے۔ لیکن عارف باللہ بے حجاب و بے حساب ہو گا۔ اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ۔ نہ اس کے پاس ہے نہ اس کا حساب ہوگا۔ اور

marfat.com

نہ اسے عذاب ہو گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو بے حجاب یاد کرتا ہے۔ وہ بلا حجاب و بلا عذاب بہشت میں داخل ہو گا۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ۔ فقراء کی محبت بہشت کی چابی ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ حُبُّ الرَّحْمٰنِ۔ فقراء کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ ضِيَاءُ الدِّيْنِ۔ فقراء کی محبت دین کی روشنی ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ ضِيَاءُ الثَّقَلَيْنِ فقرا کی محبت دونوں جہان کی روشنی ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَ بُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ فِرْعَوْنَ۔

فقراء کی محبت نبیوں کے اخلاق میں سے ہے۔ اور فقراء سے عداوت کرنا فرعونی عادت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ روایت ہدایت کے لئے ہے۔ اور فضیلت طلب مرشد کے لئے وسیلہ ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

علم وسیلہ نہیں علم تو راستی راہ کی روشنی ہے۔ وسیلہ دراصل مرشد ہے۔ جو ہمراہی، نگہبان، راستے کا محافظ اور معرفت الٰہی تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر مقام سے واقف ہوتا ہے۔

marfat.com

کشف سات قسم کا ہوتا ہے۔

کشف القلوب، کشف قبور، کشف الصدور، کشف المسرور، کشف المذکور، کشف فنافی التوحید، کشف استدراجی نفسانی جنونیت۔

کشف دراصل محض خام خیالی ہوتی ہے۔ جو دنیاوی عزت و مرتبے کی خاطر خیال کی جاتی ہے۔ حقیقی کشف خاص الخاص قرب الٰہی اور حضوری مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ حیرت و عبرت گولہ ہے۔ ہردم سوز و گداز اور دن رات آہ آہ کرتے گزر جاتی ہے۔ کشف جامہ لطیف ہے۔ کشف کی اور قسمیں یہ ہیں۔ کشف علم مطالعہ قال سے ہے۔ کشف ازلی احوال سے ہے۔ کشف ابدی نیک اعمال سے ہے۔ کشف دنیا طے زوال ہے۔ جو مال و زر اور نقد جمع کرنے کے لئے ہے۔ کشف عقبیٰ تقویٰ کرنا ہے۔ جو نفس پر ظلم کرنا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

"اور اپنی جنت میں داخل ہوا جبکہ وہ اپنے نفس کے حق میں ظالم تھا"

کشف معرفت الٰہی، مشاہدہ نور حضور اور قرب وصال سے ہے۔ کشف سراسر خام خیالی ہے۔ صاف کشف اسے کہتے ہیں کہ جب طالب کسی مقام کی خواہش کرے تو مرشد طالب پر وہی مقام منکشف کر دے۔ اور پھر بذریعہ کشف مختلف مقامات کی حقیقت دکھائے۔ مطلب یہ کہ جس کو اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے۔ وہ طالب کو باطل سے باہر نکال معرفت حق تک لے جاتا ہے۔ اور مجلس انبیاء اور

marfat.com

اولیاء سے ملاقات کراتا ہے۔ درجات و مراتب کشف و کرامات یہ ہیں۔ دنیاوی عزت و مرتبہ حاصل کرنا سربسر استدراج ہے۔

ہر کہ را کشفے بود نورش حضور
شد وجودش سربسراں آں خاص نور
احتیاج کس ندارد ہیچ کس!
از ہدایت دل غنی اللہ بس
باخدا · دائم بود فارغ ہوس

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے قرب الٰہی مشاہدہ نورالہام اور جمال نصیب ہوتا ہے۔ اور معرفت الٰہی اور اسم اللہ ذات کے تصور سے وصل و پیغام حاصل ہوتا ہے۔ اِلَّا اللّٰہُ کی توحید اور اسم اللہ ذات کا تصور لازوال ہے۔ یہ سب اقسام کشف میں داخل ہیں۔ اور اسم ھُوَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے تصور سے دعوت قبور پڑھنا بھی کشف ہے۔ اور یہ کشف صحیح ہے۔ جو شریعت اور نص کے موافق ہے۔ تسبیح اور ذکر۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تلوار سے ذبح کرتا ہے۔

نظر مشاہدہ معنی چشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مرد بینارا

جواب مصنف رحمتہ اللہ علیہ۔

چشم آں باشد کہ برحق شد نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر
مرشد آں باشد او ز قربش الٰہ
طالباں را باز دارد از گناہ

marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ
اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! جسے آپ چاہتے ہیں۔ ہدایت نہیں کر سکتے۔ ہاں جسے اللہ تعالیٰ چاہے اسے ہدایت کر سکتا ہے۔ وہ دل جس میں غایت درجہ کی حرص اور لالچ ہے۔ وہ دنیائے فانی میں مشغول ہو کر مردہ دل ہو جاتا ہے۔ اور معرفت و توحید مولا میں قدم نہیں رکھتا۔ خواہ تمام قرآن شریف، تفسیر، احادیث، مسائل فقہ، خوف و رجا، اقوال مشائخ وغیرہ اسے پڑھ کر سنائے جائیں۔ کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی۔ بیشک تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔

قولہ تعالیٰ۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ گونگے بہرے اور اندھے ہیں پس وہ نہیں لوٹتے۔"

کیا جانتے ہو کہ سلک سلوک اور فقر کی انتہا کیا ہے۔ سنو فقر کی انتہا یہ ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ جب فقر انتہائی درجہ کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اور اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم محتاج۔

قولہ تعالیٰ۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔
اے پروردگار! میں تیری ان عطاؤں اور مہربانیوں کا جو تو نے مجھ پر کیں محتاج ہوں۔

خاتمہ یہ ہے۔ وجود جسم اور جثہ اسم اللہ ذات کے تصور سے فنا فی

marfat.com

فنافی اللہ نور ہو جاتا ہے۔ اور سر کی صورت میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جاتا ہے۔ اور لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہے کہ جس میں مجھے نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ نبی مرسل پہنچ سکتا ہے' کے مقام پر پہنچتا ہے۔ یہ مراتب فنافی اللہ کے ہیں جو عین بعین توحید میں غرق اور مشاہدہ و قرب حق میں مستغرق فنا خدا ہوتا ہے۔

رفت ذکر و رفت فکر و رفت مذکورش حضور
نور بودم نور باشم عاقبت شد خاص نور

جو شخص اس کے نور میں جاتا ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے۔ وہ نور الٰہی میں مل کر نور ہو جاتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلْآنَ کَمَا کَانَ اب تک وہی حال ہے جو پہلے تھا۔

نیز فرماتے ہیں۔ اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔ ہدایت کی طرف لوٹنا نہایت ہے۔ نہایت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہدایت اصل نور الٰہی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو۔ جیسا کہ عارف مرد حقانی حضرت خاقانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

پس ازیں سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

marfat.com

جواب مصنف باھو رحمتہ اللہ علیہ۔

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ باخود نیمانی
دے نامحرم است آنجا کہ غرقش راز ربانی

دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ۔ نفس کو چھوڑ کر اوپر جا۔

جو شخص فنائے نفس طے نہیں کرتا اور بقائے روح حاصل نہیں کرتا۔ وہ نہ معرفت و لقائے الٰہی کے لائق ہوتا ہے۔ اور نہ ہی مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لائق۔

جلوہ بخش زبہر مشتاق
رفت فانی چو یافتم باقی

مقام فانی نفس ناسوت کے متعلق ہے۔ اور مقام باقی بقائے روح کے اور مقام لاہوت ولا مکان کے متعلق ہے۔

خوش آں جائے کہ چوں خرما بزید استخواں باشد
خوش آں درد یکہ از چشم بداندیشاں نہاں باشد

ہاں یقین ہے کہ بعض برائے نام معرفت فقر تک پہنچے ہیں۔

پردہ بود کہ مرا شعلہ اخگر گشتہ
خوش نشینم سرا پردہ خاکستر خویش

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَوْ کَانَتِ الْجَنَّۃُ نَصِیْبُ الْعَاشِقِیْنَ بِدُوْنِ جَمَالِہٖ وَاَوْلَاہُ وَلَوْ کَانَتِ النَّارُ نَصِیْبُ الْمُشْتَاقِیْنَ مَعَ وِصَالِ جَمَالِہٖ وَ اَشْوَقُ۔

اگر جنت اس کے جمال بغیر عاشقوں کو نصیب ہو تو سخت بدقسمتی

marfat.com

ہے اور اگر اس کے وصال سمیت دوزخ ہو تو نہایت خوش قسمتی ہے۔
فقیر کا پہلا مرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ "مرنے سے پہلے مرجاؤ۔" ہے۔ اسم اللہ ذات کی توحید کے تصور سے اپنی موت کے احوال و مقامات زندگی میں دیکھ سکتا ہے۔
قولہ تعالیٰ۔ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا۔ "وہ مردے ہیں نہ ان کے لئے زندگی ہے نہ نشر ہونا۔" کیونکہ وہ زندگی ہی میں موت کے درجے طے کر چکتا ہے۔
اَنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ الیٰ الدَّارِ۔ واقعی اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں مرتے۔ بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ جو یہ درجہ طے کر جائے اس کے لئے زندگی اور موت یکساں ہے۔
کامل مرشد کی پہچان یہ ہے کہ اول طالبوں کو اسم اللہ ذات کا تصور بخشتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے یکبارگی مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جاتا ہے۔ ان دونوں مراتب سے ذکر فکر کھولتا ہے۔ اور قرب الٰہی حاصل کراتا ہے۔ ذات و صفات کے تمام مقامات منکشف کرتا ہے۔ اور ہر ایک مقام عمل میں لاتا ہے۔ صاحب توجہ کامل ہو جاتا ہے اور اسے حق تعالیٰ سے توفیق باتصدیق اور طریق نصیب ہوتی ہے۔ اگر سلک سلوک میں معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی نعمت اور صراط مستقیم کی لذت عظیم نہ ہوتی تو راہ باطنی کے تمام راہرو گمراہ ہو جاتے۔

marfat.com

طلب کن باطن چو باطن شد ظہور
عارفاں حق شوی اہل الحضور
در حضوری سہ مکان و سہ نشان
علم و حلم و عارف صاحب عیاں

حاضرات سے کل و جز کو اپنے قبضے میں لا سکتے ہیں۔ مختلف درجات کی تیس چابیاں ہیں۔ اور تیس ہی قرآن شریف کے سیپارے ہیں۔ تیس حروف ہیں۔ ہر ایک سے تیس علم، تیس حکمتیں، تیس خزانے حاصل ہوتے ہیں۔

تیس دائرہ نقش اور تیس حاضرات ہیں۔ بعض حاضرات حروف کی چابی سے ماضی، حال اور مستقبل کے حالات اور مقام ابد، مقام ازل، مقام عقبیٰ، مقام معرفت الٰہی بخشتے ہیں۔ اور منکشف کرتے ہیں۔ اور بعض حروف کے حاضرات کی چابی سے بذریعہ تجلیات ذاتی سات علوم کا مشاہدہ کراتے ہیں۔

(۱) علم روشن ضمیر (۲) علم کیمیا اکسیر (۳) علم دعوت تکثیر (۴) علم نص حدیث و تفسیر (۵) علم تاثیر (۶) علم نظر نظیر (۷) علم بر نفس امیر۔

جو شخص حاضرات کی چابیوں کے تمام مراتب حاصل کر چکتا ہے۔ وہ لایحتاج فقیر بن جاتا ہے۔ ساتوں ولائتیں اور ان کے بادشاہ اس کے مرید ہوتے ہیں۔ دائرہ حروف نقشی کے حاضرات کی چابی ہے۔ وجود جان، جسم، قلب اور قالب، گوشت پوست، ہڈیوں کا مغز اور بال بال اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے۔ اور ذکر الٰہی کے تجلیات

marfat.com

سے جسم کے تمام حجاب دور ہو جاتے ہیں۔ دائرہ نقش حروف کے حاضرات سے اِلَّا اللّٰہُ کی معرفت مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کبار اور تمام انبیاء علیہم السلام کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ حاضرات کی چابیوں سے جب باطنی توجہ کرتا ہے۔ تو عرش اکبر پر جاتا ہے۔ اور عرش و کرسی کے کنگروں پر لکھے ہوئے حروف کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور عمل میں لاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے تمام ظاہری و باطنی خزانے اس پر منکشف ہوتے ہیں۔ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور عرش و کرسی اور تمام زمین و آسمان کے حالات قدرت الٰہی سے لوح ضمیر میں نقطہ کی طرح سب کچھ دیکھنے لگتا ہے۔

جو شخص تیس حروف کی چابیوں کے حاضرات سے واقف ہے۔ اسے پڑھا ہوا اور نہ پڑھا ہوا برابر ہے۔ کیونکہ علم توریت، علم انجیل، علم زبور، علم فرقان، علم عبادات و مقامت، اسم اعظم، اسم معظم، اسم عظمت اور اسم کرامت سب کچھ اس پر منکشف ہو جاتا ہے۔ روئے زمین پر کے تمام زندے اور مردے اعلیٰ و ادنیٰ مثل غوث، قطب، اولیاء، قطب وحدث اور فقیر مالک الملکی سب کو پا لیتا ہے۔ جو کچھ تیس حروف کے حاضرات کلیدات سے واقف ہو۔ اگر کامل ہو تو مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر مکمل ہو تو اکمل ہو جاتا ہے۔ اگر اکمل ہو تو جامع علوم ہو جاتا ہے۔ موکل فرشتے، اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق، کلام، گویائی، برکت اور جمعیت ان تیس سے باہر نہیں۔

تیس حروف کا دائرہ حسب ذیل ہے۔

marfat.com

ا	ب	ت	ث
تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر
ج	ح	خ	د
تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر
ذ	ر	ز	س
تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر
ش	ص	ض	ط
تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر
ظ	ع	غ	ف
تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر
ق	ك	ل	م
تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر
	ن	و	
	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	
	ھ	لا	
	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	
	ء	ی	
	تلفظ کیلئے زبر	تلفظ کیلئے زبر	

marfat.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم

یا اللہ	یا رحمٰن	یا رحیم	یا ملک	یا قدوس
یا سلام	یا مومن	یا مہیمن	یا عزیز	یا جبار
یا متکبر	یا خالق	یا بارئ	یا مصور	یا غفار
یا قہار	یا وہاب	یا رزاق	یا شکور	یا علی
یا کبیر	یا حافظ	یا مقیت	یا حسیب	یا جلیل
یا کریم	یا رقیب	یا مجیب	یا واسع	یا ودود
یا مجید	یا باعث	یا شہید	یا حق	یا وکیل
یا قوی	یا فتاح	یا عالم	یا قابض	یا باسط

marfat.com

یَا حَفِیظُ	یَا حَافِظُ	یَا رَافِعُ	یَا مُعِزُّ	یَا مُذِلُّ
یَا سَمِیعُ	یَا بَصِیرُ	یَا حَکِیمُ	یَا عَدْلُ	یَا سُبُّوحُ
یَا خَبِیرُ	یَا حَلِیمُ	یَا عَظِیمُ	یَا عَلِیمُ	یَا غَفُورُ
مقام تزکیہ نفس مطمئنہ متعلق قلب مجلس بارواح اذ اولیاء اللہ	مقام قلب متعلق روح معرفت جمعیت تجلیات ذات	مقام سلطانی یخفی قربانی اسرار قدرت ربانی	مقام قدس مشاہدہ ربوبیت جوہر نور رحمن اسرار المنتہی غرق مع اللہ	مقام مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یَا مُبِینُ	یَا وَلِیُّ	یَا حَمِیدُ	یَا مُحْصِی	یَا مُبْدِئُ
یَا مُحْیِی	یَا مُمِیتُ	یَا حَیُّ	یَا قَیُّومُ	یَا وَاحِدُ
یَا اَحَدُ	یَا صَمَدُ	یَا قَادِرُ	یَا مُقْتَدِرُ	یَا مُقَدِّمُ
یَا مُؤَخِّرُ	یَا اَوَّلُ	یَا اٰخِرُ	یَا ظَاهِرُ	یَا بَاطِنُ

marfat.com

یَا وَالِیُ	یَا مُتَعَالِیُ	یَا بَرُّ	یَا تَوَّابُ	یَا مُنْعِمُ
یَا شَکُوْرُ	یَا عَفُوُّ	یَا رَءُوْفُ	یَا مَالِکَ الْمُلْکِ	یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
یَا رَبُّ	یَا مُقْسِطُ	یَا جَامِعُ	یَا غَنِیُّ	یَا مُغْنِیُ
یَا مُعْطِیُ	یَا مَانِعُ	یَا ضَآرُّ	یَا نَافِعُ	یَا نُوْرُ
یَا هَادِیُ	مقام فنا فی اللہ بقا باللہ کل درجہ جمعیت معرفت ابتدا انتہا احوالات خیرات طبقات علم عبادات علم مقامات	یَا بَدِیْعُ	یَا بَاقِیُ	یَا رَشِیْدُ
یَا صَبُوْرُ	اَلَّذِیْ	لَیْسَ	کَمِثْلِهٖ	شَیْءٌ
وَهُوَ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْعَلِیْمُ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ
اِنَّکَ	لَا	تُخْلِفُ	اَلْمِیْعَادَ	اَللّٰهُ لَیْسَ مَاسِوَی اللّٰهِ هَوَسٌ

marfat.com

واضح رہے کہ آدمی کی اصل خاص تجلی لطیف سے ہے۔ آدمی کے بدن تجلی خاص ہے۔ اور کپڑا آدمی کے بدن پر کثیف ہے۔ انسان تجلی خاص الخاص نور ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واللہ وسلم

marfat.com

marfat.com

marfat.com

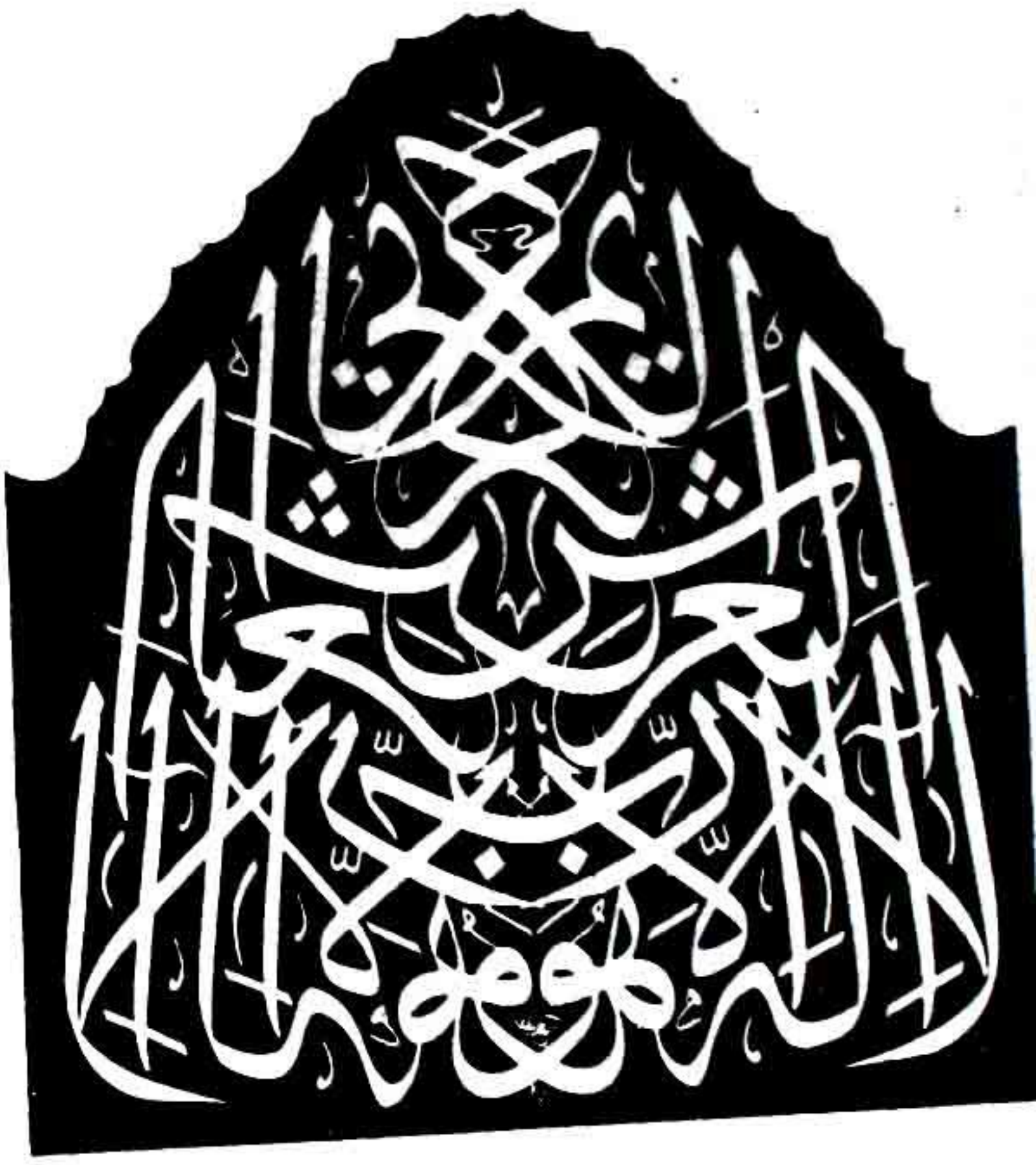

marfat.com

سُلطانی کِتابیں

- مناقبِ سلطانی
- تصویرِ باہُو
- عرفانِ باہُو
- جواہرِ سُلطانی
- سوانحِ حیات
- دیوانِ باہُو
- شمس العارفین
- کرامات سُلطانی
- وظائفِ سُلطانی
- عین الفقر
- ملفوظات سُلطانی
- سُلطان الاذکار
- عقلِ بیدار
- چنبے دی بُوٹی
- سُلطان الوظائف
- رسالہ روحی شریف
- انوارِ حبیب
- فیوضِ سُلطانی
- سی حرفیاں
- سُلطانی لشکارے
- سُلطانی لہراں
- باراں مہینے
- اقوالِ باہُو
- تعویذاتِ سُلطانی

مکتبہ سُلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

marfat.com

ماہنامہ
سلطان العارفین گکھڑ
مدیر محمد حمید اختر
شاہد القادری
محمد عبدالرحمن
جلد نمبر ۳
32779

کا خاص نمبر

محک الفقر خورد

سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت

سلطان باھو

رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

شاہد القادری

ناشر مکتبہ سلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ پاکستان

marfat.com

الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ
عَنْهُمْ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ
مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا عارف باللہ آنست کہ ظاہر
خود را بلباس شریعت آراستہ تمام و باطن حضور
پُرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمصحبت دوام عارف را باید کہ ہر صبح و شام پیش
شریعت عرض کند چیزے را کہ شریعت فرماید
فرمانبردار و چیزے را کہ شریعت رد و انذار دارد دور انداز
مانع شود و بگذارد کہ اصل شریعت قرآن است
و علم و علماء و آداب نگاہداشتن سنت محمدی

marfat.com

marfat.com

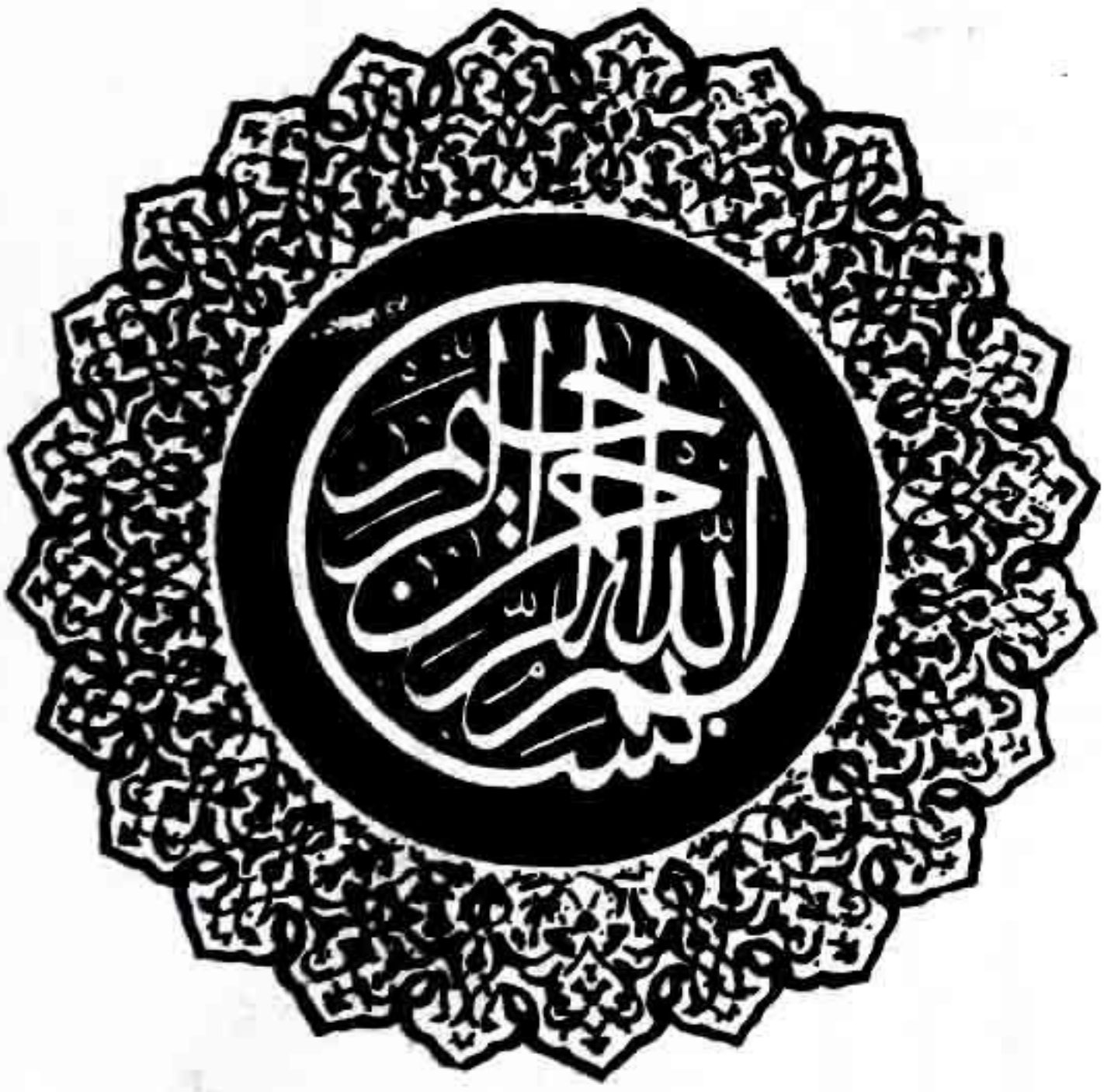

marfat.com

محک الفقر خورد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ
اَللّٰہُ تَقَدَّسَ بِاَسْمَآئِہٖ وَتَعَالٰی کِبْرِیَآئِہٖ

میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا مہربان ہے۔

اے رب آسان کر اور اسے مشکل نہ بنا اور خیر سے پورا کر۔
اللہ تعالیٰ کے نام پاک ہیں اور وہ بڑی بزرگی والا ہے۔
اور سیدوں کے سید حضرت محمد (برگزیدہ) پر درود (رحمت) ہو اور آپ کی آل اور سب اصحاب پر (بھی رحمت ہو)

اس (درود و سلام) کے بعد کمزور بدن اس کتاب کا مصنف رحمٰن کا شاگرد سروری قادری بندہ باھو قوم اعوان ہے جو قلعہ شورکوٹ کے نزدیک رہنے والا ہے۔ اور اس نے اس کتاب کا نام محک الفقر رکھا ہے۔

قادری طریق کی قسمیں

جان لو کہ قادری کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) زاھدی قادری اور

marfat.com

سروری قادری۔ زاہدی قادری بے شمار ہیں جیسا کہ عام لوگ۔

اور سروری قادری وہ ہے جو ایک نظر سے اللہ کے طالب کو اللہ تک پہنچا دے اور واصل بحق کر دے۔ نیز سروری قادری اسے کہتے ہیں کہ دو جہانوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس کی دستگیری فرما کر اسے حضرت شاہ محی الدین عبدالقادری جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما دیں اور حضرت پیران پیر اسے نوازیں اور اس کا دل خدا سے لگا دیں اور دل کو روشن کرنے والی بارہ برس کی ریاضت سے یہ بات بہتر ہے۔

سروری قادری کی نظر وہ ہے کہ جو ایک دفعہ جس پر پڑے اسے دنیا و آخرت بھلا دے۔ اور طالب کو کامل طور پر اس فقر کی منزل طے کروا دے۔ جو محمدی فقر ہے۔ اور بدعتوں اور استدراجیوں کو دور کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا المبتدع کلاب النار (بدعتی لوگ آگ کے کتے ہیں) اور یہ بھی فرمایا

لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَهْلِ الْبِدْعَةِ اَهْلُ الْبِدْعَةِ اَهْلُ النَّارِ۔

(اہل بدعت کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ وہ دوزخی ہیں) ہر بد راہ اور گناہ کرنے والے سے چوکنا رہنا چاہئے۔ بعض فقیر ظاہر میں فقیر بنتے ہیں۔ مگر باطن میں وہ زندیق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ۹ رکوع ۳)

(جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم انہیں آہستہ آہستہ گرفتار کر لیں گے اس طرح کہ وہ نہ جانیں گے) جو فقر محمدیؐ میں قدم رکھے اسے ظاہری مفہوم سے آگاہ ہونا چاہئے۔

marfat.com

علم راہ فقر کے لئے ضروری ہے اور جو عالم نہ ہو وہ گمراہ ہوتا ہے۔ علم رفیق اور جانی دوست ہے۔ اور وہ زاہد جو بے علم ہو شیطان ہے (وہ جہالت کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کر دے گا) علم میں لوگوں کو ہدایت کرنے کی خاصیت ہے۔ عالم حدیث بیان کرکے خلقت کو نیکی کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ زاہد جو علم نہیں رکھتا ابلیس ہے۔ علم کیا چیز ہے؟ علم شریعت جو عین توحید ہے۔ اور راہ فقر کے سوا علم شریعت سراسر پریشانی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْھَا الشَّرِیْعَۃُ فَھُوَ زَنْدِیْقَۃٌ۔ جن طریقوں کو شریعت نے رد کیا ہو' وہ زندیقیت (یعنی کفر ہے) بیت

جامع الاسرار مشرف محک دیں
ہر کسے زیں فیض گیرد عین بین
ہر بہ سطرے سر اسرار خدا
ہر بحرفے غرق شو فنافی اللہ فنا

بھیدوں کی جامع عالی شان کسوٹی سے ہر ایک حقیقت میں فیض حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ہر سطر سے بھیدوں کا بھید ظاہر ہوتا ہے اور ہر حرف سے فنافی اللہ ہونے کا سبق ملتا ہے۔

اگر فقر کی باطنی راہ صاف نہ ہوتی اور تمثیل و الہام اور وہم و مشاہدہ اور رہنما سے جواب باصواب نہ ملتا تو اس راستہ پر چلنے والے گمراہ ہو جاتے۔ بیت

علم باطن ہمچو مسکہ' علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

marfat.com

باطنی علم مکھن کی طرح ہے اور علم ظاہر دودھ کی مانند۔ جس طرح دودھ کے بغیر مکھن نہیں ملتا اسی طرح پیر کے بغیر کوئی پیر نہیں بن سکتا۔ رباعی

دیداہ ام در علم صحبت ہائے رنگیں صد کتاب
کردہ ام یک مصرعہ تنہا نشینی انتخاب
اہل دنیا را.غفلت زندہ دل پندا شتم
خفتہ دائم مردگاں را زندہ می بیند بخواب

میں نے پر لطف علمی مجلسوں میں سو کتابیں پڑھی ہیں اور ان میں الگ گوشہ نشینی ہی کے مضمون کو پسند کیا ہے۔ میں نے غفلت کی وجہ سے دنیا داروں کو زندہ دل جان لیا اس طرح جیسا کہ کوئی شخص ہمیشہ خواب میں مردوں کو زندہ رکھتا ہے۔

اس راہ کو کامل مرشد ہی طے کرا سکتا ہے۔ اسی کو تلاش کر اگرچہ وہ کوہ قاف میں ملے۔ اور مرشد کامل وہ ہے۔ جو طالب کو ذکر فکر' ریاضت و مجاہدہ کے بغیر توجہ باطنی سے۔ یا اسم ذات اللہ کی وساطت سے۔ یا فنافی اللہ ہو کر۔ یا نفس کے محاسبہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں پہنچا دے۔ اور اس مرشد کے لئے جو حضرتؐ کا حضوری ہو۔ نورانی مجلس محمدیؐ میں مشرف کرنا کیا مشکل اور دور ہے۔

ا۔ حدیث شریف اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

شیطان میری (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی شکل نہیں بن سکتا۔

marfat.com

۲۔ حدیث شریف مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی رَبِّیْ۔

جس نے مجھے (رسول اللہؐ کو) دیکھا اس نے میرے رب کو دیکھا۔

۳۔ حدیث شریف۔ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰیَ فِی الْیَقَظَتِہٖ

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔

۴۔ حدیث شریف۔ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔

میری آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔

فقر محمدی کی سی ہوشیاری ہے۔ اور سونا' جاگنا' بلکہ سروری قادری طائفہ کا کھانا بھی مجاہدہ ہے۔ اور سونا مشاہدہ دیدار الٰہی ہے اور وہ ہمیشگی کی سیر کا مشاہدہ علیحدہ کرتا ہے۔ شیطان کی طاقت نہیں کہ ان مقامات میں دخل پائے اور ڈاکہ ڈالے کیونکہ وہ اس بڑی نعمت سے بے نصیب اور محروم ہے۔

جس جگہ خدا کا ذکر اور فنافی اللہ فانی کی حضوری اور اللہ کا ذکر ہو۔ تسبیح پڑھتا ہو' قرآن کی تلاوت ہوتی ہو' نماز پڑھی جاتی ہو' اذان دی جاتی ہو' اللہ کا گھر ہو اور مدینہ پاک ہو' شمس الضحیٰ' بدرالدجیٰ اور صاحب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو۔ وہاں شیطان اندھا' بیگانہ اور نابینا ہوتا ہے (یعنی کسی پر اس کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا) اور بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والے اور ولایت کے مالک ولی اللہ فقیر موجود نہیں۔ یہ بات وہ غلط کہتے ہیں۔ (ایسا کہنے والے) مرتے دم تک اندھے ہی رہتے ہیں۔ (موت آنے پر انہیں پتہ چلتا ہے کہ ہم گمراہی میں پڑ

marfat.com

تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں زبردست فقراء اور اولیاء (سورج کی طرح) روشن اور چمکتے رہیں گے۔ مرشد کامل وہ ہیں کہ جس کسی کو وہ نوازنا چاہیں تو ایک ہی نگاہ میں اسے اپنے جیسا کر دیں۔ ان کی نظر سے اللہ کے نام کی تاثیر اللہ کے طالب کے وجود میں ایسی ہو جائے کہ (فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ طَلَبٌ لَا سِوَاءَ اللّٰہِ) دنیا اور آخرت میں ماسوئی اللہ کی طلب اس کے دل سے اٹھ جائے۔ اور اللہ کا اسم اس کے وجود کو ایسا پاک کر دے جیسا کہ دریا کا جاری پانی (میل کچیل دھو ڈالتا ہے) ایسا (نواختہ مرشد) مرید جس مرتبہ پر بھی پہنچے اس کے لائق ہے (وہاں وہ) نبیوں برگزیدوں، جلیل القدر اصحاب، پرہیز گاروں، خدا کے دوستوں، مجتہد امام، صاحب روایت باعمل علماء کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ

اِسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ۔

اللہ کا نام پاک ہے۔ وہ پاک جگہ ہی میں قرار پاتا ہے۔

اور جو کوئی نبی اور کامل مرشد اللہ کے عارف کی حیات میں شک کرے اور شک میں پڑے وہ بے شک کافر ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھے پانا اور پہچاننا چاہے وہ مجھے فقر میں پائے اور پہچانے۔ بیت

گرنبو دے وجود اصل خدا
کے رسیدے بنام وصل خدا

اگر (معاذ اللہ) خدا کا حقیقت میں وجود نہ ہوتا تو کوئی اس کو کیسے

marfat.com

مل سکتا۔ (یعنی خدا تک پہنچنے والوں کی موجودگی ثابت کر رہی ہے کہ خدا موجود ہے۔

آدمی مسئلوں کی فضیلت کے علم اور ریاضت سے عارف نہیں ہوتا۔ بلکہ عارف سے معرفت الٰہی کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ پیر کامل کی سات دن کی خدمت تمام عمر عبادت اور مجاہدہ اور چلہ کرنے سے بہتر ہے۔ بیت

دلم باحضوری شکم پر طعام
کہ ایں است معراج واصل تمام

ترجمہ۔ مرا دل حضوری پر طعام شکم کی طرح ہے کہ یہی تو بلند مرتبہ اور عروج باطنی کی اصل ہے۔

رباعی

دل پراز خطرہ شکم بے طعام
ریاضت بنا موس کفر است نام
تو خود بخود مغرور از حق بے خبر
کے ای بامغفرت اے بے صبر

ترجمہ۔ (دل خطرہ سے پر ہے اور پیٹ میں طعام نہیں۔ عزت کے لئے ریاضت کرنا سراسر کفر ہے۔ تو مغرور اور حق سے بے خبر ہے۔ اسے اندھے! تو اللہ کی معرفت تک کس طرح پہنچ سکتا ہے۔)

ابیات

بر در درویش رو ہر صبح و شام

marfat.com

تاترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا برسرزند سر پیش نہ
آنچہ داری در ملک با درویش دہ
دادہ درویش را بہ یابی جاوداں
از نظر درویش شدی شاہ جہاں

ترجمہ۔ تو ہر صبح و شام درویش کے دروازے پر جا۔ تاکہ تیرا سب مطلب حاصل ہو۔ پھر اگر درویش تجھے مارنا چاہے تو تو سر آگے کر دے۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہو درویش کے حوالے کر دے۔ درویش کا دیا ہمیشہ تیری پاس رہے گا۔ درویش کی نگاہ جس پر پڑ گئی۔ وہ ملک کا بادشاہ بن گیا۔

marfat.com

پہلا باب

عاشق اور کمال کو پہنچے ہوئے عارف کے ذکر میں

بیت

عشقت بہ تن آید چہ کنم جاں را
زیرا کہ نشایدیک ملک دو سلطان را

اے معشوق تیرا عشق میرے تن بدن پر حاوی ہو گیا ہے۔ اب میں جان کو کیا کروں کیونکہ ایک ملک میں دو بادشاہوں کا رہنا ٹھیک نہیں۔

اس راہ کا پیشوا صدق ہے۔ اور اعتقاد اور اللہ کی محبت (یعنی صدق نیت اور اعتقاد درست اور اللہ کی محبت سے راہ سلوک طے کر سکتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ وہ اللہ کو دوست رکھنے کی طرح دوست رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑے پختہ ہیں۔

ریاضت دریافت راز کے لئے ہے اور مجاہدہ (اللہ تعالیٰ کے) مشاہدہ کے لئے۔ اور بندگی پروردگار کی پہچان کے لئے۔ اور اللہ کے سوا سب سے منہ موڑ لینا اللہ کی محبت میں غرق اور محرم راز ہونے کی خاطر ہے۔ اور بھید (کا چھپانا) اور بھید پانے کی نیت سے ہے۔ جو مرشد شروع میں ہی مشاہدہ ربوبیت اور محرمیت کا استغراق (مرید کو) نہ بتائے اس کے متعلق سمجھ لیا جائے کہ وہ ابھی ناسوت کے مقام میں

marfat.com

ہے۔ اور پختہ نہیں ہوا۔ بیت

دست مردے گیر تا مردے شوی رہ
جز بمرداں نیست راہ رہبری

خدا کے کسی کامل مرد کو دستگیر بنا۔ تاکہ تو کامل ہو جائے کیونکہ اللہ کے کامل بندے کے سوا اور کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔

مرد وہی ہے جو اللہ کا طالب ہو۔ اور دنیا کا طالب مغموم و پریشان رہتا ہے۔ اور کسی کام کا نہیں ہوتا۔ دنیا کا طالب ہیجڑا ہے۔ عقبیٰ کا طالب عورت کی مثال اور اللہ کا طالب مرد ہے۔ فرد۔

قدم برچم خاکی نہ سرفرازی تماشا کن
بایں پل چوں برائے آسماں در زیر پاباشد

اپنے جسم خاکی کو زیر قدم رکھ۔ اور اپنی بلندی کا ملاحظہ کر کہ تو ایسے پل پر ہو گا جس کے ذریعے تو آسمان تک جا پہنچے گا۔

انسان کو راہ فقر طے کرنے کے لئے چار علم سیکھنا لازمی ہے۔ تاکہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ اول علم۔ تحصیل فضیلت کا تفسیر تک۔

دوسرا علم۔ دعا کرنے کا جو ایک دم میں زیادہ ہو۔

تیسرا علم۔ کیمیا نظر اکسیر۔ اور کیمیا نظر وہ ہے کہ صاحب نظر جس کی طرف نگاہ کرے وہ دنیا اور عقبیٰ کے غم سے چھوٹ جائے۔ اور توحید مولیٰ میں ایسا غرق ہو کہ اسے حرف اور ورق کے مطالعہ کی خبر نہ رہے۔ بیت۔

ناظراں را نظر باشد بر الہ
لعنت برمال و دنیا عز و جاہ

marfat.com

صاحب نظر ہمیشہ خدا پر نظر رکھتا ہے۔ اور دنیا کی عزت مال و دولت پر لعنت بھیجتا ہے۔

کیمیا نظر وہ ہے جو علم کسبی رسمی اور قیل و قال سے گزر جائے (یعنی ان کی طرف سے منہ موڑ لے) اور ہمیشہ کے لئے فنافی اللہ ہو جائے۔ وصال یہی ہے۔ نظر کیمیا کمال۔ اور نظر کی سات قسمیں ہیں۔ ہر ایک کو تاثیر وجودیہ سے معلوم کرنا چاہئے۔

(۱) نظر اللہ۔ (۲) نظر محمد رسول اللہ۔ (۳) نظر اصحاب ہدایت اللہ (۴) نظر فقیر ولی اللہ۔ (۵) نظر نفس۔ (۶) نظر دنیا۔ (۷) نظر شیطان۔ مگر نظر مولیٰ سب سے بہتر ہے۔ بیت

بہائے خویش می دانم بہ نیمے جو نمی ارزد
اگر مولیٰ نظر سازد بہاء بے بہا گردد

میں اپنی قدر و قیمت جانتا ہوں کہ آدھے جو برابر بھی نہیں۔ اگر مولیٰ نگاہ کرے تو قیمت کا اندازہ ہو ہی نہ سکے۔

چوتھا علم۔ زندہ دل روشن ضمیر کا ہے۔ یہ چار علم کامل مرشد کی نگاہ سے اور اللہ کے اسم کی تاثیر سے جو شامل ہو۔ اللہ کے طالب کے لئے رستہ کھول دیتے ہیں۔ بیت

بہ از راہ رہبر کہ باشد ترا
کہ یکدم رساند بوحدت خدا

اس (اللہ تک پہنچانے والے) راستہ سے بہتر اور کون تیری رہنمائی کر سکتا ہے کہ تجھے ایک دم میں ذات مولیٰ تک پہنچا دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ جس نے

marfat.com

اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔ مولانا نظامی گنجوی فرماتے ہیں۔

ستانی زباں از رقیبان راز
کہ تا راز سلطان نگویند باز

یعنی زبان سے یہ کہنا موجب شرک و کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک جسم جوہر اور صورت رکھتی ہے۔ اور اسی طرح اسے مخلوقات سے تشبیہہ دینا شرک و کفر کا باعث ہے اور کسی نالائق کے سامنے اسرار ربانی کے کسی بھید کا اظہار نقصان سر کا حکم رکھتا ہے۔ جو کوئی اس کے بھید کو ظاہر کرے گا تو راز کا مالک اس کے سر کو لے لے گا۔ بیت

گر گوہر داری پیش جوہری بر
زنہار مبر پیش احمق گاؤ خر
گاؤخر جو طلب تو گوہر بر
یک من جو بہ از صد من گوہر

اگر تیرے پاس موتی ہے تو اسے جوہری کے پاس لے جا۔ نہ کہ کسی احمق گدھے کے پاس' بیل اور گدھا تو جو مانگتا ہے۔ اور تو اس کے پاس موتی لے جاتا ہے۔ حالانکہ بیل اور گدھے کے لئے ایک من جو سو من موتی سے بہتر ہیں۔

شیخ سعدی گلستان میں بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں جا رہے تھے۔ بھوک سے بیتاب۔ راہ میں ایک تھیلی پڑی ملی۔ ہم نے خیال کیا کہ اس میں دانے ہونگے' مگر نکلے درم' یہ دیکھ کر ہمیں سخت مایوسی

marfat.com

ہوئی کہ بیابان میں بھوکوں کے لئے تو خالص چاندی سے پختہ شلغم ملنا زیادہ بہتر اور کار آمد ہے۔

اے طالب۔ تیرے لئے خاص طور پر حق کی ذات و صفات کی پہچان ضروری ہے۔ نہ کہ اس کی ذات کی فکر میں جان کاہی۔

حدیث شریف میں ہے۔ تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰلَائِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کرو نہ کہ اس کی ذات پر۔

(شیخ سعدی بوستان میں فرماتے ہیں کہ میں نے کئی راتیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق سوچنے میں بسر کیں اور ناکام ہوا۔ آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ انسانی عقل کی وہاں تک رسائی نہیں۔ اس کی صنعتوں پر غور کرکے اس کے آگے سرنیاز جھکا دینا چاہئے)

اسم اللہ ذات اور کلام اللہ کا علم اور فقر فنافی اللہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس سے اچھی اور بہتر کوئی اور نعمت نہیں۔ بیت

ہیچ علمے بہتر از تفسیر است
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

تفسیر سے اچھا اور کوئی علم نہیں اور تاثیر سے بہتر اور کوئی تفسیر نہیں۔

اور سال ہا سال کی ریاضت سے صاحب راز واجازت کا ارشاد بہتر ہے کہ وہ کُنْ فَیَکُوْنُ کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور وہ جس شے کو کہتا ہے ہو جا وہ اللہ کے کرم سے ہو جاتی ہے۔ بیت

خلق را طاعت بود از کسب تن
عارفاں را ترک تن طاعت بود

marfat.com

خلقت کی عبادت بدن کی مشق سے ہوتی ہے اور عارفوں کی عبادت بدن کو ترک کرنا ہے۔

ہر دو جہاں میں جو کچھ کل اور جز موجود ہے۔ اٹھارہ ہزار مخلوقات سے' مقامات کے طبقات منزل سے۔ علوی اور سفلی مخلوق سے وہ اسم اللہ کے محیط میں ہے۔ اور اسم اللہ دل کے محیط میں جو نظر کامل کے اثر سے الگ الگ کھل جاتا ہے۔ اور اللہ کے طالب کے وجود میں نفس امارہ کی کوئی بری عادت نہیں رہتی۔ اسے مشقت اور ظاہری سختی کی کیا حاجت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْاَنْبِیَاءُ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اَجْسَامُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ۔ انبیاء اپنے دلوں میں نماز پڑھتے ہیں۔ جسم ان کے دنیا میں اور دل آخرت میں ہوتے ہیں۔

بیت

ہر کہ مرشد از مربی التفات
بے حجاب گشت فی اللہ غرق

جس کسی پر پیر و مرشد کی کھلی توجہ ہو وہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔ اس راہ میں مردان خدا وہ ہیں جو کھاتا تو اس جہان کا کھاتے ہیں اور کام اس جہان کا کرتے ہیں۔ ان کی مثال مست اونٹ کی ہے جو کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے۔

تین چیزیں باطن سے علاقہ رکھتی ہیں۔ اور انہی سے کھلتی ہیں۔ اول وہ ذکر جو لازوال ہو۔ لازوال ذکر ہمیشہ رہنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ زبان سے واسطہ نہیں رکھتا۔

marfat.com

جس نے اللہ کو پہچانا وہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ سِوَی اللّٰہِ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اللہ کے سوا اور کچھ نہیں کہتا۔ اور دل سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ کہ دل کا ذکر وسوسہ ہے۔ اور روح سے بھی تعلق نہیں رکھتا کہ روح کا ذکر کمال ہے۔ اور ہر کمال کو زوال ہے۔ اور سر سے بھی علاقہ نہیں رکھتا کہ سر سر کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس ذکر سے جو دماغ میں سوزش پیدا کرے۔ طالب بے عقل اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور ذکر دوام جو غیر مخلوق ہو اس کا کرنا ٹھیک ہے۔ وہ ذکر غیر مخلوق ذکر خفیہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً۔ اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپ کر یاد کرو۔ اور ذکر خفیہ ذکر حامل کو کہتے ہیں۔ اور ذکر حامل کامل پیر کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ مَجْنُوْنٌ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق بول اٹھیں کہ (یہ ذاکر) دیوانہ ہے۔ اور ذکر حاصل اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ اپنے رب کو یاد کرو جب تک کہ تو اپنے آپ کو بھول جائے۔ اللہ کے نور سے ایک غیر مخلوق وجود یہ نور ہے۔

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

"انسان میرا (اللہ کا) بھید ہے۔ اور میں (اللہ) اس کا بھید ہوں"

یہ خبر اس نے دی ہے اور آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اس کا نشان ہے اور یا یہ کہ ذکر حامل ایک شعلہ ہے۔ جیسے آنکھ ہو بھو دیکھتی ہے جو اس طاقت کا اظہار برق دونوں آنکھوں سے

marfat.com

روشنائی (کی صورت میں) دیکھا کرتی ہے۔ یہی ہے کہ ذکر دوام فقیر کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس ذکر نور کو نہ بجھنے والا دیا کہتے ہیں۔ بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد ۱۸
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

اگر تمام دنیا پر اندھیری چھا جائے تو اللہ کے مقبولوں کا دیا پھر نہیں بجھتا۔ بیت

چراغے را کہ ایزد برفروزد
ہر آنکس تف زندہ ریشش بسوزد

جو دیا اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہو جو اسے پھونک مار کر بجھانا چاہے گا بجھا نہ سکے گا بلکہ پھونک مارنے والے کی داڑھی جل جائے گی۔

جواب باہو

چراغ راچہ حاجت آفتابم
چراغ را زبانش کشتہ سازم
فقیر ایں اصرار داند بقوت
کہ ریش خود نگہدارد بہ ہمت
ہر آنکس را کہ خواہد می نوازد
اگر خواہد بیکدم جاں بیازد

میں خود سورج ہوں مجھے چراغ کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو چراغ کی دکو ایک پھونک مار کر بجھا دوں گا۔

marfat.com

(فقیر اس بات کو جانتا ہے اور اس پر قادر ہے کہ دیا بجھانے کے لئے پھونک مارے اور) اپنی داڑھی محفوظ رکھے۔ اور جسے چاہے نوازے۔ اگر چاہے تو یک دم یعنی فوراً جان دیدے)۔

حدیث شریف۔ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔

فقراء کی زبان خدائے رحمٰن کی تلوار ہے۔ اس بات کو کیا سمجھے وہ جو احمق اور دل کا اندھا ہو۔ اور جسے معرفت کی خبر نہ ہو۔ دنیا کا طالب ہو۔ جو حیوان پریشان اور بیل اور گدھے کی مانند ہو۔ جس وجود میں خدا کا ظہور ہو وہ خاصہ نور ہے۔ اللہ کی ملاقات حاصل کرنے کا طلب گار ہمیشہ خوش۔ اللہ کا منظور نظر۔ بیت

ہر کہ عالم می شود علم از خدا
رہنمائے خلق آں شود صاحب عطا

جو کوئی خدا کے علم سے واقف ہوتا ہے۔ وہ بخشش کرنے والا' خلقت کا رہنما بنتا ہے۔ وہ ایک نظر میں اللہ کے طالبوں کو سبق دے دیتا ہے۔ اور اللہ کے طالب دلی توجہ سے اس علم علوم کو پڑھتے ہیں۔

بدعتی طالب شرمندہ اس رمز کو کیا جانے۔ اس راہ پر چلنے کے لئے طالب صادق کی ضرورت ہے جو عامل باعمل ہو۔ دانش مند ہو' مال اندیش ہو' نکتہ رس ہو' مشکل کشا ہو' وگرنہ ہزاروں جاہلوں کو ایک نظر سے دیوانہ بنا دینا کون سا مشکل کام ہے۔ طالب کو علم تحقیقات کے مشاہدہ کے امتحان کے سوا قرآن و حدیث کے موافق صرف اسم اللہ کی ذات وحدانیت کے تسلیم کرنے سے اللہ کا طالب نہیں کہا جا سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی بلند ہو جائے۔ مگر جاہل اس راہ پر

marfat.com

نہیں چل سکتا۔

یہ محمدیؐ فقر دائمی دولت اور نیک بختی ہے۔ اور بے بہا نعمت جو اہل علم اور زندہ دلوں کی قسمت ہے۔

حدیث شریف اَلْجَاهِلُ كَالْجُعَلِ يَمُوْتُ فِيْ عَمَلِهٖ

جاہل گوبر کے کیڑے کی مثل ہے جو اپنے کام میں مرجاتا ہے۔

اور دوسری حدیث شریف ہے۔

اَلشَّمُّ شَمٌّ وَالْجَهْلُ لَمْسٌ بِشَيْءٍ چیز ایک چیز ہے اور جہالت کوئی چیز نہیں۔

علم انسان کو دو جگہ لے جاتا ہے۔ ایک مقام رضا کی طرف اور دوسرا مقام قضا کی طرف جس سے مراد بادشاہ ظل اللہ (سایہ خداوندی) کی ہم نشینی ہے۔ اور رضا سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی (ساتھ بیٹھنا) ہے۔ رضا کا مرتبہ قضا سے بلند ہے۔

امام المسلمین (مسلمانوں کے امام) علم اور رضا کے مقام پر پہنچے۔ اور قضا کا مرتبہ قبول نہ کیا۔ مرنا پسند کیا مگر قضا کی طرف قدم نہ اٹھایا۔ امام اعظم (ابوحنیفہ) نے ستر برس کے لئے نماز قضا نہ کی لیکن ایک دن کے لئے بھی قاضی بننا منظور نہ کیا۔ (کسی نے کیا خوب کہا ہے)۔ "ابو حنیفہ قضا نہ کرد و بمرد۔ تو بمیری اگر قضا نہ کنی" یعنی امام اعظم نے قاضی بننے پر موت کو ترجیح دی۔ اور تیرا یہ حال ہے کہ جج بننے کے لئے مرتا ہے۔

علم اور عالم کا دشمن تین قسموں سے خالی نہیں ہوتا۔ کافر ہوتا

marfat.com

ہے یا فاسق یا جاہل اور فقیر کا دشمن بھی اسی طرح حاسد (دوسروں کو خوش حال دیکھ کر جلنے والا) ہوتا ہے یا منافق (دل میں کچھ ظاہر کچھ) یا کاذب غافل مردہ دل (جھوٹا غفلت میں پڑا ہوا مرے ہوئے دل والا) جاہل تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) جاہل کافر جو کلمہ طیبہ نہ پڑھے (۲) وہ جاہل جو اللہ تعالیٰ کو ظاہر و باطن حاضر ناظر نہ جانے (۳) وہ جاہل جو کمینی دنیا کا پرستار اور اپنی خودی میں مست ہو۔

حدیث شریف "مَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ جُنَّ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا"۔

جس نے علم کے بغیر زہد اختیار کیا وہ اپنی آخری عمر میں یا تو دیوانہ ہوا یا کافر ہو کر مرا۔

دوسرا فکر کامل وہ ہے جس کے ساتھ نفس مرجائے۔ اور روح زندہ رہے۔ تیسرا مراقبہ انبیاء کے ارواح' اصفیاء' اولیاء' شہدا' ہر صاحب مرتبہ مومن مسلم نیک بندے کے ساتھ ملاقات باطنی کا تعلق رکھتا ہے۔

اس مراقبہ کو مراقبہ نہیں کہہ سکتے جس کا کرنے والا (صاحب مراقبہ) نیت کے ساتھ مرتبہ حاصل نہ کرے اور معلوماتی یقین' عینی یقین' حقیقی یقین کا مشاہدہ نہ کرے (ان مرتبوں کے حصول کے بعد) اس طائفہ (گروہ) کی موت' حیات کا حکم رکھتی ہے اور یہ طائفہ سروری قادری اور اولیاء اللہ کا ہے دنیا اور آخرت میں نجات یافتہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

marfat.com

آگاہ ہو کہ بالتحقیق اللہ کے دوست (جو ہیں) انہیں نہ (کسی کا) ڈر ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں۔ (اولیاء اللہ کا) وہ گروہ ہے جو نیند کی حالت میں بھی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ اور بیداری میں بھی اسے اسی صاحب حال کا خیال رہتا ہے۔ ان کا رجوع اللہ کے دیدار کی طرف ہوتا ہے۔ اور ان کا مراقبہ کرنا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ بلی کسی شکار (مردار) کے انتظار میں بیٹھی ہو۔

(اے طالب مولیٰ) اپنی دونوں آنکھوں کو باز کی طرح بند کر لے۔ (تیرا مطلوب) تیرے اندر ہے۔ (آنکھیں بند کرنے سے ہی) تیرا مطلوب تجھے خود پکار کر بلا لے گا۔ بیت

دو چشم خویش رابر بند چوں باز
دادنت تادید گم گشتہ آواز

بند کر آنکھوں کو تو مانند باز تاکہ تو مطلوب کی خود سن لے آواز

(دونوں آنکھیں بند کرنے سے مراد یہ ہے) کہ تو ایک آنکھ تو دار فانی سے بند کر لے (اور اس کی کچھ پرواہ نہ کر) اور دوسری آنکھ اس دنیا سے بند کر لے' جہاں تجھے ہمیشہ کے لئے رہنا ہے۔ (یعنی تیری نظر صرف اللہ کی طرف ہو نہ کہ دنیا اور عقبیٰ کی جانب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

کہ (اے مسلمانو! تمہارے صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج) نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

یہ مقام گفتگو سے علاقہ نہیں رکھتا ہے۔ اپنے نفس کو چھوڑ اور بلند ہو جا۔ جان لے کہ آنکھ بند کرنا اس لئے ہے۔ فرمایا رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ

غَمِّضْ عَيْنَكَ يَا عَلِيُّ وَاسْمَعْ فِيْ قَلْبِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اے علی اپنی آنکھیں بند کر اور دل سے سن کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جان لے کہ کلمہ پاک کے ۲۴ حرف ہیں رات دن کے بھی ۲۴ گھنٹے ہیں۔ اور آدمی بھی دن رات میں ۲۴ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے اور کلمہ طیبہ کا ہر حرف گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جیسا کہ آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ذَرَّةً۔

جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔ اس کے گناہ ذرہ برابر بھی باقی نہیں رہتے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَثِيْرٌ وَّالْمُخْلِصُوْنَ قَلِيْلٌ وَّمَنْ سَدَّهَا هَدَمَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا وہ بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوا۔ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے بہت ہیں اور مخلص تھوڑے ہیں اور جس نے مد کھینچ کر کلمہ طیبہ پڑھا' اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ محو کئے جاتے ہیں۔ بیت

لا آمد و گناہ نماند
ذات آمد و جاہ نماند

marfat.com

کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور گناہ مٹ گئے۔ جب اللہ کی ذات سے ملحق ہوا تو اور کوئی مرتبہ حاصل کرنے کا خیال جاتا رہا۔

کلمہ طیبہ کی برکت سے مومن کا تن' جان اور بدن پاک ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھے یاد نہیں کرتا ہم اس کے اور اپنے درمیان پردہ کھینچ دیتے ہیں۔ یعنی اپنا نام لینا۔ اس کی قسمت نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمارا نام پاک ہے۔ جو نجس' پلید' مردار ناپاک شخص کو نہیں دیتے۔

جان لے کہ کلمہ طیبہ کی نعمت سے دو قومیں بے نصیب ہیں ایک ناری کافر اور دوسرا شیطان ملعون ذلیل۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ۔ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذُکْرُ اللّٰہِ۔ خیر (نیکی) کی طلب کرنا اللہ کو طلب کرنا ہے اور نیکی کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ فقیر وہ ہے کہ (لوگوں کو معلوم ہو) بظاہر حرام کھا رہا ہے مگر باطن میں وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے باکامل فقر الحق ہو۔ ظاہر میں غصہ ہو اور باطن میں اس کا قدم سچائی پر ہو۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ یہ ہے مرتبہ خدا کے عارف کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ذِکْرُ اللّٰہِ بِالْغُدُوِّ وَالْعَشِیِّ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

کہ اپنے خلق کو اللہ تعالیٰ کے خلق کے مطابق بناؤ۔ یہ بھی فرمایا کہ دن اور رات کو اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلوار مارنے سے افضل ہے۔

اللہ کے طالب کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے نفس کی آفات

marfat.com

سے مطلع ہو پھر نفس شیطان کے گناہ سے پھر خبردار رہے کہ اس کی
ہمت عمر دنیوی لذات میں صرف نہ ہو۔ ہزار شیطانوں سے ایک نفس
خت برا ہے۔ رباعی

یار بدبد تر بود از مار بد
تاتوانی می گریز ازیار بد
مار بد تنہا ہمیں برجان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

برا دوست برے سانپ سے بدتر ہے۔ جہاں تک ہو سکے برے
دوست سے کنارہ کش ہو۔ برا سانپ تو صرف جان سے مارتا ہے مگر بد
س جان بھی مارتا ہے اور ایمان بھی غارت کرتا ہے۔

دو ہزار نفس سے دنیا دار مردہ دل جاہلوں کی دوستی بری ہے۔ اور
د تعالیٰ نے عبادت کرنے اور اسے پہچاننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ
الیٰ نے فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر عبادت کے لئے
ہمیشگی کا ذکر اور پورے فکر کی معرفت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
ہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَ اَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعُهَا فِيْ
جَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْفَاقِكُمُ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ
لْقُوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ

کیا میں تمہیں تمہارے نیک عملوں کی خبر نہ دوں؟ جو تمہارے

marfat.com

نزدیک پاک ہوں۔ اور تمہارے درجوں میں بلند ہوں اور تمہارے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہوں۔ اور تمہارے لئے اپنے دشمنوں کے مقابل ہو کر ان کی گردنیں مارنے سے اور ان کے ہاتھوں تمہارے شہید ہونے سے اچھے ہیں۔ (انہوں نے عرض کیا) حضور ہاں! فرمایا حضرتؐ نے وہ اللہ کا ذکر ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا سَهْوَ اَلذِّكْرُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ قَبْلَ كُلِّ فَرْضٍ۔

اللہ کا ذکر فراموش نہ کرو۔ (کیونکہ یہ ذکر) سب فرضوں سے پہلے فرض ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ۔

بے شک کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے۔ پس بندے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر فرض عین ہے۔

اور تم کو جاننا چاہئے کہ جب آدمی کو دنیا اور شیطان گمراہ کرتے ہیں تو اس کا سبب یہی ہے (کہ وہ ذکر و عبادت سے غافل ہو جاتا ہے)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جُمُوْدُ الْعَيْنِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ مِنْ اَكْلِ الْحَرَامِ وَاَكْلُ الْحَرَامِ مِنْ كَثْرَةِ الذُّنُوْبِ وَكَثْرَةُ الذُّنُوْبِ مِنْ نِسْيَانِ الْمَوْتِ وَنِسْيَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَتَرْكُ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ

آنکھ کا افسردہ ہو جانا دل کے سیاہ ہو جانے کی وجہ سے ہے اور

marfat.com

دل کی سیاہی حرام کھانے سے ہے۔ اور حرام کھانا گناہوں کی کثرت سے ہے۔ اور گناہوں کی کثرت موت کو بھلا دینے سے ہے۔ اور موت کو فراموش کرنا دنیا کی محبت سے ہے۔ اور دنیا کی محبت سب خطاؤں کا سر (جڑ) ہے۔ اور دنیا سے کنارہ کش ہونا سب عبادتوں کی اصل ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ

۱۷۴

دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔ رباعی

اہل دنیا کافران مطلق اند
دائما در حق حق در بق بق اند
اہل دنیا چو سگ دیوانہ اند
دور شو زیشاں کہ بس دیوانہ اند

دنیا دار بالکل کافر ہیں۔ وہ ہمیشہ بق بق اور زق زق کرتے رہتے ہیں۔ وہ دیوانے کتے کی طرح ہیں۔ ان پاگلوں سے دور ہی رہنا چاہئے۔

دنیا کے طالب ہر وقت اپنا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی کوئی گھڑی اپنے فکر سے خالی نہیں رہتی۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں مرجاتے ہیں۔

ابیات

دنیا طلبا چہ گونمت مغروری
عقبیٰ طلبا چہ گونمت مزدوری
مولیٰ طلبا داغ مولیٰ داری
در ہر دوجہاں مظفر و منصوری

marfat.com

اے دنیا کے طالب میں تجھے یہی کہہ سکتا ہوں کہ تو مغرور ہے
اے آخرت کے طالب میں تجھے یہی کہوں گا کہ تو مزدور ہے (نیکی
کام اسی لئے کرتا ہے کہ تیری عاقبت اچھی ہو)۔ اے مولا کے طالب
تیرے دل میں مولا کا عشق ہے اور تو دونوں جہان میں فتح مند ہے۔ او
مولا کا طالب (خدا کے ذکر میں) محو رہتا ہے۔ اور اس سے الگ نہیں
ہوتا۔

حتیٰ کہ وحدت میں غرق ہو کر اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے خ
و امان میں رہتا ہے۔ اے مخاطب جان لے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔

مَنْ جَلَسَ مَعَ سَبْعَ اَصْنَافٍ مِّنَ النَّاسِ زَادَ اللّٰهُ سَبْعَةَ اَشْيَاءَ۔ مَنْ جَلَسَ
مَعَ الْاُمَرَاءِ زَادَ اللّٰهُ الْكِبْرَ وَقَسَاوَةَ الْقَلْبِ۔ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْاَغْنِيَاءِ زَادَ اللّٰ
الْحِرْصَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصِّبْيَانِ زَادَ اللّٰهُ الْهَوٰى وَاللَّعِبَ وَالْمِزَاحَ وَمَنْ جَلَسَ
مَعَ النِّسَاءِ زَادَ الْجَهْلَ وَالشَّهْوَةَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْفُقَرَاءِ زَادَ اللّٰهُ الرِّضَاءَ بِمَ
قَسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصَّالِحِيْنَ زَادَ اللّٰهُ الرَّغْبَةَ فِى الطَّاعَةِ وَمَنْ
جَلَسَ مَعَ الْعُلَمَاءِ زَادَ اللّٰهُ الْعِلْمَ وَالْوَرَعَ۔

جو شخص ان سات قسم کے آدمیوں سے صحبت رکھتا ہے اللہ
تعالیٰ اس میں سات چیزیں پیدا کرتا ہے۔ (۱) امیروں کی صحبت سے تکبر
اور سیاہ دلی (۲) اغنیاء کی صحبت سے حرص (۳) بچوں کی صحبت سے
بیہودہ کھیل اور ہنسی ٹھٹھا (۴) عورتوں کی صحبت سے جہالت اور
شہوت (۵) اللہ کے فقیروں کی صحبت سے رضا (اللہ کی تقدیر پر راضی
رہنا) (۶) صالحوں کی صحبت سے خدا کی بندگی کی رغبت اور (۷) علماء

marfat.com

کی صحبت سے علم اور پرہیز گاری اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

بیت

صحبت بانیک کن اے نیک را
ہرچہ باشد غیر حق زاں باز آ

اے اچھی سوجھ والے نیکوں کی مجلس میں بیٹھ۔ ماسوئ اللہ سے منہ موڑ لے۔

اے پیاری جان سب دینی اور دنیاوی مراد اس سی حرفی میں ہے۔ جو ترتیب سے پڑھے اور جانے اس کو ہر ایک حرف سے مدامی حاضرات ہے۔ اور ان تیں حرفوں میں صاحب اختیار کا ذات صفات کشف و کرامات تصور سے ہر منزل مقامات کا دیکھنا ضروری ہے۔ اور ان تیں حروف میں ایک حرف اعظم ہے۔ جس سے اسم اعظم پہچانا جاتا ہے۔ اور وہ تیں حرف یہ ہیں۔

marfat.com

تصور ا تصرف	تصور ب تصرف	تصور ت تصرف	تصور ث تصرف
تصور ج تصرف	تصور ح تصرف	تصور خ تصرف	تصور د تصرف
تصور ذ تصرف	تصور ر تصرف	تصور ز تصرف	تصور س تصرف
تصور ش تصرف	تصور ص تصرف	تصور ض تصرف	تصور ط تصرف
تصور ظ تصرف	تصور ع تصرف	تصور غ تصرف	تصور ف تصرف
تصور ق تصرف	تصور ک تصرف	تصور ل تصرف	تصور م تصرف
تصور ن تصرف	تصور و تصرف	تصور ہ تصرف	تصور ی تصرف
تصور ء تصرف	تصور ی تصرف	✳	✳

marfat.com

ان سات حرفوں سے وحدانیت کے تین بھید کھلتے ہیں۔ اور معرفت کی پہچان ہوتی ہے۔ ا ب ت ث ج ح خ۔

حرف اللہ سے تو اللہ جان۔ روح اعظم بنے وجود میں آتے ہی اللہ کا نام لینا شروع کر دیا۔ اور قیامت تک کہتا رہے گا۔ اٹھ ابھی تو اسم اللہ کی حقیقت سے ناآشنا ہے۔ بیت

ہرچہ خوانی ازاسم اللہ بخواں
اسم اللہ باتو ماند جاوداں
علم رکھتا ہے تو لے اللہ کا نام
اسم اللہ ساتھ تیرے ہے مدام

پیغمبر نے پیغمبری پائی اللہ کے نام کی برکت سے پائی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ کے نام ہی سے معراج میں اللہ کے قرب وصال اور مقام قاب قوسین تک رسائی حاصل کی۔ اور حق تعالیٰ نے فرمایا۔ یا محمدؐ! میں تو ہے اور تو میں۔ ہر شے میری رضا کی طالب ہے اور مجھے تیری رضا مطلوب ہے۔ اے محمدؐ! یہ سب اسم اللہ کی برکت تھی۔ اللہ کا نام بہت بھاری ہے۔ اور اس حقیقت کو مصطفیٰ ہی جانتے ہیں جو اسم اللہ سے آشنا ہے اس کی نگاہ میں دونوں جہان ہیں۔ اللہ کا نام ہر مقام کی کنجی ہے اور الٰہی ملنا۔ اللہ کے نام سے کونسی چیز اچھی ہے جو تو چاہتا ہے (جانتا اور لیتا ہے) یعنی اس سے کوئی چیز اچھی نہیں۔

اور ازل کے دن آواز آئی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ روحوں نے کہا۔ ہاں تو ہی ہے۔ ہمارا پروردگار (پالنے والا) اللہ کا کوئی

marfat.com

شریک نہیں۔ ساری مسلمانی اور ایمان کا (بخیر) خاتمہ اور تمام فقر یہی ہے (کہ اللہ کو لا شریک اور اپنا رب جانے اور مانے)۔ جان کنی کے وقت باایمان مرنا اللہ کا نام لینے ہی سے قسمت ہوتا ہے۔ اور منکر نکیر بھی اللہ ہی کا نام پوچھتے ہیں۔ اللہ ہی (ہر کام میں) کافی ہے۔ اور اللہ کے سوا باقی سب کچھ حرص و ہوا ہے۔ حق کا نام ہی حق (سچا) ہے۔ اور اس کے سوا باقی سب کچھ لاحق ہے۔

تو جان لے کہ علم کا ایک حرف الف (ایسا) ہے جس کے پڑھنے سے (پڑھنے والا) اللہ سے واصل ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسے سچے دل اور زبان سے تسبیح پڑھنے اس میں دوئی نہیں رہتی۔ جو کوئی الف اللہ کا محرم ہو جاتا ہے اس پر علم الف سے علم (کا دروازہ) کھل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔ ہم نے اسے اپنے پاس سے علم دیا ہے۔ جو الف اللہ کا آشنا ہوتا ہے اسے اپنے ناخنوں کے پشت پر دونوں جہان نظر آتے ہیں۔ اسے ضرورت نہیں کہ تین انگلیوں سے قلم پکڑ کر (کچھ لکھنے کی تکلیف کرنی پڑے)

قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ میری آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ اے اللہ ہمارے سردار محمدؐ نبی امی پر درود بھیج۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ لَا يَسْتَمِعْ لِغَيْرِهٖ جب (سنو تو) اللہ کا نام ہی سنو۔ نیز فرمایا۔ لَا تُحِبَّ سِوَى اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا کسی اور محبت نہ رکھو۔ (جو رستہ کھلتا ہے وہ) لازوال اور عین

marfat.com

وصال ہے۔ (یعنی جو اللہ سے واصل ہو جاتے ہیں وہ کبھی اس سے جدا نہیں ہوتے)

دوم حرف ب ہے (جو بتاتا ہے) کہ تمہارے لئے اللہ کا نام کافی ہے۔

تیسرا حرف ت ہے (جو ظاہر کرتا ہے) کہ بندہ موحد توکل کرنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَلتَّوْحِیْدُ وَ تَوَکُّلُ تَوَامَانِ۔ (توحید اور توکل آپس میں جوڑے ہیں)

چوتھا حرف ث ہے (جو ثابت کرتا ہے) کہ راہ خدا میں ثابت قدم "رہنے سے مراد حاصل ہوتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

اَلْاِسْتِقَامَتُہٗ فَوْقَ الْمَقَامَتِہٖ وَالْکَرَامَتِہٖ۔

ثبات قدم بلند مقامات (پر پہنچنے) اور کرامت (حاصل کرنے) سے بلند درجہ ہے۔

خلقت کی نظر کرامت (حاصل ہونے پر ہوتی) ہے۔ اور اس سے فقر محمدی دور ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ بِنَعِ الْخَلْقِ۔

جس نے خدا کو پہچان لیا اسے خلقت سے کوئی لذت و دلچسپی نہیں رہتی۔ بیت

تاتوانی خویش را از خلق پوش
عارفان کے پسندند ایں خود فروش

marfat.com

جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے آپ کو خلقت سے الگ رکھ۔ خلقت سے صحبت رکھنا خود فروشی ہے جو عارفوں کو پسند نہیں۔

مشائخ کے سردار شاہ محی الدین (سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ) نے جن کے راز اللہ تعالیٰ پاکیزہ کرے۔ فرمایا۔

اَلْاٰنِسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ۔

جو شخص اللہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ کے سوا جو بھی ہے اس سے وہ بھاگتا (اور بیزار رہتا) ہے۔

پانچواں حرف ج ہے اس سے مراد جہالت سے نکالنا ہے کیونکہ یہ ابوجہل کی وراثت ہے۔ اور اللہ کا طالب وہ ہے جو اللہ کے جمال کا عاشق ہو۔ رباعی

بے قراری عشق بے مسکین
غیر مردن بنا شدش تسکین
بلکہ آنانکہ مست ایں جام اند
چوں بمیرند ہم نیارامند

خداوند لامکان کا جو عاشق ہوتا ہے۔ اس کی بے قراری موت ہی سے تسکین پاتی ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ جو عشق الٰہی کی شراب سے سرمست ہیں۔ انہیں تو مر کر بھی چین نہیں آتا۔

(یعنی اللہ کے عاشق زندگی میں اور موت پانے کے بعد بھی اس کے عشق میں سرشار رہتے ہیں)۔ یہ عاشقوں اور مجذوبوں کے درجے ہیں۔ اور جذب دو قسم کا ہے جمالی جذب اور جلالی جذب۔

جذب جمالی جمعیت بخشتا ہے اور جذب جلالی بے قراری عطا کرتا

marfat.com

ہے۔ اور اس مقام میں صاحب ظاہر و باطن فقیر کا غضب اللہ کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ بے رنج (عطا شدہ) دوسرا غم (دیکھے) بغیر تیسرا وہ ملک کا صاحب اختیار بے پرواہ مالک ہے۔

وہ فقیر جو غرق رنج و غم اور محتاج ہے۔ ابھی فقر بے قراری میں ہے نہ کہ اختیاری میں۔ فقیر خاکساری ہے نہ کہ محبت' تکلیف میں ہے نہ کہ محبت میں۔

چھٹا حرف ح (کی تاثیر یہ ہے کہ) حرص کو ترک اور حیرت اختیار کرا دیتا ہے۔ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ حیرت۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا۔ یااللہ میری حیرت میں ترقی دے۔ یہ حیرت خدا کی حضوری سے ہے۔

جب تو کسی وقت فقیر کو دیکھے کہ وہ عبادت اور محنت بہت کرتا ہے۔ اور بڑی عزت و مرتبہ کا مالک ہے تو جان لے کہ وہ گمراہی کے جنگل میں پڑا ہے اور باطن کی راہ سے بے خبر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا لَا یَشْغُلُھُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طَرْفَۃَ الْعَیْنِ۔ (صاحب ذکر و فکر فقیروں کو) کوئی شے اللہ کے ذکر سے لمحہ بھر کے لئے بھی غافل نہیں کر سکتی۔ اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اصحاب صفہ اور بدری صحابہ آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیتے تھے تاکہ اللہ کے نام اور ذکر سے غافل نہ ہوں۔ اور کھانے پینے کی فکر میں نہ لگ جائیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلذِّکْرُ بِلَا فِکْرٍ ھُوَ کَصَوْتِ الْکَلْبِ۔ بغیر فکر کے ذکر کتے کی آواز کی طرح ہے۔ انسان فکر سے وصال کے

marfat.com

مرتے حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔

جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے۔

ساتواں حرف خ ہے (اس کے ذکر سے) وجود میں خوئے خودی زائل ہو جاتی ہے۔

اللہ کا عارف بھنگوڑے سے لے کر قرب کے ساتھ محو رہتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے بالتحقیق اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا گویا اس نے بدی کی طرف لے جانے والے نفس سے قطع تعلق کر لیا۔ اس کے بعد اللہ کا عارف فنافی اللہ کے مرتبہ کو پہنچتا ہے۔ اور ذات باری تعالیٰ میں فنا ہو جانے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذکر میں فنا ہو جانا اور دوسرا فکر میں

غرق بہ مذکور کیا ہے؟ وصال حضور کے قرب میں غرق ہونا اور فنافی اللہ ہونا کیا ہے؟

اللہ کے ساتھ بقا حاصل کرنا۔ مگر خاص انتہائی فنا یہ ہے کہ نفس شیطان سے کنارہ کش ہو۔ اور اس کے وجود میں غیر (کا دخل) نہ ہے۔ مرتبہ غریبی (حاصل ہونا) اسی کو کہتے ہیں۔ اَلْجَذْبُ مِنْ جَذْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی نُوْرُ الثَّقَلَیْنِ۔ فقیر درویش لشکر کا مالک ہے۔ کس لشکر کا؟ اللہ کے لشکر

marfat.com

میں سے ایک لشکر کل۔ جو دونوں جہان کا نور ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَنَافِی الشَّیْخِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَنَا فِی اللّٰہِ۔

جس شخص نے اپنے نفس کو فنا کرکے پہچانا با لتحقیق اس نے بقا کے ساتھ اپنے رب کو پہچانا اور جس نے اپنے نفس کو فنافی الشیخ ہو کر پہچانا تو اس نے اپنے رب کو فنافی اللہ ہو کر شناخت کیا۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ پس اس مقام پر پہنچ کر منہ دکھائے۔ جو کچھ دنیا جہان میں ہے سب فنافی اللہ ہونے والا ہے۔ اور اللہ بزرگی اور کرامت والا اللہ ہی باقی رہنے والا ہے۔

اَوَّلُ فَنَافِی الشَّیْخِ ثَمَّ فَنَا فِی اللّٰہِ۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِی الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ۔

(فقیر کی) پہلی منزل یہ ہے کہ فنافی الشیخ ہو اور پھر فنافی اللہ۔ مرشد دل کو زندہ کرتا ہے۔ اور نفس کو مارتا ہے۔ اور فنافی اللہ کے معنی یہی ہیں۔ بیت

چناں کن جسم را در اسم پنہاں
کہ می گر دو الف بسم پنہاں

جسم کو (اللہ کے) نام میں ایسا چھپا دے۔ جیسا کہ الف بسم میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ (دراصل لفظ بسم' باسم ہے)

جو شخص ہمیشہ اللہ کی ذات میں غرق ہے۔ دونوں جہاں اس کے حکم کو ماننے والے ہیں۔ جب اللہ کا عارف اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ

marfat.com

بالکل حق کہتا ہے۔ حق سنتا ہے۔ اور حق دیکھتا ہے اور محبت سے حق کی پرستش کرتا۔ وہ بظاہر ہشیار اور باطن میں مست ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔

ہر برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اس سے ٹپکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبُ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ۔

بزرگی علم سے اور ادب سے (حاصل ہوتی) ہے نہ کہ اصل اور نسب سے

جو بات ظاہر سامنے ہو اس کے بیان کرنے کی ضرورت کیا۔ آنحضرت نے بھی فرمایا اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ وہی اب ظاہر ہوا جیسا کہ پہلے تھا (ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ۔ یا اللہ) تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ تو ہی جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ نفس پرست تو ہر کوئی ہے اور خدا پرست کوئی کوئی۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ جس کا اللہ مالک ہے اس کے لئے سب کچھ ہے۔

جو کوئی کل کے مراتب پر فائز ہوا۔ اس نے ہمیشگی پر نظر کرکے چیز کی طرف دھیان نہ کیا (یعنی نہیں کرتا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ مَوْلٰی لِیْ۔ لوگو دنیا تمہارے لئے ہے۔ اور عقبیٰ بھی تمہارے لئے اور میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ نیز فرمایا۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْعُبُوْدِیَّۃِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالرَّبُوْبِیَّۃِ۔ اَیْ مَنْ عَرَفَ

marfat.com

نَفْسَہٗ بِالْعَجْزِ وَالْاِفْتِقَارِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْقُرْبِ وَالْقَدْرِ وَالْاِفْتِخَارِ۔

جس نے اپنے نفس کو بندہ ہو کر پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو اس کی (اللہ) کی بندہ پروری سے شناخت کیا۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو اپنی عاجزی اور فقیری سے پہچانا تو تحقیق اس نے رب کو قرب سے اور قدر سے اور فخر سے پہچانا۔

اللہ کا طالب نام سے نام والے تک پہنچ جاتا ہے۔ اور معمے کی جگہ کشف کرلیتا ہے۔ اور وسیلہ نجات کیا ہے؟ معمات کے کاشف کی ذات میں فنا۔ صاحب نزحت الارواح قال کے مقام میں تھا نہ کہ فنافی اللہ کے مقام میں غرق (جیسا کہ) تو کہتا ہے کہ (اس مقام میں) تھا۔

یہ راستہ یگانگی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ باتوں سے جو سراسر بیگانی ہیں۔ یہ تذکرہ خدا کا ہے۔ میرے نزدیک اولیاء کا تذکرہ محنت و مشقت حرص کے سر کے ساتھ ہے۔ تذکرہ خدا اور تذکرہ اولیا کے درمیان۔ فرق ہے۔ خدا کا تزکرہ غیر مخلوق اور اولیاء کا تذکرہ مخلوق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔

ایسے کاموں میں مخلوق کی فرمانبرداری جن میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہے جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے (قرآن شریف) میں فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

اللہ نہیں بخشتا اسے جو اس سے شرک کرتا ہے اور بخشتا ہے سوا

marfat.com

اس کے جس کو چاہتا ہے۔ تحقیق شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلشِّرْکُ عَلٰی اَرْبَعَتِہٖ اَلسَّلَامِ اَلسَّجْدَۃُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالنَّذْرُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالذَّبْحُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالْیَمِیْنِ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔

شرک کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ (۲) اللہ کے سوا کسی اور کی نذر ماننا۔ (۳) اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ (۴) اور اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

قُلُوْبُ بَنِیْ اٰدَمَ کُلِّھَا بَیْنَ اَصْبَعَیْنِ الرَّحْمٰنِ۔ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُقَلِّبُہٗ کَیْفَ یَشَآءُ۔

تمام اولاد آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں کے قابو میں ہیں۔ ایک دل کی طرح وہ انہیں موڑتا ہے۔ جس طرح کہ چاہے۔

یعنی مسلمان کا دل خدا کی قدرت کی دو انگلیوں میں ہے۔ ایک انگلی جلالی ہے۔ دوسری جمالی، فقری کو جلال پیدا ہو تو اس سے حیرانگی، افسوس، جذبہ، طول الکلامی، ظاہری اور باطنی سیرو سفر دائمی حاصل ہوتا ہے۔

اور فقیر کو جو جمال پیدا ہو اس سے جمعیت ذوق شوق اور اخلاص ملتا ہے۔ اس فقیر کو جلالی اور جمالی سے دو حالتیں ہیں۔

یعنی دل میں جو حالت قبض (بندش) اور حالت بسط (کشادگی) اور اللہ کا عارف مست الست ہے (یعنی روز میثاق سے) اور وہ دائمی فنافی اللہ ہے۔ وہ جلالی و جمالی اور قبض و بسط سے کچھ تعلق نہیں

marfat.com

رکھتا۔

کیونکہ وہ غرق حضور دل ہے۔ اور اس کا وجود سراپا نور ہے۔ دنیا سے بے فکر ہے' نہ اسے خوف ہے نہ امید' وہ واصل بحق ہو گیا ہے۔ اسے فقیر مطلق کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہ۔

"جب فقر کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔"

اس جگہ فقر دو طریق پر ہو گیا ہے۔ آدھا فقر یہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ایسے فقر سے جو مکب (منہ کے بل گرانے والا) ہو۔

اور آدھا فکر یہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔ اور فقر یہ بھی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ ہر چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

اور فقیر کی اصل نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو کوئی اپنے اصل کو پہچانتا ہے وہ نور محمدیؐ میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نور خدا کے نور سے ہے۔ اور آخر نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

marfat.com

درمیانہ درجہ فنافی الشیخ کا ہے اور یہی ازل کا شروع ہے اور ابد کی انتہا اور درمیان دنیا ہے۔ درویش کس کو کہتے ہیں۔ درویش وہ ہے جس کے مطالعہ میں لوح محفوظ ہو ظاہر و باطن اس کے مطالعہ میں ہو۔ اور آدمیوں کا ہر مطلب لوح محفوظ سے پڑھے۔ ان مرتبوں کے حصول کی بنا پر اسے نجومی فقیر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ کیا ہوا؟ لوح محفوظ کے درجوں کا سیر آشنا۔ نہ کہ عین ذات اللہ کا واقف۔ فقرا سے کہتے ہیں۔ جو توحید الٰہی میں ایسا غرق ہو جیسے کہ بلبلا پانی میں غرق ہوتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ۔

جس نے اللہ کو پہچانا اس سے کوئی زمینی و آسمانی شے مخفی نہیں رہتی۔

اللہ کا عارف کوئی ناواقف نہیں ہے۔ اور عارفوں کی چار قسمیں ہیں۔ اور وہ چار ولایتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک عارف اللہ کا سایہ ہے۔ اور دوسرا طبقوں کا عارف اہل اللہ ہے۔ تیسرا عقبیٰ کا عارف علماء عامل ہے اور چوتھا مولیٰ کا عارف ولی اللہ ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ یہ مرتبے فنافی اللہ فقیر کے ہیں۔ جو حضوری اور صاحب تصرف ہے۔ جس کا اس مقام میں ظاہری جثہ دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کا باطنی جثہ خدا کی ذات میں فنا ہے۔ اور پارے کی طرح اس

marfat.com

کے ایک جثے سے ہزار جثے نمودار ہوتے ہیں۔

حدیث شریف۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

تم مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ اور یہی سچا طالب ہے۔ مرشد کے پاس طالب ایسا ہوتا ہے جیسا نہلانے والے کے ہاتھ میں میت۔ طالب خاص' عاشق کو کہتے ہیں۔ اور عاشق کو بدن اور بندگی سے کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندگی ناسوت کا مقام ہے۔ اس فقر میں عارف کا کھانا پینا ایک ہے۔ سونا اور جاگنا ایک ہے۔ مستی ہشیاری ایک ہے۔ چپ رہنا اور بات کرنا ایک ہے۔ حنانچہ باطن ان کا بھرپور ہے۔ اور ان کا کھانا نور ہے۔ اور ان کا دل بیت المعمور ہے۔ اور ان کا سونا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملاقات ہے۔ سن لے اے زاہد بہشت کے مزدور اپنے چلے اور محنت پر مغرور۔ بیت

می نترسند عاشقاں دائم لَایَخَافُوْنَ لَوْمَتَہ لَائِمٍ

عاشق لوگ ابد تک نہیں ڈرتے۔ اور ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہراساں نہیں ہوتے۔

الغرض بندے اور خدا میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے۔ (یعنی "دیوار ہم گوش دارد" کا کچھ خطرہ نہیں ہے) تو خود ہی بڑا پردہ ہے۔ مراد شاہ کا انہی معنوں میں ایک شعر ہے۔

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

زبان پر اللہ اللہ ہونا اور دل میں گدھے گائے کا خیال رکھنا بے اثر ورد ہے۔

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔

تحقیق اللہ تمہاری شکلوں اور عملوں کو نہیں دیکھتا (بلکہ) تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ بیت

طالباں در طلب عز و جاہ ومال
باز دارد حق تعالیٰ از وصال

عز و جاہ و مال کے طالبوں کو اللہ تعالیٰ اپنے وصال سے محروم رکھتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ۔ علم ایک بڑا بھاری پردہ ہے۔ شیطان کی آنکھوں پر علم ہی کا پردہ پڑا تھا۔ وہ علم علم نہیں جو دنیا کی حرص مٹا کر آخرت کا خوف پیدا نہ کرے۔ اور غفلت سے الگ کرکے ہشیاری' خدا ترسی اور شب بیداری کی طرف راغب نہ کرے۔ اور حرام و حلال کے درمیان فرق نہ بتائے۔ بلکہ رشوت خوری' ریاکاری اور جھوٹ بولنے پر اکسائے۔ اور اپنی جان کے ساتھ بھی انصاف نہ کرنے۔ اور احکام دین کو بھلا دے۔ اور دنیا (روپیہ پیسہ) اکٹھا کرنے میں کوشاں رہے۔ (وہ علم علم نہیں) بلکہ علم وہ ہے جو معلوم (عالم الغیب و الشہادۃ) تک پہنچے۔ جب تجھے علم حاصل ہو گیا ہے۔ تو خدا سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر ورنہ تو چور ہو گا۔ دین کا لٹیرا اور حیلہ باز۔ بیت

علم کز تو ترا نہ بستاند

marfat.com

جہل زاں علم بہ بود بسیار

علم جو تیری بری خصلتوں کو تجھ سے الگ نہیں کر سکتا۔ اس علم سے جہالت بہت اچھی ہے۔

جان لینا چاہئے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک تکبر اور ہوائے نفسانی پیدا کرنے والا علم۔ یہ علم شیطانی ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔

مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ مِّنْ تَكَبُّرٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر و غرور ہو گا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

دوسرا علم رحمانی ہے جو دل میں رحم پیدا کرتا ہے۔ اور عالم باعمل بناتا ہے۔ اور دین میں استقلال بخشتا ہے۔ بیت

از ہر حدیثے آیتے تو بشنوی
مرد عارف آں بود بر دیں قوی

ہر آیت و حدیث جو تو سنے یہی سبق ملتا ہے کہ جو دین میں پختہ کار ہو وہی عارف ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ علم ادب سے تعلق رکھتا ہے اور فقر امر سے۔ عالم بیشک دین کے دیئے ہیں وہ علماء نہیں جو کمینی دنیا کے طالب ہیں اگرچہ عالم چراغ روشن ہے۔ لیکن فقیر دین کا سورج ہے۔ چراغ سورج کے سامنے بے نور ہوتا ہے۔ اور دنیا سورج کے فیض سے پر ہوتی ہے۔

marfat.com

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ۔ حکم ماننا ادب سے مقدم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ۔

اللہ تعالیٰ ہر امر پر غالب ہے۔ عارف جو بے علم ہو اندھا ہے۔ اور عالم جسے معرفت نہ ہو کسی سبب بھی حق کو نہیں پہچانتا۔ نہ علماء سے عامل نکلتا ہے اور نہ فقراء سے کامل، علم فقر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِکَثْرَۃِ الْمَالِ مَاتَ جَاھِلًا وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْحُجَّۃِ مَاتَ مُنَافِقًا فَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْمُقَالَاتِ مَاتَ عَاصِیًا وَّمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْکِبَرِ مَاتَ زَنْدِیْقًا وَّ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ مَاتَ مُؤْمِنًا مُّخْلِصًا۔

جس شخص نے علم مال جمع کرنے کے لئے حاصل کیا وہ جاہل کی موت مرا۔ اور جس نے حجت بازی کے لئے علم سیکھا، وہ منافق مرا۔ اور جس نے علم گفتگو اور جھگڑے کے لئے حاصل کیا وہ گنہگار مرا۔ اور جس نے علم بڑائی کے لئے سیکھا وہ زندیق ہو کر مرا۔ اور جس نے علم نیک عمل کرنے کے لئے پڑھا، وہ مخلص مومن کی موت مرا۔

فرمایا حضور علیہ السلام نے

اَلْعُلَمَآءُ اُمَنَآءُ لِرَسُوْلٍ مَالَمْ یُخَالِطُوْا بِالْمُلُوْکِ وَالْاَغْنِیَآءِ فَاِذَا خَالَطُوْھُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ لِاَنَّھُمْ لُصُوْصُ الدِّیْنِ وَقُطَّاعُ الطَّرِیْقِ۔

عالم رسول کے امین ہوتے ہیں۔ جب تک وہ بادشاہوں اور دولتمندوں سے اختلاط پیدا نہ کریں۔ اور جب ان میں خلط ملط ہو

marfat.com

جائیں تو ان سے بچو کیونکہ وہ دین کے لٹیرے اور رہزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

آدم کو نام سکھائے گئے۔ اس سے اللہ کے ناموں کا علم واضح ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔

انسان کو وہ علم سکھایا گیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

نیز فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔

خدائے رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس علم سے بھی اللہ کے ناموں کی وضاحت ہوتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔

ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ نیز فرمایا

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۔

جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہو گی وہ اس کا بدلہ پائے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ بھی اس کا خمیازہ اٹھائے گا۔ نیز فرمایا۔

لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔

جو کچھ بھی خشک اور تر موجود ہے۔ وہ سب روشن کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِنَّ الْقُرْاٰنَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلَآئِقِ۔ قرآن مجید خلقت پر اللہ تعالیٰ کی دلیل و برہان ہے۔

marfat.com

اور مصنف (سلطان باھو) کہتا ہے کہ میری دلیل قرآن ہے۔ اور کافروں اور جاہلوں کا رہنما شیطان ہے۔ بیت

چرا در زندگی اے دل نکوشی
چرا زیں شربت شیریں نہ نوشی
دلے زندہ کسے ہرگز نمیرد
دلے بیدار شد۔ خوابش نگیرد

اے دل جیتے جی تو کیوں کوشش کرکے اس میٹھے شربت (قرآن شریف) سے کام نہیں لیتا۔ جو دل قرآن شریف کے مطالعہ سے زندہ ہوا وہ ہرگز نہیں مرتا۔ اسی طرح جو اس سے بیدار ہوا اس پر نیند غلبہ نہیں کرتی۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ۔ عِلْمُ الْمُعَامِلَتِہٖ وَعِلْمُ الْمُکَاشِفَتِہٖ وَکَشْفُ الْقُلُوْبِ وَ کَشْفُ الْقُبُوْرِ۔

علم دو قسم کے ہیں ایک علم معاملہ (کاروبار کا) اور دوسرا علم مکاشفہ (کشف اسرار کا) اور دلوں کے بھید پانے کا اور قبر والوں کے حالات معلوم کرنے کا۔ یہ مکاشفات بھی اسرار الٰہی کے نور کی ذرا سی جھلک کا کرشمہ ہے۔

اے فقیر اگر تجھے یہ مکاشفات معلوم ہو جائیں تو مغرور نہ ہو۔ رموز الٰہی میں ..... مشغولیت کا شوق اس سے آگے ہے۔ جو خلقت سے کیا اپنے آپ سے بھی انسان کو الگ کر دیتا ہے۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک

marfat.com

گر نباشد پسند خلق چہ باک

جو شخص خالق کا مقبول ہو جائے تو اسے کیا خوف ہے کہ خلق اسے پسند نہ کرے۔

دل حرف ن کی طرح ہے۔ اور قلم ہے اور جو کچھ مسطور ہے۔ زمین اور آسمان اور چودہ طبق ن کے ایک نقطہ میں مستور ہیں۔ یہ بھی واقفان اسرار ہی کو بتائی گئی ہیں۔ دل خدائی بھیدوں کا خزانہ ہے۔

بیت

زمین و آسمان و عرش و کرسی
ہم در تست پیدا از کہ پرسی

اے فقیر تو اوروں سے کیا پوچھتا ہے۔ زمین و آسمان اور عرش و کرسی تو خود تجھ میں موجود ہیں۔ تو جو کچھ چاہتا ہے۔ اپنے دل سے مانگ۔ ہاں (اس کے لئے) دل چاہئے۔ (معرفت الٰہی سے سرشار) نہ کہ مٹی کی مٹھی (دل) قلب (دل) چاہئے نہ کہ کلب (کتا) دل سے تو بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کا پتہ چلتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ۔

ان کے دلوں میں ایمان لکھا گیا۔ (معمور کر دیا گیا)

نیز فرمایا۔ مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ

جو شخص اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آیا وہ دار السلام میں داخل ہو گا۔ یہی وہ دل ہے جو حق کو تسلیم کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ یا اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ابیات

marfat.com

کعبہ را در دل بہ بینم جاں کنم بروے فدا
در مدینہ دائما ہم صحبتم با مصطفیٰؐ
خلق مارا خویش داند من بباطن با رسولؐ
عارفاں راہ این است بشنو اے اہل الوصول

میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا اور اس پر جان قربان کرتا ہوں۔ میں مدینہ طیبہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ خلقت مجھے اپنے پاس دیکھتی ہے مگر میں باطن میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں۔ عارفوں کا یہی طریقہ ہے۔ اے وصل چاہنے والے۔

دینداری اختیار کر۔ معرفت حق کا پیالہ نوش جان کر۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے' اسے دل کے کانوں سے سن فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ (اللہ کی طرف بھاگو) کو تو نے فَفِرُّوْ مِنَ اللّٰہِ "بھاگ جاؤ اللہ سے" اختیار کرنا سیکھا۔ اور حکم الٰہی کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (تم نیکی تک اسی وقت پہنچو گے جب اپنی پیاری شے (اللہ کی راہ میں) خرچ بہرہ کر دو گے) کی لذت سے بہرہ اور باری تعالیٰ کے اس اعلان کا رشتہ کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ "ہم شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں" گلے میں نہیں ڈالا۔ اور اس امر کا بھی خیال نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

"تم اپنی جانوں پر غور کرکے نہیں دیکھتے۔" کہ یہ کس کی عطا ہیں۔ اور خالق و رازق کی تجلیوں کا مشاہدہ نہیں کرتے۔ "کُلُوْا وَاشْرَبُوْا" صرف "کھانے پینے" کے پیچھے لگے ہو۔ بیت

marfat.com

تاگلو پر مشو کہ دیگ نہ
آب چنداں مخور کہ ریگ نہ

تو دیگ نہیں ہے کہ کھا کھا کر گلے تک ٹھونس لے اور نہ ہی ریت ہے کہ جتنا جی چاہے پانی پی لے۔

دنیا میں انسانی وجود چند لذتیں رکھتا ہے۔

ایک لذت کھانے کی' دوسری عورت سے مباشرت کی' تیسری لذت حکم بننے کی' چوتھی لذت حاکم بننے کی۔ یہ چاروں لذتیں برابر ہیں۔

پانچویں لذت اللہ سے مشغول اور اس سے واصل ہونے کی۔ جب یہ لذت وجود پذیر ہوتی ہے تو پہلی چاروں لذتیں اس طرح جاتی رہتی ہیں جس طرح بیمار سے لذت طعام۔

یہ چاروں لذتیں نفس کے ساتھ ہیں۔ ہر لذت اسلام کی خوشی اختیار کرے (یعنی خدا کا شکر ادا کیا جائے)۔ مزا تو جب ہے کہ جان لو کہ انسان کے وجود کا دس چیزوں سے تعلق ہے۔

نو چیزیں ایک طرف ہیں اور ایک ایک طرف۔ دو آنکھیں' دو کان' دو پاؤں' دو ہاتھ اور ایک منہ ایک طرف اور ایک پیٹ ایک طرف۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

ظالموں سے میل جول نہ رکھو (اگر رکھو گے) تو تمہیں آگ آ پکڑے گی (یعنی گرفتار عذاب ہوگے)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

marfat.com

اَلرُّؤْیَۃُ الْوَجْہِ الظَّالِمِ یُسَوِّدُ الْقَلْبَ۔

"ظالم کا منہ دیکھنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

نیز فرمایا۔ اَلصُّحْبَۃُ الْغَنِیِّ سَمًّا قَاتِلًا لَا دَوَاءَ لَہٗ۔

دولت مند کی صحبت زہر قاتل ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔

یہ وجود کے بارے میں ہے۔ نہ زر و مال خرچ کرنے کے متعلق۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے پاس کوئی زر و مال نہیں رکھتے تھے۔ (جو کچھ آتا آپ محتاجوں کو دے ڈالتے تھے)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ مفلس آدمی خدا کی امان میں ہے۔ اور دنیا کا طالب برا ظالم، جھوٹا، گنہگار اور بدکار ہے۔ اس پر لعنت ہو۔ دنیا کی عزت اور تعظیم کرنے والا فرعون اور قارون ہے۔ دنیا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔

مُلُوْکُ الْجَنَّۃِ قَانِتُوْنَ یُعْطُوْنَ یَوْمًا بِیَوْمٍ۔

کہ جنت کے بادشاہ وہ ہونگے جو دن کا دن میں خرچ کرتے ہیں (یعنی جو آتا ہے اسی دن اللہ کی راہ میں دے ڈالتے ہیں)

لھذا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا یہ ہے کہ رات کو جو ملے وہ دن کو خرچ کر دے۔ اور جو دن میں دستیاب ہو وہ رات کو اٹھا دے۔ جیسا کہ مکیوں اور مدنیوں کا طریق ہے۔ بیت

مال را کز بہر دین باشد معموں

marfat.com

نعم مال صالح خواندیش رسولؐ
چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مال اچھا ہے جو دین کی خاطر خرچ کیا جائے۔ دنیا خدا سے غافل ہونے کا نام ہے نہ کہ مال و متاع چاندی سونے اور بیوی بچوں کے پاس ہونے کا۔ اور فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر ہے۔ فقر کو باعث عزت وہی جانتا ہے جو محمدیؐ جماعت سے ہو۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

فقر میرے لئے باعث فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ رباعی

مراز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است
دولت بہ سگاں دادند نعمت بخراں
من امن و امانیم تماشہ نگراں

مجھے مرشد کی وصیت یاد ہے کہ خدا کے ذکر کے سوا جو کچھ اور ہے وہ سب ہیچ ہے۔

دولت کتوں کے لئے ہے اور نعمت گدھوں کے لئے۔ میں دولت و انعام سے خالی امن و امان سے بیٹھا ہوا' دولتمندوں کی باہمی مخاصمت کا تماشہ دیکھ رہا ہوں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

marfat.com

اَلدُّنْیَا حَلَالٌ لَّهَا حِسَابٌ وَّحَرَامُهَا عَذَابٌ وَ شُبْهُهَا عِتَابٌ۔

اگر دنیا کا مال حلال کمائی ہے تو اس کا حساب ہو گا اگر حرام ہو گا تو عذاب اور شبہ کی ہے تو عتاب۔ لہٰذا دنیا کا مال جمع کرنا خواہ حلال ہو خواہ حرام ہو دونوں طرح برا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

لَوْ مُلِئَتِ الدُّنْیَا مِنْ طَعَامِ الْحَلَالِ لَا بَاءَ کُلُّ الْعَامَّةِ اِلَّا الْحَرَامُ وَلَوْ مُلِئَتِ الدُّنْیَا مِنْ طَعَامِ الْحَرَامِ لَا بَاءَ کُلُّ الْخَاصَّةِ اِلَّا الْحَلَالُ۔

کہ اگر دنیا خوراک حلال سے پر ہو جائے۔ تو بھی عوام الناس حرام ہی کھائیں گے۔ اور اگر دنیا خوراک حرام سے معمور ہو جائے تو خاص آدمی حلال ہی کھائیں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ علماء عامل اور فقراء کامل کے گلے میں حرام لقمہ نہیں ڈالتا۔ اور خلقت کی گردن پر علماء کامل اور فقراء کا حق فرض ہے۔ جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

حَقُّ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ عَلٰی سَائِرِ النَّاسِ کَحَقِّ نَبِیٍّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَّةِ۔

کہ عالموں اور فقیروں کا حق تمام آدمیوں پر اس طرح ہے جیسا کہ نبی کا حق امت پر۔

نیز فرمایا عَلَامَةُ اَوْلِیَائِیْ فِی الدُّنْیَا مَسْحُوْنُوْنَ قَدْ سَجَنُوْا اَنْفُسَهُمْ مِنْ فُضُوْلِ الْکَلَامِ وَبَطُوْنُهُمْ مِنْ فُضُوْلِ الطَّعَامِ۔

دنیا میں میرے اولیاء کا نشان قیدیوں سے ہے۔ بے شک انہوں نے اپنے نفسوں کو فضول کلام سے اور اپنے پیٹوں کو فضول طعام سے روکا ہوا ہے۔ پس جو شخص ان دو خصلتوں کا اپنے آپ کو پابند بنا لیتا

marfat.com

ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خاصوں میں شمار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یَا اَحْمَدُ مَحَبَّتِیْ مَحَبَّتُہُ الْفُقَرَاءِ وَالتَّقَرُّبُ اِلَیْھِمْ قَالَ مَنِ الْفُقَرَاءُ قَالَ الَّذِیْنَ رَضُوْ بِالْقَلِیْلِ وَاَصْبِرُوْا عَلَی الْجُوْعِ وَاُشْکِرُوْا عَلَی الرَّخَاءِ۔

یا احمدؐ فقراء سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنا ہے اور ان کی نزدیکی (میری نزدیکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ کون سے فقراء فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) جو تھوڑے (طعام) پر راضی ہو جائیں اور بھوک پر صبر کریں۔ (یعنی برداشت کریں) اور آسانی (ملنے) پر شکر کریں۔ یعنی دنیا کم ملنے پر خوش ہوں کہ جتنی ملی ہے گزارے اور ضرورت کے لئے کافی ہے۔ اس لئے کہ دنیا شیطان کی پونجی ہے۔ جو دشمن اس کا غلام، تابع اور فرمانبردار ہو وہ اسی کی قید میں رہتا ہے۔ اور جو شخص شیطانی اسباب کا جویا ہوتا ہے۔ وہ حریص بن جاتا ہے۔ شیطان صبح کے وقت طمع کا نقارہ بجاتا ہے۔ اسے لا حول پڑھ کر بھگانا چاہئے۔ اور حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْفَقِیْرُ لَا مَانِعُ وَلَا طَامِعُ وَلَا جَامِعُ۔

فقیر وہ ہے کہ جو رزق آئے اسے منع نہ کرے اور (جو نہ آئے اس کا) لالچ نہ کرے اور مال جمع نہ کرے۔ بیت

سہ طلاقش داد دنیا را رسول
ہر کہ دنیا را نگہدارد جہول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو تین طلاقیں دی

marfat.com

ہیں۔ پس دنیا کو جاہل مرد ہی طلب کرتا ہے۔

اے نامرد کوشش کر کہ تو نامردی کی حالت سے گزر جائے۔ اور مرد بن جائے۔

پس مردک کا مرتبہ یہ ہے کہ رات دن مجاہدہ و ریاضت سے اللہ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان سے لڑتا ہے۔ اور غازی مرد کا رتبہ یہ ہے کہ ایک دم میں ماسوئ اللہ کی تلوار سے اغیار کا سر کاٹ دیتا ہے۔ اور پھر جنگ کی پشیمانی سے امن میں ہو جاتا ہے۔ یعنی پختگی حاصل کر لیتا ہے۔ بیت

مرد غازی آں بود مرد خدا
قتل سازد نفس خود را از ہوا

غازی مرد وہ خدا کا مرد ہے جو نفس کو مار کر خواہش کو دور کر دے۔

بموجب فرمان اللہ تعالیٰ کے وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ کہ مجھے یہ توفیق اللہ ہی سے ہے۔ یہ رفاقت اور شفقت کی توفیق مرشد کامل ہی سے عطائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ۔ کہ پہلے رفیق (مرشد) ساتھ لو پھر راہ چلو۔ بیت

مرد مرشدی رسد در ہر مقام
مرشد نامرد طالب .. زر تمام

جو مرشد مرد ہو وہ ہر مقام پر پہنچ کر (مرید کی مدد کرتا ہے) اور نامرد مرشد صرف زر مانگتا ہے۔

marfat.com

دنیا آرام کی جگہ نہیں بلکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کا مقام ہے۔ اس میں روزے سے رہنا ہی بہتر ہے۔ بیت

باھو شو خاک پائے مصطفیٰ
تاترا حاصل شود بر عرش جا

اے باہو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کی خاک بن جا تاکہ تجھے عرش پر جگہ ملے۔ حدیث قدسی

یَا مُحَمَّدُ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ السَّبِیْلِ وَعُدْ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں ایک غریب یا راہ طے کرنے والے مسافر کی طرح گزراں کرو۔ اور اپنے نفس کو قبر والوں میں شمار کرو۔ ابیات

ذکر دنیا سر بسر شیطان سخن
نفس شیطان است دنیا راہزن
دوست دارد درم را دشمن خدا
شرک دنیا کفر و کبر بار یا
اہل دنیا مفلس طالب قلیل
مسکن دنیا است در خانہ بخیل
ہر کہ باایماں رود صد گنج برد
ہر کہ بے ایمان رود مفلس بمرد
برزبانش نام دنیا صد گناہ
عارفاں را ترک دنیا عز و جاہ

marfat.com

دنیا کا ذکر بالکل شیطانی بات ہے۔ نفس شیطان ہے اور دنیا لٹیری۔ روپیہ پیسہ سے دوستی وہی رکھتا ہے جو خدا کا دشمن ہو۔ دنیا سراسر شرک ہے۔ اور ریا کار کفر و غرور میں ہیں۔

دنیادار آدمی مفلس ہے اور گٹھیا سے مال کا طالب ہے۔ دنیا کا مکان بخیل کا گھر ہے۔ جو شخص ایمان دار رہ کر مرا وہ اپنے ساتھ سو خزانے لے گیا۔ اور جو بے ایمان ہو کر دنیا سے گیا وہ ناداری میں مرا وہ زبان سے دنیا دنیا پکارتا ہوا سو گناہ لے کر گیا۔ عارفوں کے لئے دنیا کو ترک کرنا ہی عزت اور مرتبے کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ۔ اے میرے حبیبؐ بتا دو کہ دنیا کا سرمایہ قلیل ہے۔

اور قلیل حیض کے خون کو کہتے ہیں۔ (ایک عرابی نے حضور سے کہا جیسا کہ اوپر بیان ہے) اے میرے سردار قلیل کے اوپر نہ بیٹھیں۔ روایت ہے کہ ایک دن دنیا کے سردار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک اعرابی کے مہمان ہوئے۔ اور آپ نے بوریے پر بیٹھنا چاہا۔ اور وہ حیض کے خون سے آلودہ تھا۔ اعرابی نے عرض کیا یا سیدی اس بوریے پر تشریف نہ فرمائیں۔ پلید ہے۔ اس پر خون حیض کے قطرے پڑے تھے۔

پس دنیا کی اصل خون حیض ہے۔ دنیا کا طالب وہی ہوتا ہے جو ولد الزنا اور ولدالحیض ہو۔ یعنی بالکل حرامی۔ حرام کی طلب میں لگا ہوا۔ اور فقر محمدیؐ کی اصل پاک فیض ہے۔ اور فقر کی طلب وہی کرتا ہے۔ جو حلال زادہ فیض یافتہ ہو۔ اور ہمیشہ بالکل حلال کی طلب میں

marfat.com

ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ فرمانبردار ہو۔ لہٰذا اہل فیض اور اہل حیض کی مجلس راس نہیں آتی۔ اور بعض طائفے (گروہ) دنیا میں ریاکار اور خود نما ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ

طَلَبُ الرِّزْقِ بِالْمَزَا مِيْرِ وَالْاَوْتَادِ خَيْرٌ مِّنَ الرِّزْقِ بِا التَّسْبِيْحِ وَالْاَذْكَارِ۔

ساز بجا کر روزی حاصل کرنا (ریاکارانہ) تسبیح گھما کر (دکھاوے کے لئے) ذکر کرکے روزی کمانے سے بہتر ہے۔ رزق اور دنیا خدا سے طلب کرنا سراسر ہوا و ہوس ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ۔ کہ دنیا اور اور جو کچھ اس میں ہے اللہ کے ذکر کے سوا سب ملعون ہے۔

نیز فرمایا کہ۔ اَلدُّنْيَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً دنیا ایک گھڑی (برابر) ہے اسے عبادت میں گزارو۔

نیز فرمایا۔ اَلدُّنْيَا يَوْمًا فَجَعَلَهَا صَوْمًا۔ اَلدُّنْيَا نَوْمٌ وَالْعَيْشُ فِيْهَا اِحْتِلَامٌ

دنیا ایک دن کے برابر ہے اسے روزہ رکھ کر کاٹو۔ دنیا ایک خواب (نیند) ہے اس میں عیش احتلام کی طرح ہے۔ (کہ نیند میں اس سے لذت محسوس کرتا ہے مگر جب جاگتا ہے تو کپڑوں کی ناپاکی سے دل بے مزہ ہوتا ہے)

حدیث قدسی میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَااَحْمَدُ لَا تَزَيَّنْ

marfat.com

نَفْسَکَ بِلِیْنِ اللِّبَاسِ وَطِیْبِ الطَّعَامِ وَلِیْنِ الْوَطَاءِ فَاِنَّ النَّفْسَ مَاوٰی کُلِّ سُوْءٍ

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسلمانوں کو کہہ دیں کہ) اپنے نفس کو نرم لباس سے' لذیذ کھانوں سے' نرم بچھونوں سے آراستہ نہ کریں۔ کیونکہ نفس بدی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوٗدَ خَلِیْفَتُہُ اللّٰہِ یَا دَاوٗدُ کَذَبَ مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِیْ وَاِذَا جَنَّ اللَّیْلُ نَامَ عَنِّیْ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام خلیفتہ اللہ کی طرف وحی کی کہ وہ شخص مجھ سے محبت رکھنے کے دعویٰ میں جھوٹا ہے کہ جب رات پڑتی ہے تو (آنکھیں بند کرکے) سو جاتا ہے۔ بیت

خدا بیدار و من درخورد و خوابم
بخواب اندر خدا را کے بیابم

خدا جاگتا ہے اور میں کھا پی کر سو رہا ہوں۔ خواب میں پڑے ہوئے خدا کب ملتا ہے۔

(اے مخاطب) جان لے کہ پہلے پہل دنیا میں جو غفلت گناہگاری اور فتنہ پیدا ہوا ہے۔ وہ محبت دنیا کی وجہ سے ہوا ہے۔ دنیا کو طلب وہی کرتا ہے۔ جو غافل' گناہگار' بدکار فسادی اور بے حیا ہو۔ انسان اور خدا کے درمیان پردہ یہی دنیا ہے۔ جان لے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی طرف جھکتا ہے۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قدم رکھتا ہے اور اپنا نقد و جنس وغیرہ سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر

marfat.com

دیتا ہے۔ اور سنت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بجا لاتا ہے اور ناپاک اور پلید دنیا سے نکل کر پاک ہو جاتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ تو اسی وقت اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور فرشتوں' نبیوں' صوفیوں' ولیوں' درویشوں' فقیروں' غوثوں' قطبوں' ذی مرتبہ مومنوں۔ مسلمانوں کی ارواحوں' اٹھارہ ہزار جہانوں کو فرماتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست میری دوستی کی وجہ سے پلید اور مردار دنیا سے نکل آیا ہے۔

جیساکہ چاہئے اس کی زیارت کو جاؤ۔ اور اسے شاباش کہو۔ اور وہ لباس جو مثل گودڑی یا کپڑے کے وہ آج پہنے ہے تم بھی وہی لباس پہنو۔ اور خود اللہ پاک کرم و رحم اور رحمت سے فرماتا ہے۔ کہ لبیک یَا اَسْعَدُ عَبْدِیْ ..... اے میرے نیک بندے میں حاضر ہوں جو چاہتا ہے مانگ تاکہ میں تجھے دوں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَمَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ لَازِمٌ دِیَتُہٗ وَ دِیَتُہٗ اَنَا۔

جو مجھے طلب کرتا ہے پا لیتا ہے۔ اور جو مجھے پا لیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو پہچان لیتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرا عاشق ہو جاتا ہے۔ اور جو میرا عاشق ہو جاتا ہے میں اسے مار ڈالتا ہوں۔ اس کا خون بہا مجھ پر لازم آ جاتا ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔ فرد

دلق فقرے بہ ہیچ کس ندیم
تاکہ نامم باولیا ببرند

marfat.com

میں فقر کی گودڑی کسی کو نہیں دیتا تاکہ میرا نام اولیاء کے ساتھ لیں۔ جو شخص مولیٰ کی طلب میں بحالت فقر مرے وہ بے شک و شبہ شہادت کا درجہ حاصل کرتا ہے اور واصل بحق ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ مِنْ غَیْرِیْ اَکْرَمْتُہٗ بِذِکْرِیْ وَمَنْ حَفِظَ بَصَرَہٗ مِنْ غَیْرِیْ اَکْرَمْتُہٗ بِعَیْنِیْ وَمَنْ حَفِظَ خَلْقَتَہٗ بَیْنَ الْخَلَائِقِ اَکْرَمْتُہٗ بِحِکْمَتِیْ وَمَنْ حَفِظَ قَلْبَہٗ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا اَکْرَمْتُہٗ بِنَظْرِیْ وَ ذِکْرِیْ وَمَنْ حَفِظَ نَفْسَہٗ عَلَی الصَّبْرِ اَکْرَمْتُہٗ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

اور جس نے میرے سوا اور چھوڑ کر میرا ہی ذکر کیا۔ میں اسے اپنے ذکر کے سبب بزرگی دوں گا۔ اور جس نے میرے غیر سے اپنی آنکھ کو محفوظ رکھا میں اسے اپنی آنکھ میں بزرگ رکھوں گا۔ اور جو اپنے وجود کو خلقت میں محفوظ رکھے گا میں اسے اپنی حکمت سے سرفراز کروں گا۔ اور جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت سے بچائے رکھا۔ میں اسے اپنی نگاہ اور یاد میں بلند رکھوں گا۔ اور جس نے اپنے نفس کی صبر کے ساتھ حفاظت کی میں اسے قیامت کے دن معزز کروں گا۔

تجھے یہ فکر کرنا چاہئے کہ تو دونوں جہان کے تفکر سے دست بردار ہو جائے' اور مولیٰ پر ہی نگاہ رکھے۔ اور فنافی اللہ ہو جائے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔

(ذات الٰہی) میں ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے

marfat.com

بہتر ہے۔ یہ حدیث اس فقیر سے بھی متعلق ہے جو دنیا کو ترک کر کے نفسانی خواہش سے الگ ہو گیا ہو۔ بیت

سرز ہوا تا فتن سروری است
ترک ہوا قوت پیغمبری است
دنیا را بگذار از بہر خدا
تا ترا حاصل شود فقر و رضا

ہوا و ہوس کی طرف سے سر پھر لینے سے سرداری حاصل ہوتی ہے۔ خواہش کو ترک کر دینا پیغمبری قوت ہے۔ خدا کے لئے دنیا کو چھوڑ دے تاکہ تجھے فقر اور رضا حاصل ہو۔

دنیادار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے محروم اور بے نصیب ہیں۔

اللہ کے نبی کو دنیا سے بدبو آتی ہے۔ اور وہ اس مردار سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح لوگ بدبودار مردار سے بھاگتے ہیں۔

اہل دنیا مجلس محمدی لی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخلہ نہیں پا سکتا۔ خواہ خلقت کی نظروں میں اس کا مرتبہ غوث و قطب کا ہی کیوں نہ ہو۔ بیت

پیغمبری پیام را فہمیدم
من گفتہ سر امام را فہمیدم

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو سمجھ لیا ہے۔ اور ہر امام کے ارشاد سے بھی آگاہ ہو گیا ہوں۔

marfat.com

دوسرا باب

دل کے ذکر میں جو مردار کے طالب کتوں کو جھوٹا کرنے والا ہے

بیت

دل یکے خانہ است ربانی
خانہ دیو راچہ دل خوانی

دل خدا کا گھر ہے تو شیطان کے گھر کو کیوں دل کہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ

اللہ تعالیٰ نے کسی کے وجود میں دو دل نہیں بنائے۔ بیت

دل خانہ اعظم است بکن خالی ازبتاں
بیت المقدس است مکن جائے بتگراں

دل ایک بڑا عظیم مکان ہے اسے بتوں سے خالی رکھ۔ یہ بیت المقدس ہے۔ اسے بت بنانے والوں کا گھر نہ بننے دے۔

یہ بزرگ آیت اہل دل کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا۔

صابر بنا اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو رات دن یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کی رضا کے طالب ہیں۔ اور ان کی طرف

marfat.com

آنکھ نہ اٹھا جو دنیا کی زینت کے طلبگار ہیں۔ اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل ہماری یاد سے غافل ہے۔ اور جو اپنی خواہش کے تابع ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔

اور یاد کر نام اللہ تعالیٰ کا اور جھک جا اس کی طرف جیسا کہ جھکنے کا حق ہے۔

بعض اہل طریقت جو احمق ہیں وہ کہتے ہیں کہ نفلی روزہ رکھنا روٹی کی بچت ہے۔ اور نفلی نماز پڑھنا بیوہ عورتوں کا کام ہے۔ اور حج کرنا دنیا کی سیر کرنا ہے اور دل ہاتھ میں لینا مردوں کا کام ہے۔

مصنف علیہ الرحمتہ کا جواب۔

معلوم ہوا کہ حقیقت ان کی پریشان ہے۔ بدمذہب ہیں۔ وہ دل سے بیخبر ہیں۔ شرمندہ منہ۔ دل مٹھی میں لانا مشکل کام ہے۔ اور نفلی نماز پڑھنا رحمٰن کی خوشنودی ہے۔ اور نفلی روزہ رکھنا جان کی پاکیزگی ہے۔ اور حج کو جانا ایمان کی سلامتی ہے۔ پس جو کوئی رحمان کی عبادت سے دور ہوا وہ شیطان ہے۔ بلکہ دل ہاتھ میں لینا ناپختہ کاروں کا کام ہے۔ خدا کو دیکھنا اور پہچاننا تماموں کا کام ہے۔ اپنی بشریت سے باہر آنا اور اپنے آپ سے فانی ہونا اور خاص ہو جانا۔ خدا کی وحدانیت میں غرق ہونا اور اللہ کے ساتھ باقی ہونا مردوں کے کام ہیں۔

اہل دل کی توجہ نظر پانچ قسم کی ہے۔ ایک سورج کی طرح جس سے اللہ کے طالب کا دل روشن اور فیض یاب ہو جاتا ہے۔ اور دوسری قسم چاند کی طرح ہے۔ جس سے دل منور اور نور الٰہی ہو جاتا

marfat.com

ہے۔ تیسری قسم دیئے کی طرح ہے کہ مستی کی سیاہی اس کے وجود سے دور ہو جاتی ہے۔ اور چوتھی قسم آگ کی مانند ہے۔ جس میں ماسوئ اللہ سب کچھ جل جاتا ہے۔ پانچویں قسم مثل دریا کے ہے۔ جس سے دل اللہ کے ذکر سے جاری ہو جاتا ہے۔

مدعا یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کیا نہیں انشراح صدر کیا آپ کا۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (اللہ) نے آپ کا سینہ کھولا۔ اور اس سے ہر قسم کی میل کچیل صاف کی۔ تاکہ وہ بالکل پاک و صاف ہو جائے۔ اور نفس مرجائے اور دل ذاکر اور نفس جاری ہو جائے۔

یہ بات جان لو کہ جو لوگ اکثر حبس دم (سانس بند) کرتے ہیں اور دل کے ہلنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دل کا ذکر جس دل سے ہے۔ یہ طریقہ زندیقوں کا ہے۔ اور کافروں کی فضول رسم ہے۔ جو زنار (جینو) پہننے والے دونوں جہان میں خوار۔ تیلی کے بیل کی طرح چکر میں ہیں۔ توحید الٰہی سے بے خبر پریشان حال۔ ان پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اس طریقہ سے بے راز ہونا اور ہزار بار استغفار پڑھنا چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کو سمندر فرمایا ہے۔ جس وقت دل دریا کی طرح جاری ہوتا ہے تو اسے ہلنے اور بند ہونے کی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا وجود سر سے لے کر پاؤں تک نور بن جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ ذکر طریق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہتر ہے۔ اور ہر ایک

marfat.com

مذہب والے کو حاصل نہیں۔ دل کے ذاکر خدا کی یاد میں ایسے غرق اور مراقبہ میں ایسا سر جھکائے اور بے جان سے ہوتے ہیں گویا کہ مردہ ہیں۔ جب دل کے ذکر سے دل پرنور ہوتا ہے تو حرص' حسد' تکبر' بغض ریا' زنا کا خیال اس کے وجود میں نہیں رہتا۔ بیت

قلب مخزن سر اسرار خدا
قلب را کے کلب ساز د سر ہوا

دل خدا کے بھیدوں کا خزانہ ہے۔ دل ہوائے نفس کا کتا نہیں بن سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ذکر سے دل کے خلوص میں حرکت پیدا ہو اور وہ اونچی اونچی اللہ اللہ کرنے لگے۔ چنانچہ اپنے کانوں سے خود سنے اور دوسرے لوگ بھی سنیں۔

دل سے ستر برس کی دنیاوی محبت اٹھ جاتی ہے۔ اور اس دل میں آلودگی' سیاہی اور زنگار مطلق نہیں رہتا۔ اور ہمیشہ خدا کے خیال میں غرق رہے۔ اس کی زبان میں بولنے اور پڑھنے کی طاقت نہ رہے۔ اور اللہ کے ذکر سے اور اللہ کے نام کی سوزش سے تمام شیطانی خطرے اور خناس خرطوم کے نفسانی وہم اور وسواس تمام جل جائیں اور اس کے غنی دل کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہو۔ اور ذکر اور دل کا ہلنا اور دل کی صفائی اور روشنی اور ذات باری کا مشاہدہ کرنا اور وسعت قلب میں سیر و پرواز یہ تمام بخششیں مرشد کامل کی نظر اور ذکر خفی کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور ایسے ذکر سے بھی جو فقیر طالب مرید کے ایسے دل سے نکلے جو اللہ کے ڈر میں غرق اور اللہ کے ذکر میں واصل حضور

marfat.com

اور اللہ کے ذکر سے خوش ہو۔ اور اس کے وجود میں ذکر جسمی و جانی و زبانی و دلی و روحی اور سری جمع ہو۔ اور بدن کا بال بال زبان بن کر پکارے۔ اللہ' اللہ' اللہ' ھو' ھو' ھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سب ذکروں سے افضل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہے۔ جب وجود میں پاک کلمہ کا سچا ظہور ہو تو اندھیرا بالکل دور ہو جاتا ہے۔ اور ذکر سے منع کرنے والا وہی ہوتا ہے جو حاسد ہو یا کافر یا منافق اور کلمہ طیبہ سے روکنے والا وہی ہو گا۔ جو دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پھرا ہوا ہو۔ اور ایسا مانع صاحب دل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ہوتا ہے جو رات دن دنیا کی طلب میں رہے۔ بیت

رحمٰن سخن شیطان عمل مصحف بکف در دل و غل
حرص و ہوا اندر خلل گیرد ترازیں اے جہل

ورد کلمہ سے منع کرنے والا زبان سے رحمٰن کہتا ہے۔ اس کا عمل شیطان سا ہوتا ہے۔ ہاتھ میں قرآن پاک اور دل میں کھوٹ رکھتا ہے۔ اسے کہنا چاہئے کہ اے جاہل حرص و ہوا نے تیرے دل میں خلل پیدا کیا ہوا ہے۔ ہوش میں آ۔

دل جو کہ ذکر سے زندہ ہے وہ ہمیشہ خدائے پاک کے دست قدرت کے قبضے میں ہے۔ اس راہ کے ڈھونڈنے والا دل جب ذکر میں جنبش کرتا ہے تو ایک دم میں ستر قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اس کو ہمیشگی کی نماز کہتے ہیں۔ یعنی نماز حضوری جو اہل دل کے

marfat.com

لئے بے خطرات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا صلوۃ الا بحضور القلب۔

نماز وہی ہے جو حضور قلب کے ساتھ ادا کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَمْ تَكُنْ صَلٰوتَكَ مِثْلَ صَلٰوتِيْ فَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ عَلٰى صَاحِبِهَا۔ فَقَالَ الصَّحَابَةُ كَيْفَ صَلٰوتِيْ مِثْلُ صَلٰوتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَاِذَا قُلْتَ هٰذِهِ الْاِسْتِغْفَارُ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثَ مَرَّاةٍ فَكَاَنَّمَا صَلٰوتُكَ مِثْلُ صَلٰوتِيْ۔ فَقَالَ الصَّحَابَةُ كَيْفَ ذَالِكَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

جس کی نماز میری نماز کی طرح نہ ہو وہ پڑھنے والے پر واپس لوٹا دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہماری نماز آپ کی نماز کی طرح کیسے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہے۔ کہ یااللہ میں بخشش مانگتا ہوں تجھ سے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کیا ہے۔ چھپ کر کیا ہے یا ظاہری۔ اور میں توبہ کرتا ہوں ہر اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جو میں نہیں جانتا۔ اور تو غائبوں کو جاننے والا ہے۔ اور گناہوں سے باز آنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے بزرگ و برتر اللہ کی توفیق کے نہیں ہے۔

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومن کی معراج ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا فَلْیَجْلِسْ مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیَذْکُرْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ نماز رکوع اور سجدہ میں جب بندہ محبت اور خلوص سے اللہ کے ذکر میں مصروف ہو تو اسے اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے کہ اے نیک بندے میں موجود ہوں اور جو بندہ ایسے خلوص اور نیاز سے ایسا نہ کرے' اس کی نماز اور ذکر کو اخلاص آگین نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ حق تعالیٰ زندہ ہے۔ سہارا دینے والا ہے۔ سنتا ہے۔ جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ دل سے ذکر کرنے والے کے لئے زندگی اور موت برابر ہے۔ وہ مرجائے تو بھی اس کے دل کی حرکت سے بلواز بلند اللہ' اللہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَلْمَوْتُ ثَلٰثٌ مَوْتٌ فِی الدُّنْیَا وَمَوْتٌ فِی الْعُقْبٰی وَمَوْتٌ فِی الْمَوْلٰی۔ مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا مَاتَ مُنَافِقًا وَّ مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الْعُقْبٰی مَاتَ زَاھِدًا وَمَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الْمَوْلٰی مَاتَ عَارِفًا۔

موت تین قسم کی ہے۔ (۱) دنیا میں موت (۲) آخرت میں موت اور (۳) موت فی اللہ۔ جو دنیا کی محبت میں مرے وہ منافق کی موت مرتا ہے۔ اور جو آخرت کی محبت میں مرتا ہے۔ وہ زاہد کی موت مرتا ہے۔ اور جس کی موت اللہ کی محبت میں ہوتی ہے وہ عارف کی موت

marfat.com

مرتا ہے۔ بیت

دل پر نور از مرشد طلب کن
کہ غیر و لاسوئی از دل بدر کن
بہفت و ہشت دل کفر است مانی
بدیں آثار تو کے مسلمانی

اے طالب! مرشد سے نور آگین دل مانگ اور ماسوئی اللہ کا خیال دل سے نکال دے۔ اگر تو نے سات آٹھ میں دل لگائے رکھا۔ تو یہ جان لے کہ یہ علامتیں مسلمانی کی نہیں ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار پرندے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

جب کہا (حضرت) ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے تو کہا اللہ نے کیا تو اس پر ایمان نہیں رکھتا (کہ میں مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں) ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں (میرا ایمان ہے کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے) مگر اطمینان قلب کے لئے (دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو کس طرح زندہ کرتا ہے) (اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا کہ پرندوں میں سے چار لے کر ان کو اپنے

marfat.com

ساتھ مانوس کر لے۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا لے کر ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا۔ وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

تحقیق کرنے والوں کا کہنا ہے کہ چار پرندوں کے ذبح سے اس طرف اشارہ تھا کہ کبوتر جو ہمیشہ انسانوں سے مانوس ہے اسے مارے اور خلقت سے محبت کا رشتہ کاٹ دے اور مرغے کو جو ہمیشہ شہوت کی طرف مائل ہے' ذبح کر دے۔ اور اپنے آپ کو شہوت کی قید سے مخلصی دلائے۔ اور کوے کو جو حرص کی جڑ ہے' قتل کر دے۔ اور حرص اور لالچ کی برائی کو چھوڑ دے۔ اور مور جو زیب و زینت کا مجموعہ ہے' اس کی گردن اڑا دے۔ اور دنیا کی آرائش کی طرف سے آنکھ بند کر لے۔ اس لئے کہ جو مجاہدہ کی تلوار سے ان چار باتوں کو کاٹ دے گا وہ ہمیشگی کی زندگی پائے گا۔ اور زندہ جاوید ہو جائے گا۔

بیت

چار بودم سہ شدم اکنوں دوئم
وز دوئی بگزشتم و یکتا شدم

میں چار تھا تین ہو گیا۔ اب دو ہوں دوئی سے گزر گیا تو یکتا ہو گیا۔ جواب

ہر کہ از خود گشت طے اندر بقا
ازدوئی بگزشت ثانیش کجا

جس شخص نے اپنے سے گزر کر بقا کا راستہ طے کر لیا۔ وہ دوئی سے گزر گیا۔ اب اس کا ثانی کہاں ہے (یعنی نہیں ہے)

marfat.com

مرشد خاص اور طالب صادق کی تعریف

مصنف کہتا ہے کہ جب زندہ دل اس مقام پر پہنچتا ہے تو نفس دل کی عادت اختیار کر لیتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اور دل روح کی عادت اختیار کر لیتا ہے۔ اور صفائی پکڑ لیتا ہے۔ اور روح کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس کو خالص اہل توحید کہتے ہیں۔

خاص مرشد وہ ہے جو اللہ کے تصور کے بغیر اور کوئی راہ نہ جانے۔ اور سچا طالب وہ ہے جو اللہ کے نام کے سوا دوسرے کی تلاش نہ کرے۔ بلکہ عامل باللہ انجام کو پہنچا ہوا مرشد وہ ہے جو اللہ کے طالب کو اسم اللہ کے نام کا بے مثل تصور دکھائے۔ اور اللہ کا طالب دونوں جہان کا مشاہدہ اللہ کے نام میں با تحقیق کرے اور فقر محمدیؐ کی ہر منزل و مقامات کا معائینہ ٹھیک کرے ایسے مرشد کو صاحب ہدایت یکتا واصل بحق کہتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے نام کے اس راستے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راہ ہدایت کی سچائی پر شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

سلامتی اس کی ہے کہ جو ہدایت کے راستے کی پیروی کرے۔ دل جب اللہ کے ذکر سے ہل کر بات کرنے لگتا ہے۔ تو زبان بات کرنے سے مر جاتی ہے۔ (یعنی اس میں قوت گویائی نہیں رہتی) مولانا نظامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ اپنا راز دار بنا لیتا ہے اس کی زبان کلام کرنے سے بند ہو جاتی ہے۔

marfat.com

سرود سے وجد کرنے والا

جنبش دل فرش سازد عرش را
دل کہ جنبد از سرود واں سر ہوا
آں آواز دیگر است سنت رسولؐ
قتل سازد نفس را اہل الوصول
آں دل کہ جنبد باسرود آواز خوش
شغل شیطانش شمارد اہل ہوش

دل کی جنبش عرش کو فرش بنا دیتی ہے۔ دل جو گانے بجانے پر جنبش میں آتا ہے۔ وہ خواہش کا سر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اور ہی آواز ہے۔ واصل بحق لوگ نفس کش ہیں۔ وہ دل جو گانے کی شیریں آواز سے وجود میں آئے ہوشمند آدمی اسے شیطانی شغل شمار کرتے ہیں۔

ریاکار طائفہ

اس گروہ کے اکثر آدمی کہتے ہیں کہ دین و دنیا دونوں ہم پر بخشش ہیں۔ پس پیغمبر علیہ السلام سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا۔ وہ تارک الدنیا تھے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ دنیا کے نقد و جنس سے ہمارے پاس ہے وہ سب کچھ حق داروں' گوشہ نشینوں' بیوہ عورتوں' یتیموں' سائلوں' محتاجوں اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ اپنی طمع کے لئے نہیں۔ یہ یقینی طور پر جان لینا چاہئے کہ یہ سب گفتگو مکرو فریب اور شیطانی حیلہ ہے۔

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَسْعَانِ فِیْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ کَالْمَآءِ وَالنَّارِ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

کہ دین و دنیا کی محبت (بیک وقت) ایک دل میں نہیں سما سکتی جیسا کہ پانی اور آگ یکجا نہیں ہو سکتے۔

دل دریا کی مثال ہے جو پلیدی اس میں پڑے (اس غرض سے) کہ اس کی رنگت بھی دریا کے پانی کی سی ہو جائے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پلیدی سفیدی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ پانی پاک ہوتا ہے اور ان چار ذکروں کے مجموعہ کے سوا دل دریا نہیں ہوتا۔ (۱) ذکر زبان جو لا الہ الا اللہ ہے۔ (۲) دوسرا زبان سے اس بات کی نفی کرنے سے کہ حق کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (۳) اور تیسرا مخلوق سے مراد مانگنا۔م (۴) اور چوتھا مخلوق سے یہ دونوں باتیں شرک اور کفر ہیں۔

بیت

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست

اگر دشمن مخالفت کرے اور دوست یاری تو یہ ہر دو امر خدا کی طرف سے جان کیونکہ دوست اور دشمن کے دل اللہ کے قبضہ اختیار میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لَا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا

میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ بناؤ۔

جب تک کہ وجود میں داخل چند قسم کی یہ آگ اللہ کے رحمت کے پانی سے بجھ نہ جائے تو جسم انسانی میں جمعیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

marfat.com

وجود میں نو قسم کی آگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ لِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ تِسْعَتُہ اَنْوَاعٍ مِّنَ النَّارِ۔ نَارُ الشَّھَوَاتِ وَنَارُ الْحِرْصِ وَنَارُ النَّظْرِ۔ وَنَارُ الْغَفْلَتِہِ وَنَارُ الْجَھْلِ وَنَارُ الْبَطْنِ وَنَارُ اللِّسَانِ وَنَارُ الْمَعْصِیَتِہِ وَنَارُ الْفَرْجِ۔

کہ بنی آدم کے جس میں نو قسم کی آگ ہے۔ (۱) شہوت کی آگ (۲) حرص و ہوا کی آگ۔ (۳) نظر کی آگ (۴) غفلت کی آگ (۵) جہالت کی آگ (۶) پیٹ کی آگ (۷) زبان کی آگ (۸) گناہ کی آگ (۹) فرج (شرم گاہ) کی آگ۔

آگ بجھانے کے اسباب

نَارُ الشَّھْوَۃِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّ نَارُ الْحِرْصِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِذِکْرِ الْمَوْتِ وَنَارُ النَّظْرِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِذِکْرِ الْقَلْبِ وَنَارُ الْغَفْلَتِہِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ وَنَارُ الْجَھْلِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِاِسْتِمَاعِ الْعِلْمِ وَنَارُ الْبَطْنِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِاَکْلِ الْحَلَالِ وَنَارُ اللِّسَانِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِتِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَنَارُ الْمَعْصِیَتِہِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِالْاِسْتِغْفَارِ۔ وَنَارُ الْفَرْجِ لَا تَنْدَفِعُ اِلَّا بِنِکَاحِ الْحَلَالِ۔

شہوت کی آگ روزہ ہی سے بجھتی ہے اور حرص کی آگ موت یاد کرنے سے دفع ہوتی ہے۔ اور نظر کی آگ دل کے ذکر سے دور ہوتی ہے۔ اور غفلت کی آگ اللہ کے ذکر سے فرو ہوتی ہے۔ اور جہالت کی آگ علم (کی باتیں) سننے سے دور ہوتی ہے۔ اور پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے حلال کھانا ضروری ہے اور زبان کی آگ کے دفعیہ کے

marfat.com

لئے قرآن کی تلاوت کرنا چاہئے۔ اور گناہ کی آگ بجھانے کے لئے استغفار کرنا لازمی ہے۔ اور فرج (شرمگاہ) کی آگ حلال نکاح سے ہی بجھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَلَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَّ فِضَّةٍ حَتّٰى يَطْمَعُ بِثَالِثَةٍ۔

اگر ابن آدم کے پاس دو جنگل سونے اور چاندی کے ہوں تو پھر بھی وہ تیسرے جنگل کا حریص ہو گا۔

آدمی کے وجود میں تین چراغ

جان لو کہ آدمی کے وجود میں تین چراغ ہیں۔ ایک روح اور نوری روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح پاک سے ہے۔ دوسرا دل اور دل کی صفائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کے ساتھ تعلق رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ایمان اور اسلام کا نصف خلق ہے۔ اور تیسرا گناہ کی طرف راغب نفس امارہ ابلیس کی آگ سے ہے۔

جان لے کہ روح کا مقام دماغ کے اوپر ہے۔ اس سے آنکھ کی روشنائی اسی سے ہے۔ عارفوں کا مقام سینہ ہے اور سینے کی صفائی دل کی روشنی سے ہے۔ اور نفس امارہ کا مقام ناپاک حصے میں ہے۔ جو ناف کے نیچے پاخانے پیشاب کی جگہ ہے۔ پس روح اور نفس امارہ کے درمیان دل کا مقام ہے۔ اگر روح کا نزول دل میں ہو تو روح دل سے سکونت پکڑتا ہے۔ اور پانچوں حواس بند ہو جاتے ہیں۔ اور بری صفات تمام مرجاتی ہیں۔ اور نفس امارہ پاؤں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ اور روح

marfat.com

تنہا خدا سے مل جاتا ہے۔ اگر نفس کا غلبہ دل پر ہو جائے تو حرص اور لالچ اور ناسزا فعلوں کی آگ بڑھ جاتی ہے۔ اگر وجود میں نفس کی بادشاہی قائم ہو جائے تو اس کا وزیر شیطان بن جاتا ہے۔ اور وجود کی سلطنت خراب اور منتشر ہو جاتی ہے۔ بیت

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء کے ساتھ کچھ عرصہ صحبت رکھنا سو برس کا متقی ہونے سے بہتر ہے۔

اقسام نفس

جان لے کہ مصنف کہتا ہے کہ یہ نفس چار قسم کا ہوتا ہے۔ امارہ' ملیمہ' توالہ اور مطمئنہ۔

نفس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک نفس امارہ۔ اور امارہ وہ ہے جو اپنے مالک کو ہمیشہ بری بات اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور شریعت کے خلاف باتیں سکھاتا ہے۔ اور شرمندہ نہیں ہوتا۔ اور یہ نفس امارہ کافروں اور فاسقوں کا ہوتا ہے۔

دوسرا نفس توالہ ملیمہ ہے وہ ہے کہ اپنے صاحب کو نیکی اور بدی کام کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ یہ نفس توالہ' ولیوں' عالموں' زاہدوں' عابدوں اور نیک بندوں اور پرہیز گاروں کا ہوتا ہے۔

تیسرا نفس مطمئنہ' اطمینان حاصل کردہ اور اطمینان کی تعریف یہ ہے کہ اس کے صاحب کی تمام رغبت توحید اور معرفت الٰہی اور

marfat.com

عبادت الٰہی کی طرف بغرض حصول قرب باری تعالیٰ ہو۔ یہ نفس مطمئنہ پیغمبروں سے مخصوص ہے۔ اور اولیاء صاحب مجاہدہ و معرفت کا بھی ہوتا ہے۔

ذکر سلطانی

اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ نفس امارہ شیطان کی قید سے ذکر سلطانی کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اور ذکر سلطانی حاصل نہیں ہوتا' مگر عارفوں کے بادشاہ' رب کے معشوق میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے طریقے سے۔ اور ذکر سلطانی یہ ہے کہ نفس دل کی صفت اختیار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآئِہٖ اللہ کے ولیوں کے دلوں پر سکون (آرام کرنا) حرام ہے۔

دریا دل موجیں مارتا ہے اور دل روح بن جاتا ہے اور روح صفت روح اختیار کر لیتا ہے۔ اس مقام میں اس کو مطلق یک وجود کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔ وہیں (اللہ) دکھائی دے گا۔ بیت

ہر گیا ہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہ' گوید!

جو گھاس کا تنکا بھی زمین سے اگتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ

marfat.com

ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنْ عَصَیْتُ قَلْبِیْ عَصَیْتُ اللّٰہَ

اگر تو اپنے ضمیر کے خلاف کرے۔ تو گویا تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ نیز فرمایا۔

جُعِلَتِ النَّفْسُ طَرِیْقُ الزَّاھِدِیْنَ وَجُعِلَتِ الْقَلْبُ طَرِیْقُ الرَّاغِبِیْنَ وَجُعِلَتِ الرُّوْحُ طَرِیْقُ الْعَارِفِیْنَ

نفس کو زاہدوں کے طریق کی طرف رہنمائی کی گئی۔ اور دل کو اللہ کی طرف رغبت کرنے والوں کا رستہ دکھایا گیا۔ اور روح کو خدا کے عارفوں کا طریق بتایا گیا۔ نیز فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

فُؤَادُ قَلْبِیْ نَارٌ لِلْجَحِیْمِ ھُوَ یُبْرِدُھَا

میرے دل میں دوزخ کے لئے ایسی آگ ہے جو اسے ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ وہ دل جو عشق کی آگ سے نہ جلے اسے دوزخ کی آگ جلا دے۔ بیت

مراشد چناں آتش بمنزلم
کہ آتش بگیرد ز آتش دلم

میرا مقام ایسی آگ میں ہے کہ میرے دل سے آگ بھی آگ لیتی ہے۔ بیت

گویند مراکہ از عشق بس کن
از عشق چگونہ کند بس کس

marfat.com

مجھے کہتے ہیں کہ اپنے عشق کو ختم کردے میرا جواب ہے کہ کوئی عشق کو کس طرح چھوڑے۔

عشق کی قسمیں

اور عشق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محمود (اچھا) اور دوسرا بے ہودہ کا عشق۔ محمود رب کا عشق ہے۔ اللہ کی محبت اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت۔ اور بے ہبودہ عشق شیطانی ہے۔ اور اس کی بنا' زنا اور سرود پر ہے اور زنا بنیاد اکھاڑ دیتا ہے' اسی طرح حسن پرستی اور گناہ اور بدچلنی (بنیاد اکھاڑنے والی) ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عینان تزینان۔ دونوں آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں (بری نظر سے دیکھنے سے) نیز حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ كَانَ مَشْغُوْلٌ فِی الدُّنْیَا بِنَفْسِہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِنَفْسِہٖ وَمَنْ كَانَ مَشْغُوْلٌ فِی الدُّنْیَا بِرَبِّہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِرَبِّہٖ۔

جو کوئی دنیا میں اپنے نفس کے ساتھ مشغول رہے وہ روز محشر بھی اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہو گا۔ اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے ساتھ مشغول رہے گا وہ آخرت میں بھی اپنے رب کے ساتھ مشغول ہو گا۔

سرود کی ابتداؤ انتہا

جان لو کہ سرود کی ابتداء کفر ہے۔ کیونکہ یہ کافروں ناریوں کی رسم ہے جو بت خانوں میں بتوں کے آگے گاتے بجاتے تھے۔ اور

marfat.com

سرود کا درمیان مقام دشمن دین شیطان کا ہے۔ اور سرود کا انتہائی مقام دجال لعین ہے۔

جو لوگ سرود سننے سے اور گویے کی آواز سے حرکت کرنے اور مستی اور گرمی اور شوق محبت' مستی کا جذبہ' حال اور کپڑے پھاڑنا' خاک پر لوٹنا' نعرے مارنا اور آہیں کھینچنا' رونا اور آنسو بہانا شروع کر دے۔ وہ خام مقام' ناپختہ طریقت یافتہ حرص و ہوا کا بندہ اور خدا کی حقیقت و معرفت سے محروم ہے۔ کیونکہ ابتداء سرود شراب پینے حرام کھانے' زنا وغیرہ کرنے' شطرنج کھیلنے اور بدتہذیبانہ کام کرنے سے ہوتی ہے۔ اور اسی مجلس پر اللہ' اس کے فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔

رحمت و برکات کا وسیلہ

اور قرآن پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے اور اللہ پاک کی تسبیح پڑھنے اور علم فقہ حاصل کرنے اور قرآن و حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے' پاک رہنے' نماز پڑھنے' عبادت میں مشغول رہنے سے اور اہل اللہ کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ لہٰذا اہل لعنت اور اہل رحمت کا ہم مجلس ہونا راس نہیں آتا۔ ابیات

بے سرود و نغمہ مست حال
شکر و مستی خاص ایشان باوصال
عارفاں غرق فی اللہ جان نباز
باز در جا لینا نیابد اہل راز

marfat.com

ہر کہ ہمیشہ غرق بذکر
ہرگز آں را از سرود و نغمہ نیاید فکر

عارف لوگ سرود اور نغمے کے بغیر ہی مست حال رہتے ہیں۔ اور انہیں اللہ کے وصال ہی سے شکر اور مستی آتی ہے۔ فنافی اللہ عارف جان پر کھیل جانے والے اہل راز جان بازی کے بعد نہیں چاہتے کہ زندگی پائیں' بلکہ چاہتے ہیں کہ فنافی اللہ ہی رہیں۔

جو کوئی خدا کے ذکر میں مدام غرق ہو اسے گانے بجانے کا کبھی خیال ہی نہیں آتا۔

اعضائے انسانی کے فرائض

اے انسان جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی شناخت کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ سر کو سجدے کے لئے' زبان کو اس کی حمد و ثنا کے لئے جس میں شیطانی قیل و قال کی گنجائش نہیں۔ دل کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے' عقل کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق فکر کرنے کے لئے اور اللہ کے فیض علم کو معرفت حاصل کرنے کے لئے۔ آنکھ کو روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ کرنے کے لئے اور کان خدا تعالیٰ کا کلام سننے کے لئے اور محبت اللہ تعالیٰ کا محرم ہونے کے لئے' اور کمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں چست و چالاک ہونے کے لئے' اور ہاتھ سخاوت اور مسلمانوں سے مصافحہ کرنے کے لئے' اور پاؤں بزرگوں کی طرف چلنے کے لئے (پیدا کئے)

پس اے مخاطب! تو اپنے وجود میں سرود کے لئے کہاں گنجائش

marfat.com

نکال سکتا ہے۔ کیونکہ انسان کا وجود خدا کے بھیدوں کا خزانہ ہے۔ اور سرود بالکل یقیناً شیطانی کام بدعت و گمراہی ہے۔ اور اہل بدعت سے وہی اتفاق کر سکتا ہے اور رفیق ہوتا ہے جو شرع محمدیؐ قدم محمدیؐ راہ محمدؐ علم محمدیؐ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف کذاب ہو۔

مسلمان کے فرائض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْکَذَّابُ لَا مِنْ اُمَّتِیْ وَالْمُؤْمِنُ لَا یَکْذِبُ۔

جھوٹ بولنے والا میری امت سے نہیں۔ (کیونکہ) مومن جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ بدعتی شخص بے ضمیر اور سیاہ دل اور بے حیا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَیَاءُ مَعَ الْاِیْمَانِ۔

حیا کا تعلق ایمان سے ہے۔ فقیر (باھو) جو کچھ (نصیحتاً) کہتا ہے وہ از روئے محاسبہ ہے نہ کہ ضد سے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ

اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسُ۔

جو شخص سچی بات کہنے سے چپ رہے وہ گونگا شیطان ہے اور امام محمد غزالی نے کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ

فِیْ سُنَنِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَعْظَمُ الْمُوْجِبِ عَلٰی مَنْ یُخَالِطُ النَّاسَ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَا یَنْفَعُ عَمَلٌ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَّا مَعَ تَرْکِ الْغَضَبِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَهِلَاکِ النَّاسِ اِذَا تَرَکَ

marfat.com

الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ يَعُمُّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ وَلَا يَسْتَجِيْبُ لَهُمْ دُعَاءً وَيُخْرِجُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْبَرَكَةَ وَالْخَيْرَ وَالنَّجَاحَ وَقَالَ ابْنُ سَعِيْدٍ اِنَّ الْمَعْصِيَةَ اِذَا اُخْفِيَتْ لَمْ تَضُرَّ اِلَّا صَاحِبَهَا وَاِذَا اُعْلِنَتْ وَلَمْ تُغَيَّرْ ضَرَّتِ الْعَامَّةَ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ اِذَا رَاٰى الْمُنْكَرَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ بَكٰى وَمَا اَبْكَانَا كَثِيْرٌ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ الْهَمَّةِ وَالْغَيْرَةِ وَالصَّلَابَةِ بِهٰذَا الْمَكَانِ وَيُحِبُّ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِحَقِّ عِلْمِهٖ فَاِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ يُؤَدِّي الْاَنْبِيَآءَ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَاوِزُ الْفَاجِرُ لَا يَخَافُ حَتّٰى يَقُوْلَ اتَّقِ اللّٰهَ وَغَيْرُهُمْ كَلِمَةَ الْحَقِّ عِنْدَ الْاَمِيْرِ الْجَابِرِ فَاِنَّهَا مِنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ

نیکی کا حکم کرنے اور بری بات سے روکنے کی سنتوں میں سے بڑا واجب امر اس شخص پر جو لوگوں سے ملے یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے۔ اور اللہ برکت والے اور بلند کے لئے کیا ہوا کوئی کام فائدہ نہیں دیتا مگر اس صورت میں کہ خدا کے لئے بندوں پر غضب کرنا اور انہیں ہلاک کرنا ترک کر دیا جائے۔ جب نیکی کا حکم کرنا ترک کر دیا جائے تو خدائے تعالیٰ برکت' خیر اور نجات حرام کر دیتا ہے۔

اور سعید کے بیٹے نے فرمایا کہ جب گناہ مخفی رکھا جائے تو صرف گناہ کرنے والے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور جب کھلے طور پر کیا جائے تو اس کا نقصان عام ہو جاتا ہے۔

اور حضرت سفیان ثوری کا یہ حال ہے کہ جب کوئی گناہ ہوتے دیکھتے' اور اسے لوگوں سے روکنے کی طاقت نہ رکھتے تو اس (صدمہ سے) انہیں خون کا پیشاب آنے لگ جاتا۔ اور ہر مسلمان مرد اور

marfat.com

عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ حق کی حمایت کرنے' غیرت (برے فعل سے روکنے والا) اور صلابت زدوں پر سختی کرنے والا ہو' اس مکان میں۔ اور اس بات کو پسند کرے کہ اسے امر بالمعروف کرنے میں اپنے علم کا حق ادا کرے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام حق ادا کرتے ہیں۔ (اس لئے حضور نے فرمایا ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں)۔ اور بے خوف ہو کر گناہ کرنے والے کو کہے کہ اللہ سے ڈر۔ اور کسی ظالم امیر کے منہ پر سچی بات کہنا بڑا غنیمت ہے۔ کیونکہ یہ بات جہاد کرنے سے بہت اچھی ہے۔

علم بے عمل بے سود ہے!

اے عزیز جان لے کہ جو شخص ریاکار اور سود خود قاضی کی طرح ہو۔ اور لحاظ کرنے والے مفتی اور عالم حاکم جیسا ہو' وہ شیطانوں اور سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی طرح ہے۔ اس کی کسی دلیل (جو وہ محبت اور خلوص سے بدعت پھیلانے کے لئے لائے) پر اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے۔ دعا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ الظَّاھِرِ فَھُوَ بَاطِلٌ۔

یا اللہ تو اس کی مدد کر جو دین محمدی کی مدد کرے۔ اور اس کو ذلیل کر جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کو خوار کرے۔ ہر باطن جو ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

عین علم است ہر کہ از عین علم

marfat.com

جس نے علم کے سرچشمہ سے سرمایہ حاصل نہ کیا وہ محض علم کا عین ہو کر رہ گیا۔

وہ اندھا اور بے معرفت ہے خواہ اس نے علموں کے کئی حرف پڑھے ہوں۔ جب تک وہ نفس کی خصلت درست نہ کرے اس پر علم کا وبال بڑھتا ہی جائے گا۔ اگر محض علم حاصل کرنا ہی باعث فضیلت ہوتا تو سب سے بڑا فضیلت مآب بلعم باعور ہوتا۔ اگر بزرگی محض بندگی و عبادت سے ہوتی تو شیطان قہر خدا میں گرفتار نہ ہوتا۔ اگر فضیلت ریاضت کرنے پر منحصر ہوتی تو فرزندان یہود جنہوں نے تیس برس ایک روزے سے گوشہ تنہائی میں گزارے تھے گمراہ نہ ہوتے۔ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی بخشش ہے اور یہ اللہ کے ساتھ خالص محبت ہی محبت ہے جسے اللہ عطا کرے۔ حق کی معرفت عرفان سے ہے یہ عرف سے تعلق نہیں رکھتی۔ تو کیا جانے کہ محبت اللہ کیا ہے؟ بیت

سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت مردم شد

اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کا ساتھ دیا تو وہ انسان بن گیا۔ یعنی انسانوں کے درجے پر پہنچا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْفُقَرَاءَ بِالْبَلَاءِ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبُ بِالنَّارِ۔

بالتحقیق اللہ تعالیٰ فقیروں کا امتحان بلا سے اس طرح کرتا ہے جس طرح سونا آگ میں ڈال کر کھرا کیا جاتا ہے۔

marfat.com

ابیات

ہر کہ باھو دم کشد جان چاک چاک
اسم اعظم متصل باہو چہ باک'
باہو ب بسم الف از اسم او
ہرچہ باشد غیر ہو ازدل بشو
ہو ہویدا می شود روشن ضمیر
راز وحدت می کشد فی اللہ فقیر
باہو یاہو گشت تو در جسم جان
باہو باہر مشکلے ہاہو بخواں
اسم اعظم باہو از ہو بجو
ہو حقیقت سر سرش باکس مگو
ہر کہ باترتیب ذکر ہو کشد
عارف باللہ آں بے شک شود
باہوا ہو آتشے سوزد بہ تن
نفس کا فررا بسوز اے جان من'
باھوا ہو ذکر باشد لازوال
ذکر ہو حاصل کند قرب وصال
ہر کہ از ہو بے خبرآں گاؤخر
ہو ہویدا می شود زیر و زبر
ہو ہدایت می شود از ہر مقام
ہر حیاتے جن و انس و خاص و عام

marfat.com

آں صفت صانع کہ باہو شد حیات
ہر کہ باہو محرم است ہو اسم ذات
ہویداں درچشمہ چشمت کشا
داد وحدت برد براد کبریا
ہو حیاتے می دہد ہر مردہ دل
ہر کہ از ہو بے خبرآں روخجل
ہو بدریائیست آں در عظیم
در نور احمدیؐ وحدت قدیم
روز قبر باہو ہو برآید حق بنام
عارفاں را فقر ختم از ہو تمام

جو شخص ہو ہو کہہ کر سانس لے اور اس کی جان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (اس حالت میں بھی) اسے کچھ خوف نہیں کیونکہ ہو کے ساتھ اسم اعظم ملا ہوا ہے۔ اسے باہو بسم کی ب اللہ کے الف کے ساتھ ہے۔ لہٰذا جو کچھ بھی ہو کے سوا ہے اسے دل سے دھو ڈال۔ ہو سے دل کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ فقیر کو اللہ سے وحدانیت کا بھید کھلتا ہے۔ اسے باہو ھو تیرے جسم میں جان کا حکم رکھتا ہے۔ جب تجھے کوئی مشکل پیش آئے تو یاہو پڑھ۔ اے باہو ھو میں اسم اعظم تلاش کر۔ ھو حقیقت ہے اس کا راز کسی کو نہ بتا۔ جو کوئی ترتیب سے ھو کا ذکر کرے وہ بیشک عارف باللہ ہو جائے۔ اسے باہو ھو بدن میں آگ لگا دیتا ہے جس سے نفس کافر جل جاتا ہے۔ اے باہو ھو لازوال ذکر ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ جو ھو سے بے

marfat.com

خبر ہے وہ گدھے بیل کی طرح ہے۔ ھو سے عرش و فرش کی خبر ہوتی ہے۔ ھو سے ہر مقام کا راستہ ملتا ہے۔ اسی سے جنوں انسانوں اور ہر خاص و عام کی زندگی ہے۔ صانع کی صفت ہو سے ہی ظاہر ہے جو ہو سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ یہی ھو اسم ذات ہے۔ جان لے کہ ہو تیری آنکھ میں ایک چشمہ جاری کرنے والا ہے۔ اس کے دروازے پر خدا نے وحدت رکھ دی ہے۔ ھو ہر مردہ دل کو زندگی دیتا ہے۔ جو ھو سے بے خبر ہے وہ شرمسار ہے۔ ھو دریائے وحدت کا بڑا موتی ہے۔ اور نور احمدی کی قدیمی وحدت کا (ھو) موتی ہے۔ باھو کی قبر سے اللہ کے نام ھو کی آواز آتی رہے گی۔ کیونکہ عارفوں کا فقر ھو پر ہی پورا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (اللہ) کے سوائے کوئی معبود (لائق پرستش) نہیں۔ بیت

خلق رامرگ است عارف را وصال
موت معراج است و اصل باجمال

خلقت کے لئے موت ہے اور عارف کے لئے (موت) وصال ہے۔ واصل کے لئے موت معراج ہے جمال الٰہی کے ساتھ۔

حدیث شریف۔ اِنَّ الْحَبِیْبَ لَا یُعَذِّبُ الْحَبِیْبَ اَللّٰہُ حَبِیْبُنَا وَالْحَبِیْبُ لَا یَخَافُ مِنَ الْحَبِیْبِ وَاللّٰہُ حَبِیْبُنَا۔

تحقیق دوست کو دوست عذاب نہیں کرتا۔ اور اللہ ہمارا دوست ہے اور دوست دوست سے خوف نہیں کھاتا۔ اور اللہ ہمارا دوست ہے۔

marfat.com

بے سر خدا مثلش کجا
زاں مقام خود نئی وصلش کجا
نور بانور است وحدت عین نور
عارفاں را ایں بود باحق حضور

میں سر (کی آنکھوں کے) بغیر (چشم باطن سے) خدا کو دیکھتا اور بے مثل پاتا ہوں تو جو اس مقام میں نہیں ہے تو تجھے اس کا وصل کہاں (نصیب) ہو۔ نور' نور کے ساتھ مقام وحدت میں عین نور ہے۔ عارفوں کے لئے یہی خدا کی حضوری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ۔ اپنے رب کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھے درجہ فنا حاصل ہو جائے۔ بیت

تا نگردی فنا از خود فنا
کے رسی بامعرفت سر الہ

جب تک تو اپنی فنا سے فنا نہ ہو جائے تو تجھے اللہ کے بھید کی معرفت تک رسائی کیسے ہو۔

بندگی کی تکمیل کرکے رب تک پہنچنا اگر ظاہراً" و باطناً" ہو تو یہ ان مردوں کا وصال ہے جو شریعت کی خلاف ورزی اپنی حالت میں بال برابر بھی نہ کریں۔ بیت

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

تیس برس کے بعد خاقانی کو یہ بھید معلوم ہوا کہ ایک دم کے

marfat.com

لئے بھی خدا کی طرف مشغول ہونا حضرت سلیمان کی سلطنت سے بہتر ہے۔

خاقانی کے بیت کا جواب

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ خود باخود نمی مانی
دمے نامحرم است آنجا و جودش نور خاقانی

سلطان باھو اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ایسا فنافی اللہ ہو جا کہ اپنے آپ میں نہ رہے۔ (پھر پتہ چلے کہ) اس جگہ نور خاقانی کا وجود ایک دم کے لئے بھی محرم نہیں۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا۔

بسی صد سالہا باید فنافی اللہ شود فانی
نہ آنجا دم قدم گنجد کجا ملک سلیمانی

تین سو (۳۰۰) سال درکار ہیں کہ فانی ہستی فنافی اللہ ہو۔ اس مقام میں دم مارنے اور قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔ ملک سلیمانی کی کیا حقیقت ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کا ارشاد ہے۔

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوٰہُ مَنْ لَّمْ یَنْسَ نَفْسَہٗ فِیْ مُشَاھَدَۃِ مَوْلَاہُ

وہ شخص اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے جو شخص اپنے آپ کو نہ بھول جائے۔ جب کہ اسے اپنے مالک کی طرف سے کوئی مصیبت دکھائی دے۔ اس مقام پر پورا فخر (فقر) ظاہر ہوتا ہے۔ اور دنیا کی محبت کی بو اس کے وجود میں نہیں رہتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ دنیا

marfat.com

ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ ایندھن کو۔ بیت

زر کہ زردی می زند دانی کہ چیست
زد ہمیشہ پیش مرداں زرد رو است

کیا تجھے معلوم ہے کہ سونا جو زردی کی جھلک مارتا ہے وہ کیونکر ہے۔ سن لے کہ مردان خدا کے سامنے اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔

دل کی تین قسمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْقَلْبُ ثَلٰثَۃٌ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَّ قَلْبٌ مُنِیْبٌ وَّقَلْبٌ شَہِیْدٌ۔ قَلْبٌ سَلِیْمٌ ھُوَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوَی مَعْرِفَتِہِ اللّٰہِ وَقَلْبٌ مُّنِیْبٌ فَھُوَ الَّذِیْ اَنَابَہٗ عَنْ شَیْءٍ اِلَی اللّٰہِ وَقَلْبٌ شَہِیْدٌ فَھُوَ الَّذِیْ فِیْ مُشَاہِدَۃٍ وَقُدْرَتِہٖ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ

دل تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دل سلیم اور دوسرا منیب اور تیسرا شہید۔ سلیم دل وہ ہے جس میں اللہ کی معرفت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اور منیب دل وہ ہے جس کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہو۔ اور کسی شے کی جانب نہ ہو۔ اور دل شہید وہ ہے جو ہر چیز میں اللہ کا اور اس کی قدرت کا مشاہدہ کرے۔

کتا اور منگتا

جان لے کہ دل پاک گھر کی طرح ہے۔ اور اللہ کا نام فرشتہ کی مانند اور دنیا کی محبت کتے کی طرح ہے۔ لہٰذا جس گھر میں کتا ہو اس میں ہرگز فرشتہ رحمت نہیں آتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

marfat.com

فرشتے نہیں داخل ہوتے کتے والے گھر میں۔ بیت

ہیچ می دانی کہ سگ را چیست شودے باگدا
منع می سازد کہ جز حق بر در دیگر میا

تجھے کچھ خبر ہے کہ کتے کو منگتے کے ساتھ کیا خراش ہے۔ آمیں بتاؤں کتا گدا کو منع کرتا ہے کہ خدا کا در چھوڑ کر تو دوسرے کے دروازے پر کیوں آتا ہے۔ بیت

فقر یک سرے است زا سرار خدا
ایں گدا یانے کہ بہر حق زدنیا اند جدا
ہر کہ از بہر خدا گردد گدا
ہر قدم حجے است اکبر باخدا

فقر خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ فقیر لوگ حق کے لئے دنیا سے الگ رہتے ہیں۔

جو کوئی خدا کے لئے سوالی بنے اس کا ہر قدم جو اٹھتا ہے' وہ حج اکبر کے لئے جانے کا حکم رکھتا ہے۔

رزق رساں اللہ ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔

اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ فَمَنْ یَّخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ

سانس شمار کردہ ہیں۔ پس جو سانس اللہ کے ذکر کے سوا نکلے وہ مردار ہے۔ بیت

دل پرنور تو صاحب وصالی

marfat.com

ولے ہرگز نباید ہیچ خالی

اے واصل بحق تیرا دل نور سے بھرا ہوا ہے۔ یہ دل یاد خدا سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہئے۔

جب خدا کا عارف اس مقام پر پہنچتا ہے تو روزی پانے کے متعلق تمام خطرے اور وہم دور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے۔ جو اس کے وہم گمان میں نہ ہو۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا روزی رساں اللہ نہ ہو۔ (یعنی) اللہ ہر جان دار کا روزی رساں ہے۔ بیت

فرزند بندہ ایست خدا را غمش مخور
تو کیستی کہ بہ از خدا بندہ پروری

تیرا فرزند خدا کا بندہ ہے۔ تو اس کی روزی کا غم نہ کر۔ تو کون ہے خدا سے زیادہ بندے کی پرورش کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ ابیات

marfat.com

رو توکل کن مجنباں پاؤ دست
رزق تو بر تو زتو عاشق تر است
برسر ہروانہ نام تو نوشتہ شد نہاں
کیں خورد روزی فلاں ابن فلاں

جا توکل کر اور ہاتھ پاؤں نہ ہلا۔ تیرا رزق تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔ مخفی طور پر تیرا نام لکھا ہوا ہے۔ کہ یہ رزق فلاں فلاں کا بیٹا کھائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ روزی کی طلب موت کی طلب سے زیادہ سخت ہے۔ (یعنی جس طرح منہ مانگی موت نہیں مل سکتی اور خود بخود وقت پر آجاتی ہے۔ اسی طرح روزی بھی پہنچ جاتی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلتَّصِیْبُ یُصِیْبُ وَلَوْ کَانَ تَحْتَ الْجَبَلَیْنِ وَمَا لَا نَصِیْبَ لَہٗ لَا یُصِیْبُ وَلَوْ کَانَ بَیْنَ الشَّفَتَیْنِ۔

جو قسمت میں ہو وہ پہنچ جاتا ہے' خواہ وہ دو پہاڑوں کے نیچے ہو۔ اور جو قسمت میں نہ ہو وہ نہیں ملتا گو وہ دو ہونٹوں کے پاس دھرا ہو۔

بیت

خود دہد خودی دہاند ہر نصیب
لعنتے بادا بہ مانع آں رقیب

جو قسمت میں ہو خدا خود دیتا دلاتا ہے۔ منع کرنے والے دشمن پر خدا کی لعنت ہو

marfat.com

خیرات فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

اور لیکن سائل کو نہ جھڑک۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر (یہ سورۃ والضحی کا آخری ٹکڑا ہے جس کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ اس سورۃ میں اس کی تفصیل ملے گی)

جان اے عزیز کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فقر میرا فخر ہے۔ اس لئے کہ فقر کی ابتداء اللہ کے نام سے ہے اور جو شخص کسی فقیر کو کچھ دیتا ہے۔ (وہ نہیں دیتا بلکہ اسے) خدا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔

(اللہ کے نام پر کھلانے والے کہتے ہیں کہ) اس کے سوا (ہم کچھ نہیں کہتے کہ ہم) تمہیں اللہ کی رضا جوئی کے لئے کھلاتے ہیں۔ اور ہم تم سے نہ کوئی عوض معاوضہ کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ شکریہ کا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

فقیر اور فقر کی تعریف

ابیات

فقر سہ حرف است ہر یک باعطا

marfat.com

ذکر فکر و معرفت باحق رضا
گر تو فضل ازوے بجوئی فقر جو
فقر فخر انبیاء است ہین زو
فقر نور سر وحدت از خدا
ہر کہ فقرش یافت نفس او شد فنا
فقر را فقرے شناسد باخبر
فقر را احمق چہ داند گاؤخر
فقر نعمت عافیت اندر جہاں
بے غم و بے رنج دائم در اماں

فقر کے تین حرف ہیں اور ہر حرف بخشش ہے اور وہ صرف ذکر فکر معرفت حق کی رضا کے ساتھ ہیں۔ اگر تو اللہ سے فضل کا خواستگار ہے تو اس سے فقر مانگ کیونکہ فقر عین نبیوں کا فخر ہے۔ فخر خدا کے سر وحدت کا نور ہے۔ جس نے فقر پالیا اس کا نفس فنا ہو گیا۔ فقر کو باخبر فقیر ہی پہچانتا ہے۔ فقر کو احمق جو بیل اور گدھے کی طرح ہے کیا جانتا ہے۔ فقر دنیا میں خیریت کی نعمت ہے۔ اور فقر ہمیشہ بے فکری سے امان میں رہتا ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ ظاہری آنکھ سے کرامات کا مشاہدہ کرے تو فقیر کا چہرہ دیکھے کیونکہ اس سے بہتر اور کوئی کرامت نہیں۔ یعنی اس کی زیارت کرے۔ فقیر کا دل ہاتھ میں لانا (یعنی اسے رضا مند کرنا) اس کے ادب کا لحاظ کرنا' روبرو بات اعتقاد سے کرنا چاہئے۔ جس نے دو جہان کی کرامت' برکت' ادب نیک بختی اور دولت مرتبہ پایا فقر سے پایا ہے۔

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْفُقَرَاءُ کَرَامَتُہٗ مِنْ کَرَامَتِہِ اللّٰہِ۔

فقیر اللہ کی کرامتوں میں سے کرامت ہیں۔ حضور نے فرمایا

حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ بُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفِرْعَوْنَ۔

فقراء سے محبت کرنا نبیوں کے اخلاق میں سے ہے۔ اور فقراء سے بغض رکھنا فرعونی خلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ

فقراء کی محبت جنت کی چابی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ نَظَرَ اِلَی الْفَقِیْرِ یَسْمَعُ کَلَامَہٗ فَحَشَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

جو شخص فقیر کی طرف جائے کہ اس کا کلام سنے اسے اللہ تعالیٰ انبیاء اور مرسلین کے ساتھ (روز حشر) اٹھائے گا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔

علماء میرے سینے سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور سید میری پشت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور فقیر اللہ کے نور سے پیدا شدہ ہیں۔

عالم اور فقیر میں فرق

جان لے اے عزیز کہ علماء اور فقراء میں کیا فرق ہے کہو کہ علماء طالب علم، فقراء طالب مولیٰ ہیں۔ اگر تمام زمین کے صاحب فقہ ایک

marfat.com

جگہ جمع کئے جائیں۔ اور تمام مل کر ایک مردہ دل کی طرف نظر کریں تو اس کا مردہ دل کبھی اللہ کے ذکر سے زندہ نہ ہو۔ کیونکہ ان کی زبان زندہ ہے نہ کہ دل اور صاحب نظر فقیر اگر مردہ دلوں پر ایک نظر ڈالے تو تمام کے دل زندہ ہو جائیں۔ اور نفس مر جائیں۔ کیونکہ جب تک نفس نہ مرے دل زندہ نہیں ہوتا۔ دل کی زندگی نفس کی موت پر منحصر ہے۔ اور اللہ کے طالب کے وجود میں دلی حرص و ہوا بالکل نہیں رہتی۔

علم کیا ہے؟ بات کو جاننا اور اس پر عمل کرنا اور جس کے دل میں خدا کا خوف اور مولیٰ کی معرفت نہ ہو وہ نادان ہے۔ بیت

مرد ناداں و پریشاں روزگار
بہ زد دانشمند ناپرہیز گار'

نادان آدمی جو روزی کے لئے پریشان ہو اس عقلمند آدمی سے اچھا ہے جو پرہیزگار نہ ہو۔

جو مولیٰ کے علم کا طالب ہے وہی اچھا ولی ہے۔ ولی اسے کہتے ہیں جو کوئی حاجت نہ رکھے اور مولیٰ کو کسی حالت میں نہ چھوڑے اور کمینی دنیا کی طرف رخ نہ کرے۔

عالم باعمل کی تعریف

اور عامل علماء کی تین نشانیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ عالم باعمل ہو۔ دوسرا یہ کہ خلقت کے ساتھ خلق رکھے۔ تیسرا یہ کہ حلم کے ساتھ تواضع کرے۔ ایسے عالم کے وجود میں تین چیزیں نہیں ہوتیں۔ ایک

marfat.com

طمع دوسرا حسد اور تیسرا تکبر۔

پس جو ان صفات سے مبرا ہو اسے عامل باعمل نہیں کہہ سکتے۔ باقی دنیا کے رزق کی بات ہے وہ تو ہر ایک کی قسمت جو ہو چکا ہے وہ مل جاتا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں پر کسی کا رزق بند نہیں کرتا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

وہ (اللہ) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو ارادہ ہو اس کے مطابق حکم کرتا ہے۔ نیز فرمایا نیکی کر جس طرح اللہ نے تجھ سے نیکی کی۔ نیز ارشاد فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقَاکُمْ

تم میں سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

صاحب عطا فیض بخش مرشد وہی ہے کہ اگر مرید سے کبیرہ یا صغیرہ گناہ جان بوجھ کر یا بھول کر سرزد ہو جائے تو مرشد عالم غیب سے معلوم کرے۔ پھر مرشد کو چاہئے کہ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں باطنی طور پر حاضر ہو۔ اور دو تین بار عرض کرکے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرید کے گناہ کو بخشوائے اور اللہ کے طالب کا دل جو پریشان اور شرمندہ ہو وہ اسی شفقت کی وجہ سے توبہ کرے۔ اور نصوحا کی توبہ (یعنی پھر گناہ نہ کرے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کہ جو شخص توبہ کرے اس کے ذمے (پچھلے) گناہ نہیں رہتے۔ یہ بھی فرمایا۔

marfat.com

مَنْ اَذْنَبَ ثُمَّ تَابَ يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً
جو شخص گناہ کرے پھر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اگرچہ یہ توبہ دن میں ستر مرتبہ ہو۔ بیت

باز باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ باز آ
ایں درگہ ما درگہ ناامیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ باز آ

لوٹ آ لوٹ آ جیسا بھی ہے لوٹ آ۔ خواہ تو کافر ہے۔ بتوں کا پجاری۔ مشرک ہے تو بھی لوٹ آ۔
یہ ہماری درگاہ (یعنی خدا کی) ناامیدی کی درگاہ نہیں ہے۔ اگر تو نے سو دفعہ توبہ توڑ دی ہے تو بھی لوٹ آ اور صدق دل سے توبہ کر لے تو تیری سب پچھلی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔

جن پر خدا کا قہر ہوا ہو؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔
تحقیق اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔
جان لے اے عزیز! کہ جس کسی پر خدا کا قہر ہو اور شیطان اس کا راستہ روکے اور نفس اس پر غالب ہو۔ تو پہلے اس میں دنیا کی اور عزت و مرتبہ کی خواہش پیدا ہوتی اور وہ نماز کو ترک کر دیتا ہے۔ زکوۃ دینے سے رک جاتا ہے اور رشوت اور سود کھانا اسے مزہ دیتا ہے۔

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تَارِکُ الصَّلٰوۃِ اِذَا رُفِعَ اللُّقْمَۃُ لِیَاْکُلَ یَقُوْلُ اللُّقْمَۃُ لَعَنَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ کَیْفَ تَاْکُلُ رِزْقَ اللّٰہِ وَاَنْتَ تَارِکُ الصَّلٰوۃِ۔

جب نماز کا تارک کھانے کے لئے لقمہ اٹھاتا ہے تو اسے لقمہ کہتا ہے، کہ اسے اللہ کے دشمن تجھ پر لعنت ہو۔ تو اللہ کا رزق کھاتا ہے اس حالت میں کہ تو نماز کا تارک ہے۔ نیز حضور ہی کا ارشاد ہے کہ

ثَلٰثَۃٌ فِی النَّارِ اَلْاَمِیْرُ الْجَابِرُ وَالْعَالِمُ الْکَاذِبُ الْمُتَکَبِّرُ وَالشَّیْخُ الزَّانِیْ

تین شخص دوزخی ہیں۔ (۱) ظالم امیر (۲) جھوٹا اور تکبر کرنے والا عالم (۳) اور بوڑھا زنا کرنے والا۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْعَالِمُ اِذَا سَکَتَ فَھُوَ بَحْرٌ عَمِیْقٌ وَاِذَا نَطَقَ فَھُوَ بَحْرٌ مُوَّاجٌ۔

عالم جب چپ رہے تو وہ بڑا گہرا سمندر ہے اور جب گفتگو کرے تو موجیں مارنے والا سمندر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی ارشاد ہے کہ

اَلْجَاہِلُ اِذَا سَکَتَ فَھُوَ جِدَارٌ وَاِذَا نَطَقَ فَھُوَ حِمَارٌ۔

خاموش جاہل دیوار کی طرح ہے اور جب وہ بولتا ہے تو گدھے کی مانند ہے (یعنی اس کی گفتگو بے معنی ہوتی ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ

سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ اُمَرَآءُھُمْ عَلَی الْجَوْرِ وَعُلَمَآءُھُمْ عَلَی الطَّمْعِ وَعَابِدُھُمْ عَلَی الرِّیَآءِ وَتُجَّارُھُمْ عَلٰی اَکْلِ الرِّبٰوا وَنِسَآءُھُمْ عَلَی الزِّنَاءِ

میری امت پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جب اس کے امیر

marfat.com

لوگ ظلم کرنے والے ہوں گے۔ عالم لوگ طامع ہونگے۔ عابد ریا کار۔ تاجر سود خوار اور عورتیں زانیہ ہوں گی۔

جان لو عامل عالم اور کامل فقیر کیا کہتا ہے۔ بیت

ہزار نالہ بنالم ہزار گریہ زار
ازاں زماں کہ بیایند یاد بدکردار

میں اس زمانے کی حالت پر ہزار بار گریہ و نالاں ہوں جب مجھے اس زمانے کے برے فعلوں والے لوگ یاد آتے ہیں۔

فقیر (سلطان باھو) کہتا ہے کہ جو کوئی خدا کو بھلا دیتا ہے اور اپنے گناہوں کو یاد نہیں کرتا اس سے اور زیادہ برا اور کوئی گناہ نہیں۔ بیت

ہر کہ در سایہ عنایت اوست
گنہش طاعت است و دشمن دوست

جو اللہ کی مہربانی کے سایہ میں ہے اس کا گناہ بندگی ہے۔ اور اس کا دشمن دوست ہے۔ بیت

ہر گنا ہے رابسوزد آہ من'
عارفاں را بس عبادت ایں سخن

میری آہ گناہ کو جلا دیتی ہے۔ یہ چیز عارفوں کے لئے کافی عبادت ہے۔ بیت

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بناورم

میں بلبل نہیں ہوں کہ نعرے مار کر درد سر پیدا کروں۔ میں تو

marfat.com

پروانے کی طرح جلتا ہوں اور دم نہیں مارتا یعنی سانس نہیں لیتا۔ (انہی معنوں میں دوسرا شعر ہے)

اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیا موز
کاں ساختہ راجاں شد آواز نیامد

محبان خدا کے طفیل بروز جزاء

جب قیامت کا دن ہو گا تمام ارواح قبروں سے اٹھیں گے۔ اور میدان عرفات میں کھڑے ہونگے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ قاضی ہو گا۔ اور اٹھارہ ہزار جہان تماشا دیکھنے والے ہونگے۔ ہر ایک اپنے پسینے میں غرق عاجز اور مارا ہوا ہو گا۔ اور نفسی نفسی پکارے گا۔ (یعنی اے اللہ میری جان بچالے) اس وقت خدا کے محبوں کے وجود سے خدائے واحدہ لا شریک کی محبت کا شجرہ (الا اللہ) پیدا ہوگا۔ اور پوری جمعیت اور مستی سے اللہ اللہ اللہ اور ربی ربی ربی (اے ہمارے پروردگار) کہتے ہونگے۔ اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اے فرشتو' ان محبوں کے خیمے کو دوزخ پر لے آؤ۔

فرشتے ایسا ہی کریں گے۔ جن اہل محبت عارفوں کو اس جہنم میں داخل کریں گے تو وہ محبت کی آگ سے دوزخ کی آگ کی طرف دیکھیں گے تو دوزخ کی آگ بجھ کر ٹھنڈی خاک ہو جائے گی۔ اور مٹ جائے گی۔ اور دوزخی لوگ آرام پائیں گے۔

فقراء کی خدمت کا اجر!

جس نے فقیروں کو روٹی کا ٹکڑا یا پانی کا گھونٹ یا کپڑے کا ٹکڑا دیا

marfat.com

ہو گا۔ وہ اس کا دامن پکڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ آخر پل صراط دوزخ سے سلامتی سے گزر جائیں گے۔ فقیروں کے مرتبے' قدر اور قوت قیامت کے دن معلوم ہو گی کہ دنیا کی زندگی ایک رات کی مثال ہے۔ کسی کی غفلت کی نیند میں گزر جاتی ہے اور کسی کی ہوشیاری و عبادت میں اور کسی کی مولیٰ کے ذکر معرفت اور شوق میں بسر ہوتی ہے۔ اے درویش حساب کا دن در پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہَوَ مَشِدِ شَانْ بِغَنِیْبِ۔ بیت

رو مگر داں از فقیر اے سر ہوا
باخدا آتا بفقر مصطفیٰؐ
صفحہ دل را مطالعہ خوش بہ بیں
واصلان خق شوی عرفان دین

اے وہ شخص جس کے سر میں حرص و ہوا بھری ہے۔ فقریوں سے رو گردانی نہ کر۔ اللہ کا بندہ بن کر مصطفائیؐ فقر حاصل کر لے۔ اپنے دل کا اچھی طرح مطالعہ کرے' تاکہ تو حق کے واصلوں اور دین کے عارفوں میں سے ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ۔

اللہ جس کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا اسلام کے قبول کے لئے دل کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جسے گمراہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس

marfat.com

کا سینہ تنگ کر دیتا ہے۔ (اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے) اللہ تعالیٰ ہی نے فرمایا۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

پس جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھولا وہ رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہے۔ پس خواری ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں۔ یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لِکُلِّ اَحَدٍ حِرْفَۃٌ وَّلِیْ حِرْفَتَانِ اَلْفَقْرُ وَالْجِھَادُ۔

ہر ایک کے لئے ایک کسب ہے اور میرے لئے دو کسب ہیں ایک فقر اور دوسرا جہاد۔

بخیل کا کھانا پینا

مصنف (سلطان باہو) کا قول۔ اے عزیز عالموں اور فقراء کا ادب پیش نظر رکھ تاکہ تجھ سے پروردگار راضی ہو۔ حدیث قدسی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

اَلْمَسْجِدُ بَیْتِیْ وَالْعُلَمَاءُ وَالْفُقَرَاءُ بِمَنْزِلَتِہِ الْعِیَالِیْ فَکَیْفَ یَخْرُجُ عِیَالِیْ مِنْ بَیْتِیْ۔

کہ مسجد میرا گھر ہے اور عالم اور فقیر میرے کنبے کی طرح ہیں لہٰذا کس طرح کوئی شخص میرے کنبے کو میرے گھر سے نکالے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَّاٰءَ الْفَقِیْرَ فِی الْمَسْجِدِ وَیَمْشِیْ فِی الْبَیْتِ وَیَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَشْرَبُ

marfat.com

الْمَآءَ قَبْلَ الْخِدْمَتِ الْفَقِيْرِ فَكَاَنَّمَا يَاْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَيَشْرَبُ دَمَ الْحَيْضِ۔

جو شخص دیکھے فقیر کو مسجد میں اور جائے گھر میں اور کھائے کھانا اور پیئے پانی فقیر کی خدمت کرنے سے پہلے تو وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے سور کا گوشت اور پیا ہے حیض کا خون۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔

اَلْمَالُ مَالِیْ وَالْاَغْنِیَآءُ وُکَلَآئِیْ وَالْعُلَمَآءُ وَالْفُقَرَآءُ بِمَنْزِلَتِہِ الْعِیَالِیْ مَنْ اَنْفَقَ مَالِیْ عَلٰی عِیَالِیْ فَلَہُ الْجَنَّتُہُ الْبُقْعَتُہُ وَمَنْ لَمْ اَنْفَقَ مَالِیْ عَلٰی عِیَالِیْ فَلَہُ النَّارُ۔

مال میرا ہے اور دولت مند لوگ میرے وکیل ہیں۔ اور علماء اور فقراء میرے عیال کی طرح ہیں۔ جس نے میرا مال میرے عیال پر خرچ کیا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ اور جس نے میرا مال میرے عیال پر خرچ نہ کیا پس اس کے لئے آگ ہے۔

مصنف کا قول۔ جان لے اے عزیز! اللہ کے طالب کا وجود دودھ کی مثال ہے۔ اور دودھ سے چھاچھ' دودھ ہی سے مکھن' دودھ ہی سے گھی نکلتا ہے۔ لہٰذا مرشد کامل کو (کم از کم) عورتوں سے کم نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ عورت چھاچھ بلو کر ہر چیز الگ الگ کرتی ہے۔ اور مرشد بھی اللہ کے طالب کو اسی وجود میں نفس کے مقام کو جدا کرتا ہے۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا وہ دل کے مقام کو الگ کرتا ہے۔ جس نے اپنے دل کو پہچانا وہ روح کے مقام کو الگ کرتا ہے۔

جس نے اپنی روح کو پہچانا وہ بھید کے مقام کو جدا کرتا ہے۔ جس نے پہچانا اپنے بھید کو وہ مقام عرفان کی تحقیق کرکے اللہ کے طالب کو

marfat.com

اس کے بعد اس مقام سے نکالتا ہے اور ذات میں غرق کر دیتا ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ اکثر مرشدوں کو مریدوں کی بڑی تلاش ہوتی ہے۔ اور عام و خاص لوگوں کو اللہ کے ذکر کی اجازت عطا کرتے ہیں۔ اور ہر طالب بے خود ہو کر دیوانہ ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ ابھی مقام ذکر میں طالبوں کی طلب پختہ اور خام ہوتی ہے۔ جب وہ مذکورہ مقام حضور میں ایک ساتھ حق مطلوب کو پہنچتا ہے۔ اگرچہ وہ طالبوں سے بیزار اور لاتعداد طالب اس سے بے اعتبار ہو جاتے ہیں مگر جو کہ اللہ کا طالب ہو جو واصل کی طرح اور زندہ ہے اور مرشد واصل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار اور فنافی اللہ ہوتا ہے۔ اگرچہ طالب اس سے بھاگے۔ مگر وہ مرتبہ کمال کے ساتھ مفارقت میں بے اخلاص' بے اعتبار اور بے اعتبار طالبوں کے درمیان ہوتا ہے۔ حکمت یہ ہے کہ دست بیعت ہونے اور شروع میں اللہ کے ذکر کی تلقین کے وقت جو کچھ طالب کے دل میں وہم یا دلیل گزارے یا دلیل پیش کرے مگر آخر وہی ہو گا جو اس کے نصیب ہو۔

اعمال بالنیات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اَیْ مَنْ کَانَ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ کَانَ ھِجْرَتُہٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃً یَتَزَوَّجُھَا اَیْ لَکَ حُظُوْظُھَا فِی الدُّنْیَا وَلَا تُصِیْبُھَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔

کہ اعمال نیتوں پر منحصر ہیں جو اللہ اور رسول کے لئے ہجرت

marfat.com

کرے اس کا اجر خدا پر لازم ہو گیا۔ اور جو دنیا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کرے وہ اسے مل جاتی ہے یا عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اسے لے لے دنیا میں مگر آخرت میں وہ تجھے نہ ملے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

جو حصول دنیا کا ارادہ کرے تو اس کے لئے دنیا ہے۔ اور جو آخرت کا ارادہ کرے تو اس کے لئے آخرت ہے اور جو مولیٰ کا ارادہ کرے تو اس کے لئے سب کچھ ہے۔ بیت

دنیا کہ دو روزہ کاخ کوخ است
در راہ محمدیؐ کلوخ است

دنیا کیا ہے دو دن کا محل (عیش آرام) مگر وہ راہ محمدیؐ میں استنجا کا ڈھیلہ ہے جس نے عشق کا آب حیات پی لیا ہو۔ وہ اس مادی محل کو استنجے کا ڈھیلہ سمجھتا ہے۔ چند دنوں یا مہینوں یا سالوں کے طالب و مطلوب کی علامات معلوم ہو جائیں گی۔ کس سے؟ معارف کو پہچاننے والے کامل مرشد سے۔ خواہ طالب مولیٰ ایک ہو یا ہزار ہوں یا لاکھ۔

marfat.com

نقشہ کی نقل

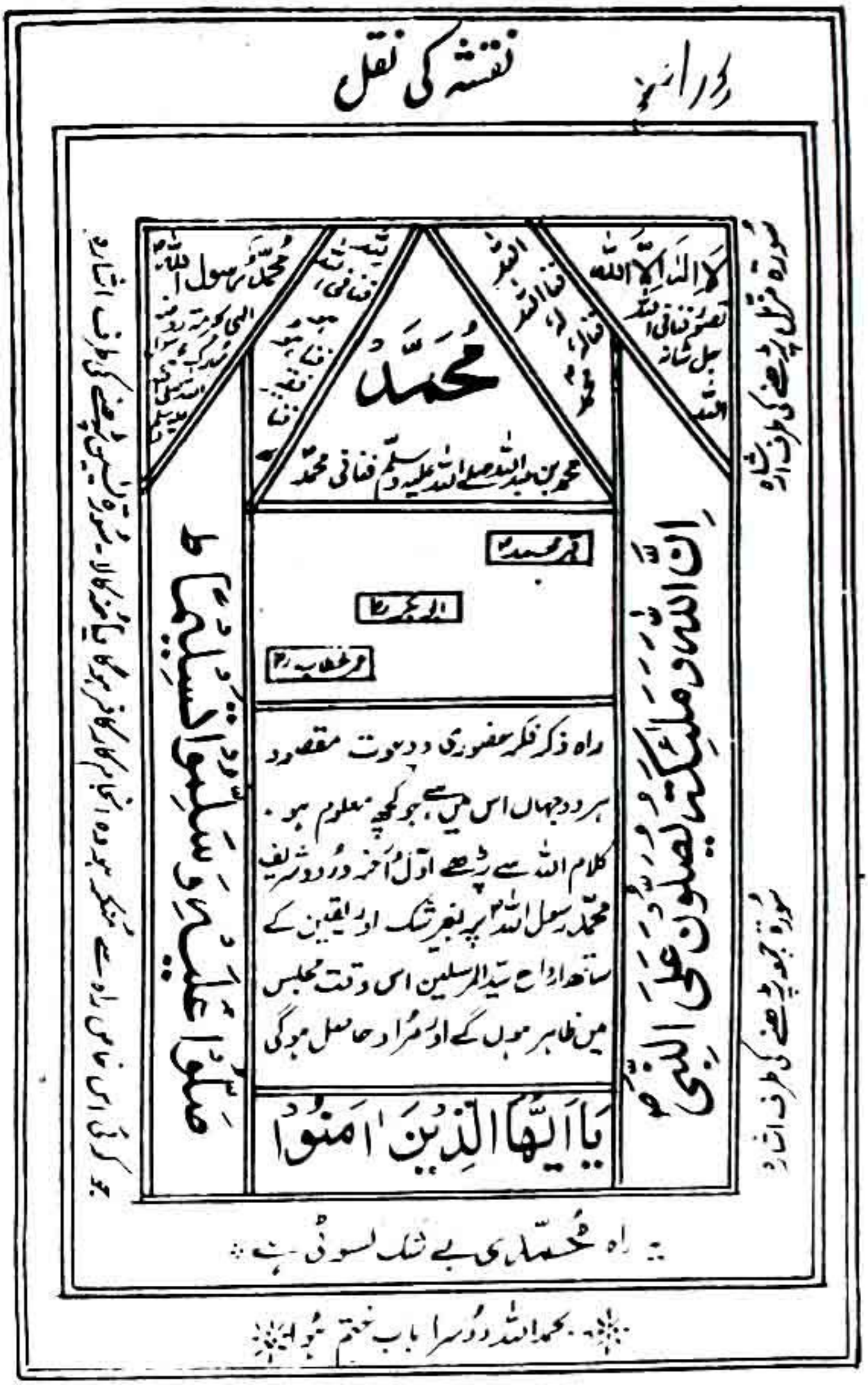

راہ محمدی بے شک یہ سونی ہے

محمد اللہ دوسرا باب ختم ہوا

marfat.com

باب سوم

دعوت قرآن اور حضوری اور دعوت اہل قبور کا ذکر
موکلوں اور پاک روحوں کی تسخیر اور دعوت
نزدیکی لقاء اللہ کے ذکر میں

اس دعوت کو ننگی تلوار اور صاحب دعوت کو کافروں کا قاتل کہتے ہیں۔ اسے پڑھنے والا بڑی لازوال قوت کا مالک ہے۔ جو رجعت نہیں کرتی عروج اس کی نگاہ میں ہوتا ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ نیک و بد وقت دریافت کرے اور ستاروں اور برجوں کو گنے۔ وہ سواری کا بادشاہ ہے۔ غوث قطب زیر بار سواریاں ہیں۔

استمداد از اہل قبور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

جب تم کاموں میں حیران و پریشان ہو جاؤ تو قبر والوں سے مدد مانگو۔ بیت

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوا رے باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

دنیا کے خاکساروں کو حیرت سے نہ دیکھ تجھے کیا معلوم ہو کہ اس

marfat.com

کے گرد میں کوئی سوار چھپا ہوا ہے۔ یہ خیال نہ کر کہ ہر جنگل خالی ہے۔ شاید اس میں شیر سویا ہوا ہو۔

صاحب دعوت کی نشانیاں ایسی چاہئیں جیسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ "اٹھ اللہ کے حکم سے" کہہ کر مردہ قبر سے زندہ کرنے کی طاقت تھی۔

صاحب دعوت روحانی کلام کرنے والا ہو یا الہام سے یا پوری طرح وہم اور دلیل سے۔ صاحب قبر سے ٹھیک جواب حاصل کرے۔ ریاضت کے چالیس چلوں سے ایک رات اولیاء اللہ کی قبر کے پاس با اجازت رہنا بہتر ہے۔

ابیات

اولیاء راخلوت است زیر زمین
لا تخف باشند باحق ہم نشین
ہر کہ بر قبرش رود اہل الخبر
مشکل آساں می شود جن و بشر

اولیاء اللہ زمین کے نیچے گوشہ نشین ہیں۔ ان کو لا تخف (نہ خوف کھاؤ) کی خوشخبری ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ ہم صحبت ہیں۔ جو اہل خبر ان کے مزار پر جائے تو وہاں جن و بشر کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

اولیاء اللہ زندہ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

marfat.com

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارِ الْفَنَآءِ اِلٰی دَارِ الْبَقَآءِ

تحقیق اولیاء اللہ نہیں مرتے بلکہ دار فانی سے دار باقی کی طرف انتقال کرتے ہیں۔ نیز فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔

ابیات

روح بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاجے نیست روضہ جان پاک
مردہ تن دل زندہ زیر خاک بیں
اولیا واں لایموتوا حی دیں
گم قبر گمنام بے نام و نشاں
جثہ را باخود برد برلامکاں
برقبر مردہ کنی نقش و نگار
نیست سودے مردہ رازیباچہ باک
باہوابہ زیں نباشد در جہاں
خود پرستی را مبیں جز عین آں

روح تو بالائے عرش چلی گئی اور جسم مٹی کے نیچے رہا۔ جان پاک بنانے کے لئے روضہ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ زمین کے نیچے دیکھ کہ جسم مردہ ہے اور دل زندہ۔ جان لے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں وہ زندہ دین ہیں۔ وہ قبر میں گم ہیں۔ گم اور بے نام و نشان ہیں۔ اپنے جسم کو لامکان پر لے گئے ہیں۔ تو مردہ کی قبر پر نقش و نگار کر رہا ہے۔ اس

marfat.com

میں کوئی فائدہ نہیں۔ مردہ کو ایسی سجاوٹ سے کیا کام۔ اے باھو دنیا میں خود پرستی نہ کرنے سے بہتر کوئی کام نہیں۔ حق پرستی ہی مقصد کی بات ہے۔

مدعا یہ کہ دعوت پاکیزگی اور قبولیت سے تعلق رکھتی ہے اور آدمی کا وجود وردو وظائف اور نفلی نمازوں اور اس طرح تسبیح پڑھنے سے پاک نہیں ہوتا بلکہ ذات اسم اللہ اور تصور فنافی اللہ سے پاک ہوتا ہے۔ بیت

دعوت دیراست ورد نماز
دم رواں باید بمثل تیغ تاز

ورد و نماز سے دعوت میں دیر ہوتی ہے۔ اس کے لئے تیز تلوار کی طرح دم جاری درکار ہے۔

دعوت تیر کی طرح ہے اور اس میں دل کی خبر نہیں ہوتی۔ وظیفہ کرنے والے کے لئے دعوت کی مدت چالیس دن اور زیادہ مدت سال تک ہے۔ اور صاحب دم کے لئے ایک رات دن کافی ہے۔ بلکہ صاحب وصال کو آنکھ جھپکنے میں مدعا حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اکثر انسانوں کو دنیا کی طرف رجوع کرنے اور مخلوق پر امید رکھنے سے دعوت سے رجعت (واپسی) ہو جاتی ہے۔

اور دعوت کا کمال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے شروع کرے اور بے خود ہو جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوریت میں غرق ہو جائے تو پھر شرف یاب ہوگا۔

marfat.com

اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہی مراد دینی اور دنیوی مفصل عرض کرے۔ تو اسے جواب باصواب ملے گا۔ ابھی ورد تک نہ پہنچا ہو گا کہ اس کے سب کام انجام پذیر ہونگے۔ یہ وظیفے اس صاحب وصال کے ہیں۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریبی قرب حاصل ہے۔ اس دعوت میں بھی دیر ہے۔ دعوت کا مقصد جلد پورا ہو جاتا ہے۔

فقراء کی نظر کا اثر

فقراء کا ایک بار دلی توجہ کرنا لاکھوں دعوتوں سے بہتر ہے۔ اللہ کے کرم سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی پر اعتبار کرنا چاہئے۔ اسی پر فقیر درویشوں اور ابدی سعادت مندوں کی پوری توجہ ہے۔ اور دعوت اس طرح ہے۔ اور لمبی لمبی دعوت نہیں پڑھنی چاہئے۔ لفظوں کے مالک اور اہل راز کو کلام کی درازی اور قیل و قال اور چون و چرا کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح عمل کی زکوۃ' حیوانات (گوشت) کا ترک' دل پر قفل' دور مدور کی محنتیں صفات اور مقامات کے مالک کے لئے قرب حق سے دور رکھنے والی ہیں۔ اور ان کو وہی بجا لاتے ہیں جو محنت سے خوش ہوں نہ بہ نظر اللہ منظور۔ بیت

شاہسوارم شاہسوارم شاہسوارم
غوث و قطب مرکب است در زیر بار

میں بڑا شاہسوار ہوں بڑا شاہسوار پڑا شاہسوار۔ غوث اور قطب

marfat.com

بوجھ کے نیچے سوار ہیں۔

جب قرآنی سمندر کی دعوت قبر کے پاس بیٹھ کر شروع کی جائے تو اس وقت ہر نبی' صوفی' ولی' اور اسلام کے خاک پاء سب حاضر ہوتے ہیں۔ اور جن' فرشتے' موکل' اٹھارہ ہزار عالم اور کل مخلوقات جو آسمان اور زمین میں ہے۔ بھی حاضر ہوتی ہے۔ اس دعوت کے پڑھنے سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں۔ اس دعوت کا پڑھنے والا یا تو موج خیز دریا کی وحدت میں غوطے مار کر خزانہ حاصل کر لیتا ہے۔ یا موجوں کی لپیٹ میں آکر ہلاک ہو جاتا ہے۔

marfat.com

باب چہارم

اللہ تعالیٰ کے اسم ذات اور تجلیوں کے ذکر اور صاحب ارشاد مرشد کے کمالات کے بیان میں

اسم اللہ کی برکت

قطعہ

وقت راضائع مکن اے جان من
اسم اللہ رابگو باہر سخن'
ہر کہ غفلت می کند زاسم الٰہ
ہیچ زیں ہرگز نباشد سر گناہ
عارفاں را اسم اللہ شد نصیب
نفس و شیطان در نگنجد باحبیب
باھوا باسم اللہ دل بگوش
ایں مراتب راچہ داند خود فروش

اے میری جان وقت کو ضائع نہ کر۔ ہر بات میں اللہ کا نام لے۔ جو شخص اللہ کا نام لینے میں سستی کرتا ہے وہ جان لے کہ اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔ عارفوں کی قسمت میں اللہ کا نام نفس اور شیطان کی دوست کے پاس گنجائش نہیں۔ اے باھو اللہ کے نام سے دل لگا۔ ان مرتبوں کو وہ شخص کیا جانے جو اپنے آپ کو بیچنے والا ہو۔ بیت

خوش آں درد یکہ از چشم بدا ندیشاں نہاں باشد
خوش آں چاکے کہ چوں خرما بحبیب استخواں باشد

marfat.com

دوست کا وہ درد کیا ہی اچھا ہے جو دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ ہو۔ وہ چاک کیا ہی اچھا ہے کہ کھجور کی طرح گٹھلی کے گریبان میں ہو بجھے ہوئے انگارے کی طرح شعلہ میرا پردہ پھاڑنے والا ہوا۔ میں اپنی راکھ کے خیمے میں کیا ہی خوش بیٹھا ہوں۔

اے مخاطب جان لے کہ اگر کوئی تجھے سلیمان کی بادشاہی دے دے تو اسے نہ لے' کیونکہ اس سے اچھا ہے کہ تو صدق دل اور شوق سے زبان سے اقرار کرتا ہوا ایک مرتبہ ہی یااللہ کہہ دے یہ اقرار باللہ دائمی بادشاہی ہے اور ملک سلیمان کی بادشاہی فانی۔ یہ جان لینا چاہئے کہ اسم اللہ کی امانت' زمین' آسمانوں اور پہاڑوں کی طرف بھیجی گئی۔ مگر وہ اس کے بوجھ' عظمت اور بزرگی کے متحمل نہ ہو سکے۔ سب نے معذرت کا اظہار کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَتَہٗ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا۔

ہم نے امانت آسمانوں زمین اور پہاڑوں کو پیش کی مگر انہوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور عذر کیا مگر اس کو انسان نے اٹھا لیا اور وہ (اسکے اٹھانے میں) ظالم اور جاہل تھا۔ طالب مولیٰ وہ ہے جو مولیٰ سے ایک دم بھی جدا نہ ہو۔ بیت

دلے کز یاد مولیٰ نیست خرم
مبادا ہر گز او خالی از غم
دلادر سر گریباں کن کہ نفس تو چہا کرد است
رہبر حرفت دنیا تمامی دیں رہا کرد است

marfat.com

وہ دل جو یاد مولیٰ سے خوش نہ ہو۔ خدا کرے کہ وہ ہمیشہ مغموم ہی رہے۔ اے دل تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ تیرے نفس نے کیا کیا ہے (یہی کیا ہے) کہ دنیا کمانے کے لئے دین کو سراسر ہاتھ سے دے دیا تھا۔

مردہ دل کی کیفیت

افسوس افسوس کہ اگر دل دنیائے فانی کی حرص اور محبت اور بیہودہ شغلوں میں مردہ اور خراب ہو گیا ہو تو وعظ و نصیحت سننے اور سارا قرآن اور حدیثوں کے پڑھنے اور بزرگوں کی باتیں سننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ دنیا کی بہت زیادہ محبت اور حرص اور بری خصلتوں کی وجہ سے دل مرچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

انک لا تسمع الموتی۔

کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ یعنی اے محمد تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے۔ آدمی کا بڑا درجہ ہے۔ اس کے مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جو کچھ پیدا ہوا اور پیدا ہو گا وہ آدمی کے لئے پیدا ہوا اور پیدا ہو گا۔ اور آدمی حق تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَجَلَّ ذِکْرُہٗ وَتَقَدَّسَ ذَاتُہٗ وَتَعَالٰی اِسْمُہٗ ہے جس کا نام عزت والا اور عام بخشش ہے اور ذکر بلند ہے اور ذات پاک ہے اور نام بڑا ہے' کی شناخت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

پس جو شخص حق کی طلب اور شناخت نہیں کرتا وہ حیوان ہے بلکہ پتھر ہے اور حیوانات کی طرح ہے۔ ان آدمیوں کی اوقات پر لعنت

marfat.com

جو کتے گائے اور بھیڑ بکریوں کی مثال ہوں۔ تعجب ہے کہ وہ اپنی بیوقوفی سے قیامت کے دن اللہ کے دیدار کی امید رکھتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو اس جگہ اندھا ہے وہاں بھی اندھا ہو گا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔

منقول ہے کہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو لکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی وہ ہے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکا پیروکار ہے اور پیروی کے معنی یہ ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلے اور ان تک پہنچے (یہ کسی بزرگ کا مقولہ ہے کہا) سِيْرُوْا سَبْقَ الْمُفْرِدُوْنَ۔ اہل تفرید کے آگے چلو۔

حقیقی پیروی

جب وہ اپنے آپ کو اس جگہ نہیں پہنچاتا تو اس پیروی کے کیا معنی؟ کیونکہ پیروی زبانی کہنے سے نہیں ہوتی' بلکہ قدم بقدم چلنے سے۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ سب خلقت پیروی کا نام لیتی ہے مگر عملاً پیروی نہیں کرتی۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ پیروی صرف کہنے کے لئے ہے اس راہ پر چلنے کے لئے نہیں۔ کیسی ناسمجھی ہے ناسمجھوں کی کہ اپنی غفلت اور کمزوری کی وجہ سے خود تو پیچھے رہتے ہیں۔ اور جو صحیح طور پر پیروی کرتے ہیں ان سے جلتے ہیں اور حقیقت کو نہیں

marfat.com

دیکھتے۔

ابیات

در ہمیں قول و فعل بداں
قول را بگزار فعل را دریاب
پیروی آں بود کہ رخت رسول
درپئے مصطفیٰ نکو بشتاب

اس قول اور فعل پر دھیان کر۔ باتیں کرنا چھوڑ اور عمل کر۔ پیروی حقیقی معنوں میں یہ ہے کہ اس راہ پر چلا جائے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلد اچھی پیروی کر۔

مصنف (سلطان باہو) کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اللہ کی محبت فرض ہے۔ دنیا کا ترک کرنا سنت ہے۔ ظاہری پیروی کیا ہے؟ شریعت کا پابند ہونا اور باطنی پیروی اللہ کی توحید میں غرق ہونا جو اس طرح پیروی نہیں کرتا وہ گمراہ ہے۔ لہٰذا ہدایت کرنے والے مرشد کو چاہئے کہ مرید کو اسم اللہ کی لذت اور مزہ اور مٹھاس اور شوق اور حقیقی معرفت کا ذوق ایسا دلائے کہ وہ مشاہدہ ہی سے وہ گناہ سے پچھتا کر خلوص دل کے ساتھ توبہ کر لے۔ اور اس کا دل پھر گناہ کی طرف راغب نہ ہو۔ اور جس مرشد کو ایسی باطنی قوت نہ ہو وہ مرشد بننے کے لائق نہیں۔ بلکہ فساد کی جڑ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ

marfat.com

جو شخص گناہ سے توبہ کرلے وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

مرشد کامل اور مرید

ابیات

طالبان ایں زمانہ زر طلب
طالب کمیاب نباشد طلب رب
مرشد آں باشد کہ در راہ خدا
طالباں را باز دارد از ہوا
مرشد اگر مرد است طالب باادب
ہر بحال می رسد طالب رب

اس زمانے کے مرید زر طلب کرنے والے ہیں۔ خدا کے طالب کم ہی پائے جائیں گے۔ مرشد وہ ہے جو اللہ کی راہ میں مریدوں کو حرص و ہوا سے بچائے۔ مرشد اگر مرد خدا ہو تو مرید بادب ہونگے۔ ہر حالت میں طالب کو رب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ صدق کا سر نجابت ہے اور جھوٹ میں تباہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ۔

سچ نجات دلاتا ہے۔ اور در جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

مرشد کامل کی تعلیم سے طالب یکتا ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی دوئی میں پڑے وہ سراپا جھوٹ ہے۔ خواہ اس کے طالب ہزار ہا اور بے شمار

marfat.com

ہوں۔ ابیات

گر مرشد مرد است طالب باادب
ہر بحال می رسد طالب برب
دنیا شب و اہل دنیا شبکور
فراموش از قبر و گور!

اگر مرشد مرد خدا ہے تو طالب باادب ہوں گے۔ ہر حالت میں طالب کو رب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ دنیا کی رات کی مثال ہے اور دنیادار رات کے اندھیرے میں۔ جنہوں یاد نہیں کہ ان کا ٹھکانہ قبر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(کہا پیغمبرؑ نے) اے اللہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔

ظاہری اور باطنی آنکھ

جس کسی نے کرامت و برکت، علم و ادب، سعادت و دولت، منصب و مرتبے اور ولایت و ہدایت پائی فقر سے، وہ آنکھ جو سر میں ہے (یعنی دیدہ ظاہر بین) وہ حرص و ہوا کا سرا ہے۔ اور دل کی آنکھ (روشن ضمیری) وہ صحیح النظر آنکھ ہے وہی خدا کا مشاہدہ کرنے والی ہے۔ بیت

نگہ بشاہد معنے بچشم دل کر دم
حجاب عینک چشم است مرد بینارا

میں نے دل کی آنکھ سے معنوی معشوق کو دیکھا۔ حقیقت بین

marfat.com

انسان کے لئے آنکھ کی عینک ایک پردہ ہے۔ (یعنی وہ شخص جو دل کا اندھا ہے اگر عینک لگا کر اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بھی دیکھے تو وہ حقیقت کو نہیں پا سکتا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

تم جس طرف بھی نظر کرو وہیں اللہ موجود ہے۔

ولی اللہ کی تعریف

جان لے کہ روئے زمین پر ملک ملک میں صاحب مقامات ولی یعنی ولی اللہ صاحب شرم و حیا اور طالب نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

اللہ دوست ہے ان کا جو ایمان دار ہیں وہ (اللہ) ان کو اندھیرے سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ

ان الحبیب لا یخاف من الحبیب۔

دوست' دوست سے خائف نہیں ہوتا۔ ابیات

بے سر بینم خدا مثلش کجا
زاں مقام خود نہ وصلش کجا
نور با نور است وحدت عین نور
واصلاں رادین بود باحق حضور

marfat.com

تانگر دد فانی از خود فنا
کے رسد بالسمیع اللہ سر ہوا
خلق رامرگ است عارف را وصال
موت معراج است واصل را جمال

میں سر (کی آنکھ) کے بغیر (یعنی چشم سے) خدا کو دیکھتا ہوں۔ اس کا کوئی مثل نہیں۔ وہ ایک مقام پر نہیں ہے (یعنی لامکان ہے) اس کا وصل کہاں (حاصل ہو) نور نور سے (مقام) وحدت میں عین نور ہے۔ اللہ کے واصلوں کے لئے یہی حق کی حضوری ہے۔ جب تک انسان فانی از خود فنا نہ ہو اور ہوائے نفس کو نہ چھوڑے وہ اللہ کی سماعت نہیں پاسکتا۔ خلقت جسے موت سمجھتی ہے وہ عارف کے لئے وصال ہے۔ موت معراج ہے۔ اور واصل کے لئے جمال (حسن) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یَجْرِبُ الْفُقَرَاءَ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبُ بِالنَّارِ۔

تحقیق اللہ تعالیٰ فقیروں کو (مصیبت سے) آزماتا ہے۔ جیسا کہ سونا آگ سے پرکھا جاتا ہے۔ حضرت بی بی رابعہ بصری کا قول ہے۔

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوٰہُ مَنْ لَمْ یَنْسَ النَّفْسَ فِیْ مُشَاہَدَۃِ مَوْلَاہُ۔

وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے جو مولیٰ کے مشاہدہ میں اپنے نفس کو نہ بھول جائے۔

ابیات

کعبہ رادر دل بہ بینم جاں کنم بروئے فدا

marfat.com

در مدینہ دائما ہم صحبتم بامصطفیؐ
خلق مارا خویش داند من بباطن بارسول
عارفاں را راہ این است بشنو اے اہل الوصول

میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا ہوں اور اس پر جان قربان کرتا ہوں۔ اور مدینہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت میں ہوں۔ خلقت مجھے اپنے پاس دیکھتی ہے اور میں باطن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں۔ اے واصل سن لے کہ عارفوں کا یہی راستہ ہے۔

لذت وجود انسانی

جان لے کہ انسان کے وجود میں پانچ لذتیں ہیں۔ اول کھانے کی لذت' دوسری عورت سے جماع کرنے کی لذت' تیسری حکومت کی لذت اور چوتھی علم کی لذت۔ یہ چاروں لذتیں برابر ہیں اور پانچویں لذت اللہ تعالیٰ۔

جب باری تعالیٰ کی لذت سے آدمی چاشنی گیر ہو تو یہ چاروں لذتیں اس سے اس طرح چلی جاتی ہیں جس طرح بیمار سے کھانے کا مزا۔ اور انسان کا سارا وجود دس چور شیطانوں میں جکڑا ہوا ہے۔ وہ دس چور شیطان یہ ہیں۔ دو آنکھیں' دو کان' دو پاؤں' ایک منہ اور سب سے بڑا شیطان پیٹ ہے۔ اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے شیطان بھوکے رہتے ہیں۔ اگر پیٹ خالی ہو تو دوسرے نو شیطان بھوک کی وجہ سے گناہ سے رکے رہتے ہیں۔

marfat.com

ابیات سلطان باھو

ہر کہ باھو دم زند جاں چاک چاک
از اسم باہو متصل باہو چہ باک
باہوا ب بسم الف از اسم رو
ہر کہ باشد غیر ہو از دل بشو!
ہو ہویدای شود روشن ضمیر
واد وحدت می کشد فی اللہ فقیر
باہو یاہو گشت تو در جسم و جاں
باھوا یا ہو بہر مشکل بخواں
اسم اعظم باہو از ہو بجو
ہو حقیقت سر سرش باکس مگو
ہو کلید جنت است از لامکان
ذاکر ہو کم بود از جہاں
ہر کہ باترتیب ذکر ہو کشد
عارفاں باللہ آں بیشک بود
باہوا ہو آتشے سوز و بتن
نفس کافر را بسوز اے جان من
باہوا ہو ذکر باشد لازوال
وز ذکر ہو حاصل شود قرب و وصال
ہر کہ از ہو بے خبر او گاؤخر
از ہو ہویدای شود زیر و زبر

marfat.com

ہو ہدایت می شود از ہر مقام
ہو حیات جن و انس و خاص و عام
آں صفت صانع کہ باہو شد صفات
ہر کہ باہو محرم است آں شد نجات
ہو بداں دو چشمہ چشم کشا
وزواد وحدت برو راؤ کبریا
ہو حیاتے می دہد از مردہ دل
ہر کہ از ہو بے خبر آں روخجل
از ذاکر ہو طالب دوسہ گواہ
ترک دنیا حرص حسد عز و جاہ
باہوا ہو یا توئی یا توبہ ہو
از ذکر ہو فریاد در دل ہر بمو
مرد آں باشد ز ہو پردہ کشا
برتر از عرش ببرد کبریا
ہر کہ باکبر است لعنت باداو
از ریا و کبر زاں بیزار شو
باہوا بہر از خدا رہبر نما
ہر ہوا را زیر پا رو بر ہواء
تو نمی دانی حقیقت راہ دیں
لعنت است بر نغمہ مطرب لعین
ہر کہ اوشد چوں محمدؐ بانظر

marfat.com

بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر
وز ہو بدریائے است زاں در عظیم
در نور احمدیؐ وحدت قدیم
از قبر باھو ہو بر آید حق بنام
واصلاں را ختم فقر از ہو تمام

جو کوئی ھو کہہ کر سانس لے تو جان چاک چاک ہو جائے۔ باھو کا نام ہو کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس لئے اسے کیا خوف ہے۔ اے باہو تیرے نام ب بسم کے ساتھ اور الف اسم (اللہ کے ساتھ ہے) اس لئے جو کچھ باہو کے بغیر ہو' اسے دل سے دھو ڈال۔ ھو سے روشنی دلی ظاہر ہوتی ہے اور وحدت کی و فقیر کو اللہ کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ اے باہو یاھو تیرے جسم میں جان بن گیا ہے۔ اس لئے اے باھو ہر مشکل کے وقت یاھو پڑھ لیا کر۔ اے باھو ہو میں اسم اعظم کی تلاش کر۔ ہو حقیقت ہے اس کے بھید کی کسی کو خبر نہ کر۔ ھو لامکان کی طرف سے بہشت کے دروازے کی کنجی ہے۔ ہو کے ذاکر دنیا میں کم ہوتے ہیں۔ جو کوئی ترتیب سے ہو کا ذکر کرے وہ بے شک اللہ کا عارف ہو جائے۔ اے باہو ہو بدن میں آگ لگا دیتا ہے۔ اے میری جان (اس سے) کافر نفس کو جلا دے۔ اے باہو ہو ایسا ذکر ہے جسے زوال نہیں۔ ہو کے ذکر سے اللہ کے وصال کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی ہو سے بے خبر ہے وہ بیل اور گدھا ہے۔ ہو سے عرش و فرش کا پتہ چلتا ہے۔ ہو ہر جگہ ہدایت و رہنمائی کرتا ہے۔ ھو انسان و جن اور خاص و عام کا موجب حیات ہے۔ صانع کی صفت خلاقی ہو ھو سے

marfat.com

ظاہر ہے۔ جو ہو کا محرم ہو وہ نجات پا گیا۔

جان لے کہ ھو کا دو چشمہ آنکھ کو غفلت سے بیدار کرتا ہے اور اس کی واللہ کے وحدت کے دروازے تک لے آتی ہے۔

ھو مردہ دل کو زندگی بخشتا ہے۔ جو منہ ھو سے بے خبر ہے وہ نادم و شرمسار ہے۔

ھو کے ذاکر سے دو تین گواہ لے لو جنھوں نے اس کے ذکر سے دنیا کی حرص حسد اور طلب عز و جاہ ترک کر دی ہے۔

اے باھو تیرے ساتھ ہو ہے یا تو ہو کے ساتھ' ذکر ہو سے دل کی فریاد بال بال ظاہر ہے۔

مرد وہ ہے جو ہو سے پردہ کھولے۔ اور بزرگی کو عرش سے بلند لے جائے۔ جو متکبر ہے اس پر لعنت ہو۔ تو دکھاوے اور غرور سے بیزار ہو۔

اے باھو خدا کے لئے کسی رہنما کا پتہ دے۔ ہر حرص کو پاؤں کے نیچے کھل دے اور ہوا پر پرواز کر تو دین کے طریق کی حیثیت نہیں جانتا۔ لعین گویے کی سرتال پر لعنت۔

جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح صاحب نظر ہو وہ سونے چاندی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔

ھو سے سمندر کا بڑا قیمتی موتی دستیاب ہوتا ہے۔ اور وہ موتی وحدت قدیم کا نور احمدی ہے۔

باھو کی قبر سے بھی ہو حق کی آواز آئے گی۔ کیونکہ واصلوں کا فقر ھو سے پورا ہوتا ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ وہی اللہ ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لَا یُجَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوَ۔

ترجمہ!

ہر کہ وقت صبحدم از یاد حق بیدار نیست
از محبت راچہ داند لائق دیدار نیست
خفتہ باشد ہمچو حیواں عمر ضائع میکند
رخت را دزداں برند چوں پاسباں بیدار نیست

جو کوئی صبح کے وقت حق کو یاد کرنے کے لئے نہیں جاگتا وہ محبت کو کیا جانے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اسے کوئی دیکھے۔

وہ غافل جو ان کی طرح سو کر عمر برباد کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ جب چوکیدار جاگتا نہ ہو تو چور سامان لے جاتے ہیں۔

سمجھنا چاہئے۔

ابیات

بے علم و عمل بہشت و خوراں مطلب
بے روزہ و بے نماز ایماں مطلب
خواہی کہ از پلصراط آساں گزری
آزار کسے ہیچ مسلماں مطلب'

اے بے علم اور بے عمل تو بہشت اور حوروں کی خواہش نہ کر (وہ تجھے نہیں مل سکتیں) روزے رکھے بغیر اور نماز پڑھے بغیر ایمان نہ مانگ۔

marfat.com

تو اگر چاہتا ہے کہ پل صراط سے آسانی سے گزر جائے تو کسی مسلمان کو کسی طرح کا دکھ نہ پہنچا۔

marfat.com

باب پنجم

جس میں فقیروں کی بزرگی کے متعلق چالیس احادیث اور اللہ تعالیٰ کے ننانویں پاک ناموں کے تصرف و تصور کا بیان ہے!

اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْاَوْحَدُ النَّاهِدُ اَبُوْ سَعِیْدِ اَحْمَدُ بْنِ حُسَیْنِ الطُّوْسِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ جَمَعْتُ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالصُّوْفِیَّهِ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحٍ بَیْنَ غَیْرِ اَنْ اَصْرَحَ الْاَسَانِیْدَ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ وَاَسْهَلُ عَلٰی مَنْ یَّحْفَظُهٗ اَوْیَسْمَعُ نَکْتُبُ فِیْ اِبْتِدَاءِ فِیْ اَوَّلِ الْحَدِیْثِ تَبَرُّکًا بِالْمَشَائِخِ رَاوِیَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ اَبُوْ سَعِیْدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْغَفَّارِیْ رَحْمَتُهُ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ طَبَرِیْ۔ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَسْلِمْ ابْنِ رَازِیْ۔ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِیْرِ مُحَمَّدُ اِسْمٰعِیْلِ ابْنِ یُوْسُفُ ابْنِ یَعْقُوْبِ الثَّقَفِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَلَفُ ابْنِ سَعِیْدِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْیِ الدِّیْنِ الْمُمْتَازِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنِ جَعْفِرِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا جبان ابن سردان الجمعی قال وهب ابن جعفر ابن عمر قال قَالَ حَدَّثَنَاحَبَّانِ ابْنِ مَرْدَانِ الْجَمْعِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثَ ابْنِ نعُمَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْحَیَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی ابْنِ عِمْرَانِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

مجھے شیخ اوحد زاہد ابوسعید احمد پسر حسین طوسی نے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چالیس حدیثیں صحیح سندوں

marfat.com

کے ساتھ جمع کی ہیں۔ جن میں فقراء اور صوفیا کی بزرگی کا بیان ہے۔ سوا اس کے تمام سندوں کو بیان کروں تاکہ انہیں یاد کرنے والے مشائخ کے ناموں سے شروع کرتا ہوں جو ابو سعید عبداللہ بن محمد بن احمد غفاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث روایت کی شیخ ابوبکر احمد بن عبداللہ طیری نے اور انہوں نے ابو اسلم ابن رازی سے۔ انہوں نے نصیر محمد اسماعیل بن یعقوب ثقفی سے انہوں نے عبدالمومن خلف ابن سعید سے انہوں نے محی الدین الممتاز سے۔ انہوں نے وھب ابن جعفر بن عمر سے انہوں نے حبان بن مردان الجمعی سے۔ انہوں نے حارث ابن نعمان سے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سعید بن جبیر نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

يَامُوْسٰى اِنَّ عِبَادِىْ لَوْسَاَلَنِىَ الْجَنَّةَ يُخَلِّدُ فِيْهَا لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَوْ سَاَلَنِىْ عَلَاقَةَ سَوْطٍ مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ اُعْطِهٖ وَلَمْ يَكُنْ ذَالِكَ مِنْ هَوَانٍ بِهٖ عَلَىَّ وَلٰكِنْ اُرِيْدُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ لَهٗ خَيْرًا وَّالْاٰخِرَةُ مِنْ كِرَامَتِىْ وَرَحْمَتِىْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِىْ الرَّاعِىْ غَنَمَهٗ مِنْ سَرَاعِىْ السُّوْءِ وَاَحَبُّ الْفُقَرَاءَ اِلَى الْاَغْنِيَاءِ وَاِنَّ مَائِدَتِىْ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ رَحْمَتِىْ لَمْ يَسَعْهُمْ وَلٰكِنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَاءِ فِىْ مَالِ الْاَغْنِيَاءِ مَايَسَعُهُمْ وَاَرَدْتُ اَنْ اَبْلُوَ الْاَغْنِيَاءَ لَا. نَظَرْ كَيْفَ سَارَعَتُهُمْ فِيْمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِىْ عَلَيْهِمْ لِلْفُقَرَاءِ فِىْ اَمْوَالِهِمْ يَامُوْسٰى اِنْ فَعَلُوْا ذَالِكَ اَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِىْ وَضَاعَفْتُ وَ لَهُمُ الْحَسَنَةُ فِى الدُّنْيَا الْوَاحِدَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا يَا مُوْسٰى كُنْ فِى الشَّتْوَةِ صَلِيْلًا فِى الْوَحْدَةِ مُوْنِسًا وَاَكْلُوْكَ

marfat.com

فِیْ لَیْلِکَ وَ نَھَارِکَ۔

اے موسیٰ تحقیق میرے بندے اگر جنت میں ہمیشہ رہنے کی التجا کریں تو میں منظور کر لوں۔ اور اگر دنیا میں علاقہ سوط (کوڑا) مانگیں تو نہ دوں۔ اور دنیا میرے لئے مشکل نہیں ہے لیکن میں ان کے لئے آخرت کی بھلائی چاہتا ہوں اور دنیا سے آخرت میں میری کرامت و رحمت زیادہ ہے۔ جس طرح چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کو خراب چارے سے بچاتا ہے میں اسی طرح بچاتا ہوں۔ اور میں فقیروں کو غنیوں کے مقابلہ میں بہت پیارا جانتا ہوں اور تحقیق انہیں تنگی معیشت ہے۔ اور تحقیق میری رحمت (دنیا میں) ان کے لے کشادہ نہیں۔ لیکن میں نے امیروں کی وسعت مال سے فقیروں کا حصہ مقرر کیا ہے۔ اور اس میں امیروں کی آزمائش مقصود ہے کہ دیکھوں وہ میری نعمت کو کس طرح فقیروں پر خرچ کرتے ہیں۔اور اپنے مالوں سے انہیں کیا دیتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر وہ ایسا کریں تو ان پر اپنی نعمت پوری کروں بلکہ دوگنی کر دوں۔ اور دنیا میں ایک کے بدلے دس دوں۔ اے موسیٰ تو ان کا سختی کے وقت دوست ہو۔ اور تنہائی کے وقت ہمدرد رفیق اور میں تجھے دن رات کھلاؤں پلاؤں۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ۔ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَّ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ۔ وَلَا ذُنُوْبَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

دوسری حدیث۔ ہر چیز کی ایک کنجی ہے۔ اور جنت کی کنجی فقیروں اور مساکین سے محبت کرنا ہے۔ اور ان پر کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنے والے ہیں۔

marfat.com

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ۔ لِاَبِیْ ذَرٍّ یَا اَبَاذَرٍّ اَلْفُقَرَاءُ ضَحِکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَمِزَاجُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَنَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ وَمَنْ یَّمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ حَجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَعِنْدَ کَسْرَۃٍ فَجَعَلَھَا اِلَیْھِمْ لِلِقَاءِ کُلُّ مَعَھُمْ کَانَ فِیْ وَلِیْمَۃِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

تیسری حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابی ذر سے ارشاد فرمایا کہ اے ابی ذر! فقیروں کا ہنسنا عبادت ہے۔ اور ان کی خوش طبعی تسبیح ہے اور ان کا سونا صدقہ ہے۔ اللہ ان کی طرف ہر دن میں تین سو مرتبہ دیکھتا ہے۔ جو شخص فقیر کی طرف ستر قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ستر حج مقبول لکھتا ہے۔ اور جو ان کے پاس روٹی کا ٹکڑا لے جائے تاکہ ان کے ساتھ مل کر کھائے تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن ولیمہ ہو گا۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ۔ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسٰکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوْا الْوُجُوْہَ فَکُلُّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً وَسَقَاکُمْ شَرْبَۃً اَوْ کَسَاکُمْ خِرْقَۃً اَوْ رَدَّعَنْکُمْ غُمَّۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِاَیْدِیْھِمْ وَادْخِلُوا الْجَنَّۃَ۔

چوتھی حدیث۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقیروں اور مسکینوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ اپنے منہ صاف کرو۔ اور ان کا ہاتھ پکڑو جنہوں نے دنیا میں تمہیں کوئی نوالہ کھلایا ہو۔ یا کچھ پلایا ہو یا کپڑا پہنایا ہو یا تمہارا غم دور کیا ہو۔ اور انہیں جنت میں لے جاؤ۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ۔ اِتَّخِذُوْا الْاَیَادِیَ عِنْدَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَاللّٰہِ دَوْلَۃً قَبْلَ اَنْ یُّحِبَّ دَوْلَتَھُمْ۔

marfat.com

پانچویں حدیث۔ فقراء کی دوستی اختیار کرو۔ کیونکہ ان کے لئے اللہ کے پاس دولت ہے پیشتر اس کے کہ تم ان کی دولت سے محبت رکھو۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَجَالِسَتُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ۔

چھٹی حدیث۔ فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا رسولوں کے اخلاق سے ہے۔ اور ان کے ساتھ بیٹھنا متقیوں کے اخلاق سے ہے اور ان سے بھاگنا منافقوں کے اخلاق سے ہے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ۔ یَابِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّلَا تَعِشْ غَنِیًّا۔ قَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ بِنَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ هُوَ ذَالِکَ رِضَاءَ اللّٰہِ وَاِلَّا فِی النَّارِ۔

ساتویں حدیث۔ اے بلال! دنیا میں فقیرانہ گزران کر اور غنی ہو کر نہ رہ۔ کہا۔ بلال نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس میں مجھے کیا اجر ہے۔ فرمایا اس میں اللہ کی رضا ہے۔ ورنہ دوزخ ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی۔ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَةَ اَلْوَسِیْلَةُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُبُّ الْفُقَرَاءِ۔

آٹھویں حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں کہ "اے مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو۔" فرمایا یہ وسیلہ فقیروں سے محبت ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ۔ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ فُقَرَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ۔

marfat.com

نویں حدیث۔ میری امت کے فقیر مالداروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اور وہ نصف دن پانچ سو برس کا ہو گا۔

اَلْحَدِیْثُ الْعَاشِرُ۔ اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اَتٰی فِی الْحِرَآءِ فَرَاٰ رَجُلًا فِی الْمَنَامِ فَحَرَّکَہٗ قَالَ قُمْ اُعْبُدِ اللّٰہَ فَقَالَ عَبَدْتُّ اللّٰہَ بِاَفْضَلِ مَایُعْبَدُ بِہٖ قَالَ فَمَا صِفَتُہٗ قَالَ تَرَکْتُ الدُّنْیَا لِاَھْلِھَا قَالَ عِیْسَی فَنَمْ۔

حضرت عیسیٰ بن مریم جنگل میں آئے اور ایک آدمی کو دیکھا کہ سویا پڑا ہے۔ آپ نے اسے بلایا اور کہا اٹھ اللہ کی عبادت کر۔ اس نے کہا۔ میں نے اللہ کی بڑھ کر عبادت کی۔ پوچھا اس کی کیا صفت ہے۔ کہا میں نے دنیا کو اس کے چاہنے والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا پھر تو سوتا رہ۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْعَشَرَ۔ قَالَ اِتَّخِذُوْا الْاَیَادِیَ الْفُقَرَآءَ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ دَرَجَۃً۔

گیارہویں حدیث۔ فرمایا فقیروں کا ہاتھ پکڑ لو۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجے ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعَشَرَ۔ یَاطَالِبُ الدُّنْیَا (اِعْمَلْ) اِفْعَلِ الْبِرَّ فَتَرْکُھَا اَبْتَرُ اَبْتَرُ اَبْتَرُ۔

بارہویں حدیث۔ اے دنیا کے طالب نیکی کر۔ کیونکہ اس کا ترک کرنا نامرادی ہے۔ نامرادی ہے۔ نامرادی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْعَشَرَ۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَیَجْلِسَ مَعَ التَّصَوُّفِ۔

تیرہویں حدیث۔ جو شخص ارادہ کرے کہ وہ اللہ کی مجلس میں

marfat.com

بیٹھے پس وہ صوفیوں کے ساتھ بیٹھے۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ عَشَرَ۔ یَاعَائِشَۃُ جَالِسِ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاکِیْنَ فِی الدُّنْیَا تَجْلِسْ مَعَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَتَلْقٰی مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

چودھویں حدیث۔ فرمایا۔ اے عائشہ! فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ جو دنیا میں نشست و برخاست رکھے گا وہ قیامت کے دن بھی ان کا ہم نشین ہو گا۔ ان کی دعا قبول ہے اور وہ آخرت میں بہشت میں داخل ہونگے۔ بغیر حساب کے۔ اور میں ان سے قیامت کے دن ملوں گا۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ عَشَرَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُبَاھِی الْمَلٰٓئِکَۃَ بِخَمْسَۃِ رَجُلٍ نَفَرَ بِالْمُجَاھِدِیْنَ وَالْفَقِیْرُ کَبِیْرٌ وَّالْغَنِیُّ لَا یُمْسِکُ عَلَیْھِمْ وَرَجُلٌ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِیْ خَلْوَۃٍ وَالذَّاکِرُ بِذِکْرِ الدَّائِمِ۔

پندرھویں حدیث۔ تحقیق اللہ تعالیٰ فرشتوں میں پانچ مردوں پر فخر کرتا ہے ایک جہاد کرنے والے پر' اور بڑے فقیر پر' اس غنی پر جو ان پر ممسک نہ ہو۔ اور اس پر جو گوشہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ اور اس ذاکر پر جو (دائم الذکر) ہو۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ عَشَرَ۔ لَا تَعْطَنُوْا فِیْ اَھْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخِرْقَۃِ فَاِنَّ اَخْلَاقُھُمْ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَلِبَاسُھُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَاءِ۔

سولھویں حدیث۔ اہل تصوف اور گودڑی پہننے والوں کو طعن نہ کرو۔ کیونکہ ان کے اخلاق نبیوں جیسے اور ان کا لباس پرہیز گاروں جیسا ہے۔

marfat.com

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ عَشَرَ۔ اِرْغَبُوْا فِیْ دُعَآءِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ فَیُسْرِعُ اِجَابَتَهُمْ۔

سترھویں حدیث۔ اہل تصوف کی طرف رغبت کرو' کیونکہ وہ بھوکے پیاسے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر ہے اور ان کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَ عَشَرَ۔ قَالَ سَهْلُ ابْنِ سَعِیْدٍ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّ اللّٰہُ وَاَحَبَّ النَّاسُ قَالَ اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُحِبُّکَ النَّاسُ وَ اِزْهَدْ فِیْمَا اَیْدِی النَّاسِ۔

اٹھارویں حدیث۔ بیان کیا سہل بن سعید نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھے ایسا عمل فرمائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ اسے پسند کرے اور لوگ بھی۔ فرمایا زہد اختیار کر اللہ تعالیٰ دنیا میں تجھے دوست رکھے گا اور لوگ بھی دوست رکھیں گے۔ اور زہد کر اس چیز سے جو انسانوں کے ہاتھ میں ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ عَشَرَ۔ اَلْفَقْرُ تَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَزَیْنٌ عِنْدَاللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَتِہ۔

انیسویں حدیث۔ فقر ناپسند ہے لوگوں کے نزدیک مگر اللہ کے نزدیک روز قیامت پسندیدہ ہے۔

اَلْحَدِیْثُ عِشْرُوْنَ۔ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِهٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَتَہ غَنِیٍّ فِیْ غِنَآءِهٖ وَ وَرَکْعَتَانِ مِنْ غَنِیٍّ شَاکِرٍ اَحَبُّ

marfat.com

اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

بیسویں حدیث۔ صابر فقیر کی دو رکعتیں بحالت فقر' اللہ کے نزدیک غنی کی بحالت دولتمندی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور شکر گزار غنی کی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ پیاری ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ۔ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَتِہ۔

اکیسویں حدیث۔ جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔ اور جو کسی چیز سے محبت رکھے وہ اسی میں روز محشر ہو گا۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ۔ اَلْخَادِمُ فِیْ خِدْمَتِہِ الْمُؤْمِنِ وَلِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَتِہِ اَجْرُ الصِّیَامِ بِالنَّھَارِ وَالْقِیَامِ بِاللَّیْلِ وَمَثَلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَّذِیْنَ لَا تَکُوْنُ دَعْوَتُھُمْ رَدٌّ وَّمِثْلُ اَجْرَ الْحَاجِّ وَ الْعُمْرَاۃِ وَمِثْلُ اَجْرِ الْمُبْتَلِ وَمِثْلُ اَجْرِ کُلِّ بَارٍّ فِیْ فَطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَتِہِ شَفَاعَتُہٗ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِیْعَتِہِ وَّ مَضَرِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ اَلْخَادِمُ السُّوْءَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُّجْتَھِدٍ وَّمِنْ اَلْفِ عَالِمٍ مُحْتَسِبٍ وَالْخَادِمُ مِثْلُ اَجْرَ مَنْ یَّخْدِمَتُہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ۔

بائیسویں حدیث۔ مومن کی خدمت میں اپنے خادم کا اجر ایسا ہے جیسے اس نے دنوں روزے رکھے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہا۔ علاوہ ازیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جیسا اجر جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ اور حج کرنے والوں اور عمرہ کرنے والوں جیسا اجر۔ اور

marfat.com

مثل اجر متبل کے اور دنیا کے ہر نیکو کار جیسا اجر۔

پس خادم کے لئے قیامت کے دن خوش خبری ہے۔ اور اسے حق شفاعت ہو گا۔ کہ وہ ربیعہ اور مضر قبیلوں کی بکریوں جتنی تعداد کے افراد کی شفاعت کرے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر خادم گنہگار ہو تو؟

فرمایا اے انس! برا خادم اللہ کے نزدیک ہزار عابد مجتہد سے اچھا ہے۔ اور ہزار حساب لینے والوں عالموں سے افضل ہے۔ اور جس کی وہ خدمت کرے اس کے اجر کے مثل اسے بھی اجر ملے گا۔ اور مخدوم کی نیکیوں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ اَفْضَلُ الْاَشْیَاءِ ثَلَاثَۃٌ اَلْعِلْمُ وَالْفَقْرُ وَالزُّھْدُ

تیسویں حدیث۔ اعلیٰ چیزوں میں سے تین ہیں۔

علم، فقر اور زہد۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْفَقْرُ وَقَالَ خَزَانَۃٌ مِّنْ خَزَآئِنِ اللّٰہِ۔ ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَرَامَۃٌ مِنْ کَرَامَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ لَا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ اِلَّا لِنَبِیٍّ مُّرْسَلٍ وَّعِنْدَ کَرِیْمٍ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی دَرَجَۃٌ۔

چوبیسویں حدیث۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ فقر کیا ہے؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے میں سے ایک خزانہ ہے۔ پھر پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فقر کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی کرامتوں میں سے ایک

marfat.com

کرامت۔ یہ (فقر) نبی مرسل کو ہی اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ اور سخی کے لئے اللہ کے ہاں درجہ ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ کَلَامُ الْفُقَرَاءِ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ تَتَہَاوَنُ بِاللّٰہِ وَمَنْ تَہَاوَنَہُمْ کَفَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

پچیسویں حدیث۔ فقراء کا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی اہانت کرے۔ اور جو ہتک کرے ان (فقراء) کی اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لے گا۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ فَضْلُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَہُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِہٖ وَمَرَضِہٖ۔

چھبیسویں حدیث۔ فرمایا فقیروں کا درجہ امیروں پر ایسا ہے جیسا میرا درجہ اللہ کی تمام مخلوق پر۔ اور فقیر وہ ہے جس کی بھوک اور بیماری کا لوگوں کو علم نہ ہو۔ (یعنی وہ لوگوں پر اپنی تکلیف کا اظہار نہ کرے)

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ خَلَقَ اللّٰہُ کُلَّ خَلْقٍ مِّنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخَلَقَ الْاَنْبِیَاءَ وَالْفُقَرَاءَ مِنَ الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْلُکَ فِیْ عَہْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیُکْرِمِ الْفُقَرَاءَ۔

ستائیسویں حدیث۔ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور نبیوں اور فقیروں کو جنت کی مٹی سے۔ پس جو شخص خدا کے عہد میں داخل ہونا چاہئے۔ اسے چاہئے کہ فقرآء کی تعظیم کرے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ اَلْاَغْنِیَاءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ہُمُ الْفُقَرَاءُ

marfat.com

marfat.com

اَعْظَمُ مِنَ السَّبْعِ السَّمٰوٰتِ وَسَبْعَتِ الْاَرْضِیْنَ وَالْجِبَالَ وَمَا فِیْھَا وَالْمَلٰٓئِکَۃَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

پینسویں حدیث۔ مومن فقیر کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سات آسمانوں' سات زمینوں' پہاڑوں اور جو کچھ ان میں ہے اور مقرب فرشتوں سے بہت بڑی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ۔ اَلْفَقْرُ ذِلَّۃٌ فِی الدُّنْیَا وَعِزَّۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ

تینتیسویں حدیث۔ فقر دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں عزت۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ۔ مَنْ اٰذٰی مُؤْمِنًا فَقِیْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا ھَدَمَ الْکَعْبَۃَ وَقَتَلَ اَلْفَ مَلَکٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

چونتیسویں حدیث۔ جس نے ناحق مومن فقیر کو دکھ دیا گویا اس نے کعبہ کو ڈھایا اور ایک ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلَی الْفُقَرَآءِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مِاَۃٍ فَیَغْفِرُ لَھُمْ بِکُلِّ نَظَرٍ سَبْعَ خَطِیْئَتٍ۔

پینتیسویں حدیث۔ اللہ تعالیٰ فقراء کی طرف ہر روز پانچ سو دفعہ نظر کرتا ہے۔ اور ہر نظر پر ان کی سات خطائیں بخش دیتا ہے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ لِلْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ سَبْعَۃٌ عَنْھَا لِلْفُقَرَآءِ وَوَاحِدٌ لِلْاَغْنِیَآءِ۔

چھتیسویں حدیث۔ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے سات تو فقراء کے لئے ہیں اور ایک امیروں کے لئے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِالْعُلَمَآءِ

marfat.com

وَالْعُلَمَاءُ اُنْسِیْ وَالْفُقَرَاءُ اَحِبَّائِیْ

سینتیسویں حدیث۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اس امت (محمدیہ) کی طرف نظر کرتا ہے۔ علماء سمیت اور علماء میرے انیس ہیں اور فقراء دوست۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ سِرَاجُ الْاَغْنِیَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ حُبُّ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ۔

اڑتیسویں حدیث۔ اغنیاء کے لئے دنیا و آخرت میں چراغ' علماء اور فقراء کی محبت ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔

انتالیسویں حدیث۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَبِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ

چالیسویں حدیث۔ فقر میرا فخر ہے اور میں اس سے تمام انبیاء پر فخر کرتا ہوں۔

اے پیارے فقیر! جو بزرگی' قرب' فخر اور یگانگت اللہ کے ساتھ ہے' وہ اللہ کے اسم ذات کے طفیل ہے۔ بیت

ہر کہ گردد واقف از اسم خدا
در وجود خود نماندنے ہوا

جو کوئی اللہ کے نام سے واقف ہوا وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا اور نہ اسے حرص و ہوس رہتی ہے۔

جب فقیر اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ حادثوں اور تصرفوں سے امان میں ہو جاتا ہے۔ اور مقام جمعیت میں قدم رکھتا ہے۔ جمعیت کی تین قسمیں ہیں۔ ایک دنیا کی جمعیت' دوسری آخرت کی جمعیت اور تیسری

marfat.com

مولیٰ کی جمعیت۔ جو سب سے اچھی ہے۔ نہ نفس پر امیر اور نہ نفس کا اسیر (قیدی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْفَقْرُ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ اللّٰہِ

فقر خدا کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جب فقیر اس باطنی مقام پر پہنچ جاتا ہے تو ہادی اور خلقت کا فیض رساں' واحد شخص' باطن کی صفائی سے اللہ والا' شرک اور کفر سے یکسو اور جہالت' حرص' بخل' بغض' کینہ' نفاق' عجب و تکبر اور ریا سے برطرف ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا فقر نہیں کہ ظاہر میں رابعہ اور بایزید کی طرح ہو اور باطن میں ابوجہل اور یزید کی طرح خطرات شیطانی سے گھرا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یَتْرُکُ الدُّنْیَا لِلدُّنْیَا

دنیا کو دنیا کے لئے چھوڑ دیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا لوگ دنیا کو ترک کرتے ہیں تاکہ عزت بڑھے۔ اور خلقت ان کی طرف مائل ہو۔ اور ان کی دنیا میں اضافہ ہو۔ اور فقر تو جانبازی کا طریق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَشْیٌ عَنِ الرَّأْسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ۔

کہ (اس راہ میں) سر کے بل چلنا ہوتا ہے نہ کہ پاؤں سے۔ فقیری عین صحت ہے اور دافع امراض۔ اس میں دیدار دوست سے مشرف ہونا اور بیماری کی دوا اور دوست کا دیدار ہے۔

marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لِقَاءُ الْخَلِیْلِ شِفَاءُ الْعَلِیْلِ دوست کی دید بیمار کے لئے شفاء ہے۔

نیز فرمایا

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ اِنِّیْ اُجِیْبُ وَ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَہْلِیْ فَلْتَسْئَلُوْہُ

لوگو! میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ عنقریب ہی امین قاصد اللہ کی طرف سے میرے پاس آئے گا۔ (یعنی عزرائیل) اور میں (اللہ کا بلاوا) قبول کر لوں گا۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ جاؤں گا۔ قرآن شریف اور اپنی آل۔ لہٰذا اسے (یعنی قرآن پاک کو) مضبوط پکڑنا۔

مثنوی

نہ آنجا خوف بل جائے امان است
ہزاراں سالہا یک زمان است
چہ باشد آں مکانے لامکان است
بروں کونین او دیگر جہان است
دوئی در وے نگنجد ذات اللہ
خطے درکش بگرد لاسوی اللہ
تو اے باھو بفہماں خویشتن را
ندانند خود فروشاں ایں سخن را

اس جگہ (اللہ کے پاس) کوئی خوف نہیں بلکہ امن و امان ہے۔ وہاں ہزار ہا سال ایک گھڑی کے برابر ہیں۔ وہ مکان کیا ہے؟ لامکان

marfat.com

ہے۔ دونوں جہان سے باہر وہ دوسرا جہان ہے۔ اللہ کی ذات میں دوئی کی کوئی جگہ نہیں۔ اس لئے تو اللہ کے سوا جو کچھ ہے اس پر خط تنسیخ کھینچ دو۔ اے باھو جو کچھ سمجھانا ہے اپنے آپ ہی کو سمجھا۔ خود فروش آدمی اس بات کو نہیں سمجھتے۔

بیت

در دیدہ نشان تو بودمن غافل
درسینہ عیاں تو بود من غافل
از جملہ جہان ترامی جستم
درجملہ جہان تو بود من غافل

تیرا نشان ہر آنکھ میں ہے مگر میں غفلت میں ہوں۔ تو سینہ میں عیاں ہے۔ مگر میں غافل ہوں۔ میں تجھے، ساری دنیا میں ڈھونڈتا رہا حالانکہ تو دنیا میں ہر جگہ تھا۔ یہ میری نادانی تھی کہ تجھے نہ پا سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے ابو ذر! وہ (اللہ) آسمانوں میں اور زمین میں واحد ہے۔ تو فرد ہو کر رہ اے ابو ذر! اللہ صاحب جمال ہے وہ صفائی اور ستھرا پن کو پسند کرتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! تو جانتا ہے کہ میرا غم اور فکر کیا ہے؟ اور مجھے کس چیز کا شوق ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یہ آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا آہ آہ آہ۔ میرا شوق ہے۔ اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا ہے جو میرے بعد ہونگے۔ ان کی شان نبیوں جیسی شان ہو گی۔ اور اللہ کے نزدیک ان کا درجہ شہیدوں جیسا ہو گا۔ وہ (حق کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے)۔

marfat.com

اپنے باپوں' ماؤں' بھائیوں' بہنوں' بیٹوں' بیٹیوں سے اللہ کی رضا جوئی کے لئے بھاگیں گے۔ اپنے مال (کی حرص) کو چھوڑ دیں گے۔ اور اپنے نفسوں کو تواضع سے بدل دیں گے۔ اور نفسانی خواہشوں اور دنیا کے حصول کی رغبت نہ رکھیں گے اور خدا کے گھروں میں بحالت غم و الم اللہ کی محبت میں (سرشار) جمع ہونگے۔ ان کے دل اللہ کی طرف ہونگے۔ اور ان کی روح اللہ سے اور علم بھی اللہ (کی عطا) سے ہو گا۔ ان کے کام اللہ کی خوشنودی کے لئے ہونگے۔ ان میں سے ایک کا بیمار ہونا اللہ کے نزدیک ہزار سالہ عبادت سے فضیلت رکھتا ہے۔

(اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا)

اے ابوذر! اگر تو چاہے تو میں کچھ بیان کروں۔ کہ میں نے کہا ہاں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ان میں جو وفات پا جائے تو وہ اس طرح ہے جیسا کہ اس نے اللہ کی طرف سے ان پر مہربانیوں کے لئے آسمان میں وفات پائی۔ اے ابوذر تو چاہتا ہے کہ کچھ اور بیان کروں۔ میں نے کہا۔ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔ ان میں سے اگر کسی کو اس کے کپڑوں کی جوں ایذا دے تو اس کے لئے اللہ کی طرف سے ستر حج اور عمرہ کرنے اور چالیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے جو اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہوں۔ اے ابوذر اگر تو چاہے تو کچھ اور اضافہ کروں۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اگر کوئی ان میں سے دو رکعت نماز ادا کرے تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے

marfat.com

لبنان پہاڑ پر عمر نوح جتنی ہزار سال عبادت کی۔ اے ابوذر تیری خواہش ہے کہ کچھ اور بیان کروں۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر ان میں سے کوئی ایک تسبیح پڑھے تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے (راہ خدا میں) دنیا بھر کے پہاڑوں جتنا سونا چاندی دے ڈالنے سے اچھا ہوگا۔

اے ابوذر! کیا تو کچھ اور بیان سننے کا متمنی ہے۔ عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کوئی ان میں سے ایک کی طرف نظر کرے تو وہ دیکھنا اللہ کو بیت اللہ کے دیکھنے سے زیادہ پیارا ہے۔ اور جس نے اسے پہناوا پہنایا تو وہ پہنانا ایسا ہے جیسا اس نے اللہ کو پہنایا۔ اور جس نے اسے کچھ کھلایا تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے اللہ کو کھلایا۔

اے ابوذر! اگر تو چاہے تو کچھ اور بیان کروں۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف آکر ایک ایسی قوم بیٹھے جو برہنہ ہو اور گناہوں کے بوجھ سے دبی ہوئی ہو تو ان کی مدد کو ان میں سے کوئی نہ اٹھے گا مگر وہی جس پر اللہ کی بخشش ہو۔

پس جان لے کہ اہل دل پر ملکوت کے اسرار سچی خوابوں کے ذریعے کھلتے ہیں اور کبھی حالت بیداری میں بھید کا کشف ہوتا ہے۔ ایسی مثالوں کے مشاہدہ سے جیسا کہ نیند میں ہوا۔ اور یہ اعلیٰ درجے کی بات ہے اور اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔ تحقیق سچی خواب نبوت کے چھیالیس حصوں سے ایک حصہ ہے۔ پس بچو۔ اگر تو خطا کرے تو وہ

marfat.com

تیرے علم کی ہو گی۔ اگر یہ تیری حد قصور سے تجاوز ہو تو ایسا قضیہ ہے جس میں جان بوجھ کر تیرنے والا گرفتار ہلاکت ہوتا ہے۔ اور جہالت اس عقل سے جو اولیاء اللہ کے امور سے انکار کی طرف بلائے۔ اور جو اولیاء سے انکار کرے تو وہ لازماً انبیاء علیہم اسلام کی طرف بلائے۔ اور دین سے خارج ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

برتن سے وہی نکلے گا جو اس میں ہو گا۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَا زَالَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔

اللہ اس بندے سے اپنی مدد نہیں روکتا جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہو۔

نیز فرمایا۔ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ۔

آدمیوں میں سے اچھا وہی ہے جو آدمیوں کو نفع پہنچائے۔

شرح نوددنہ (۹۹) نام باری تعالیٰ
(باری تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کی شرح)

ہر نام کی (ماہیت) جاننے کے لئے ۹۹ برس درکار ہیں۔ اور اگر اللہ کا لطف یاوری کرے تو ایک دن رات میں جان سکتے ہیں۔ لازوال وصال کو حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ وہ از راہ تصور' اسماء الحسنیٰ کے برزخ کا امتحان بامراقبہ ہو کر کرے۔ اللہ کے اسم اعظم پر تصرف

marfat.com

امتحان تصور سے کرنا چاہئے۔

بیت

باتصور صورت نقش و نگار
شد فنافی اللہ تصور جاں سپار

تصور سے نقش و نگار کی صورت اللہ میں فنا ہو گئی اور تصرف جاں سپار ہوا۔ چنانچہ قابل تعظیم و تکریم طالب دونوں جہاں کا مقصد و مطلب بے حجاب حاصل کرکے بے احتیاج ہو جاتا ہے۔ اس دائرہ میں ہر ایک کی سیر انہی دو مقاموں میں ہے۔

چنانچہ زمین و آسمان کا ہر طبقہ اور نیک و بد روحوں کا مقام ٹھیک اور صحیح سیر میں ریاضت اور تسبیح کی حاجت نہیں۔ اس واسطے کہ خدا اور بندے کے درمیان دیوار اور پہاڑ کا پردہ نہیں ہے۔ اور نہ برسوں اور میلوں کا راستہ ہے۔ اس پیاز جیسے پردہ کو پھاڑ دو۔ اسے ظاہر و باہر دیکھو' جو چیز ظاہر آ رہی ہے اس کی حقیقت بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ کے نام چار حرف ہیں۔ ان میں سے چار چابیاں ملتی ہیں۔ تاکہ ان سے چار علم اور چار مقام کھل جائیں۔ اول مقام ازل ہے۔ دوسرا ابد ہے۔ تیسرا دنیا اور چوتھا مقام عقبیٰ ہے۔ جو مرشد ان مقامات کی خبر نہیں رکھتا اسے فقیر اور کامل مرشد نہیں کہہ سکتے۔ باری تعالیٰ کے ننانوے ناموں کا دائرہ یہ ہے۔ تصور اور تصوف دائرہ حضوریت کی راہ ہے۔ مجاہدہ ریاضت کا تعلق ذکر و فکر۔ وظیفوں نفلی نماز اور روزہ سے نہیں ہے۔

کہ اس منتہی سبیل (راہ) کا آغاز مشاہدہ وصال کرنا اور درمیان'

marfat.com

غرق جمال ہونا اور اخیر' زوال پذیر نہ ہونا ہے۔ جیسے کسی کی ابتداء وصال' متوسط غرق جمال اور انتہا لازوال نہ ہو۔ کامل مکمل اور باکمال مرشد نہیں کہہ سکتے۔

ننانوے (۹۹) اسماء اللہ تعالیٰ کی خاصیت یہ ہے۔

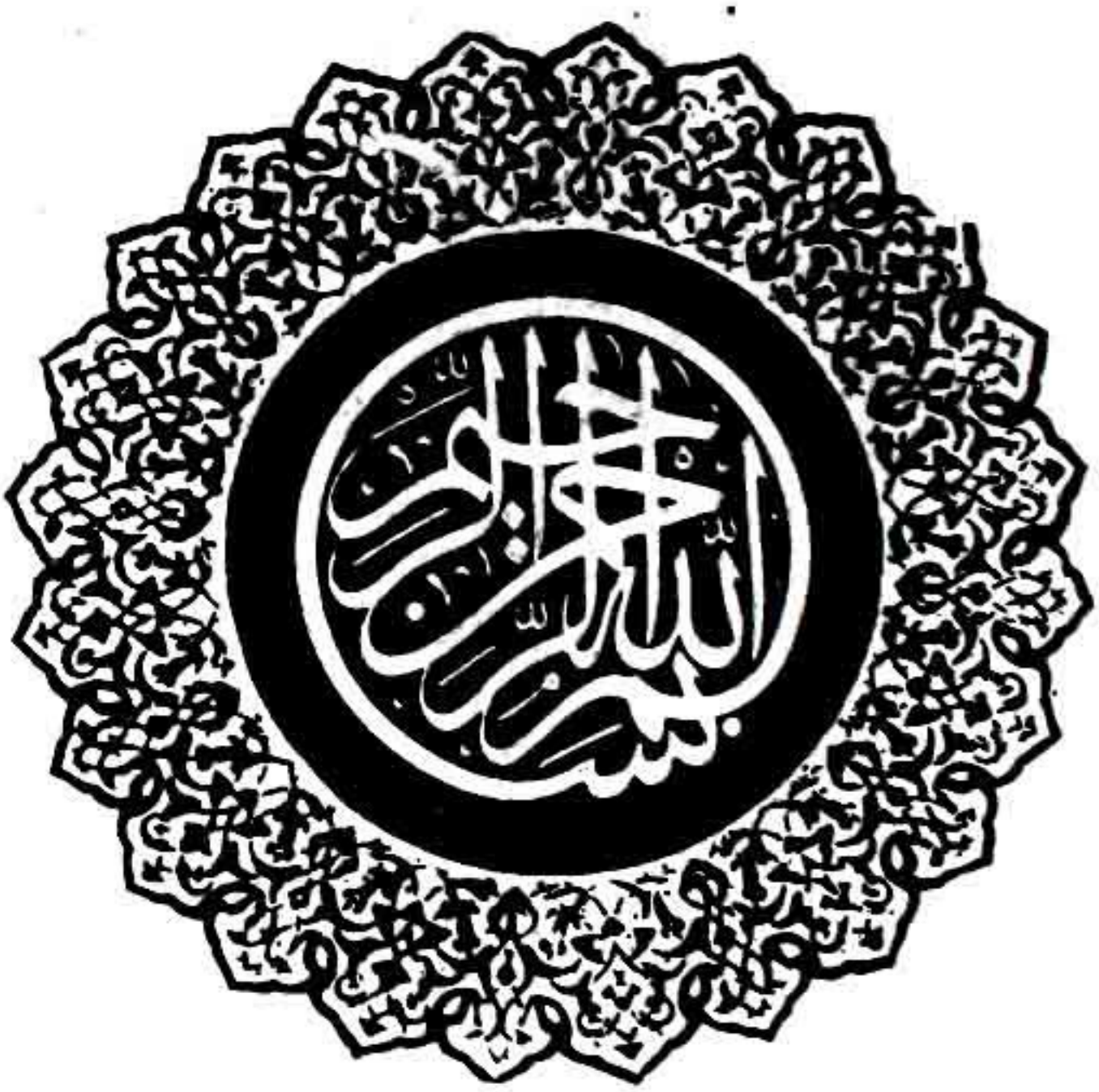

marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

یَا اَللّٰهُ	یَا رَحْمٰنُ	یَا رَحِیْمُ	یَا مَلِکُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا سَلَامُ
مقام حاضرات ارواح انبیاء و اولیاء	یَا مُؤْمِنُ	یَا مُهَیْمِنُ	یَا عَزِیْزُ	یَا جَبَّارُ	یَا مُتَکَبِّرُ
یَا خَالِقُ	یَا بَارِئُ	مقام ذکر فکر دوام لازوال علم مشاہدہ	یَا مُصَوِّرُ	یَا غَفَّارُ	یَا قَهَّارُ
یَا وَهَّابُ	یَا رَزَّاقُ	یَا شَکُوْرُ	مقام محبت قرب وصال	یَا عَلِیُّ	یَا وَکِیْلُ
یَا قَوِیُّ	یَا فَتَّاحُ	یَا عَالِمُ	یَا قَابِضُ	یَا بَاسِطُ	یَا حَافِظُ
یَا خَافِضُ	یَا رَافِعُ	مقام حیرت کہ اس عبرت کش حیرت است	یَا مُذِلُّ	یَا سَمِیْعُ	یَا بَصِیْرُ
یَا حَکَمُ	یَا عَدْلُ	یَا لَطِیْفُ	یَا خَبِیْرُ	النفس از محبت شوق دلہا یا معز	یَا حَلِیْمُ
یَا عَظِیْمُ	یَا عَلِیْمُ	یَا غَفُوْرُ	یَا مُبِیْنُ	یَا مُبْدِئُ	یَا مُحْیِیْ
یَا مُمِیْتُ	یَا حَیُّ	مقام حی قیوم لازوال حی و قیوم	یَا مُحْیِیْ	یَا حَمِیْدُ	یَا وَالِیْ
یَا قَیُّوْمُ	یَا وَاحِدُ	یَا مَاجِدُ	یَا اَحَدُ	مقام حدیث قرآن بسبب کثرت از عشق	

marfat.com

مقام محبت ممکن الغفار	یا محمدُ	قائم و گرداننده محرومی و مراد	یا مقدِّمُ	یا مقدِّمُ	یا مؤخرُ
یا اوّل	یا آخرُ	یا وَلِیُّ	یا باطنُ	الٰہی پیدا شود سلام غرق بر تمدن	یا ظاہرُ
یا متعالیُ	یا برُّ	یا توّابُ	یا منعمُ	یا مالک الملکِ	یا رؤوفُ
یا عفوُّ	یا منتقمُ	غم دنیا نشن	یا ذالجلالِ والاکرام		یا ربُّ
یا مقسطُ	یا جامعُ	یا غنیُّ	یا مغنیُ	یا دافعُ	یا نافعُ
یا ضارُّ	یا مانعُ	یا نورُ	یا ہادیُ	یا باقیُ	یا وارثُ
یا رشیدُ	یا صبورُ	یا صادقُ	یا ستارُ	لیسَ	کمثلہٖ
شیءٌ	وھوَ	السمیعُ	العلیمُ	مقام سجین	الذیُ
ھواللہُ	الذیُ	لا الٰہَ	الا ھوُ	علم الغیب	والشہادۃ
مقام علیین	ھوَ	الرحمٰنُ	الرحیمُ		

marfat.com

marfat.com

آپ کے پاکیزہ ذوق کی تسکین

ہر قسم کے سادہ اور ترجمہ والے بہترین

قرآن مجید

حدیث مبارکہ اور تفسیر وغیرہ

تصوف و روحانیت کے انمول سرچشمے

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کی

کتابیں

آپ کے حالات و مناقب، منظوم مدحیات
اور شجرہ نسب و سلسلہ شریف کے قطعات

تھوک و پرچون دستیاب

مقامات مقدسہ کے رنگین فوٹو والے

خوبصورت دیدہ زیب

کیلنڈر

باعث برکت

ہر قسم کی علمی، ادبی، روحانی، دینی
تاریخی، درسی اور سکول و
کالج کی

کتابیں

تلاوت، نعت، مناقب
اور علماء اہل سنت کی تبلیغی تقریریں
پنجابی ڈبی ٹوٹی اور مدحیات سلطانی کے

عمدہ اور معیاری

کیسٹ

بہترین ریکارڈنگ، خوبصورت آوازیں

قرآنی آیات، احادیث سے مزین

دربار شریف کے فوٹو

مکتبہ سلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ